

مَنْ عَصَى رِيسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ صُلَّا مَبِينًا
 اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا بیشک وہ صریح گمراہی میں ہے (الاحزاب: ۳۶)

صحیح مسلم شریف

(مترجم)

تصنیف
 امام الحدیث ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و حاشی
 مفتی قرآن علامہ غلام رسول سعیدی

فریدی بکسٹال
 ۳۸۔ اردو بازار لاہور

مرکز العلوم اسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemzignai.com

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ ناظرہ: 200

شعبہ حفظ: 145

شعبہ تجوید: 11

درس نظامی: 105

طلباء

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچہ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

چوکیدار: 2

خادم: 4

باورچی: 2

مدرسہ
کاسٹاف

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادہ کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - branchcode: 0050

f @markazuloom

▶ waseem ziyai

www.waseemziyai.com

وَمِنْ عَصَائِهِ رُسُلُهُ فَتَخْضِعَ أَغْلِيَابُهُ لَكُمْ
اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا بیشک وہ مرتکب گمراہی میں ہے (الاحزاب: ۳۳)

صحیح مسلم شریف

(مترجم)

کتبہ

جلد سوّم

تصنیف

امام الحدیث ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۲۰۲ — ۵۲۶۱ھ

ترجمہ و حواشی

مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید کتب طال (رجسٹرڈ) ۳۸ - اردو بازار لاہور

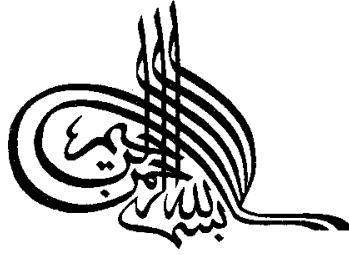
Copyright ©

All Rights reserved

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کا پی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔



الطبع الاول : رجب 1427ھ / اگست 2006ء

تخریج : مولانا محمد نواز نظامی

تصحیح : حافظ فیاض رضوی، محمد نواز نظامی، مفتی محمد ہاشم

مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور

قیمت (مجلد)

قیمت (میتیشن)

Farid Book Stall®

Phone No: 092-42-7312173-7123435

Fax No. 092-42-7224899

Email: info@faridbookstall.com

Visit us at: www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵

فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹

ای۔میل : info@faridbookstall.com

ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

فہرست

صحیح مسلم (جلد سوئم)

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱	شراب کی حرمت اور اس بات کا بیان کہ شراب انگور کے شیرہ سے بنتی ہے	۱۵	۳۶ - کتاب الاشربة	۱۵	۱۵
۲	خمر کو سرکہ بنانے کی ممانعت	۲۰	۲	خمر سے علاج کرنے کی حرمت	۲۰
۳	کھجور اور انگور سے بنی ہوئی شراب کا خمر ہونا	۲۰	۳	کھجور اور انگور سے بنی ہوئی شراب کا خمر ہونا	۲۰
۴	چھوڑوں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے کا حکم	۲۱	۴	چھوڑوں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے کا حکم	۲۱
۵	روغن قیر اور کھوکھلے کدو کے برتنوں، سبز گھڑوں اور کھوکھلی لکڑی کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت	۲۱	۵	روغن قیر اور کھوکھلے کدو کے برتنوں، سبز گھڑوں اور کھوکھلی لکڑی کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت	۲۱
۶	اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان	۲۲	۶	اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان	۲۲
۷	ہر نشہ آور مشروب کے خمر ہونے اور ہر خمر کے حرام ہونے کا بیان	۳۲	۷	ہر نشہ آور مشروب کے خمر ہونے اور ہر خمر کے حرام ہونے کا بیان	۳۲
۸	شراب پی کر توبہ نہ کرنے والے کی آخرت میں سزا کا بیان	۳۵	۸	شراب پی کر توبہ نہ کرنے والے کی آخرت میں سزا کا بیان	۳۵
۹	جو نبیذ تیز اور نشہ آور نہ ہو اس کی اباحت کا بیان	۳۵	۹	جو نبیذ تیز اور نشہ آور نہ ہو اس کی اباحت کا بیان	۳۵
۱۰	دودھ پینے کا جواز	۳۹	۱۰	دودھ پینے کا جواز	۳۹
۱۱	نبیذ پینے اور برتن کو ڈھانپ کر لانے کا بیان	۴۰	۱۱	نبیذ پینے اور برتن کو ڈھانپ کر لانے کا بیان	۴۰
۱۲	سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مشکوں کا منہ باندھنے، دروازے بند کرنے، چراغ گل کرنے اور آگ بجھانے کا استحباب	۴۱	۱۲	سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مشکوں کا منہ باندھنے، دروازے بند کرنے، چراغ گل کرنے اور آگ بجھانے کا استحباب	۴۱
۱۳	کھانے پینے کے آداب اور احکام	۴۳	۱۳	کھانے پینے کے آداب اور احکام	۴۳
۱۴	کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت	۴۷	۱۴	کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت	۴۷
۱۵	آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینے کا بیان	۴۷	۱۵	آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینے کا بیان	۴۷
۱۶	پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن	۴۷	۱۶	پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن	۴۷
۱۷	کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب	۴۸	۱۷	کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب	۴۸
۱۸	دودھ یا پانی وغیرہ کو دائیں طرف سے پلانے کا استحباب	۴۹	۱۸	دودھ یا پانی وغیرہ کو دائیں طرف سے پلانے کا استحباب	۴۹
۱۹	۰۰۰ - کتاب الاطعمة	۵۱	۱۹	۰۰۰ - کتاب الاطعمة	۵۱
۲۰	انگلیاں اور برتن چاٹنے کا استحباب	۵۱	۲۰	انگلیاں اور برتن چاٹنے کا استحباب	۵۱
۲۱	اگر مہمان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی مل جائیں تو وہ کیا کرے؟	۵۳	۲۱	اگر مہمان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی مل جائیں تو وہ کیا کرے؟	۵۳
۲۲	اگر میزبان کی رضا مندی معلوم ہو تو اس کے ہاں بن بلائے شخص کو لے جانے میں حرج نہیں	۵۵	۲۲	اگر میزبان کی رضا مندی معلوم ہو تو اس کے ہاں بن بلائے شخص کو لے جانے میں حرج نہیں	۵۵
۲۳	شور بہ کھانے کا جواز اور کدو (لوکی) کھانے کا استحباب	۶۱	۲۳	شور بہ کھانے کا جواز اور کدو (لوکی) کھانے کا استحباب	۶۱
۲۴	کھجور کھاتے وقت گھٹلیاں الگ رکھنے کا جواز	۶۲	۲۴	کھجور کھاتے وقت گھٹلیاں الگ رکھنے کا جواز	۶۲
۲۵	مہمان کا گھر والوں کے لیے دعا کرنے کا استحباب	۶۲	۲۵	مہمان کا گھر والوں کے لیے دعا کرنے کا استحباب	۶۲
۲۶	اور نیک مہمان سے دعا کرانے کا بیان	۶۲	۲۶	اور نیک مہمان سے دعا کرانے کا بیان	۶۲
۲۷	کھجور کے ساتھ لکڑی کھانے کا بیان	۶۲	۲۷	کھجور کے ساتھ لکڑی کھانے کا بیان	۶۲
۲۸	کھاتے وقت تواضع کا استحباب اور کھانے کے لیے بیٹھنے کا طریقہ	۶۳	۲۸	کھاتے وقت تواضع کا استحباب اور کھانے کے لیے بیٹھنے کا طریقہ	۶۳
۲۹	جماعت کے ساتھ دودھ کھجوریں کھانے کی ممانعت	۶۳	۲۹	جماعت کے ساتھ دودھ کھجوریں کھانے کی ممانعت	۶۳
۳۰	کھجور اور دیگر طعام وغیرہ کو اپنے اہل و عیال کے لیے ذخیرہ کرنے کا بیان	۶۴	۳۰	کھجور اور دیگر طعام وغیرہ کو اپنے اہل و عیال کے لیے ذخیرہ کرنے کا بیان	۶۴
۳۱	مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت کا بیان	۶۵	۳۱	مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت کا بیان	۶۵
۳۲	کھنسی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج	۶۵	۳۲	کھنسی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج	۶۵
۳۳	پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت	۶۷	۳۳	پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت	۶۷
۳۴	سرکہ کی فضیلت اور اس کو سالن کی جگہ استعمال کرنا	۶۷	۳۴	سرکہ کی فضیلت اور اس کو سالن کی جگہ استعمال کرنا	۶۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۱	لہسن کھانے کے جواز کا بیان	۶۹	۱۰۲	نے عجمی ممالک کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا	۱۰۲
۳۲	مہمان کی تعظیم و تکریم اور اس کے لیے ایثار کرنے کا بیان	۷۰	۱۰۳	انگوٹھیاں اتار پھینکنے کا بیان	۱۰۳
۳۳	طعام کی کمی کے باوجود مہمان نوازی کرنا	۷۱	۱۰۴	چاندی کی انگوٹھی میں سیاہ نگیں	۱۰۴
۳۴	مومن کا ایک آنت میں اور کافر کا سات آنتوں میں کھانا	۷۲	۱۰۴	ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان	۱۰۴
۳۵	کھانے میں عیب نہ نکالنا	۷۳	۱۰۵	درمیانی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت کا بیان	۱۰۵
۳۶	کھانے میں عیب نہ نکالنا	۷۴	۱۰۵	جو تیاں پہننے کا استحباب	۱۰۵
۳۷	۳۷- کتاب اللباس والزینۃ	۸۰	۱۰۶	دائیں پاؤں میں پہلے جوتی پہننے اور بائیں پاؤں سے پہلے جوتی اتارنے کا استحباب اور ایک جوتی پہن کر چلنے کی کراہت	۱۰۶
۱	سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کا مردوں اور عورتوں پر حرام ہونا	۸۰	۱۰۷	ایک کپڑے میں صمغ اور احتباء کی ممانعت	۱۰۷
۲	مردوں اور عورتوں پر سونے اور چاندی کے برتنوں کا حرام ہونا، مردوں پر سونے کی انگوٹھی اور ریشم کا حرام ہونا اور عورتوں کے لیے اس کی اباحت	۸۱	۱۰۸	ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھتے ہوئے چٹ لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے کی ممانعت کا بیان	۱۰۸
۳	۰۰۰- کتاب اللباس	۸۲	۱۰۹	ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھتے ہوئے چٹ لیٹنے کی اباحت کا بیان	۱۰۹
۴	مردوں کے لیے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت کا بیان	۸۲	۱۱۰	مردوں کو زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے سے منع کرنا	۱۱۰
۵	خارش یا کسی اور عذر کی بناء پر مرد کے لیے ریشم پہننے کا جواز	۹۲	۱۱۱	سفید بالوں کو سرخ یا زرد رنگ سے رنگنے کا استحباب اور سیاہ رنگ کی ممانعت	۱۱۱
۶	زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی مردوں کو ممانعت	۹۳	۱۱۲	خضاب لگانے میں یہود کی مخالفت کرنے کا حکم	۱۱۲
۷	دھاری دار یا بنی چادروں کی فضیلت	۹۴	۱۱۳	جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت	۱۱۳
۸	لباس میں انکسار اور موٹے کپڑے پہننے کا بیان	۹۴	۱۱۴	سفر میں گھٹی اور کتار کھنے کی ممانعت	۱۱۴
۹	غالیچہ یا قالین کے جواز کا بیان	۹۶	۱۱۵	اونٹ کی گردن میں تانت کا بار ڈالنے کی ممانعت	۱۱۵
۱۰	ضرورت سے زیادہ بستر اور لباس بنانے کی کراہت	۹۶	۱۱۶	جانوروں کے منہ پر مارنے اور منہ کو داغنے کی ممانعت	۱۱۶
۱۱	تکبر سے کپڑا الٹا کر چلنے کی ممانعت	۹۶	۱۱۷	حیوانوں کے منہ کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے کو داغنے کا جواز	۱۱۷
۱۲	کپڑوں پر اترانے یا اکڑ کر چلنے کی ممانعت	۹۹	۱۱۸	سر پر کچھ بال رکھنے اور کچھ کٹانے کی ممانعت	۱۱۸
۱۳	مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت	۱۰۰	۱۱۹	راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید	۱۱۹
۱۴	حضور نبی کریم ﷺ کے چاندی کی انگوٹھی پہننے کا بیان جس کا نقش ”محمد رسول اللہ“ تھا اور آپ کے بعد خلفاء کے انگوٹھی پہننے کا بیان	۱۰۱	۱۲۰		
۱۵	نبی کریم ﷺ کے انگوٹھی بنوانے کا بیان، جب آپ	۱۰۱	۱۲۱		

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۳	مصنوعی بال لگانے، لگوانے، گودنے، گدوانے اور پلکوں کے بال نوچنے، نچوانے، دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے کی ممانعت	۱۲۳	۴	اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کا جواب دینے کا طریقہ	۱۳۷
۳۴	جو عورتیں ملبوس ہونے کے باوجود عریاں ہوں گی اور راہِ حق سے متجاوز ہوں گی	۱۲۷	۵	بچوں کو سلام کرنے کا استحباب	۱۵۰
۳۵	جھوٹا لباس پہننے اور جھوٹے اوصاف ظاہر کرنے کی ممانعت	۱۲۷	۶	پردہ اٹھانے کو اجازت دینے کی علامت مقرر کرنا	۱۵۰
۳۸	کتاب الاداب	۱۲۸	۷	قضائے حاجت کے لیے عورتوں کو باہر جانے کی اجازت	۱۵۱
۱	ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان	۱۲۸	۸	اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانے کی ممانعت	۱۵۲
۲	برے نام رکھنے کی کراہت	۱۳۱	۹	جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو تو وہ بدگمانی کے ازالہ کے لیے دیکھنے والوں کو بتادے یہ فلاں ہے	۱۵۳
۳	برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنے کا استحباب	۱۳۲	۱۰	مجلس میں جہاں گنجائش ہو وہاں بیٹھے ورنہ پیچھے بیٹھ جائے	۱۵۴
۴	”شہنشاہ“ نام رکھنے کی ممانعت	۱۳۴	۱۱	ٹھیک جگہ پر پہلے سے بیٹھے ہوئے شخص کو اٹھانا جائز نہیں ہے	۱۵۵
۵	بچہ کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینے اور اس کی پیدائش کے دن اس کا نام رکھنے کا استحباب اور عبد اللہ، ابراہیم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے اسماء پر نام رکھنے کا استحسان	۱۳۴	۱۲	اگر کوئی شخص مجلس میں سے اٹھ جائے اور پھر آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے	۱۵۶
۶	کسی اور کے بیٹے کو بطور شفقت بیٹا کہنے کا جواز	۱۳۸	۱۳	منٹ کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے منع کرنا	۱۵۶
۷	اجازت طلب کرنے کا بیان	۱۳۹	۱۴	راستہ میں تھکی ہوئی اجنبی عورت کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھانے کا جواز	۱۵۷
۸	اجازت طلب کرنے والے کا ”کون ہے“ کے جواب میں ”میں“ کہنا مکروہ ہے	۱۴۳	۱۵	تیسرے شخص کی موجودگی میں اس کی رضامندی کے بغیر دو آدمیوں کو سرگوشی کرنے کی ممانعت	۱۵۹
۹	اجنبی کے مکان میں جھانکنے کی ممانعت	۱۴۳	۱۶	طوبہ بیماری اور جھاڑ پھونک	۱۶۰
۱۰	اجنبی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جانے کا حکم	۱۴۵	۱۷	جادو کا بیان	۱۶۱
۳۹	کتاب السلام	۱۴۵	۱۸	زہر کا بیان	۱۶۲
۱	سوار پیدل کو اور کم آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں	۱۴۵	۱۹	مریض پر دم کرنے کا استحباب	۱۶۳
۲	راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے	۱۴۵	۲۰	معوذات اور دم سے مریض کا روحانی علاج	۱۶۴
۳	سلام کا جواب دینا مسلمانوں کے حقوق میں سے ہے	۱۴۶	۲۱	نظر لگنے، پھوڑے پھنسی، زہریلے ڈنگ وغیرہ کی تکلیف میں دم کرانے کا استحباب	۱۶۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۲	دَم سے علاج کا بیان	۱۶۸	۳	لفظ عبدُ امّہ، مولیٰ اور سید کے اطلاق کرنے کا حکم	۲۰۳
۲۳	قرآن مجید اور اذکار مسنونہ سے دَم کرنے اور اس پر اجرت لینے کا بیان	۱۶۸	۴	”میرا نفس خبیث ہو گیا“ کہنے کی ممانعت	۲۰۴
۲۴	دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھنے کا استحباب	۱۷۰	۵	مشک کا استعمال اور ریحان اور خوشبو کو مسترد کرنے کی کراہت	۲۰۵
۲۵	نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنے کا بیان	۱۷۰	۴۱- کتاب الشعر	۲۰۶	
۲۶	ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج کرنے کے مستحب ہونے کا بیان	۱۷۱	۰۰۰	عمدہ اشعار حضور فرمائش کر کے سنتے تھے اور داد دیتے تھے	۲۰۶
۲۷	گلے کو دبا کر علاج کرنے کی کراہت	۱۷۵	۱	نزد شیر (چوسر) کی حرمت	۲۰۸
۲۸	عود ہندی سے سات بیماریوں کا علاج	۱۷۵	۴۲- کتاب الرؤیا	۲۰۸	
۲۹	کلونجی سے علاج کرو	۱۷۶	۰۰۰	اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے	۲۰۸
۳۰	حریرہ کھانا دل کے مریض کو بہت مفید ہے	۱۷۷	۱	جس نے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اس نے آپ ہی کو دیکھا ہے	۲۱۳
۳۱	شہد سے علاج کا بیان	۱۷۷	۲	شیطانی اور بُرے خواب بیان نہ کرنے کا حکم	۲۱۴
۳۲	طاعون اور بدفالی وغیرہ کا بیان	۱۷۸	۳	خوابوں کی تعبیر کا بیان	۲۱۵
۳۳	مرض کے متعدی ہونے، بدشگونی، آلو اور صفر (کی نحوست) ستارے (کے سبب سے بارش) اور غول کی کوئی اصل نہیں ہے	۱۸۳	۴	نبی ﷺ کے خواب کا بیان	۲۱۷
۳۴	بدشگونی، نیک شگون اور جن چیزوں میں نحوست ہے	۱۸۶	۴۳- کتاب الفضائل	۲۱۹	
۳۵	کہانت اور کارہنوں کے پاس جانے کی ممانعت	۱۸۹	۱	نبی ﷺ کے نسب کی فضیلت اور اعلان نبوت سے پہلے آپ کو ایک پتھر کے سلام کرنے کا بیان	۲۱۹
۳۶	جدامی سے اجتناب کا بیان	۱۹۱	۲	ہمارے نبی ﷺ کے افضل الخلق ہونے کا بیان	۲۱۹
۳۷	سانپ اور دیگر حشرات الارض کو مارنے کے شرعی احکام کا بیان	۱۹۲	۳	نبی ﷺ کے معجزات	۲۲۰
۳۸	گرگٹ کو مارنے کا استحباب	۱۹۷	۴	رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ پر توکل	۲۲۳
۳۹	چیونٹی کے مارنے کی ممانعت	۱۹۸	۵	جس علم اور ہدایت کے ساتھ نبی ﷺ کو مبعوث کیا گیا اس کی مثال	۲۲۴
۴۰	بلی کو مارنے کی ممانعت	۱۹۹	۶	رسول اللہ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت	۲۲۵
۴۱	جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت	۲۰۰	۷	نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا بیان	۲۲۶
	۴۰- کتاب الالفاظ من الادب وغیرہا	۲۰۱	۸	جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو اٹھالیتا ہے	۲۲۸
۱	زمانہ کو بُرا کہنے کی ممانعت	۲۰۱	۹	نبی ﷺ کے حوض اور آپ کی صفات کا بیان	۲۲۸
۲	عنب (انگور) کو کرم کہنے کی کراہت	۲۰۲			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۰	نبی ﷺ کی معیت میں فرشتوں کی جنگ کا اعزاز	۲۳۶	۳۲	وصال کے وقت نبی پاک ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟	۲۵۷
۱۱	نبی ﷺ کی شجاعت	۲۳۷	۳۳	نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کتنی	
۱۲	رسول اللہ ﷺ کی سخاوت	۲۳۸		کتنی مدت قیام فرمایا؟	۲۵۸
۱۳	رسول اللہ ﷺ کا حسن اخلاق	۲۳۸	۳۴	رسول اللہ ﷺ کے اسماء مبارکہ	۲۶۰
۱۴	رسول اللہ ﷺ کی جود و سخا	۲۴۰	۳۵	اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم اور سب سے زیادہ	
۱۵	رسول اللہ ﷺ کی بچوں پر شفقت اور آپ کی		۳۶	خوف رسول اللہ ﷺ کو ہے	۲۶۱
	تواضع کا بیان	۲۴۲	۳۷	رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کرنے کا وجوب	۲۶۲
۱۶	رسول اللہ ﷺ کی بکثرت حیا کا بیان	۲۴۴	۳۷	بلا ضرورت زیادہ سوال کرنے کی کراہت	۲۶۲
۱۷	نبی ﷺ کا تبسم اور حسن معاشرت	۲۴۵	۳۸	احکام شرعیہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل	
۱۸	نبی ﷺ کی عورتوں پر رحمت	۲۴۵		کرنے کا وجوب اور احکام دنیویہ میں عمل کا اختیار	۲۶۷
۱۹	لوگوں کا نبی ﷺ سے تبرک اور قرب حاصل کرنا		۳۹	رسول اللہ ﷺ کی زیارت اور اس کی تمنا کرنے کی	
	اور آپ کا تواضع فرمانا	۲۴۶		فضیلت	۲۶۸
۲۰	اپنی ذات کا انتقام نہ لینا اور حدود الہی میں سختی کرنا	۲۴۷	۴۰	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل	۲۶۹
۲۱	رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک کی ملائمت اور خوشبو	۲۴۸	۴۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل	۲۷۰
۲۲	نبی ﷺ کے پسینہ کی خوشبو اور اس سے تبرک		۴۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل	۲۷۳
	حاصل کرنا	۲۴۹	۴۳	حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اور نبی کریم ﷺ کا	
۲۳	حضور نبی کریم ﷺ کو نزول وحی کے وقت سردی			ارشاد کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ	
	کے موسم میں پسینہ آنے کا بیان	۲۵۰		میں یونس بن متی سے افضل ہوں	۲۷۷
۲۴	نبی ﷺ کے بال آپ کی صفات اور آپ کے		۴۴	حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل	۲۷۸
	حلیہ کا بیان	۲۵۱	۴۵	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت	۲۷۸
۲۵	نبی پاک ﷺ کی صفت کا بیان حضور ﷺ کا چہرہ		۴۶	حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت	۲۷۸
	انور سب سے زیادہ حسین ہے	۲۵۱			
۲۶	نبی ﷺ کے بالوں کا بیان	۲۵۲			
۲۷	نبی پاک ﷺ کے دہن مبارک آنکھ مبارک اور		۱	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل	۲۸۶
	مبارک ایڑیوں کے حُسن کا بیان	۲۵۲	۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان	۲۹۰
۲۸	حُسن نمکین والے ہمارے نبی ﷺ	۲۵۳	۳	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل	۲۹۶
۲۹	رسول اللہ ﷺ کے سفید بالوں کا ذکر	۲۵۳	۴	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۰۰
۳۰	نبی ﷺ کی مہر نبوت کا بیان	۲۵۵	۵	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۰۶
۳۱	رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا بیان	۲۵۶	۶	حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۱۰

۴۴- کتاب فضائل الصحابة

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۷	حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۱۳	۲۷	حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۴۴
۸	حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۱۳	۲۸	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۴۵
۹	نبی ﷺ کے اہل بیت کے فضائل	۳۱۵	۲۹	حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۵۰
۱۰	حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۱۵	۳۰	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۵۲
۱۱	حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۱۵	۳۱	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۵۲
۱۲	ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۳۱۷	۳۲	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۵۴
۱۳	ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۳۲۰	۳۳	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۵۵
۱۴	حدیث ام زرع کا بیان	۳۲۶	۳۴	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۵۸
۱۵	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۳۲۸	۳۵	حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۶۲
۱۶	حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۳۳۲	۳۶	اہل بدر رضی اللہ عنہم کے فضائل اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا عذر	۳۶۵
۱۷	حضرت ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل	۳۳۲	۳۷	اصحاب شجرہ یعنی اہل بیعت رضوان رضی اللہ عنہم کے فضائل	۳۶۷
۱۸	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل	۳۳۳	۳۸	حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۶۷
۱۹	حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۳۴	۳۹	اشعریین رضی اللہ عنہم کے فضائل	۳۶۹
۲۰	ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل	۳۳۴	۴۰	حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۷۰
۲۱	حضرت بلال کے فضائل	۳۳۶	۴۱	حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کے فضائل	۳۷۰
۲۲	حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۳۶	۴۲	حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے فضائل	۳۷۲
۲۳	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل	۳۴۰	۴۳	انصار کے فضائل	۳۷۳
۲۴	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۴۱	۴۴	انصار کے بہترین گھرانوں کا ذکر	۳۷۴
۲۵	حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۴۲	۴۵	انصار خادم رسول ہونے کی وجہ سے لوگوں کے مخدوم بن گئے	۳۷۷
۲۶	حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہما کے فضائل	۳۴۳	۴۶	نبی ﷺ کی غفار اور اسلم کے لیے دعا	۳۷۷
			۴۷	غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طئی کے فضائل	۳۷۹
			۴۸	بہترین لوگ	۳۸۳

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۴	جو شخص مسجد بازار اور جمعوں میں نیزے لے کر چلے تو اس کے پیکان پکڑنے کا حکم	۴۳۹	۲	حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ	۴۶۲
۳۵	مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت	۴۴۰	۳	اللہ تعالیٰ کا جس طرح چاہے دلوں کو پھیر دینا	۴۶۵
۳۶	راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کی فضیلت	۴۴۱	۴	ہر چیز کا تقدیر سے وابستہ ہونا	۴۶۵
۳۷	بلی اور دیگر ایذا نہ دینے والے جانوروں کو عذاب دینے کی حرمت	۴۴۲	۵	ابن آدم پر زنا وغیرہ کا حصہ مقدر ہے	۴۶۶
۳۸	تکبر کی حرمت	۴۴۳	۶	”ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے“ کا معنی اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم	۴۶۷
۳۹	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کرنے کی ممانعت	۴۴۴	۷	عمر اور رزق وغیرہ تقدیر میں مقرر ہیں ان میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی	۴۷۰
۴۰	ضعیفوں اور خاک نشینوں کی فضیلت	۴۴۴	۸	طاقت حاصل کرنے، سستی کو چھوڑنے، اللہ سے مدد طلب کرنے اور تقدیر کو اللہ کے سپرد کر دینے کا حکم	۴۷۱
۴۱	یہ کہنے کی ممانعت کہ ”لوگ ہلاک ہو گئے“	۴۴۵		۴۷ - کتاب العلم	۴۷۲
۴۲	ہم سایہ کے ساتھ حسن سلوک اور خیر خواہی کرنا	۴۴۵	۱	قرآن مجید میں اختلاف کرنے اور تشابہات قرآن مجید کے درپے ہونے کی ممانعت	۴۷۲
۴۳	ملاقات کے وقت کشادہ چہرے سے ملنے کا استحباب	۴۴۶	۲	جھگڑا شخص کا بیان	۴۷۳
۴۴	جو کام حرام نہ ہوں ان میں شفاعت کا استحباب	۴۴۶	۳	یہود اور نصاریٰ کی اتباع کرنے کا بیان	۴۷۳
۴۵	نیکوں کی صحبت اختیار کرنے اور بُروں کی صحبت سے اجتناب کرنے کا استحباب	۴۴۷	۴	بال کی کھال نکالنے والوں کا بیان	۴۷۴
۴۶	بیٹیوں کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت	۴۴۷	۵	آخر زمانہ میں علم کا اٹھ جانا اور جہل اور فتنوں کا غلبہ ہونا	۴۷۴
۴۷	بچوں کی وفات پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے کی فضیلت	۴۴۹	۶	مسلمانوں میں نیک طریقہ یا بُرے طریقہ کی ابتداء کرنے کا شرعی حکم	۴۷۸
۴۸	جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو اس سے محبت کا حکم دیتا ہے پھر آسمان اور زمین والے اس سے محبت کرتے ہیں	۴۵۱		۴۸ - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار	۴۸۰
۴۹	روحیں باہم مجتمع تھیں	۴۵۲	۱	ذکر الہی کی ترغیب	۴۸۰
۵۰	جو شخص جس کے ساتھ محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا	۴۵۳	۲	اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کو یاد کرنے کی فضیلت	۴۸۱
۵۱	نیک آدمی کی تعریف اس کے حق میں بشارت ہے	۴۵۵	۳	اصرار سے دعا کرے یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو دے	۴۸۱
			۴	مصیبت پر موت کی تمنائے کرنے	۴۸۲
			۵	جو اللہ سے ملنے کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے	۴۸۳
				۴۶ - کتاب القدر	۴۵۶
				ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی کیفیت اس کے رزق مدت حیات، عمل اور سعادت و شقاوت	۴۵۶

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶	ذکر اور دعا کی فضیلت اور اللہ کے تقرب کا بیان	۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶	۴۸۶
۷	دنیا میں سزا ملنے کی دعا کرنے کی کراہت	۴۸۷	۴۸۷	۴۸۷	۴۸۷
۸	محاسن ذکر کی فضیلت	۴۸۸	۴۸۸	۴۸۸	۴۸۸
۹	اکثر اوقات میں نبی ﷺ کی دعا کا بیان	۴۸۹	۴۸۹	۴۸۹	۴۸۹
۱۰	لا الہ الا اللہ سبحان اللہ کہنے اور دعا کرنے کی فضیلت	۴۹۰	۴۹۰	۴۹۰	۴۹۰
۱۱	تلاوت قرآن اور ذکر کے لیے اجتماع کی فضیلت	۴۹۲	۴۹۲	۴۹۲	۴۹۲
۱۲	استغفار کرنے کا استحباب اور بہ کثرت استغفار کرنے کا بیان	۴۹۴	۴۹۴	۴۹۴	۴۹۴
۱۳	جہاں شریعت نے ذکر بالجبر کی اجازت دی ہے اس کے سوا میں ذکر بالسر کرنے کا استحباب	۴۹۵	۴۹۵	۴۹۵	۴۹۵
۱۴	فتنوں کے شر سے پناہ مانگنے کا بیان	۴۹۷	۴۹۷	۴۹۷	۴۹۷
۱۵	سستی اور عاجز ہونے سے پناہ مانگنے کا بیان	۴۹۸	۴۹۸	۴۹۸	۴۹۸
۱۶	بری تقدیر اور بد بختی سے پناہ مانگنے کا بیان	۴۹۸	۴۹۸	۴۹۸	۴۹۸
۱۷	سونے کے وقت کی دعا	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰
۱۸	جو کام کیے اور جو نہیں کیے ان سے پناہ مانگنے کا بیان	۵۰۳	۵۰۳	۵۰۳	۵۰۳
۱۹	سوتے وقت اور علی الصبح تسبیح کرنے کا بیان	۵۰۷	۵۰۷	۵۰۷	۵۰۷
۲۰	مرغ کی بانگ کے وقت دعا کا استحباب	۵۱۰	۵۱۰	۵۱۰	۵۱۰
۲۱	مصیبت کے وقت کی دعا	۵۱۰	۵۱۰	۵۱۰	۵۱۰
۲۲	سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت	۵۱۱	۵۱۱	۵۱۱	۵۱۱
۲۳	مسلمانوں کے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت	۵۱۱	۵۱۱	۵۱۱	۵۱۱
۲۴	کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا استحباب	۵۱۲	۵۱۲	۵۱۲	۵۱۲
۲۵	جب تک قبولیت کی جلدی نہ کرے دعا قبول ہوتی ہے	۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳
۲۶	اہل جنت اکثر فقراء ہوں گے اور اہل دوزخ اکثر عورتیں ہوں گی	۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳
۲۷	غار میں پھنسے ہوئے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ	۵۱۶	۵۱۶	۵۱۶	۵۱۶
۴۹	کتاب التوبة				
۵۱۸	توبہ کی ترغیب دینے اور توبہ کرنے پر خوش ہونے کا بیان	۱	۱	۱	۱
۵۲۱	توبہ استغفار کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں	۲	۲	۲	۲
۵۲۲	ذکر کے دوام اور امور آخرت میں غور و فکر کی فضیلت	۳	۳	۳	۳
۵۲۳	اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے	۴	۴	۴	۴
۵۲۸	گناہوں کی توبہ کا قبول ہونا خواہ گناہ اور توبہ بار بار ہوں	۵	۵	۵	۵
۵۳۰	اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان اور بے حیائی کے کاموں کی ممانعت	۶	۶	۶	۶
۵۳۱	نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں	۷	۷	۷	۷
۵۳۲	قاتل کی توبہ کا قبول ہونا خواہ اس نے زیادہ قتل کیے ہوں	۸	۸	۸	۸
۵۳۳	حضرت کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان	۹	۹	۹	۹
۵۳۷	تہمت کی حدیث اور تہمت لگانے والوں کی توبہ قبول کرنا	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۵۴۶	نبی ﷺ کے حرم کی تہمت سے برأت	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵۵۵	کتاب صفات المنافقین				
۵۵۵	وا حکامہم				
۵۵۵	منافقین کی صفات اور ان کے احکام	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۵۶۲	قیامت اور جنت اور دوزخ کے احوال	۰۰۰	۵۱۲	۵۱۲	۵۱۲
۵۶۵	تخلیق کی ابتداء اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا بیان	۱	۱	۱	۱
۵۶۵	مردوں کے قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنے اور قیامت کے دن زمین کی حالت کیا ہوگی اس کا بیان	۲	۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳
۵۶۶	اہل جنت کی مہمان نوازی	۳	۵۱۳	۵۱۳	۵۱۳
	یہودیوں کا نبی پاک ﷺ سے روح کے متعلق سوال کرنا اور آپ کا ان کو وحی الہی کے مطابق جواب	۴	۵۱۶	۵۱۶	۵۱۶
	کتاب الرقاق				

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵	دینے کا بیان	۵۶۷	۲	سوسال کی مسافت تک پھیلا ہوا ہے	۵۸۷
۶	اللہ تعالیٰ کے ارشاد 'وما کان اللہ لیعذبہم و انت فیہم' کی تفسیر	۵۶۸	۳	اہل جنت پر رب کریم کے ہمیشہ کے لیے راضی رہنے اور کبھی ناراض نہ ہونے کا بیان	۵۸۸
۷	اللہ تعالیٰ کے ارشاد 'ان الانسان لیطغی' کا راہ استغنیٰ کی تفسیر کا بیان	۵۶۹	۴	جنت کے بے انتہا اونچے بالا خانوں کا بیان	۵۸۸
۸	دھوئیں کا بیان	۵۷۰	۵	حضور ﷺ کی زیارت کے شوق میں اپنا مال اور گھر بار قربان کر دینے والوں کا ذکر	۵۸۹
۹	چاند کا پھٹ جانا	۵۷۲	۵	جنت کے جمعہ بازار اور اس کی خوبصورت اشیاء کی تفصیل	۵۸۹
۱۰	اللہ تعالیٰ کا اذیت ناک باتوں پر صبر کرنے کا بیان	۵۷۴	۶	جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند ایسے ہوں گے نیز اس گروہ کی دیگر صفات اور ان کی بیویوں کے احوال کا بیان	۵۹۰
۱۱	کافر سے زمین بھر سونا فدیہ دینے کا مطالبہ اور وہ تیار مگر اب بیکار	۵۷۴	۷	جنت اور جنتیوں کے احوال اور ان کے اس میں تسبیح و شام تسبیح کرنے کا بیان	۵۹۱
۱۲	قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل اٹھانے کا بیان	۵۷۵	۸	اہل جنت اور ان کی نعمتوں کے ہمیشہ رہنے کا بیان اور نیکو کاروں کو جنت کی جاگیر دائمی طور پر الاٹ کرنے کا اعلان	۵۹۳
۱۳	دنیا کے سب سے بڑے سرمایہ دار کو دوزخ میں ایک غوطہ دینے اور دنیا کے سب سے تنگ دست کو جنت کا ایک چکر لگا کر ایک بات پوچھنے کا بیان	۵۷۶	۹	جنت کے خیموں اور ایمان والوں کی بہشتی بیگمات کی صفات کا بیان	۵۹۳
۱۴	مؤمن کو اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا اور کافر کو صرف دنیا میں	۵۷۶	۱۰	دنیا میں جنتی دریاؤں کا بیان	۵۹۴
۱۵	مؤمن اور کافر کی مثال	۵۷۷	۱۱	فاختہ طبع، بھولے بھالے اور امن پسند لوگ جنتی ہیں	۵۹۴
۱۶	مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے	۵۷۸	۱۲	نار جہنم کی سخت گرمی، جہنم کی گہرائی اور جہنمیوں کی سزا کا بیان	۵۹۵
۱۷	لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے شیطان کا اپنے لشکر کو روانہ کرنا اور برا بیچنے کرنا	۵۸۰	۱۳	متکبر لوگ دوزخ میں اور کمزور لوگ جنت میں داخل ہوں گے	۵۹۶
۱۸	رحمت الہی کے بغیر کوئی شخص محض اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا	۵۸۲	۱۴	دنیا کی فنا اور قیامت کے دن حشر کا بیان	۶۰۲
۱۹	زیادہ عمل کرنے اور عبادت میں کوشش کرنے کی ترغیب	۵۸۴	۱۵	قیامت کے ہولناک احوال اللہ اس کی ہولناکیوں میں ہماری مدد فرمائے	۶۰۵
۲۰	نصیحت میں اعتدال	۵۸۵	۱۶	جن صفات سے دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی	
۲۱	۵۱- کتاب الجنة وصفة				
۲۲	نعمیہا و اہلہا	۵۸۶			
۲۳	جنت کی صفات کا بیان	۵۸۶			
۲۴	جنت کے ایک ایسے درخت کا ذکر جس کا سایہ ایک				

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	معرفت ہوتی ہے	۶۰۶		نہیں آئے گی	۶۳۳
۱۷	میت پر جنت یا دوزخ کا ٹھکانا پیش کرنے 'عذاب		۱۵	قیامت سے پہلے مدینہ طیبہ کی آبادی کے دور تک	
	قبر کے اثبات اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان	۶۰۸		بچیل جانے کا بیان	۶۳۴
۱۸	حساب، محاسبہ اور احتساب	۶۱۳	۱۶	شیطان کے سینکڑوں کا مشرق (نجد) کی جانب سے	
۱۹	موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم	۶۱۴		ظاہر ہونے اور فتنہ پھیلانے کا بیان	۶۳۴
	۵۲- کتاب الفتن و اشراط		۱۷	قیامت برپا ہونے سے پہلے شرک کا دور دورہ اور	
	الساعة	۶۱۵		قبیلہ دوس کی بُت پرستی کا بیان	۶۳۶
۱	دیواریا جوج ماجوج کے کھلنے اور فتنوں کے قریب آ		۱۸	قیامت کے قریب فتنوں کی وجہ سے انسان کا	
	لگنے کا بیان	۶۱۵		قبرستان سے گزرتے ہوئے موت کی تمنا کرنا	۶۳۷
۲	بیت اللہ شریف کا قصد کرنے والے لشکر کو زمین		۱۹	ابن صیاد کا تذکرہ	۶۴۵
	میں دھنسا دیا جائے گا	۶۱۶	۲۰	مسح دجال کا بیان	۶۵۱
۳	بارش کی طرح فتنوں کے واقع ہونے کا بیان	۶۱۸	۲۱	دجال کی صفت اور مدینہ میں اُس کا داخل ہونا حرام	
۴	مسلمانوں کی آپس میں لڑائی کا بیان	۶۲۰		ہے اور اُس کا مؤمن کو قتل کرنا اور زندہ کرنا	۶۵۷
۵	مسلمانوں کی باہم خانہ جنگیوں کا بیان	۶۲۱	۲۲	دجال کا اللہ عزوجل کے نزدیک ذلیل ہونے کا	
۶	نبی آخر الزمان ﷺ کے قیامت تک رونما ہونے			بیان	۶۵۹
	والے تمام واقعات کی غیبی خبریں دینے کا بیان	۶۲۳	۲۳	علامات قیامت کا بیان دجال کا نکلا اور زمین میں	
۷	ٹھانٹھیں مارتا ہوا فتنہ	۶۲۴		ٹھہرنا، عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل	
۸	قیامت سے پہلے دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ			کرنا، نیک لوگوں کا خاتمہ اور بُرے لوگوں کا باقی رہ	
	برآمد ہوگا	۶۲۶		جانا، بُت پرستی کا دوبارہ شروع ہو جانا، صور کا پھونکا	
۹	تین چیزوں کا بیان، فتح قسطنطنیہ، خروج دجال اور			جانا اور مردوں کے قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنے کا	
	عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا زمین پر اترنا	۶۲۸		بیان	۶۶۰
۱۰	قیامت کے قریب رومی عیسائیوں کی اکثریت ہو		۲۴	جسّاسہ کا بیان	۶۶۲
	گی	۶۲۹	۲۵	دجال کے متعلق بقیہ احادیث	۶۶۸
۱۱	دجال کے زمانہ میں رومی عیسائیوں کا پیش قدمی		۲۶	فتنہ کے زمانہ میں عبادت کی فضیلت	۶۶۹
	کرنا اور قتل عام کرنا	۶۲۹	۲۷	قیامت کا قریب ہونا	۶۶۹
۱۲	دجال کے نکلنے سے پہلے مسلمانوں کو حاصل ہونے		۲۸	دوبارہ صور پھونکنے کے درمیان وقفہ کا بیان	۶۷۲
	والی فتوحات کا بیان	۶۳۱		۵۳- کتاب الزهد والرفائق	۶۷۳
۱۳	قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں کا بیان	۶۳۲	۰۰۰	دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے کا بیان	۶۷۳
۱۴	جب تک سر زمین جاز سے آگ ظاہر نہ ہوگی قیامت		۱	ظالموں کے اجرے ہوئے دیار میں روتے ہوئے	

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱	داخل ہونا	۶۸۶	۶	نمر (شراب) کی حرمت نازل ہونے کا بیان	۷۲۱
۲	بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی فضیلت	۶۸۷	۷	ایک آیت کریمہ ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا“ کی تفسیر کا بیان	۷۲۱
۳	مسجد بنانے کی فضیلت	۶۸۷			
۴	مسکینوں کو صدقہ دینے کا بیان	۶۸۸			
۵	ریا کاری کی حرمت	۶۸۹			
۶	زبان کی حفاظت	۶۹۰			
۷	دوسروں کو نصیحت کرنے اور خود عمل نہ کرنے کا عذاب	۶۹۱			
۸	اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت	۶۹۱			
۹	چھینک لینے والے کو جواب دینا	۶۹۲			
۱۰	احادیث متفرقہ	۶۹۴			
۱۱	بنی اسرائیل کا ایک گروہ چوہے بنا دیا گیا تھا	۶۹۴			
۱۲	مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا	۶۹۵			
۱۳	ہر حال میں مومن کی خیر کا بیان	۶۹۵			
۱۴	کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنے کی ممانعت جس سے اس کے فتنہ میں پڑنے کا خدشہ ہو	۶۹۵			
۱۵	پہلے بڑوں کو دینے کا حکم	۶۹۷			
۱۶	حدیث کو محفوظ رکھنے اور علم کی باتوں کو لکھنے کا حکم	۶۹۷			
۱۷	اصحاب اخذ و دساحر راہب اور لڑکے کا قصہ	۶۹۸			
۱۸	حضرت ابوالیسر اور حضرت جابر کی طویل حدیث	۷۰۱			
۱۹	رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا بیان	۷۰۸			
	۵۴ - کتاب التفسیر	۷۱۰			
۰۰۰	متفرق آیات کی تفسیر کا بیان	۷۱۱			
۱	ذکر خدا اور سوز دل	۷۱۸			
۲	قرآن مجید میں نمازی کے لیے ستر پوشی کا حکم	۷۱۸			
۳	بدکاری اور فحاشی بند کرو	۷۱۹			
۴	قرآن مجید میں وسیلہ کا بیان، ایک آیت کریمہ کی حدیث سے تفسیر	۷۱۹			
۵	سورۃ برآۃ، الانفال اور الحشر کا بیان	۷۲۰			



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

نشہ آور مشروبات کا بیان

شراب کی حرمت اور اس بات کا بیان
کہ شراب انگور کے شیرہ سے بنتی ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے مال غنیمت سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھے ایک اونٹنی ملی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی اور عطا فرمائی۔ ایک دن میں نے ان دونوں اونٹیوں کو ایک انصاری کے دروازہ پر بٹھایا، میں یہ ارادہ رکھتا تھا کہ میں ان پر اذخر (ایک قسم کی گھاس) لاد کر لاؤں اور اس کو فروخت کروں اس وقت میرے ساتھ بنو قینقاع کا ایک سنار بھی تھا، میں اس (گھاس کی آمدنی) سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ کی تیاری کرنا چاہتا تھا اس گھر میں حضرت حمزہ بن عبد المطلب شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک باندی گارہی تھی اس نے کہا: اے حمزہ! ان فرہ اونٹیوں کو ذبح کرنے کے لیے اٹھو، حضرت حمزہ تلوار لے کر ان اونٹیوں پر چھپے اور ان کی کوبانوں اور کوبھوں کو کاٹ ڈالا اور پھر ان کی کلیجیاں نکال لیں راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا: کیا کوبان سے بھی کچھ لے گئے؟ انہوں نے کہا: وہ ان کی کوبانوں کو کاٹ کر لے گئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے یہ اندوہناک منظر دیکھا تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں گیا اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ حضرت زید کے ساتھ چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان پر غضب ناک ہوئے حضرت حمزہ نے اپنی نظر اٹھا کر حضور کی طرف دیکھا اور کہا: ”تم لوگ میرے اجداد کے غلام ہی تو ہو“۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اٹھے پیر لوٹ گئے اور واپس چلے آئے۔ امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۳۶- کتاب الاشربة

۱- بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَبَيَانِ أَنَّهَا تَكُونُ مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ

۵۰۹۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنْتَحْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خِرَا لِابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعِيَ صَائِعٌ مِنْ بَنِي قَيْنَقَاعٍ فَاسْتَعَيْنَ بِهِ عَلِيٌّ وَلَيْمَةً فَاطِمَةَ وَحَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تَغْتَبِيهِ فَقَالَتْ أَلَا يَأْخُذُكَ لِلشَّرَفِ النَّوَاءِ فَشَارَا إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسِّيفِ فَجَبَّتْ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّتْ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَانْظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعَنِي فَاتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ وَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِيْدُ لِبَابَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْهَقُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ.

بخاری (۲۰۸۹- ۲۳۷۵- ۳۰۹۱- ۴۰۰۳- ۵۷۹۳)

ابوداؤد (۲۹۸۶)

۵۱۰۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۰۹۹)

۵۱۰۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ عُفَيْرٍ أَبُو عَثْمَانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَ مَيْدٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَاعًا مِنْ بَنِي قَيْنَقَاعٍ يَرْتَحِلُ مَعِيَ فَلَاتَنِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَاعِغِ فَاسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيْمَةِ عُمُرَيْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفٍ فَتَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِبِ وَالْحَبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَيَاذَا شَارِفَايَ قَدْ أَجْبَتَا أَسْمَتَهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَوُحِدَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكُ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غَنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ النَّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَتْ أَسْمَتَهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا فَآخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيُّ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَيَّ نَافَقَتِي فَاجْتَبَتْ أَسْمَتَهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَهَذَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَأَرْتَدَاهُ ثُمَّ أَنْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاذَنَ فَادْنَوْا لَهُ فَادَاهُمُ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَيَا حَمْزَةُ مُحَمَّرَةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بدر کے مال غنیمت کے حصہ میں سے ایک اونٹنی ملی تھی اور ایک اونٹنی اس دن مجھے رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے عطا فرمائی، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدتا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزارنے کا ارادہ کیا تو میں نے بنوقینقاع کے ایک سنار سے یہ وعدہ لیا کہ وہ میرے ساتھ چلے گا اور ہم اذخر (ایک قسم کی گھاس) لے کر آئیں گے، میرا ارادہ تھا کہ میں وہ گھاس سناروں کو فروخت کر دوں گا اور اس کی آمدنی سے شادی کے ولیمہ کی تیاری کروں گا، سو جس وقت میں اپنی اونٹیوں کے سامان یعنی پالان کے تختے، بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور میری دونوں اونٹنیاں اس وقت ایک انصاری کے حجرہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، جب میں وہ سامان جمع کر چکا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹیوں کی کوبانیں اور کونکھیں کٹی ہوئی ہیں اور ان کی کلیجیاں نکلی ہوئی ہیں، یہ منظر دیکھ کر میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکا، میں نے پوچھا یہ کام کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں چند شراب خور انصار کے ساتھ ہیں، انہیں اور ان کے ساتھیوں کو ایک گانے والی نے ایک شعر سنایا تھا: سنو اے حمزہ! ان فر بہ اونٹیوں کو ذبح کرنے کے لیے اٹھو، سو حضرت حمزہ تلوار لے کر گئے اور ان اونٹیوں کی کوبانوں کو کاٹ ڈالا اور ان کی کونکھوں کو بھی کاٹ دیا، اور ان کی کلیجیاں نکال لیں، حضرت علی نے کہا: پھر میں وہاں سے لوٹا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے کو دیکھ کر میرے دل کی کیفیت کو جان لیا، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آج سے پہلے اتنا اندوہناک منظر نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹیوں پر حملہ کر کے ان کی کوبانوں کو کاٹ ڈالا اور ان کی کونکھیں چیر دیں اور وہ اس گھر میں چند شراب پینے والوں کے ساتھ بیٹھے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسی وقت اپنی

چادر منگوائی اور چادر اوڑھ کر پیدل ہی چل دیئے اور میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے چل پڑے اور اس دروازہ پر جا پہنچے جہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے آپ نے اجازت مانگی انہوں نے آپ کو اجازت دے دی درآں حالیکہ وہ لوگ شراب پیئے ہوئے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کو ان کی کارستانی پر ملامت کرنی شروع کی، حضرت حمزہ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر نظر ڈالی، پھر حضور کے گھٹنوں کی طرف دیکھا، پھر حضور کی ناف کی طرف دیکھا، پھر اوپر نظر اٹھائی اور حضور کے چہرے کی طرف دیکھا، پھر حضرت حمزہ نے کہا: تم لوگ میرے باپ کے غلام ہی تو ہو! رسول اللہ ﷺ نے جان لیا کہ اس وقت حضرت حمزہ نشہ میں ہیں، پھر حضور ﷺ اٹھے پاؤں لوٹ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے۔ امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن شراب حرام کی گئی اس دن میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا، وہ شراب صرف کشمش اور چھوڑوں سے بنی ہوئی تھی، اتنے میں کسی منادی کی آواز سنائی دی، حضرت ابو طلحہ نے کہا: جاؤ دیکھو، میں نے جا کر دیکھا تو ایک منادی یہ ندا کر رہا تھا: سنو! خمر (انگوری شراب) حرام کر دی گئی ہے اور مدینہ کی گلیوں میں شراب بہہ رہی تھی۔ حضرت ابو طلحہ نے مجھ سے کہا: اٹھو اور تمام شراب بہا دو، سو میں نے شراب کو بہا دیا، اس وقت کسی نے کہا: فلاں اور فلاں شہید ہوئے تھے اور ان کے پیٹوں میں شراب تھی، (راوی کہتے ہیں کہ مجھے پتا نہیں کہ یہ حضرت انس کی حدیث کا حصہ ہے یا نہیں) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ:) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اعمال صالحہ کیے ان سے ان کی کھائی ہوئی چیزوں پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا، جب کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے تھے اور وہ ایمان لا چکے تھے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیے تھے۔

وَجْهَهُ فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبْدُ لَابْنِي فَقَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمَلٌ فَكَصَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَقْبِيهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۰۹۹)

۵۱۰۲ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالْتَّمَرُ فَإِذَا مُنَادٍ يَنَادِي فَقَالَ أَخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يَنَادِي إِلَّا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِمَتْ قَالَ فَجَرْتُ فِي سَكَبِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بَطُونِهِمْ قَالَ فَلَا أَدْرِى هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ.

بخاری (۲۶۶۴-۴۶۲۰) ابوداؤد (۳۶۷۳)

۵۱۰۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَّغَكُمْ الْخَبْرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حَرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هَذِهِ الْقِلَالُ قَالَ فَمَا رَاجِعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ. (بخاری ۴۶۱۷)

عبد العزیز بن صہیب کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فضیخ (کھجوروں کا کچا شیرہ جو پڑے پڑے جوش کھا کر جھاگ چھوڑ دے) کے متعلق سوال کیا، انہوں نے فرمایا: تمہارے اس فضیخ کے علاوہ ہماری کوئی خمر (شراب) تھی ہی نہیں، یہ وہی شراب ہے جس کو تم فضیخ کہتے ہو، میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو ایوب اور دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں کھڑے ہو کر یہی شراب پلا رہا تھا، اچانک ایک شخص نے آ کر کہا: کیا تم کو خبر معلوم ہوئی؟ ہم نے کہا: نہیں، اس نے کہا: خمر حرام کر دی گئی، حضرت ابو طلحہ نے کہا: اے انس! ان منکوں کو بہادو، اس خبر کے بعد انہوں نے کبھی شراب نہیں پی اور نہ انہوں نے اس کے بعد پھر اس خبر کے متعلق کوئی سوال کیا۔

۵۱۰۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حَرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا أَكْفَيْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَّاتُهَا قَالَ قُلْتُ لَا نَسِ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطْبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے عم زاد قبیلہ والوں کو فضیخ پلا رہا تھا اور میں ان میں سب سے کم سن تھا، اتنے میں ایک شخص نے آ کر کہا: خمر حرام کر دی گئی۔ صحابہ نے کہا: اے انس! اس کو بہادو، سو میں نے بہادیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس سے پوچھا: وہ کس چیز کی شراب تھی؟ انہوں نے کہا: وہ کچی اور پکی ہوئی کھجوروں کی شراب تھی، ابو بکر بن انس نے کہا: ان دنوں ان کی یہی خمر (شراب) تھی ایک روایت یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک نے بھی یہی فرمایا تھا۔

(بخاری ۵۵۸۳-۵۶۲۲) (النسائی ۵۵۵۶)

۵۱۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ذَاكَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ. سابقہ حوالہ (۵۱۰۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اپنے قبیلہ کو شراب پلا رہا تھا اس کے بعد ابن علیہ کی روایت کی مثل ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ ابو بکر بن انس نے کہا: ان دنوں ان کی شراب یہی تھی، اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ موجود تھے اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا اور بعض روایات میں یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دنوں ان کی خمر (شراب) یہی تھی۔

۵۱۰۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو دجانہ، حضرت معاذ بن جبل اور انصار

کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اسی وقت ایک آنے والے نے آ کر کہا: ایک نئی خبر آئی ہے، خمر کی تحریم نازل ہو گئی ہے، یہ سنتے ہی ہم نے اسی دن شراب کو بہا دیا، وہ کچی کھجوروں اور چھواروں کی شراب تھی، قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے کہا کہ خمر حرام کر دی گئی اور ان دنوں ان کی عام شرابیں کچی کھجوروں اور چھواروں سے بنائی جاتی تھیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو دجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء کو ایک مشک سے شراب پلا رہا تھا، جس میں گدري کھجوروں اور چھواروں کی شراب تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدري کھجوروں اور چھواروں کو ملا کر بھگونے اور پھر اس کو پینے سے منع فرمایا ہے اور جس دن خمر (شراب) حرام ہوئی اس دن ان کی عام شراب یہی ہوتی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم اور چھواروں کی شراب پلا رہا تھا اس وقت ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ اب خمر حرام کر دی گئی ہے، حضرت ابو طلحہ نے کہا: اے انس! اس گھڑے کو توڑ دو، میں نے پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اس گھڑے کو نیچے سے مارا حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس میں خمر (شراب) کو حرام کیا تھا اس وقت مدینہ میں کھجور کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں پی جاتی تھی۔

مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمَعَادُ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَكْفَانَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَةً خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ. (النسائي ۵۵۵۷)

۵۱۰۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرِ وَتَمْرِ يَنْحُو حَدِيثُ سَعِيدٍ. (بخاری ۵۶۰۰)

۵۱۰۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَةً خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرْمَتِ الْخَمْرِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۰)

۵۱۰۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيحٍ وَتَمْرِ فَأَتَاهُمْ ابْنُ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

(بخاری ۵۵۸۲-۷۲۵۳)

۵۱۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ (يَعْنِي الْحَنَفِيَّ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرِ. مسلم، تحفة الاشراف (۵۱۸)

۲- بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ

۵۱۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تَتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا.

ابوداؤد (۳۶۷۵) الترمذی (۱۲۹۴)

۳- بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ

۵۱۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ الْحَضَرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَهُ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ.

الترمذی (۲۰۴۶)

۴- بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يَتَّخَذُ

مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا

۵۱۱۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ. ابوداؤد (۳۶۷۸) الترمذی (۱۸۷۵) النسائی (۵۵۸۸)

(۵۵۸۹) ابن ماجہ (۳۳۷۸)

۵۱۱۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ. سابقہ حوالہ (۵۱۱۳)

۵۱۱۵- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَعِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ التَّوَّامِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

خمر کو سرکہ بنانے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: نہیں۔

خمر سے علاج کرنے کی حرمت

حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے خمر کے متعلق سوال کیا، آپ نے اس سے منع فرمایا یا اس کے بنانے کو ناپسند فرمایا، انہوں نے کہا: میں اس کو دوا کے لیے بناتا ہوں، آپ نے فرمایا: یہ دوا نہیں ہے البتہ یہ بیماری ہے۔

کھجور اور انگور سے بنی ہوئی شراب کا خمر ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور اور انگور ان دو درختوں سے خمر بنتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور اور انگور ان دو درختوں سے خمر تیار ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگور اور کھجور ان دو درختوں سے خمر بنائی جاتی ہے۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالتَّحْلَةِ وَفِي
رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمُ وَالتَّحْلُ. سابقہ حوالہ (۵۱۱۳)

۵- بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَازِ التَّمْرِ

وَالزَّيْبِ مَخْلُوطِينَ

۵۱۱۶ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ
سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ
وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۴۰۳)

۵۱۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَدَّ التَّمْرُ وَالتَّيْبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ
يُبَدَّ الرُّطْبُ وَالبُسْرُ جَمِيعًا.

الترمذی (۱۸۷۶) النسائی (۵۵۷۱) ابن ماجہ (۳۳۹۵)

۵۱۱۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ) قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ
الرُّطْبِ وَالبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا.

بخاری (۵۶۰۱) النسائی (۵۵۶۹)

۵۱۱۹ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
السَّمَكِيِّ مَوْلَى حَكِيمِ بْنِ حِرَامٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَدَّ الزَّيْبُ
وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُبَدَّ البُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

النسائی (۵۵۷۷) ابن ماجہ (۳۳۹۵)

۵۱۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ
عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالتَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ

چھواروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے کا حکم

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان
کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چھواروں اور کشمش، اور کچی
کھجوروں اور چھواروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھواروں اور کشمش کو ملا کر
نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور تازہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو ملا
کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تازہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو اور
کشمش اور چھواروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور چھواروں کو ملا کر
نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور کچی کھجوروں اور چھواروں کو ملا کر
نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے چھواروں اور کشمش کو ملانے سے منع فرمایا اور
چھواروں اور کچی کھجوروں کو ملانے سے منع فرمایا۔

وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا. الترمذی (۱۸۷۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کشمش اور چھواروں کے ملانے سے اور کچی کھجوروں اور چھواروں کو ملانے سے منع فرمادیا ہے۔

ایک اور سند سے اس کی مثل روایت ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تم میں سے نبیذ پیئے وہ صرف کشمش کا نبیذ پیئے یا صرف چھواروں کا نبیذ پیئے یا صرف کچی کھجور کا نبیذ پیئے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کچی کھجوروں کو چھواروں کے ساتھ ملانے سے یا کشمش کو چھواروں یا کشمش کو کچی کھجوروں کے ساتھ ملانے سے منع فرمادیا ہے اور فرمایا: تم میں سے جو شخص نبیذ پیئے۔۔۔۔۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گدڑی کھجوروں اور تازہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور کشمش اور چھواروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور ہر جنس کا الگ الگ نبیذ بناؤ۔

ایک اور سند سے اس کی مثل روایت ہے۔

حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گدڑی کھجوروں اور تازہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ

۵۱۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَخْلُطَ بَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَأَنْ نَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۵۰)

۵۱۲۲ - وَحَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ (يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ) عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۵۰)

۵۱۲۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّجَّحِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ التَّيِّدَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرِبْهُ زَيْبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا. الترمذی (۵۵۸۴-۵۵۸۵-۵۵۸۷)

۵۱۲۴ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَخْلُطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَيْبًا بِتَمْرٍ أَوْ زَيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرْ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ. سابقہ حوالہ (۵۱۲۳)

۵۱۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَتَّبِدُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِدُوا الزَّيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ.

البخاری (۵۶۰۲) ابوداؤد (۳۷۰۴) الترمذی (۵۵۶۶-۵۵۶۷)

۵۵۷۶-۵۵۸۲-۵۵۸۳ ابن ماجہ (۳۳۹۷)

۵۱۲۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۱۲۵)

۵۱۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ (وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ) عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي

نہ بناؤ اور تازہ کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ البتہ ہر جنس کا الگ الگ نبیذ بناؤ، یحییٰ کہتے ہیں کہ ان کی حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی۔

ایک اور سند سے بھی اس حدیث کی مثل روایت ہے البتہ اس میں تازہ کھجور اور گدڑی کھجور اور چھواروں اور کشمش کا ذکر ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھواروں اور کچی کھجوروں کو ملانے سے منع فرمایا اور کشمش اور چھواروں کو ملانے سے اور گدڑی کھجوروں اور تازہ کھجوروں کو ملانے سے منع فرمایا اور فرمایا: ہر جنس کا الگ الگ نبیذ بناؤ۔

ایک اور سند سے اس حدیث کی مثل روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور چھواروں اور کچی کھجوروں اور چھواروں (کو ملانے) سے منع فرمایا اور فرمایا: ان میں سے ہر ایک کا الگ الگ نبیذ بنایا جائے۔

ایک اور سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل روایت کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھواروں اور کشمش کو ملا کر اور کچی کھجوروں

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّيْبَ جَمِيعًا وَلَكِنْ أَنْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِّهِ وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا. سابقہ حوالہ (۵۱۲۵)

۵۱۲۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يَهْدِيَنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّيْبَ. سابقہ حوالہ (۵۱۲۵)

۵۱۲۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ أَنْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِّهِ. سابقہ حوالہ (۵۱۲۵)

۵۱۳۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.

سابقہ حوالہ (۵۱۲۵)

۵۱۳۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَقَالَ يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِّهِ. ابن ماجہ (۳۳۹۶)

۵۱۳۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَدْنَةَ (وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ) حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۵۱۳۱)

۵۱۳۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

اور پکی کھجوروں کو ملا کر (نبیذ بنانے سے) منع فرمایا اور آپ نے اہل جرش کی طرف لکھا کہ چھواروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ نہ بنائیں۔

اسی سند کے ساتھ چھواروں اور کشمش کے متعلق ایک اور روایت ہے اور اس میں کچی کھجوروں اور چھواروں کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کچی کھجوروں اور تازہ کھجوروں، چھواروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کچی کھجوروں اور تازہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور چھواروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

روغن قیر اور کھوکھلے کدو کے برتنوں، سبز گھڑوں اور کھوکھلی لکڑی کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور ابوسلمہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھوکھلے کدو میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ روغن قیر ملے ہوئے برتن میں پھر حضرت ابو ہریرہ یہ کہتے تھے کہ سبز گھڑوں سے اجتناب کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے روغن قیر ملے ہوئے برتنوں، سبز گھڑوں اور کھوکھلی

ابن عباس قال نهى النبي ﷺ أن يخلط التمر والزبيب جميعاً وأن يخلط البسر والتمر جميعاً وكتب إلى أهل جرش ينهاهم عن خلط التمر والزبيب.

وحدثني وهب بن بقیة أخبرنا خالد بن عیسی الطحان عن الشیبانی بهذا الإسناد فی التمر والزبيب ولم يذكر البسر والتمر. النسائی (۵۵۷۲)

۵۱۳۴ - حدثني محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج أخبرني موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أنه كان يقول قد نهى أن يئبد البسر والرطب جميعاً والتمر والزبيب جميعاً. مسلم، تحفة الاشراف (۸۴۹۳)

۵۱۳۵ - وحدثني أبو بكر بن اسحق حدثنا روح حدثنا ابن جريج أخبرني موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أنه قال قد نهى أن يئبد البسر والرطب جميعاً والتمر والزبيب جميعاً. مسلم، تحفة الاشراف (۸۴۹۳)

۶- باب النهي عن الانتباذ في المزقة والدباء والحنتيم والنقيير وبيان أنه منسوخ

۵۱۳۶ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أنه أخبره أن رسول الله ﷺ نهى عن الدباء والمزقة أن يئبد فيه. النسائی (۵۶۴۵)

۵۱۳۷ - وحدثني عمرو الناقد حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ نهى عن الدباء والمزقة أن يئبد فيه قال وأخبره أبو سلمة أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ لا تستبدوا في الدباء ولا في المزقة ثم يقول أبو هريرة واجتنبوا الحناتيم. النسائی (۵۶۴۶)

۵۱۳۸ - حدثني محمد بن حاتم حدثنا بهز حدثنا وهيب عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ

لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا، حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا گیا کہ حنتم کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ سبز گھڑے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبد القیس کے وفد سے فرمایا: میں تم کو کھوکھلے کدو کے برتن، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں، روغن کیے ہوئے برتنوں اور جن مشکوں کے منہ کٹے ہوئے ہوں، سے منع کرتا ہوں، صرف اپنے مشکیزوں سے پیا کرو اور ان کا منہ باندھ دیا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو اور روغن کیے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، شعبہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے کھوکھلے کدو اور روغن کیے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے اسود سے کہا: کیا تم نے ام المؤمنین سے پوچھا تھا کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! مجھے بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ نے ہم اہل بیت کو کھوکھلے کدو اور روغن کیے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، میں نے پوچھا: کیا آپ نے حنتم اور گھڑے کا ذکر نہیں کیا تھا؟ راوی نے کہا: میں تم کو وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے سنی ہے، کیا میں وہ بات بیان کروں جو میں نے نہیں سنی؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو اور روغن کیے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُرْقَتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّفِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخَصْرُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۶۴)

۵۱۳۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِفَوْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنَهَا كُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّفِيرِ وَالْمَقِيرِ وَالْحَنْتَمِ الْمَزَادَةُ الْمَجْبُوبَةُ وَلَكِنْ اشْرَبْ فِي سَقَائِكَ وَأَوْكِهِ. ابوداؤد (۳۶۹۳)

۵۱۴۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ وَحِيدٍ عَنْ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَتِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبَّاسٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَتِ.

البخاری (۵۵۹۴) النسائی (۵۶۴۳)

۵۱۴۱ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُتْبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتْبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَتْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَمَا ذَكَرْتَ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ أُحَدِّثُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ. البخاری (۵۵۹۵)

۵۱۴۲ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَتِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۹۵۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

تشریح بیان کرتے ہیں کہ میری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی، میں نے حضرت عائشہ سے نبیذ کے متعلق سوال کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عبد القیس کا وفد نبی ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے نبیذ کے متعلق سوال کیا، آپ نے ان کو کھوکھلے کدو، کھوکھلی لکڑی، روغن کیے ہوئے برتنوں اور سبز گھڑوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی اور روغن کیے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

ایک اور سند سے یہ روایت ہے البتہ اس میں ”مزفت“ کی جگہ ”مقیّر“ کا لفظ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبد القیس کا وفد حاضر ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا: میں تم کو کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی اور روغن کیے ہوئے برتنوں سے منع کرتا ہوں، حماد کی روایت میں ”مقیّر“ کی بجائے ”مزفت“ کا لفظ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں اور کھوکھلی لکڑی سے منع فرمایا۔

۵۱۴۳ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَ سُلَيْمَانُ وَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۹۳۶)

۵۱۴۴ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ (يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ) حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْفُشَيْرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ وَالْحَنْتَمِ. التلّٰسٰی (۵۶۵۴)

۵۱۴۵ - وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ. التلّٰسٰی (۵۶۵۵-۵۶۵۶)

۵۱۴۶ - وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُرْقَةِ الْمُقَيَّرِ. سابقہ حوالہ (۱۵۴۵)

۵۱۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُرْقَةُ. سابقہ حوالہ (۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷)

۵۱۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُرْقَةِ وَالنَّقِيرِ. التلّٰسٰی (۵۵۷۲)

۵۱۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُرْقَةِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يَحْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ.

النسائی (۵۵۶۳-۵۵۶۴)

۵۱۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۵۴۹)

۵۱۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجِرَانِ يُبَدَّ فِيهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۵۲)

۵۱۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۷۳)

۵۱۵۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مَعَادُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۷۳)

۵۱۵۴ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ. النسائی (۵۶۴۹) ابن ماجہ (۳۴۰۳)

۵۱۵۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں، روغن کیے ہوئے برتنوں سے اور پکچی اور گدری کھجوروں کو ملانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، کھوکھلی لکڑی اور روغن کیے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی اور روغن کیے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔۔۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑوں، کھوکھلے کدو اور کھوکھلی لکڑی میں پینے سے منع فرمایا۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے متعلق شہادت دیتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق شہادت دی کہ آپ نے کھوکھلے

کدو سبز گھڑوں، روغن کی برتنوں اور کھوکھلی لکڑی (کے استعمال) سے منع فرمایا۔

ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُرْقَةِ وَالنَّفِيرِ.

ابوداؤد (۳۶۹۰) الترمذی (۵۶۵۹)

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھرے میں نبیذ بنانے کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھرے میں بنائے ہوئے نبیذ کو حرام فرمایا ہے، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور میں نے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت ابن عمر کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھرے میں نبیذ بنانے کو حرام کر دیا ہے، حضرت ابن عباس نے کہا: حضرت ابن عمر نے سچ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھرے میں نبیذ بنانے کو حرام کر دیا ہے، میں نے پوچھا کہ گھرے کا نبیذ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہر وہ برتن جو مٹی سے بنایا جائے۔

۵۱۵۶ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قَرُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ (يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَآيُ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدْرِ. ابوداؤد (۳۶۹۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ میں لوگوں کو خطبہ دیا، حضرت ابن عمر نے کہا: میں بھی اس کی طرف چل دیا لیکن میرے پیچھے سے پہلے آپ کا خطبہ ختم ہو گیا، میں نے پوچھا: آپ نے کیا فرمایا تھا؟ لوگوں نے کہا: آپ نے کھوکھلے کدو اور روغن کی ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۵۱۵۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَأَنْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُتَبَدَّ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ. مسلم، تحفہ الاشراف (۸۳۹۳)

امام مسلم نے سات سندیں ذکر کرنے کے بعد کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مثل سابق مروی ہے اور سوائے مالک اور اسامہ کے اور کسی نے کسی غزوہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۱۵۸ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضُّحَاكُ (يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ) ح وَحَدَّثَنِي هُرُوقُ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأُسَامَةُ. ابن ماجہ (۳۴۰۲)

ثابت کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑے کے نبیذ سے منع فرما دیا تھا؟ حضرت ابن عمر نے کہا: لوگوں کا یہی کہنا ہے، میں نے پھر پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا تھا؟ حضرت ابن عمر نے کہا: لوگوں کا یہی کہنا ہے۔

طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں، طاؤس نے کہا: ہاں! بخدا! میں نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح سنا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آکر پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑے اور کھوکھلے کدو میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑے اور کھوکھلے کدو میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

طاؤس کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر آپ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، کھوکھلے کدو اور روغن ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمادیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑوں، کھوکھلے کدو، روغن ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور کہا: میں نے آپ سے یہ بارہا سنا ہے۔

محارب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی اور میرا گمان ہے کہ کھوکھلی

۵۱۵۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَيْبِذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ قُلْتُ أَنَّهُى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۶۶۶۴)

۵۱۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّهُى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَيْبِذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

الترمذی (۱۱۶۷) النسائی (۵۶۳۰-۵۶۳۱)

۵۱۶۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَّهُى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُتَبَذَّ فِي الْجَرِّ وَالذُّبَاءِ قَالَ نَعَمْ. سابقہ حوالہ (۵۱۶۰)

۵۱۶۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْرٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالذُّبَاءِ.

سابقہ حوالہ (۵۱۶۰)

۵۱۶۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَّهُى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَيْبِذِ الْجَرِّ وَالذُّبَاءِ وَالْمُرَقَّتِ قَالَ نَعَمْ.

سابقہ حوالہ (۵۱۶۰)

۵۱۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَنَمِ وَالذُّبَاءِ وَالْمُرَقَّتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ.

النسائی (۵۶۵۰)

۵۱۶۵ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِوٍ وَالْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

لکڑی کا بھی ذکر کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑے، کھوکھلے کدو اور روغن ملے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا اور فرمایا: مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑوں سے منع فرمایا، راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: حنتمہ کیا ہیں؟ فرمایا: سبز گھڑے۔

زاذان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ شراب کے برتنوں کے متعلق نبی ﷺ کی حدیث بیان کیجئے پہلے اپنی زبان میں بیان کریں پھر میری زبان میں اس کا مطلب بیان کریں کیونکہ آپ کی اور ہماری زبان الگ الگ ہے، حضرت ابن عمر نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑوں، کھوکھلے کدو، روغن کیے ہوئے برتنوں اور کھوکھلی لکڑی سے منع فرمایا یعنی کھجور کی لکڑی کو اندر سے چھیل کر ایک برتن بنا لیا ہو اور آپ نے مشک میں نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

سعید بن مسیب نے رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف اشارہ کر کے کہا میں نے اس منبر کے پاس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبد القیس کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے آپ سے مشروبات (کے برتنوں) کے متعلق سوال کیا، آپ نے ان کو کھوکھلے کدو، کھوکھلی لکڑی اور سبز گھڑوں سے منع فرمایا، میں نے کہا: اے ابو محمد! اور روغن ملے ہوئے برتنوں سے بھی؟ ہمارا خیال تھا کہ شاید آپ ان کو بیان کرنا بھول گئے، سعید بن مسیب نے کہا: میں نے یہ لفظ حضرت عبد اللہ بن عمر سے نہیں سنا اور وہ

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ وَآرَاهُ قَالَ وَالنَّقِيرِ. سابقہ حوالہ (۵۱۶۴)
۵۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالِدُبَاءِ وَالْمَرْقَتِ وَقَالَ أَنْتِدُوا فِي الْأَسْقِيَةِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۷۳۴۱)

۵۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ. النسائي (۵۶۳۳)

۵۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ حَدَّثَنِي زَادَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً يَسْوِي لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمَرْقَتِ وَهُوَ الْمُقْقِرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّحْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَآمَرَ أَنْ يُتَبَدَّلَ فِي الْأَسْقِيَةِ. الترمذی (۸۶۸) النسائي (۵۶۶۱)

۵۱۶۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۵۱۶۸)

۵۱۷۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمُنْبَرِ وَأَشَارَ إِلَى مُنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدِيمٌ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَالُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمَرْقَتِ وَظَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ. النسائي (۵۶۴۸)

اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوہلی لکڑی، روغن کیے ہوئے برتنوں اور کھوکھلے کدو سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، کدو اور روغن کیے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا، ابو الزبیر نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، روغن کیے ہوئے برتن اور کھوکھلی لکڑی سے منع فرمایا اور جب رسول اللہ ﷺ کے نبیذ بنانے کے لیے کوئی برتن نہ ملتا تو پتھر کے برتن میں آپ کے لیے نبیذ بنایا جاتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لیے پتھر کے ایک برتن میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لیے ایک مشک میں نبیذ بنایا جاتا تھا اور جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے ایک برتن میں نبیذ بنایا جاتا تھا، کسی شخص نے کہا: میں نے ابو الزبیر سے سنا ہے وہ براء یعنی پتھر کا ایک برتن تھا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو مشک کے سوا باقی برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اب سب برتنوں میں پیو اور نشہ آور چیز نہ پیو۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۵۱۷۱ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُرْقَتِ وَالذَّبَابِ. النَّسَائِي (۵۶۶۳)

۵۱۷۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْجَرِّ وَالذَّبَابِ وَالْمُرْقَتِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُرْقَتِ وَالنَّقِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُتَبَدَّلُ لَهُ فِيهِ يُبَدِّلُهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. مُسْلِمٌ تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (۷۴۴۴)

۵۱۷۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُتَبَدَّلُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. النَّسَائِي (۵۶۲۹) ابْنُ مَاجَه (۳۴۰۰)

۵۱۷۴ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُتَبَدَّلُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً يُبَدِّلُهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ. ابْنُ دَاوُدَ (۳۷۰۲)

۵۱۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضَرَّارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْكَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا ضَرَّارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا. سَابِقُ حَوَالِ (۲۲۵۷)

۵۱۷۶ - وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ

ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو کچھ برتنوں سے منع فرمایا تھا، حالانکہ برتن کسی چیز کو حلال کرتے ہیں نہ حرام کرتے ہیں اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو چمڑے کے برتنوں سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں پیو، البتہ نشہ آور چیز نہ پیو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نبیذ سے منع فرمایا تو صحابہ نے کہا: ہر شخص کے پاس تو مشک نہیں ہے تب آپ نے مٹی کے اس گھرے میں پینے کی اجازت دی جس پر روغن کیا ہوا نہ ہو۔

ہر نشہ آور مشروب کے خمر ہونے اور ہر خمر کے حرام ہونے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظُرُفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. سابقہ حوالہ (۲۲۵۷)

۵۱۷۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعْرِفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَغَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا. سابقہ حوالہ (۲۲۵۷)

۵۱۷۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ عُمَرَ) قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّيِّدِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَارْخَصْ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمَرْقَةِ.

البخاری (۵۵۹۳) ابوداؤد (۳۷۰۱-۳۷۰۰) النسائی (۵۶۶۶)

۷- بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

۵۱۷۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

البخاری (۵۵۸۵-۵۵۸۶) ابوداؤد (۳۶۸۲) الترمذی

(۱۸۶۳) النسائی (۵۶۰۷-۵۶۰۸-۵۶۰۹-۵۶۱۰-۳۳۸۶)

۵۱۸۰ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيَّيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. سابقہ حوالہ (۵۱۷۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۵۱۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَ صَالِحٍ سُنَلٌ عَنِ الْبَيْتِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

سابقہ حوالہ (۵۱۷۹)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن بھیجا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ہاں جو سے ایک مشروب بنایا جاتا ہے اس کو مزر کہتے ہیں اور ایک مشروب شہد سے بنایا جاتا ہے اس کو تیج کہتے ہیں آپ نے فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۵۱۸۲ - وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ) قَالَا حَدَّثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمَزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَ شَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبَيْتُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. سابقہ حوالہ (۴۵۰۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو اور حضرت معاذ کو یمن بھیجا اور فرمایا: لوگوں کو بشارت دینا اور آسان احکام بیان کرنا ان کو علم دین سکھانا اور تنفر نہ کرنا اور میرا گمان ہے آپ نے فرمایا: دونوں اتفاق سے رہنا جب حضرت موسیٰ واپس آئے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہاں شہد کو جوش دے کر ایک مشروب تیار کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ بندھ جاتا ہے اور ایک مشروب جو سے تیار کیا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جو نماز سے مدہوش کر دے وہ حرام ہے۔

۵۱۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَ يَسِّرَا وَ عَلِّمَا وَ لَا تَنْفِرَا وَ أَرَاهُ قَالَ وَ تَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلِيَ رَجَعَ أَبُو مُوسَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتَّى يَغْفِقَ وَ الْمَزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ.

سابقہ حوالہ (۴۵۰۱)

حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ کو یمن بھیجا آپ نے فرمایا: لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا ان کو خوشخبری دینا اور تنفر نہ کرنا آسان احکام بیان کرنا اور لوگوں کو مشکل میں نہ ڈالنا میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم کو دو مشروبوں کے متعلق بتائیے

۵۱۸۴ - وَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي خَلْفٍ) قَالَ حَدَّثَنَا كِرْبَاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ (وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ مُعَاذًا إِلَى

جن کو ہم یمن میں تیار کرتے ہیں، ایک بیج ہے جو شہد سے تیار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے، اور ایک مزر ہے جو جو اور جوار سے تیار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے، اور رسول اللہ ﷺ کو انتہائی جامع مانع کلام کا ملکہ عطا کیا گیا تھا، آپ نے فرمایا: میں ہر اس نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں جو نماز سے مدہوش کر دے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حبشان سے آیا، حبشان یمن کا ایک شہر ہے، اس نے نبی ﷺ سے اپنے علاقہ کے ایک مشروب کے متعلق سوال کیا جس کو جوار سے بنایا جاتا تھا، اس کو نام مرز تھا، نبی ﷺ نے سوال کیا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے کہا: جی! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ عہد کر لیا ہے کہ جو شخص نشہ آور مشروب پیئے گا اس کو طینۃ النبال پلائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طینۃ النبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنمیوں کا پسینہ یا فرمایا: جہنمیوں کا نچوڑ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے دنیا میں خمر پی اور مرگیا در آں حالیکہ وہ شراب کا عادی تھا اور اس نے توبہ نہیں کی تو وہ آخرت میں شراب نہیں پیئے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوا النَّاسَ وَبَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا وَلَا يَسِيرُوا وَلَا تَعْسِرُوا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتَنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبَتَّعِ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُبْنَدُ حَتَّى يَسْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذَّرَّةِ وَالشَّعِيرِ يُبْنَدُ حَتَّى يَسْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ أَنَّهُ عَنِ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ.

سابقہ حوالہ (۴۵۰۱)

۵۱۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (بَعْنَى الدَّرَاوَرْدِيِّ) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَرْيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرِبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرِبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ. الترمذی (۵۷۲۵)

۵۱۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْبِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِمُهَا لَمْ يَتَّبِعْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ. ابوداؤد (۳۶۷۹) الترمذی (۱۸۶۱)

الترمذی (۵۵۹۸-۵۵۹۹-۵۶۰۰-۵۶۰۱)

۵۱۸۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۴۹۲)

۵۱۸۸ - وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۴۹۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس بات کا مجھ کو صرف نبی ﷺ سے علم ہے کہ ہرنشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

شراب پی کر توبہ نہ کرنے والے کی آخرت میں سزا کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہیں کی وہ اس سے آخرت میں محروم رہے گا اس کو نہیں پی سکے گا مالک سے پوچھا گیا: کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں خمر کو پیا وہ آخرت میں اس کو نہیں پیے گا الا یہ کہ وہ توبہ کر لے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

جونبذ تیز اور نشہ آور نہ ہو اس کی اباحت کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ابتدائی شب میں نبذ بنایا جاتا تھا اور آپ اس کو صبح پیتے تھے پھر اس کے بعد والی شب میں اور صبح

۵۱۸۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۸۱۹۳)

۸ - بَابُ عَقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ

۵۱۹۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ.

البخاری (۵۵۷۵) الترمذی (۵۶۸۷)

۵۱۹۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيلَ لِمَا لِكَ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ. سابقہ حوالہ (۵۱۹۰)

۵۱۹۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ. ابن ماجہ (۳۳۷۳)

۵۱۹۳ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ (يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمُخْزُومِيَّ) عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۸۴۹۴)

۹ - بَابُ إِبَاحَةِ التَّيِّدِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

۵۱۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُتَبَدُّ لَهُ

أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ وَالْغَدَّ وَاللَّيْلَةَ الْآخِرَى وَالْغَدَّ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمْرِيهِ فَصَبَّ. ابوداؤد (۳۷۱۳) النسائي

(۵۷۵۳-۵۷۵۴-۵۷۵۵) ابن ماجہ (۳۳۹۹)

۵۱۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الْبُهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيَّ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْتَبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ كَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهُ. سابقہ حوالہ (۵۱۹۴)

۵۱۹۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ كُرَيْبٍ) قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاُخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْفَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَّ وَبَعْدَ الْغَدِّ إِلَى مَسَاءِ الثَّلَاثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى أَوْ يَهْرَاقُ.

سابقہ حوالہ (۵۱۹۴)

۵۱۹۷ - وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَّ وَبَعْدَ الْغَدِّ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّلَاثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ. سابقہ حوالہ (۵۱۹۴)

۵۱۹۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتَّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ أُمُسِلْمُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التَّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيَّ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِهِمْ وَنَقِيرٍ وَدُبَاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأَهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجَعَلَ فِيهِ زَبِيبٌ

پیتے تھے اور پھر رات کو پیتے تھے پھر اگلے روز عصر تک پیتے تھے پھر کچھ اگر بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے یا اس کو بہانے کا حکم دیتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے (بروایت شعبہ) پیر کی رات کو نبیذ بنایا جاتا آپ اس کو پیر کے دن پیتے اور منگل کو عصر تک پیتے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے یا اس کو بہا دیتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کشمش کو پانی میں ڈال دیا جاتا آپ اس نبیذ کو اس دن پیتے اور اس کے دوسرے دن اور تیسرے دن شام تک آپ خود پیتے یا کسی کو پلا دیتے پھر اگر کچھ بچ جاتا تو اس کو بہانے کا حکم دیتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں کشمش کو ڈال دیا جاتا آپ اس کو اس دن پیتے اور اس کے بعد دو دن تک پیتے اور جب تیسرے دن کی شام ہوتی تو آپ اس کو خود پیتے اور کسی کو پلا دیتے پھر اگر بچ جاتا تو اس کو بہا دیتے۔

ابو عمر نخعی کہتے ہیں کہ ایک قوم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خمر کے بیچے خریدنے اور اس کی تجارت کے متعلق سوال کیا، حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا تم لوگ مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرت ابن عباس نے فرمایا: شراب کا بیچنا، خریدنا اور اس کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے پھر انہوں نے نبیذ کے متعلق سوال کیا، حضرت ابن عباس نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں گئے اور پھر واپس آ گئے اس وقت لوگوں نے سبز گھڑوں میں، کھوکھلی لکڑیوں میں اور کھوکھلے کدو

میں نبیز تیار کیا ہوا تھا، آپ نے اس نبیز کو بہانے کا حکم دیا، پھر آپ نے ایک مشک میں کشمش اور پانی ڈالنے کا حکم دیا، رات میں وہ پانی ڈالا گیا، آپ نے اس مشک سے صبح کو نبیز پیا اور اس دن نبیز پیا، آنے والی رات کو نبیز پیا، پھر دوسرے روز شام تک نبیز پیا اور پلایا، اور جب صبح ہوئی تو آپ نے باقی ماندہ کو پھینکنے کا حکم دیا۔

نمامہ کہتے ہیں کہ میری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے نبیز کے متعلق سوال کیا، حضرت عائشہ نے ایک حبشی باندی کو بلایا اور فرمایا: اس سے پوچھو کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیز بناتی تھی، اس حبشی عورت نے کہا: میں حضور کے لیے رات کو مشک میں نبیز بنا کر اس مشک کا منہ باندھ کر اس کو لٹکا دیا کرتی تھی، جب صبح ہوتی تو آپ اس سے نبیز پی لیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک میں نبیز بناتے، اس کے اوپر والے حصے کو باندھ دیتے، اس مشک میں سوراخ تھے، ہم صبح نبیز تیار کرتے تو رسول اللہ ﷺ اسے شام کو پیتے تھے، اور شام کو نبیز بناتے تو آپ اس کو صبح پیتے تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، اس دن ان کی بیوی کام کاج کر رہی تھیں حالانکہ وہ خود لہن تھیں، سہل نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا، اس نے رات کو ایک برتن میں پانی کے اندر کچھ چھوڑے ڈال دیئے تھے اور جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے آپ کو وہی پلایا تھا۔

سہل بیان کرتے ہیں کہ ابواسید ساعدی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جب آپ نے کھانا کھالیا تو اس نے آپ کو نبیز پلایا۔

وَمَاءٌ فُجِعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَاصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَلَيْلَتُهُ الْمُسْتَقْبَلَةِ وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى امْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى فَلَمَّا اصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأَهْرَيْقَ. سابقہ حوالہ (۵۱۹۴)

۵۱۹۹ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ (يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيَّ) حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ (يَعْنِي ابْنَ حَزْنِ الْقُشَيْرِيِّ) قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِذِ فَدَعَتْنِي عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هَذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأَوْكِيهِ وَأَعْلِقُهُ فَإِذَا اصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۰۴۷)

۵۲۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوَكِّي أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غَدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشَاءً وَنَنْبِذُهُ عَشَاءً فَيَشْرَبُهُ غَدْوَةً. ابوداؤد (۳۷۱۱) الترمذی (۱۸۷۱)

۵۲۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعُرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَذَرُونَنِي مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ آيَاهُ.

ابن حازم (۵۱۷۶-۶۶۸۵) ابن ماجہ (۱۹۱۲)

۵۲۰۲ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ آيَاهُ.

ابن حازم (۵۱۸۳-۵۵۹۱-۵۵۹۷)

حضرت سہل بن سعد سے یہی روایت ہے اور اس میں پتھر کے برتن کا ذکر ہے اور یہ ذکر ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے خصوصیت کے ساتھ صرف آپ کو نبیذ پلایا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے ابو اسید کو پیغام دینے کا حکم دیا، حضرت ابو اسید نے اس کو پیغام دیا، وہ عورت آ کر بنو ساعدہ کے قلعوں میں ٹھہری، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے، جب آپ اس کے پاس گئے تو وہ عورت سر جھکائے بیٹھی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کی تو وہ عورت کہنے لگی: میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں، آپ نے فرمایا: تم نے اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ کر لیا، لوگوں نے اس سے کہا: کیا تم جانتی ہو یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: نہیں، لوگوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور تمہیں نکاح کا پیغام دینے تمہارے پاس آئے تھے، اس نے کہا: تب تو میں بہت بدنصیب رہی، سہل کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اسی وقت تشریف لے آئے، حتیٰ کہ آپ اور آپ کے صحابہ بنو ساعدہ کے چبوترہ میں بیٹھ گئے، پھر آپ نے حضرت سہل سے کہا: مجھے پلاؤ، پھر میں نے آپ کے لیے یہ پیالہ نکالے پھر میں نے ان کو اس میں پلایا۔ ابو حازم نے کہا: سہل نے ہمارے لیے وہ پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں سے پی لیا، پھر عمر بن عبد العزیز نے حضرت سہل سے وہ پیالہ مانگ لیا، حضرت سہل نے وہ پیالہ ان کو دے دیا، ابو بکر بن اسحاق کی روایت میں یہ ہے کہ اے سہل! ہم کو پلاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ ﷺ کو تمام مشروبات پلائے ہیں، شہد نبیذ، پانی اور دودھ۔

۵۲۰۳ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (بَعْنَى أَبِي غَسَّانٍ) حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذَلِكَ. البخاری (۵۱۸۲)

۵۲۰۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَابُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانٍ) أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلْتُ فِي أُجْمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنْ كَسَةِ رَأْسِهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ أَعَدْتُكَ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَكَ لِيُخْطَبَكَ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْفَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَاصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَخَرَجَتْ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَاسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَخَرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ أَسْقِنَا يَا سَهْلُ. البخاری (۵۶۳۷)

۵۲۰۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلُ وَالنَّيْذُ وَالْمَاءُ وَاللَّبَنُ.

مسلم تحفة الاشراف (۳۳۰)

۱۰- بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ

۵۲۰۶ - حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاجٍ وَقَدْ عَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ.

البخاری (۲۴۳۹-۳۹۱۷-۳۹۰۸-۳۶۵۲-۳۶۱۵)

(۷۴۳۸-۵۶۰۷)

۵۲۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشِمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا حَتَّ قَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرُكَ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ قَالَ فَعَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَرُّوا بِرَاجٍ عَنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَآخَذْتُ قَدْحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ. سابقہ حوالہ (۵۲۰۶)

۵۲۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ) قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِإِثْلَاءٍ يَقْدَحِينَ مِنْ خَمْرِ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَآخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

البخاری (۵۶۰۳-۴۷۰۹) الترمذی (۵۶۷۳)

۵۲۰۹ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ آعِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ

دودھ پینے کا جواز

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف گئے تو ہمارا ایک چرواہے پر گزر ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی ہوئی تھی حضرت ابو بکر نے کہا: میں نے حضور کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا پھر میں آپ کے پاس وہ دودھ لایا آپ نے اس کو پیا یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف گئے تو سراقہ بن مالک بن جشم نے آپ کا پیچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا جھنس گیا اس نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا سو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی حضرت براء کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی اور آپ کا اور حضرت ابو بکر کا بکریوں کے ایک چرواہے پر گزر ہوا حضرت ابو بکر صدیق نے کہا: میں نے ایک پیالہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا اور اس کو آپ کے پاس لے کر آیا آپ نے اس کو (اس قدر) پیا کہ میں راضی ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شب نبی ﷺ کو معراج کی سیر کرائی گئی اس شب بیت المقدس میں آپ کو دو پیالے پیش کیے گئے ایک پیالہ خمر کا تھا اور ایک دودھ کا آپ نے ان کی طرف دیکھا اور آپ نے دودھ لے لیا جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ کی حمد ہے جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت دی اگر آپ خمر (شراب) کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس (دو پیالے) لائے گئے یہ حدیث مثل سابق ہے اور اس میں ایلیاء (بیت المقدس) کا ذکر نہیں ہے۔

يَذْكُرُ بِأَيْلِيَاءَ: مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۶۵)

۵۲۱۰ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُحَمَّرًا فَقَالَ لَا خَمْرَتهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُؤْكَلَ لَيْلًا وَ بِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۸۹۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو حمید ساعدی نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جو ڈھکا ہوا نہیں تھا، آپ نے فرمایا: تم نے اس کو ڈھانکا کیوں نہیں؟ تم اس پر ایک لکڑی ہی رکھ دیتے، حضرت ابو حمید نے کہا: رات کو صرف مشکوں کا منہ باندھنے اور دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۵۲۱۱ - وَ حَدَّثَنِي إِسْرَاهِيْمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَ زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكْرِيَاءُ قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۸۹۰)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لائے، یہ حسب سابق روایت ہے، راوی زکریا نے حضرت ابو حمید کی حدیث میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

نبیذ پینے اور برتن کو ڈھانپ کر لانے کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، پھر وہ شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالے میں نبیذ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں؟ تم اس کے اوپر ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔ راوی نے کہا: پھر آپ نے پی لیا۔

۱۱- بَابُ فِي شَرْبِ النَّبِيذِ وَ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

۵۲۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ (رَا الْفُظُ لَاِبِي كُرَيْبٍ) قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ بَلَى قَالَ وَ خَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا خَمْرَتهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا فَقَالَ فَشَرِبَ.

البخاری (۵۶۰۶) ابوداؤد (۳۷۳۴)

۵۲۱۳ - وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا خَمْرَتهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو حمید نام کا ایک شخص مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم نے اس کو ڈھانکا کیوں نہیں؟ تم اس کے عرض پر ایک لکڑی رکھ دیتے۔

بخاری (۵۶۰۵)

سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے مشکوں کا
منہ باندھنے دروازے بند کرنے
چراغ گل کرنے اور آگ بجھانے
کا استحباب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانکو مشکوں کا منہ بند کرو دروازہ بند کرو اور چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان مشک کو نہیں کھولتا دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا اگر تم میں سے کسی کو برتن ڈھکنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے تو وہ برتن کے عرض پر ایک لکڑی رکھ دے اور بسم اللہ پڑھ لے کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے تنبیہ نے اپنی حدیث میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے البتہ انہوں نے ”اکفوا الاناء“ کہا یا ”خمر و الاناء“ کہا اور اس حدیث میں برتن پر لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دروازہ بند کرو اس کے بعد لیٹ کی حدیث کی طرح ہے البتہ اس میں ہے برتن ڈھانک دو اور فرمایا: چوہا گھر والوں کے کپڑے جلا دیتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ان کی مثل حدیث روایت کی ہے اور فرمایا: چوہا مکینوں سمیت گھر جلا دیتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کی تاریکی پھیل جائے یا

۱۲- بَابُ الْأَمْرِ بِتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ وَإِنْكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهَا. وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ. وَكَفِّ الصَّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ ۵۲۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَاعْلِقُوا الْبَابَ وَاطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلَى إِيَّائِهِ غُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوْسِقَةَ تُضِرُّ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَاعْلِقُوا الْبَابَ. ابن ماجہ (۳۴۱۰)

۵۲۱۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاكْفُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمَرُوا الْإِنَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيطُ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ.

ابوداؤد (۲۷۳۲) الترمذی (۱۸۱۲)

۵۲۱۶- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَخَمَرُوا الْإِنَاءَ وَقَالَ تَضُرُّ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۳۰)

۵۲۱۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ وَالْفَوْسِقَةُ تُضِرُّ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۵۶)

۵۲۱۸- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نہ نکلنے دو، کیونکہ اس وقت شیطان باہر نکلتے ہیں، اور جب رات کی ایک ساعت گزر جائے تو پھر ان کو چھوڑ سکتے ہو، اور دروازے بند کرو اور اللہ کو یاد کرو، کیونکہ شیطان کوئی بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں کا منہ بند کرو اور اللہ کو یاد کرو اور اپنے برتنوں کو ڈھک دو اور اللہ کو یاد کرو ورنہ برتنوں کے عرض پر کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَاعْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قَرَبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا أَيْتَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفُوا مَصَابِيحَكُمْ.

بخاری (۳۲۸۰-۳۳۰۴-۵۶۲۳) ابوداؤد (۳۷۳۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حسب سابق حدیث مروی ہے، البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اللہ عزوجل کا نام لو۔

۵۲۱۹- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنَحُوا مِمَّا أَخْبَرَ عَطَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ ادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. سابقہ حوالہ (۵۲۱۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۵۲۲۰- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرُو بْنِ دِينَارٍ كِرَ وَآيَةِ رَوْحٍ. سابقہ حوالہ (۵۲۱۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج غروب ہونے کے بعد اپنے جانوروں اور بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو، حتیٰ کہ شام کا اندھیرا چھٹ جائے، کیونکہ سورج غروب ہونے کے بعد شیاطین پھیل جاتے ہیں حتیٰ کہ عشاء کی سیاہی ختم ہو جائے۔

۵۲۲۱- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُرْسَلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصَبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ.

ابوداؤد (۲۶۰۴)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۵۲۲۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحُو حَدِيثَ زُهَيْرٍ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۷۵۴)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے برتنوں کو ڈھک دو اور مشکوں کا منہ باندھ دو، کیونکہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے اور وہ اس برتن اور مشک میں سرایت کر جاتی ہے جو ڈھکا ہوا نہ ہو یا جس کا منہ کھلا ہوا ہو۔

۵۲۲۳- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ غَطُّوا

الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْكَةُ يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يُمْرُ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَأَنَّ الْأَنْزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ. مسلم تحفة الاشراف (۲۵۷۳)

۵۲۲۴ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي الْخَيْرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَلَا عَاجِزَ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونِ الْأَوَّلِ.

مسلم تحفة الاشراف (۲۵۷۳)

۵۲۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَتَرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ. البخاری (۶۲۹۳) ابوداؤد (۵۲۴۶) الترمذی (۱۸۱۳) ابن ماجہ (۳۷۶۹)

۵۲۲۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلَى أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفُوهَا عَنْكُمْ.

البخاری (۶۲۹۴) ابن ماجہ (۳۷۷۰)

۱۳ - بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ

وَالشَّرَابِ وَآحْكَامِهِمَا

۵۲۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ بَنِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْ تَدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت ہے اس میں ہے: سال میں ایک ایسا دن ہے جس میں وباء نازل ہوئی ہے لیث نے کہا: ہمارے ہاں کے محبی لوگ اس وباء سے کانوں اول (یعنی دسمبر) میں بچتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑا کرو۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک گھر کے لوگ رات کو جل گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سوؤ تو اس کو بجھا دیا کرو۔

کھانے پینے کے آداب اور احکام

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تو جب تک رسول اللہ ﷺ شروع نہ کرتے ہم کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھاتے ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک لڑکی اس طرح بھاگتی ہوئی آئی جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہو اس نے آتے ہی اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا

بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يَدْفَعُ فَآخِذٌ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُدْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهِذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَآخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَآخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا.

ابوداؤد (۳۷۶۶)

رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک اعرابی بھی اسی طرح دوڑتا ہوا آیا اور اس نے آتے ہی اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے شیطان اس کھانے کو حلال کر لیتا ہے، سو وہ اس لڑکی کو کھانا حلال کرنے کے لیے لایا تو میں نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر کھانا حلال کرنے کے لیے وہ اس اعرابی کو لایا، تو میں نے اس اعرابی کا ہاتھ پکڑ لیا، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں تھا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کی دعوت دی جاتی، اس کے بعد حسب سابق ہے، البتہ اس حدیث میں لڑکی کے آنے سے پہلے اعرابی کے آنے کا تذکرہ ہے اور وہ دونوں اس طرح آئے جیسے کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہو، اور اس حدیث کے آخر میں ہے: پھر ہم نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا۔

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے، اس میں اعرابی کے آنے سے پہلے لڑکی کا آنا بیان کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں جائے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ کا نام لے، تو شیطان کہتا ہے: یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہے نہ کھانے کی، اور جب کوئی شخص گھر جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے، تو شیطان کہتا ہے: تم نے اپنے ٹھکانا پالیا، اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لے، تو شیطان کہتا ہے: تم نے ٹھکانا اور کھانا دونوں پالے۔

۵۲۲۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ الْأَرْحَبِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ بِنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى طَعَامٍ قَدْ كَرَّ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّمَا تُطْرَدُ وَقَدْ كَرَّ مَجِيءُ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَآكَلَ. سابقہ حوالہ (۵۲۲۷)

۵۲۲۹- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدْ كَرَّ مَجِيءُ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ. سابقہ حوالہ (۵۲۲۷)

۵۲۳۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ (يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ) عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَيِّتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَالْعَشَاءَ.

ابوداؤد (۳۷۶۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حدیث بھی مثل سابق ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ اگر اس نے کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لیا اور اگر اس نے داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ پیئے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا اور پیتا ہے، اور نافع کی روایت میں یہ اضافہ ہے: بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہ لے نہ دے اور ابو الطاہر کی روایت میں ہے: تم میں سے کوئی شخص (بائیں ہاتھ سے) ہرگز نہ کھائے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا،

۵۲۳۱- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ. سابقہ حوالہ (۵۲۳۰)

۵۲۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ. ابن ماجہ (۳۲۶۸)

۵۲۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَ يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. ابوداؤد (۳۷۷۶) الترمذی (۱۷۹۹)

۵۲۳۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ. سابقہ حوالہ (۵۲۳۳)

۵۲۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَ يَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَ كَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطَى بِهَا وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ. مسلم، تحفہ الاشرف (۶۷۹۲)

۵۲۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ ابْنِ

آپ نے اس سے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا: تو اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گا، اس کو دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے سے تکبر کے سوا اور کسی چیز نے نہیں منع کیا تھا، راوی کہتے ہیں: پھر وہ اپنا ہاتھ منہ تک نہیں لے جاسکا۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ کی تمام اطراف میں گھوم رہا تھا: آپ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا، میرا ہاتھ تمام پیالہ میں گھوم رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مشکوں کو منہ لگا کر پانی سے منع فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے، البتہ اس میں یہ کہا ہے کہ اختناث کا معنی یہ ہے کہ مشک کا منہ الٹ کر اس سے پانی پیا جائے۔

الْأَكْوَعُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا أَسْتَطَعْتُ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۵۲۵)

۵۲۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَسَّانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

البخاری (۵۲۳۷-۵۲۳۸-۵۲۳۷۸) ابن ماجہ (۳۲۶۷)

۵۲۳۸ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَابُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالََا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَسَّانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَخْذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلِ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ. سابقہ حوالہ (۵۲۳۷)

۵۲۳۹ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اخْتِنَاطِ الْأَسْقِيَةِ.

البخاری (۵۲۳۹-۵۲۴۰) ابوداؤد (۳۷۲۰) الترمذی (۱۸۹۰)

۵۲۴۰ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاطِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

سابقہ حوالہ (۵۲۳۹)

۵۲۴۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْتِنَاطُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ. سابقہ حوالہ (۵۲۳۹)

۱۴- بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّرْبِ قَائِمًا

۵۲۴۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۲۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے پر ڈانٹا۔

۵۲۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَلَا كُلُّ فَقَالَ ذَاكَ أَشْرٌ أَوْ أَخْبَثُ. الرزدي (۱۸۷۹) ابن ماجه (۳۴۲۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مثل سابق روایت کی ہے۔

۵۲۴۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ. ابوداود (۳۷۱۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے پر ڈانٹا۔

۵۲۴۵- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيْسَى الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۴۳۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

۵۲۴۶- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى) قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيْسَى الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا. مسلم، تحفة الاشراف (۴۴۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نہ پیئے اور جس نے بھول کر کھڑے ہو کر پی لیا وہ قے کر دے۔

۵۲۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ (يَعْنِي الْفَرَارِي) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو غُظْفَانَ الْمُرِّي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۴۵۴)

۱۵- بَابُ فِي الشَّرْبِ مِنْ زَمَزَمَ قَائِمًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۲۴۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجُحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمَزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

بخاری (۱۶۳۷-۵۶۱۷) الترمذی (۱۸۸۲) النسائی (۲۹۶۴)-

(۲۹۶۵) ابن ماجہ (۳۴۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زمزم کے ایک ڈول سے پانی لے کر کھڑے ہو کر پیا۔

۵۲۴۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

سابقہ حوالہ (۵۲۴۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آب زمزم کھڑے ہو کر پیا۔

۵۲۵۰- وَحَدَّثَنَا سُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ. سابقہ حوالہ (۵۲۴۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم سے پلایا سو آپ نے کھڑے ہو کر پیا آپ نے بیت اللہ کے پاس پانی مانگا۔

۵۲۵۱- وَحَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ. سابقہ حوالہ (۵۲۴۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں دونوں حدیثوں میں ہے: ”میں ڈول لے کر آیا“۔

۵۲۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَاتِبُهُ بَدَلُو. سابقہ حوالہ (۵۲۴۸)

پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

۱۶- بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ ۵۲۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ.

سابقہ حوالہ (۶۱۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۵۲۵۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَمْرٍو بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

بخاری (۵۶۳۱) الترمذی (۱۸۸۴م) ابن ماجہ (۳۴۱۶)

۵۲۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرَوَى وَابْرَأُ وَأَمْرًا قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.

ابوداؤد (۳۷۲۷) الترمذی (۱۸۸۴)

۵۲۵۶ - وَحَدَّثَنَا هُفَيْفَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ.

سابقہ حوالہ (۵۲۵۵)

ف: حدیث نمبر ۵۲۵۴ میں برتن میں سانس لینے کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ پینے کے درمیان تین بار سانس لیتے تھے۔

دودھ یا پانی وغیرہ کو دائیں طرف سے

پلانے کا استحباب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا اور آپ کی دائیں جانب ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں جانب حضرت ابو بکر تھے آپ نے دودھ پی کر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا: دائیں طرف سے (ابتداء کرو) دائیں طرف سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت

نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال تھی اور جس وقت آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اس وقت میری عمر بیس سال تھی، میری مائیں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے پر برا بیختہ کرتی رہتی تھیں، ایک مرتبہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے، ہم نے آپ کے لیے اپنی پالتو بکری کا دودھ دوہا اور اس میں اپنے گھر کے کنوئیں سے پانی ملایا، رسول اللہ ﷺ نے وہ دودھ پیا، اس وقت حضرت ابو بکر آپ

۱۷ - بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ

وَنَحْوَهُمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ

۵۲۵۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْإِيمَنُ فَالْإِيمَنُ. البخاری (۵۶۱۹) ابوداؤد (۳۷۲۶) الترمذی (۱۸۹۳)

ابن ماجہ (۳۴۲۵)

۵۲۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشِيرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرَيْنَ وَ كُنَّا أُمَّهَاتِي يَحْشُنُنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَ شِيبَ لَهُ مِنْ بَنَرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَى أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ

يَمِينِهِ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْاَيْمَنُ فَاَلَا يَمَنُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۹۱)

کی بائیں جانب تھے، حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر کو دے دیجئے، آپ نے اپنے دائیں جانب اعرابی کو دے دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دائیں طرف سے، پھر دائیں طرف سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، آپ نے پانی مانگا، ہم نے آپ کے لیے بکری کا دودھ دوہا، پھر میں نے اس میں اپنے اس کنوئیں سے پانی ملایا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے وہ دودھ پی لیا، اس وقت حضرت ابو بکر آپ کی بائیں جانب، حضرت عمر آپ کے سامنے اور ایک اعرابی آپ کی دائیں جانب تھا، جب رسول اللہ ﷺ دودھ پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! ابو بکر یہاں ہیں اور آپ کو دکھایا، رسول اللہ ﷺ نے وہ دودھ اس اعرابی کو دے دیا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو نہ دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دائیں طرف والے، دائیں طرف والے، دائیں طرف والے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا، آپ نے اس پانی کو پیا، آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب بڑے لوگ، آپ نے لڑکے سے کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان لوگوں کو دے دوں اس لڑکے نے کہا: نہیں خدا کی قسم! آپ کا تبرک جو مجھے ملے گا میں اس پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ پر پیالہ رکھ دیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے، اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کے ہاتھ پر پیالہ رکھ دیا، البتہ یعقوب کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے اس کو پیالہ عطا کر دیا۔

۵۲۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ بْنِ حَزْمٍ أَبِي طَوَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءٍ يَشْرِي هَذِهِ قَالَ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وَجَاهَةُ وَأَعْرَابِي عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُرِيهِ آيَاهُ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ وَ تَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ (البخاری (۲۵۷۱))

۵۲۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي حَلِيزَمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَ عَنْ يَمِينِهِ غَلَامٌ وَ عَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاحٌ فَقَالَ لِلْغَلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغَلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْثِرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِهِ.

البخاری (۲۴۵۱-۲۳۵۱-۲۶۰۲-۲۶۰۵-۵۶۲۰)

۵۲۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَزْمٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ) كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَزْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَتَلَّهَ طَوْلَ لَكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَأَعْطَاهُ آيَاهُ. (البخاری (۲۳۶۶))

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
کھانے کے آداب کا بیان
انگلیاں اور برتن چاٹنے کا
استحباب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس وقت تک ہاتھوں کو صاف نہ کرے جب تک اپنی انگلیوں کو خود چاٹ نہ لے یا کسی سے چٹوانہ لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اس وقت تک اپنے ہاتھ صاف نہ کرے جب تک ان کو خود نہ چاٹ لے یا کسی سے چٹوانہ لے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کھانے کے بعد اپنی تین انگلیاں چاٹ رہے تھے ابن ابی حاتم نے تین کا ذکر نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں "عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ" کے الفاظ ہیں۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ان کو صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۰۰۰۔ کتاب الاطعمہ
۱۸۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ
وَالْقِصْعَةِ

۵۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا.

البخاری (۵۴۵۶) ابن ماجہ (۳۲۶۹)

۵۲۶۳۔ حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا.

البوداؤد (۳۸۴۷)

۵۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ.

البوداؤد (۳۸۴۸)

۵۲۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا.

سابقہ حوالہ (۵۲۶۴)

۵۲۶۶۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ اپنی ان تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ان کو چاٹتے تھے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: تم کو معلوم نہیں ان میں سے کس میں برکت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس کو اٹھالے اور اس پر جوٹی وغیرہ لگی ہے اس کو صاف کر لے اور اس لقمہ کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب تک اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے اس وقت تک اپنے ہاتھ کو تولیہ سے صاف نہ کرے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ طعام کے کس جز میں برکت ہے۔

امام مسلم نے کہا: دو سندوں سے اس حدیث کی مثل روایت ہے اور ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ اس وقت تک اپنے ہاتھ کو تولیہ سے صاف نہ کرے جب تک انگلیوں کو خود نہ چاٹے یا کسی سے نہ چٹوائے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر کام کے وقت تمہارے پاس شیطان آ جاتا ہے، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی آ جاتا ہے، جب تم میں سے کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو اس پر لگی ہوئی مٹی وغیرہ کو صاف کر لے پھر وہ لقمہ کھالے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور

أَبَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَوْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا. سابقہ حوالہ (۵۲۶۴)

۵۲۶۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۵۲۶۴)

۵۲۶۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ يَلْعَقُ الْأَصَابِعَ وَالصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۷۶۶)

۵۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَاخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحَ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ. ابن ماجہ (۳۲۷۰)

۵۲۷۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَضْرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا وَمَا بَعْدَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۲۶۹)

۵۲۷۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لْيَاكُلْهَا وَلَا يَدَعُهَا

جب کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے طعام کے کس جز میں برکت ہے۔

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کا لقمہ گر پڑے اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ تم میں سے ہر شخص کے پاس شیطان حاضر ہوتا ہے۔

یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس میں لقمہ کا ذکر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے مٹی دور کر کے کھالے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور آپ نے ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: تم نہیں جانتے کہ طعام کے کس جز میں برکت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔

یہ حدیث ایک اور سند سے مروی ہے اس میں ہے: تم میں سے ہر شخص پیالہ کو صاف کرے اور فرمایا: تمہارے کس کھانے میں برکت ہے؟ یا فرمایا: کس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہوتی ہے۔

اگر مہمان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی مل جائیں تو وہ کیا کرے؟

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار میں ابو شعیب نام کا ایک شخص تھا اس کا ایک لڑکا تھا جو

لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبُرَكَّةُ. ابن ماجہ (۳۲۷۹)

۵۲۷۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ. سابقہ حوالہ (۵۲۷۱)

۵۲۷۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَابْنِ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعَقِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللَّقْمَةَ تَحْوِ حَدِيثَهُمَا.

سابقہ حوالہ (۵۲۷۱)

۵۲۷۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابُو بَكْرٍ ابْنُ نَافِعِ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقُصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَذَرُونِ فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ الْبُرَكَّةُ. ابوداؤد (۳۸۴۵) الترمذی (۱۸۰۳)

۵۲۷۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّهِنَّ الْبُرَكَّةُ. مسلم تحفة الاشراف (۱۲۷۶۳)

۵۲۷۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ) قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَيْسَلْتُ أَحَدَكُمْ الصَّحْفَةَ وَقَالَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ الْبُرَكَّةُ أَوْ يَبَارِكُ لَكُمْ. سابقہ حوالہ (۵۲۷۴)

۱۹ - بَابُ مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرَ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ

۵۲۷۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

گوشت فروخت کرتا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر آپ کے چہرے سے بھوک کا اندازہ کیا، اس نے اپنے لڑکے سے کہا: جاؤ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو، میرا ارادہ ہے کہ میں پانچ آدمیوں سمیت نبی ﷺ کو دعوت دوں، اس نے کھانا تیار کر لیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو بہ شمول پانچ آدمیوں کے دعوت دی، آپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی چل پڑا، جب وہ شخص دروازہ پر پہنچا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ہمارے ساتھ چل پڑا، اگر تم چاہو تو اس کو اجازت دے دو اور اگر تم چاہو تو یہ شخص لوٹ جائے، اس نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! بلکہ میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی چار سندیں ذکر کیں، اس میں ابوداؤد کی نبی ﷺ سے مثل سابق روایت ہے۔

وَأَيْلَ عَنِ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِعَلَّامِهِ وَيَحْكُ إِصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِيَحْمِسَهُ نَفَرٌ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعْ قَالَ لَا بَلْ أَذِنَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

بخاری (۲۰۸۱-۲۴۵۶-۵۴۳۴-۵۴۶۱) الترمذی (۱۰۹۹)

۵۲۷۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْجُو حَدِيثُ جَرِيرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رَوَاتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَيْقِقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

سابقہ حوالہ (۵۲۷۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ان میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی مثل سابق روایت ہے۔

۵۲۷۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ (وَهُوَ ابْنُ رَزِيْقٍ) عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْقِقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

سابقہ حوالہ (۵۲۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پڑوس میں ایک فارسی رہتا تھا، وہ شور با بہت اچھا بناتا تھا،

۵۲۸۰ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارًا

اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے شور با بنایا، پھر آ کر آپ کو دعوت دی، آپ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ان کی بھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: پھر نہیں، وہ دوبارہ دعوت دینے آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی بھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں بھی نہیں آتا، وہ سہ بارہ دعوت دینے کے لیے آیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ان کی دعوت بھی ہے؟ سوتیسری بار اس نے کہا: ہاں! پھر آپ دونوں اٹھ کر اس کے مکان میں گئے۔

ف: اس باب کی پہلی حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جس شخص کو دعوت نہ دی گئی ہو اس کو میزبان کے ہاں بغیر اجازت کے نہیں جانا چاہیے اور اگر اس شخص کو دعوت دینے میں کوئی خرابی نہ ہو تو میزبان کو چاہیے کہ اس کو بھی اجازت دے دے اور اگر اس شخص کو اجازت دینے میں کوئی خرابی ہو مثلاً وہ حاضرین کو اذیاء دے یا وہ شخص فسق و فجور میں معروف ہو اور لوگ اس کو ناپسند کرتے ہوں تو پھر اس کو اجازت نہ دے۔

دوسری حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کی دعوت قبول کرنے سے کوئی عذر مانع ہو تو پھر اس کی دعوت قبول نہ کرے اور حضور ﷺ نے اس شخص کی دعوت اس لیے قبول نہیں کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھوکی تھیں اور آپ نے اس کو محبت اور حسن معاشرت کے خلاف جانا کہ حضرت عائشہ کے بغیر کھانا کھا آئیں۔

اگر میزبان کی رضامندی معلوم ہو تو اس کے ہاں بن بلائے شخص کو لے جانے میں حرج نہیں

۲۰- بَابُ جَوَازِ اسْتِثْبَاعِهِ غَيْرِهِ
إِلَى دَارٍ مَنْ يَثِيقُ بِرِضَاهُ بِذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے، اچانک آپ کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ ملے، آپ نے فرمایا: اس وقت تمہارے اپنے گھروں سے نکلنے کا کیا سبب ہے؟ ان دونوں نے کہا: یا رسول اللہ! بھوک لگی ہے، آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، میرے نکلنے کا بھی وہی سبب ہے جو تمہارے نکلنے کا سبب ہے، اٹھو! سو وہ دونوں آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر آپ ایک انصاری کے گھر گئے، وہ اس وقت گھر میں نہیں تھے، جب اس کی بیوی نے دیکھا تو کہا: مرحبا اور خوش آمدید، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ

۵۲۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ كَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قَوْمُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَصْيَافًا مِنِّي قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ

بُسْرٍ وَتَمْرٍ وَرَطَبٍ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ وَآخَذَ الْمُدِيَّةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَآكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعَذِقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَنْ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ يُؤْتِيَكُمْ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى اَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۴۵۷)

ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری آ گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں صاحبوں کو دیکھا، اس نے کہا: الحمد للہ! آج میرے مہمانوں سے بڑھ کر کسی کے معزز مہمان نہیں ہیں، پھر وہ چلے گئے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے، اس میں ادھ پکی کھجوریں، چھوڑے اور تازہ کھجوریں تھیں، اس نے کہا: ان کو کھائیے اور اس نے چھری پکڑ لی، آپ نے فرمایا: دودھ دینے والی (بکری) سے اجتناب کرنا، اس نے ایک بکری ذبح کی اور سب نے اس بکری کا گوشت اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، جب وہ سب کھاپی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے متعلق ضرور سوال کیا جائے گا، تم کو گھروں سے بھوک باہر لے آئی حتیٰ کہ تم کو یہ نعمتیں مل گئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ نے فرمایا: تم یہاں کس سبب سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہم بھوک کی بناء پر اپنے گھروں سے نکلے ہیں، اس کے بعد یہ حدیث مثل سابق ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ میں بھوک کے آثار دیکھے، میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ میں شدید بھوک کے آثار دیکھے ہیں، اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں چار کلو جو تھے اور ہمارے پاس ایک پالتو بکری تھی، میں نے اس بکری کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا، وہ بھی میرے ساتھ ساتھ فارغ ہو گئی، میں نے بکری کا گوشت کاٹ کر دیکھی میں ڈالا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے لگا،

۵۲۸۲- وَحَدَّثَنِي اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ (يَعْنِي الْمُغِيرَةَ بْنَ سَلَمَةَ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ آتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا أَقْعَدَكُمَا هَهُنَا قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرْنَا حَدِيثَ خَلْفِ بْنِ خَلِيفَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۴۵۷)

۵۲۸۳- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مُخَلَّدٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارِضَ لِي بِهَا ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيَّ قَالَ أَخْبَرَنَاهُ حُظَلَّةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا حَفَرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَمْصًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَمْصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بِهِيمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتُ فَفَرَّغْتُ إِلَى فَرَاغِي فَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

میری بیوی نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سامنے شرمندہ نہ کرنا، میں آپ کے پاس پہنچا اور آپ سے سرگوشی میں کہا: یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع (چار کلو گرام) بگوئیں لیے ہیں، جو ہمارے پاس تھے آپ چند ساتھیوں کو لے کر ہمارے ہاں چلے، رسول اللہ ﷺ نے بہ آواز بلند فرمایا: اے اہل خندق! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے، سو تم لوگ چلو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک میں نہ آؤں تم ہانڈی اتارنا نہ روٹی پکانا، پھر میں آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی صحابہ کے ساتھ تشریف لے آئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، اس نے کہا: تمہاری ہی رسوائی اور فضیحت ہو گی، میں نے کہا: میں نے وہی کیا ہے جو تم نے مجھ سے کہا تھا، پھر اس نے اپنا گندھا ہوا آٹا نکالا، آپ نے اس میں لعاب دہن ڈال دیا اور برکت کی دعا کی، پھر آپ نے ہماری دیگچی کا قصد کیا اور اس میں لعاب دہن ڈال کر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ایک اور روٹی پکانے والی کو بلا لو جو تمہارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے، دیگچی میں سے سالن نکالنا لیکن اس کو (چو لھے سے) نیچے نہ اتارنا، اس موقع پر ایک ہزار صحابہ تھے اللہ کی قسم! ان سب نے کھانا کھایا اور بچا دیا اور جس وقت وہ واپس آ گئے تو ہماری دیگچی اسی طرح جوش کھا رہی تھی اور ہمارا گندھا ہوا آٹا اتنا ہی تھا اور اس کی اسی طرح روٹیاں پک رہی تھیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں نقاہت محسوس کی، لگتا ہے آپ کو بھوک لگی ہے، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! پھر انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکال کر ان کو اپنے دوپٹے میں لپیٹا اور ان کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور کپڑے کا کچھ حصہ مجھ پر ڈال دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیا، حضرت انس کہتے ہیں: میں ان روٹیوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا، میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہ بھی تھے، میں ان کے

ﷺ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحِيْهَلَا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخِيزَنَّ عَجِيْنَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْقُدُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ أُمْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ لِي فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنَتَنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخِيزْ مَعَكَ وَأَقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَا كُلُّوْا حَتَّى تَرَ كُوْهُ وَانْحَرِفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَعْطُ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الصَّخَّاءُ لَتُخِيزَ كَمَا هُوَ. البخاری (۳۰۷۰-۴۱۰۲)

۵۲۸۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سَلِيمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِعِصْبِهِ ثُمَّ دَسَتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِعِصْبِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ الطَّعَامُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمُوا قَالَ فَاَنْطَلَقَ وَانْطَلَقَتْ
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جَنَّتْ أَبَا طَلْحَةَ فَاخْبَرَتْهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا
مَا نَطْطَعُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَاَنْطَلَقَ أَبُو
طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ لَكُمْ مَعَكُمْ مَا عِنْدَكِ يَا
أُمَّ سَلِيمٍ فَاتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْرِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمَّ سَلِيمٍ عُمَكَّةَ لَهَا فَادَمَتَهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ
فَإِذَنْ لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ
لِعَشْرَةٍ فَإِذَنْ لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ
اِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ حَتَّى آكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ
سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ.

بخاری (۴۲۲-۳۵۷۸-۵۳۸۱-۶۶۸۸) الترمذی (۳۶۳۰)

پاس کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کو ابو طلحہ نے بھیجا
ہے؟ میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: کیا کھانے کے لیے؟
میں نے کہا: ہاں! رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے کہا:
چلو، حضرت انس کہتے ہیں: حضور روانہ ہوئے اور میں ان کے
آگے آگے چل پڑا، حتیٰ کہ میں نے حضرت ابو طلحہ کے پاس جا
کر ان کو یہ خبر دی، حضرت ابو طلحہ نے کہا: اے ام سلیم! رسول
اللہ ﷺ تو سب لوگوں کو لے کر آگئے ہیں، اور ہمارے پاس
اتنا کھانا نہیں ہے کہ ان کو کھلا سکیں، انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا
رسول زیادہ جانتے ہیں، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر حضرت
ابو طلحہ نے آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا، رسول
اللہ ﷺ ان کے ساتھ آئے حتیٰ کہ وہ دونوں گھر میں داخل ہو
گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے
پاس ہے وہ لے آؤ، وہ جا کر ان روٹیوں کو لے آئیں، رسول
اللہ ﷺ نے ان روٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا، سوان کو توڑا
گیا (یعنی ان کے ٹکڑے کیے گئے) حضرت ام سلیم کے پاس
گھی کا ایک کپہ تھا، وہ انہوں نے ان روٹیوں پر نچوڑ دیا، وہ
سالن کے قائم مقام ہو گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ دعائیہ
کلمات کہے اور جو اللہ نے چاہا وہ پڑھتے رہے، پھر آپ نے
فرمایا: دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو، سوانہوں نے دس
آدمیوں کو اجازت دی، انہوں نے کھانا کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے
اور پھر چلے گئے، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو، پھر انہوں
نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے، آپ نے پھر فرمایا: دس آدمیوں
کو اجازت دو (یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا) حتیٰ کہ پوری قوم کھا کر
سیر ہو گئی اور ان کی کل تعداد ستر یا اسی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت
ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ کو بلانے کے لیے مجھے آپ کے
پاس بھیجا، درآں حالیکہ انہوں نے کھانا تیار کر رکھا تھا۔ حضرت
انس کہتے ہیں: میں گیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ صحابہ کے
ساتھ بیٹھے تھے، آپ نے جب میری جانب دیکھا تو مجھے شرم
آئی، میں نے کہا: حضرت ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے، آپ نے

۵۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبُو
حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي
أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَدْعُوهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا
قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ
فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَحِبَّ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قَوْمُوا

لوگوں سے کہا: اٹھو چلو! حضرت ابو طلحہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور اس پر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: میرے اصحاب میں سے دس صحابہ کو بلاؤ اور فرمایا: کھاؤ! اور اپنی انگلیوں کے درمیان سے کچھ نکالنا سوانہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے، پھر وہ چلے گئے، آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ، پھر انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے اور چلے گئے، پھر اسی طرح دس دس آئے اور جاتے رہے، حتیٰ کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا اور سب نے کھالیا اور سیر ہو گئے، پھر آپ نے کھانا منگوایا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا ان کے کھانے کے وقت تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد جو کھانا بچا آپ نے اس کو جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، وہ کھانا پھر پہلے جتنا ہو گیا، آپ نے فرمایا: لو یہ کھانا لے لو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے یہ کہا کہ تم بالخصوص نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو، پھر مجھے حضور کی طرف بھیجا، اس کے بعد وہی بیان ہے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے (کھانے پر) اپنا ہاتھ رکھا اور بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو، انہوں نے دس آدمیوں کو اجازت دی، وہ آئے، آپ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ، سوانہوں نے کھایا، حتیٰ کہ اسی آدمیوں نے کھایا، اس کے بعد نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) کھانا بچا دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو طلحہ کی نبی ﷺ کی دعوت کرنے کا قصہ بیان کیا، اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہوئے تھے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، حضرت ابو طلحہ نے

فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبُرْكَاتِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً وَقَالَ كُلُوا وَآخِرُجْ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ ادْخُلْ عَشْرَةً فَكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَكُلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّاهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

مسلم، تحفة الاشراف (۸۴۵)

۵۲۸۶- وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُثْمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبُرْكَاتِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا. مسلم، تحفة الاشراف (۸۴۵)

۵۲۸۷- وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَاسْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَإِذَا لَهُمْ قَدْ دَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَاسْمُوا اللَّهَ فَكُلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُورًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۹۸۵)

۵۲۸۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ

حضور سے کہا: یا رسول اللہ! صرف تھوڑا سا کھانا ہے، آپ نے فرمایا: لے آؤ، عنقریب اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہی قصہ روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور اہل بیت نے کھایا اور باقی ماندہ پڑوسیوں کو دے دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا، آپ کا پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا تھا، پھر وہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے، آپ کا پیٹ پیٹھ سے لگ رہا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ حضور بھوکے ہیں، اس کے بعد حدیث بیان کی اور اس میں یہ کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو طلحہ اور حضرت ام سلیم اور انس بن مالک نے کھانا کھایا اور کچھ کھانا بچ گیا جو ہم نے اپنے پڑوسیوں کو دے دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے، درآنحالیہ آپ کے پیٹ پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، میں نے آپ کے بعض اصحاب سے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ صحابہ نے کہا: یہ بھوک کی وجہ سے ہے، پھر میں ابو طلحہ کے پاس گیا، وہ حضرت ام سلیم بنت ملحان کے خاوند تھے، میں نے ان سے کہا: اے ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ان کے پیٹ پر پٹی بندھی ہوئی ہے، میں نے آپ کے بعض اصحاب سے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا: بھوک، پھر حضرت ابو طلحہ میری ماں کے پاس گئے اور

حَتَّىٰ آتَىٰ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ هَلُمَّ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبُرْكَهَ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۶۶۹)

۵۲۸۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْجَبَلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَفْضَلُوا مَا أَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۶۶)

۵۲۹۰- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاتَىٰ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأُظْنُهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَاهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۱۱۳)

۵۲۹۱- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى النَّجَاشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنُهُ بِعَصَابَةٍ قَالَ أُسَامَةُ وَأَنَا أَشْكْتُ عَلَىٰ حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَطْنُهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَهَبْتُ إِلَىٰ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَصَبَ بَطْنُهُ بِعَصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَىٰ أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كَسْرٌ مِنْ خُبْزٍ

پوچھا: کیا کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میرے پاس روٹی کا ایک ٹکڑا اور کچھ کھجوریں ہیں، اگر صرف رسول اللہ ﷺ اکیلے ہمارے پاس آئے تو ہم آپ کو سیر کر دیں گے اور اگر آپ کے ساتھ کوئی اور بھی آیا تو یہ کھانا کم ہوگا، اس کے بعد باقی حدیث ہے۔

حضرت انس بن مالک نے نبی ﷺ سے حضرت ابو طلحہ کی دعوت کا واقعہ روایت کیا ہے۔

شور بہ کھانے کا جواز اور کد (لوکی) کھانے کا استحباب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور کچھ کھانا تیار کیا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شور بہ رکھا، اس میں کد اور گوشت تھا، حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالہ میں سے کد و تلاش کر رہے تھے، حضرت انس کہتے ہیں کہ میں اسی دن سے کد و سے محبت رکھتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، آپ کے لیے شور بہ والا کد و لایا گیا، رسول اللہ ﷺ اس میں سے کد و کھا رہے تھے، کد و آپ کو پسند تھا، جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے خود کد و نہیں کھائے اور حضور کے سامنے رکھنے لگا، حضرت انس کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے مجھے کد و بہت پسند ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص درزی تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی،

وَتَمَرَاتٍ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَدَهُ أَشْبَعَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قُلْنَا عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۰۵)

۵۲۹۲- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ التَّضَرِّ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوُ حَدِيثِهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۲۳)

۲۱- بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرْقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ

۵۲۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ ابْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنْ خِيطًا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُبْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَابٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَتَبَعُ الدُّبَابَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَابَ مِنْذُ يَوْمَئِذٍ. البخاری (۲۰۹۲-۵۳۷۹-۵۴۳۶-۵۴۳۷-۵۴۳۹)

۵۲۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُعِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِئْتُ بِمَرْقَةٍ فِيهَا دُبَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدُّبَابِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَابُ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۱۸)

۵۲۹۵- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ

--- ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس نے کہا: اس دعوت کے بعد جب میں سالن پکواتا تو اگر ممکن ہوتا تو اس میں کد و ضرور ڈلواتا۔

الْبَنَانِيَّ وَعَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خِيَاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدَ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دَبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۷۰)

کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں الگ رکھنے کا جواز
مہمان کا گھر والوں کے لیے دعا کرنے کا
استحباب اور نیک مہمان سے دعا کرانے

کا بیان

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا، پنیر اور برنی کھجور کا حلوہ پیش کیا، آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا، پھر آپ کے پاس کھجوریں لائی گئیں، آپ کھجوریں کھاتے اور دو انگلیوں کے درمیان گٹھلیاں ڈالتے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو جمع کرتے، شعبہ کہتے ہیں کہ میرا یہی گمان ہے اور اس حدیث میں ہے: ان شاء اللہ گٹھلیوں کو دو انگلیوں کے درمیان ڈالنا، پھر آپ کے پاس ایک مشروب لایا گیا، آپ نے اس کو پی کر دائیں جانب والے کو دے دیا، پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر کہا: ہمارے لیے اللہ سے دعا کیجئے، آپ نے فرمایا: اے اللہ! جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں برکت فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، اس میں گٹھلیوں کو دو انگلیوں کے درمیان ڈالنے کے متعلق شعبہ کے شک کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲- بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنَ الضَّيْفِ

الصَّالِح

۵۲۹۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوُطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى يَتَمَرٌ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْأَصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاولَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ ابْنِي وَآخِذْ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ. البوداد (۳۷۲۹) الترمذی (۳۵۷۶)

۵۲۹۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ كَلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشْكَ فِي الْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْأَصْبَعَيْنِ. سابقہ حوالہ (۵۲۹۶)

ف: اس حدیث میں مہمان کی ضیافت اور مہمان سے دعا طلب کرنے اور مہمان کے دعا کرنے کا بیان ہے۔

کھجور کے ساتھ لکڑی کھانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے ساتھ لکڑی کھاتے ہوئے

۲۳- بَابُ أَكْلِ الْقَنَاءِ بِالرُّطَبِ

۵۲۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا

أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ دِيكَا هَـ۔
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِنَاءَ بِالرَّطَبِ۔

بخاری (۵۴۴۰-۵۴۴۷-۵۴۴۹) ابوداؤد (۳۸۳۵) الترمذی

(۱۸۴۴) ابن ماجہ (۳۳۲۵)

ف: اس میں یہ مصلحت ہے کہ کھجور گرم ہوتی ہے اور ککڑی ٹھنڈی اور دونوں کے امتزاج سے اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔

کھاتے وقت تواضع کا استحباب اور کھانے کے لیے بیٹھنے کا طریقہ

۲۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْأَكْلِ وَصِفَةِ فُعُودِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بر طریق اقواء بیٹھے ہوئے کھجوریں کھا رہے تھے۔ (اقواء کا مطلب ہے انسان دونوں گھٹنوں کھڑے کرے سرین کے بل بیٹھ جائے اور دونوں گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھ لے۔)

۵۲۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا۔ ابوداؤد (۳۷۷۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں، نبی ﷺ ان کو تقسیم کرنے لگے، آپ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے کوئی شخص جلدی میں بیٹھتا ہے اور جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

۵۳۰۰- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ زُهَيْرٍ أَكْلًا حَيْثُئَا۔

سابقہ حوالہ (۵۲۹۹)

ف: نبی ﷺ کو جلدی اس لیے تھی کہ آپ نے کھانے کے بعد کوئی اہم کام کرنا تھا، اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے لیے بر طریق اقواء بیٹھنا سنت ہے، بعض احادیث میں ٹیک لگا کر بیٹھ کے کھانے سے منع فرمایا ہے، بعض علماء نے اس حدیث کو چارزانو یعنی آلتی پالتی بیٹھ کر کھانے کی ممانعت پر محمول کیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ دوزانو بیٹھ کر یا اکڑوں بیٹھ کر کھانا صحیح طریقہ ہے۔

جماعت کے ساتھ دو دو کھجوریں کھانے کی ممانعت

۲۵- بَابُ نَهْيِ الْأَكْلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ

جلہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں لوگ قحط سالی میں مبتلا تھے، حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے، جس وقت ہم کھجوریں کھا رہے تھے اس وقت حضرت ابن عمر تشریف لے آئے، حضرت ابن عمر نے فرمایا: دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے

۵۳۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سَحِيمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُحْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فِيمَا عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تَقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا

اس طرح ملا کر کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے، ہاں اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے اجازت لے لے تو پھر کوئی حرج نہیں، شعبہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اجازت لینے کا قول حضرت ابن عمر کا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کی ہیں، ان دونوں حدیثوں میں شعبہ کا قول نہیں ہے اور نہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے اجازت لیے بغیر دو دو کھجوروں کو ملا کر کھائے۔

کھجور اور دیگر طعام وغیرہ کو اپنے اہل و عیال کے لیے ذخیرہ کرنے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھجوریں ہوں وہ لوگ بھوکے نہیں ہوتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ لوگ بھوکے ہیں، اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ لوگ بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ کلمات دو یا تین بار فرمائے۔

ف: اس حدیث میں کھجور کی فضیلت ہے اور گھر میں طعام کو جمع کر کے رکھنے کا جواز ہے اور ان لوگوں کا رد ہے جو مال جمع کرنے کو توکل کے خلاف کہتے ہیں۔

أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا أُرَىٰ هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْأُسْتِذَانِ.

البخاری (۵۴۴۶-۲۴۵۵-۲۴۸۹-۲۴۹۰) ابوداؤد (۳۸۳۴)

الترمذی (۱۸۱۴) ابن ماجہ (۳۳۳۱)

۵۳۰۲ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُحْدٌ.

سابقہ حوالہ (۵۳۰۱)

۵۳۰۳ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۳۰۱)

۲۶- بَابُ فِي إِدْخَارِ التَّمْرِ

وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ

۵۳۰۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ.

ابوداؤد (۳۸۳۰) الترمذی (۱۸۱۵) ابن ماجہ (۳۳۲۷)

۵۳۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِيعٌ أَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِيعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ قَالَتْ مَرَّتَيْنِ أَوْ لَآتَا.

مسلم تہذیب الشرائف (۱۷۹۱۷)

۲۷- بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ

مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت کا بیان
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مدینہ کے دو پتھر لے
کناروں کے درمیان صبح کے وقت سات کھجوریں کھائیں اس
کو شام تک کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کو مدینہ منورہ کی
سات عجوة کھجوریں کھالیں اس کو اس دن زہر نقصان پہنچا سکے گا
نہ جادو۔

۵۳۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنِبٍ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ
يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ حَتَّى يُمِيتَ . مسلم، تحفة الاشراف (۳۸۸۵)

۵۳۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ
ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ.

البخاری (۵۴۴۵-۵۷۶۸-۵۷۷۹-۵۷۷۹) ابوداؤد (۳۸۷۶)

۵۳۰۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ
مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ كِلَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ ﷺ . سابقہ حوالہ (۵۳۰۷)

۵۳۰۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ
وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنْ شُرَيْكٍ (وَهُوَ ابْنُ
أَيُّوبَ تَمِيمٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تَرِيَاقُ أَوَّلِ
الْبُكَرَةِ . مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۲۷۰)

۲۸- بَابُ فَضْلِ الْكَمَاةِ

وَمَدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا

۵۳۱۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح
وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعَمْرُو بْنُ
عَبِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: (مدینہ کے) بالائی حصہ کی عجوة کھجوروں میں
شفاء ہے یا صبح کے وقت ان کا استعمال شفاء کا سبب ہے۔

کھنسی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج

حضرت عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی
ﷺ نے فرمایا: کھنسی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں
کے لیے شفاء ہے۔

ﷺ يَقُولُ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

بخاری (۴۴۷۸-۴۶۳۹-۵۷۰۸) الترمذی (۲۰۶۷) ابن

ماجہ (۳۴۵۴)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کھنسی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

۵۳۱۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. سابقہ حوالہ (۵۳۱۰)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ----- شعبہ بیان کرتے ہیں کہ جب مجھ سے حکم نے یہ روایت بیان کی تو میں نے عبد الملک کی روایت کی وجہ سے اس کا انکار نہ کیا۔

۵۳۱۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَآخِرُنِي الْحَكَمُ ابْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ عَنْ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَنْكَرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ. سابقہ حوالہ (۵۳۱۰)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھنسی اس من سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

۵۳۱۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. سابقہ حوالہ (۵۳۱۰)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کھنسی اس من سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

۵۳۱۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ عَنْ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. سابقہ حوالہ (۵۳۱۰)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھنسی اس من سے ہے جس کو اللہ عز و جل نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

۵۳۱۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. سابقہ حوالہ (۵۳۱۰)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھنسی اس من سے ہے اور اس کا پانی

۵۳۱۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ

آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

شَهْرُ بْنُ حَوْشِبٍ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عُمَرَ
بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْكُمَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. سابقہ حوالہ (۵۳۱۰)

پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
ہم مرالظہران (ایک مقام) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے
اور ہم پیلو چن رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیاہ پیلو
تلاش کرو! ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یوں لگتا ہے جیسے
آپ نے بکریاں چرائی ہوں، آپ نے فرمایا: ہاں! ہر نبی نے
بکریاں چرائی ہیں۔

۲۹- بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكُبَابِ

۵۳۱۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ
الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْبِي الْكُبَابَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْكُمْ
بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ
قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنْ
الْقَوْلِ. البخاری (۵۴۵۳-۳۴۰۶)

ف: انبیاء علیہم السلام سے بکریاں چروانے میں یہ حکمت تھی تاکہ ان میں تواضع پیدا ہو اور خلوت گزینی سے ان کے دلوں کی
صفائی برقرار رہے اور بکریوں کی حفاظت اور ان پر شفقت کرنے سے انہیں امت کو ہدایت دینے اور ان کے مسائل حل کرنے کا تجربہ
ہو۔

سرکہ کی فضیلت اور اس کو سالن کی جگہ

استعمال کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔

۳۰- بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ

وَالْتَّادُمُ بِهِ

۵۳۱۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ
أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نِعَمَ
الْأُدْمُ أَوْ الْإِدَامُ الْخَلُّ. الترمذی (۱۸۴۰) ابن ماجہ (۳۳۱۶)
۵۳۱۹- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ بْنُ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوَحَاطِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نِعَمَ الْأُدْمُ وَلَمْ يَشْكُ.

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے
اس میں ”الادم“ کا لفظ بغیر شک کے مذکور ہے۔

سابقہ حوالہ (۵۳۱۸)

۵۳۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
إِسَى بِشِيرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدْمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَاهُ
فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعَمَ الْأُدْمُ الْخَلُّ نِعَمَ الْأُدْمُ الْخَلُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا، انہوں نے کہا:
ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ نے سرکہ منگا کر روٹی
کھانا شروع کر دی اور آپ فرماتے جاتے تھے: سرکہ بہترین

سالن ہے، سرکہ بہترین سالن ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، آپ کے سامنے روٹی کے ٹکڑے لائے گئے، آپ نے پوچھا: کوئی سالن ہے؟ انہوں نے کہا: تھوڑا سا سرکہ ہے، آپ نے فرمایا: سرکہ تو بہترین سالن ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس دن سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے میں سرکہ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت طلحہ کہتے ہیں: جس دن سے میں نے حضرت جابر سے یہ حدیث سنی ہے میں بھی سرکہ کو پسند کرتا ہوں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، یہ بھی حسب سابق ہے، اس میں یہ ذکر ہے کہ سرکہ بہترین سالن ہے اور اس کے بعد کا حصہ نہیں ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا، آپ نے میری طرف اشارہ کیا، میں اٹھ کر آپ کے پاس آیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور چل پڑے، حتیٰ کہ آپ ازواج مطہرات کے حجروں میں سے کسی کے حجرے پر آئے، آپ وہاں داخل ہو گئے اور مجھے بھی آنے کی اجازت دی، ازواج مطہرات نے پردہ کر لیا، آپ نے فرمایا: کچھ کھانے کو ہے، گھر والوں نے کہا: ہے! اور تین روٹیاں لائی گئیں اور ان کو نبی ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور ایک روٹی میرے سامنے رکھی، پھر آپ نے تیسری روٹی کے دو ٹکڑے کیے، آدھی میرے سامنے رکھی اور آدھی اپنے سامنے رکھ لی، پھر آپ نے پوچھا: کچھ سالن بھی ہے؟ گھر والوں نے کہا: سرکہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا: لے آؤ، سرکہ کیا خوب چیز ہے۔

مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۲۹۰)

۵۳۲۱ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (بَعْنَى ابْنِ عَلِيَّةٍ) عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ وَمَا مِنْ أَدَمٍ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَّ نِعَمَ الْأَدَمِ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ.

ابوداؤد (۳۸۲۱) النسائی (۳۸۰۵)

۵۳۲۲ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيَّةٍ إِلَى قَوْلِهِ فَنِعَمَ الْأَدَمِ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. سابقہ حوالہ (۵۳۲۱)

۵۳۲۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حَجَرٍ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَانِي بِثَلَاثَةِ أَقْرِصَةٍ فَوَضَعَنَ عَلَى نَبِيِّي فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِإِثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ أَدَمٍ قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوهُ فَنِعَمَ الْأَدَمُ هُوَ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۲۹۱)

ف: اس باب کی احادیث میں سرکہ کی فضیلت کا بیان ہے اور کھانے کے درمیان بات چیت کرنے کا ثبوت ہے، کیونکہ نبی

ﷺ نے کھانے کے دوران فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کے زہد کا بیان ہے اور آپ کی سادگی اور انکساری کا ذکر ہے کہ آپ صرف سرکہ سے روٹی کھا لیتے تھے۔

لہسن کھانے کے جواز کا بیان

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی کھانا لایا جاتا تو آپ اس میں سے تناول فرماتے اور جو بچ جاتا اس کو میرے پاس بھیج دیتے، ایک دن آپ نے میرے پاس کھانا بھیجا جس میں سے آپ نے بالکل نہیں کھایا تھا، کیونکہ اس میں (کچا) لہسن تھا، میں نے آپ سے پوچھا: کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں اس کو اس کی بدبو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں، میں نے عرض کیا: جو آپ کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی ناپسند ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے ہاں بطور مہمان ٹھہرے اور نچلی منزل میں رہے اور حضرت ابو ایوب اوپر والی منزل میں تھے ایک رات حضرت ابو ایوب بیدار ہوئے تو خیال کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چل رہے ہیں، سو وہ آپ کی جانب سے ایک طرف ہٹ گئے اور دوسری جانب سو گئے، پھر صبح کو نبی ﷺ سے یہ واقعہ ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: نچلی منزل میں زیادہ سہولت ہے، حضرت ابو ایوب نے کہا: میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ تشریف فرما ہوں، تب نبی ﷺ اوپر کی منزل میں تشریف لے آئے اور حضرت ابو ایوب نچلی منزل میں آ گئے، حضرت ابو ایوب نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتے تھے (جب سرکار کا پس خوردہ) ان کے پاس لایا جاتا تو وہ پوچھتے کہ حضور نے کس جانب سے کھایا تھا اور کس جگہ آپ کی انگلیاں لگی تھیں؟ پھر وہ آپ کی انگلیوں کے لگنے کی جگہ سے کھاتے، ایک دن انہوں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا جس میں کچا لہسن تھا، جب وہ کھانا ان کے پاس لوٹایا گیا تو انہوں نے دریافت کیا: اس میں نبی ﷺ کی انگلیاں کہاں

۳۱- بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ

۵۳۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ ابْنِ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَأَلْتُهُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا كَرِهْتَ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۳۴۵۵)

۵۳۲۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۳۴۵۵)

۵۳۲۶ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ (وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ) قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيدٍ أَبُو زَيْدٍ الْأَحْوَلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى ابْنِ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلُوِّ قَالَ فَإِنَّهُ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمِشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوا فِي جَانِبِ نَمٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ السُّفْلُ أَرْفَقُ فَقَالَ لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعُلُوِّ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَإِذَا جِئَ بِهِ إِلَيْهِ سَالَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَّبَعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ فَلَمَّا رَدَّ إِلَيْهِ سَالَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَمْ يَأْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا تَكْرَهُهُ أَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتِي.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۳۴۵۳)

لگی تھیں، حضرت ابو ایوب کو بتایا گیا کہ نبی ﷺ نے اس میں سے نہیں کھایا، حضرت ابو ایوب گھبرا گئے اور اوپر جا کر عرض کیا: کیا یہ حرام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں اس کو ناپسند کرتا ہوں، حضرت ابو ایوب نے کہا: جس کو آپ ناپسند کرتے ہیں اس کو میں بھی ناپسند کرتا ہوں، حضرت ابو ایوب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس وحی لائی جاتی تھی۔

ف: اس باب کی آخری حدیث میں ہے: نبی ﷺ کے پاس وحی لائی جاتی تھی، یعنی آپ کے پاس فرشتے آتے تھے ایک اور حدیث میں ہے: میں ان سے مناجات کرتا ہوں جن سے تم مناجات نہیں کرتے اور یہ کہ جن چیزوں سے بنو آدم کو ایذا پہنچتی ہے ان سے ملائکہ کو بھی ایذا پہنچتی ہے اور نبی ﷺ کچے لہسن کو ہمیشہ ترک فرماتے تھے کیونکہ آپ کو ہر وقت فرشتوں کے آنے کی اور نزول وحی کی امید رہتی تھی۔ علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں: ہمارے علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ نبی ﷺ کے لیے لہسن کھانے کا شرعی حکم کیا تھا، بعض علماء نے کہا ہے: کچا لہسن اور کچی پیاز کھانا آپ پر حرام تھا اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ حرام نہیں مکروہ تنزیہی تھا کیونکہ جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری کے پاس جب حضور ﷺ کا پس خوردہ لایا جاتا تو وہ پوچھتے کہ حضور کی انگلیاں کس جگہ لگی تھیں، اس سے حضرت ابو ایوب کی کمال محبت ظاہر ہوتی ہے اور اس میں نبی ﷺ کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کا بھی ثبوت ہے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابو ایوب حضور ﷺ کے پاس ادب سے نچلی منزل میں آگئے اور حضور سے درخواست کی کہ آپ اوپر کی منزل میں آجائیں، اس سے حضرت ابو ایوب کا کمال ادب ظاہر ہوتا ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مشائخ اور بزرگان دین کو اوپر کی منزل میں ٹھہرا کر خود نچلی منزل میں رہنا ادب کا تقاضا ہے۔

۳۲۔ بابُ اِکْرَامِ الضَّيْفِ
وَ فَضْلِ اِيْثَارِهِ
مہمان کی تعظیم و تکریم اور اس کے لیے ایثار کرنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر کہا: میں فاقہ سے ہوں، آپ نے اپنی کسی زوجہ کی طرف پیغام بھیجا، انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے، پھر آپ نے دوسری زوجہ کے پاس پیغام بھیجا، انہوں نے بھی اسی طرح کہا، حتیٰ کہ سب نے یہی کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، بالآخر آپ نے فرمایا: جو شخص اس کو آج رات مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا:

۵۳۲۷۔ وَ حَدَّثَنِيْ رُهَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ فَضِيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَارْسَلْ اِلَيَّ بِغَضِيْ نِسَابِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اُرْسِلْ اِلَيَّ اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ يُّضَيِّفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَنْطَلَقَ بِهٖ اِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لَا مَرَاتِهِ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صَبِيَانِيْ قَالَ فَعَلَلِيْهُم بِشَيْءٍ فَاِذَا

دَخَلَ صَيْفُنَا فَاطْفَى السِّرَاجَ وَآرَاهُ أَنَا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى
لِنَا كُلَّ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئَهُ قَالَ فَقَعَدُوا وَ
أَكَلَ الصَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ
عَجَبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِصَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ.

بخاری (۳۷۹۸-۴۸۸۹) الترمذی (۳۳۰۴)

یا رسول اللہ! اس کو میں مہمان بناؤں گا، وہ شخص اس مہمان کو
اپنے گھر لے گیا اور بیوی سے پوچھا: تمہارے پاس (کھانے
کی) کوئی چیز ہے؟ بیوی نے کہا: صرف بچوں کا کھانا ہے، اس
نے کہا: بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو جب ہمارا مہمان آئے تو
چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں،
جب وہ کھانا کھانے لگے تو تم چراغ کے پاس جا کر اس کو بجھا
دینا، پھر وہ سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھالیا، جب صبح کو
وہ نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے
مہمان کے ساتھ جو (حسن) سلوک کیا، اللہ تعالیٰ اس پر بہت
خوش ہوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
مہمان نے رات گزاری، اس انصاری کے پاس صرف اپنا اور
اپنے بچوں کا کھانا تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دو
اور چراغ بجھا دو، اور تمہارے پاس جو کھانا ہے وہ مہمان کے
آگے رکھ دو، تب یہ آیت نازل ہوئی: ”جو لوگ محتاج ہونے
کے باوجود اپنی ضروریات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بطور مہمان آیا اور آپ کے
پاس اس کی مہمانی کے لیے کچھ نہ تھا، آپ نے فرمایا: کیا کوئی
شخص اس کو مہمان نہیں بنائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا،
انصار میں سے ابو طلحہ نام کے ایک شخص اٹھے اور وہ اس مہمان کو
اپنے گھر لے گئے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت مقداد بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دونوں
ساتھی آئے اس وقت (مسل) مشقت کرنے سے ہماری
ساعت اور بصارت جاتی رہی تھی، ہم خود کو رسول اللہ ﷺ کے
صحابہ پر پیش کرتے لیکن ہم کو کوئی قبول نہیں کرتا تھا، پھر ہم نبی
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ہمیں اپنے گھر لے
گئے، وہاں پر تین بکریاں تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ہمارے

۵۳۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ صَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا
قَوْمُهُ وَقُوتُ صَبَائِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَوْمِي الصَّيْفَةُ
وَاطْفِئِي السِّرَاجَ وَفَرِّبِي لِلصَّيْفِ مَا عِنْدَكَ قَالَ فَزَلْتُ
هَذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ. سابقہ حوالہ (۵۳۲۷)

۵۳۲۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيُصَيِّفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُصَيِّفُهُ فَقَالَ لَا
رَجُلٌ يُصَيِّفُ هَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ
لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْحَوِي
حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نَزُولُ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكَيْعٌ.

سابقہ حوالہ (۵۳۲۷)

۵۳۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ
سَوَّادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلَسٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا
وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجُهْدِ
فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَاتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْطَلَقَ بِنَا إِلَى

أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَعَزُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ
بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَ
نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجْنِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ
تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيَسْمَعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي
الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَاتَانِي الشَّيْطَانُ
ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ
فَيَتَحَفُّونَهُ وَيُصِيبُ عَنْدهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ
فَاتَيْنَهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أَن وَعَلْتُ فِي بَطْنِي وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ
لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَّ مِنِّي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيَحْكَمَا مَا
صَنَعْتَ أَشْرَبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجْنِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو
عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَى
شَمْلَةٍ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا
عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يُحْسِنُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا
صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ
فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى
شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى
السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَاهْلِكْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اطْعِمْ
مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ أَسْقَانِي قَالَ فَعَمَدَتْ إِلَى الشَّمْلَةِ
فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَآخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْزُرِ أَيُّهَا
أَسْمُنُ نَادُبَحْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ
حُفْلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدَتْ إِلَى إِنَاءٍ لِأَلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا
يُطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى
عَلَنَهُ رَغْوَةً فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَشْرَبْتُمْ
شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ
نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي
فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَرَوِي وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ
صَحِكَتُ حَتَّى أَلْقَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
إِحْدَى سَوَاتِكَ يَا مُقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ
أَمْرِي كَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا هَذِهِ إِلَّا
رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ أَفَلَا كُنْتَ أَذْنَتَنِي فَنُوقِظُ صَاحِبَيْنَا فَيُصَيِّبَانِ

سامنے ان کا دودھ نکالو ہم ان کا دودھ نکالتے اور ہر شخص اپنا
حصہ پی لیتا اور نبی ﷺ کے حصہ کا دودھ اٹھا کر رکھ دیتے آپ
رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے جس سے کوئی
سونے والا بیدار نہ ہو اور جاگنے والا سنے پھر آپ مسجد میں
جا کر نماز پڑھتے پھر اپنے حصہ کا دودھ پیتے ایک رات کو
شیطان میرے پاس آیا اس وقت میں اپنے حصہ کا دودھ پی
چکا تھا اس نے کہا: محمد (ﷺ) انصار کے پاس جاتے ہیں اور
وہ ان کو ان کی ضروریات کے مطابق ہدیے اور تحفے دیتے ہیں
اور یہ جو دو چار گھونٹ دودھ پڑا ہے اس کی آپ کو کیا حاجت ہو
گی سو میں نے جا کر اس دودھ کو پی لیا اور جب وہ دودھ
میرے پیٹ میں سما گیا اور میں نے جان لیا کہ اب اس کی کوئی
سبیل نہیں ہے تو شیطان نے مجھے نادم کرنا شروع کر دیا اور کہا:
تم پر افسوس ہے! یہ تم نے کیا کیا؟ تم نے محمد (ﷺ) کے حصے کا
دودھ پی لیا اب جب وہ آئیں اور ان کو دودھ نہیں ملے گا تو وہ
تم پر دعائے ضرر کریں گے پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے تمہاری دنیا
اور آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی میرے پاس ایک چادر تھی
میں اگر اس کو پیروں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور اگر سر پر ڈالتا تو
پیر کھل جاتے مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اور میرے دونوں ساتھی سو
رہے تھے انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا آخر کار
نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ نے حسب معمول سلام کیا
پھر آپ نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی پھر آپ دودھ کے پاس
آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ بھی نہ تھا پھر آپ نے آسمان کی
طرف سر اٹھایا میں نے دل میں سوچا اب آپ میرے لیے
دعائے ضرر کریں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا آپ نے
فرمایا: اے اللہ! جو مجھے کھلائے اس کو کھلا اور جو مجھے پلائے اس
کو پلا یہ سن کر میں نے چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لے کر چلا
کہ جو موٹی سی بکری ہو اس کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح
کروں میں نے دیکھا اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے
ہیں بلکہ سب بکریوں کے تھن بھرے ہوئے ہیں میں نے محمد
ﷺ کے گھر والوں کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا جس میں

مِنْهَا قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَبَالِي إِذَا أَصَبْتُهَا
وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ. الترمذی (۲۷۱۹)

وہ دودھ دوہتے تھے پھر میں نے اس میں دودھ دوہا حتیٰ کہ وہ
جھاگ سے بھر گیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا
آپ نے فرمایا: تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا، میں
نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پی لیجئے، آپ نے دودھ پی لیا
پھر مجھے دیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ پی لیجئے، آپ نے
پی کر پھر مجھے دیا، جب میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ سیر
ہو گئے ہیں اور میں نے آپ کی دعا کو پالیا ہے تو میں کھلکھلا کر
ہنس پڑا اور ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا:
اے مقدار! یہ تمہاری ایک بری خصلت ہے، میں نے کہا: یا رسول
اللہ! میرے ساتھ یہ معاملہ ہوا اور میں نے ایسے ایسے کیا، نبی
ﷺ نے فرمایا: یہ دودھ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت تھا، تم نے
مجھے اس وقت کیوں نہیں بتایا؟ میں تمہارے دو ساتھیوں کو بھی
جگا دیتا اور وہ بھی اس رحمت سے حصہ لے لیتے، میں نے کہا:
قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، جب
یہ دودھ آپ نے پی لیا اور آپ کے بعد میں نے بھی پی لیا تو
اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی اور اس دودھ کو پیئے یا نہ پیئے۔
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۵۳۳۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ
شَمِيلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۵۳۳۰)

۵۳۳۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ
بْنُ عُمَرَ الْبُكْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنِ
الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ) حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُسْمَانَ (وَحَدَّثَ أَيْضًا) عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ
صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ
مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَنْفَعُ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبِيعْ أَمْ عَطِيَّةٌ
أَوْ قَالَ أَمْ هَبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةٌ فَصْنِيعَتْ
وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى قَالَ وَآيَمُ
اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَزَّةً

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم ایک سو تیس آدمی تھے نبی ﷺ
نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کے پاس کھانا ہے؟ ہمارے
ساتھ ایک شخص تھا اس کے پاس تقریباً ایک صاع (چار کلو
گرام) آٹا تھا وہ آٹا گوندھا گیا، پھر ایک پراگندہ بالوں والا
دراز قد مشرک آیا، جو اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا، نبی ﷺ نے
فرمایا: یہ بکریاں فروخت کرو گے یا یونہی بطور عطیہ یا ہبہ دو
گے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ فروخت کروں گا، آپ نے اس
سے ایک بکری خرید لی، اس کا گوشت تیار کیا گیا۔ رسول اللہ
ﷺ نے اس کی کبھی بھوننے کا حکم دیا، حضرت عبدالرحمان
کہتے ہیں کہ بخدا رسول اللہ ﷺ نے ان ایک سو تیس آدمیوں

حَزْرَةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا
حَبَا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا
وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ.

بخاری (۲۲۱۶-۲۶۱۸)

میں سے ہر شخص کو اس کلبی سے ایک حصہ دیا، جو شخص موجود تھا
اس کو حصہ دے دیا اور جو موجود نہیں تھا اس کا حصہ رکھ لیا گیا،
آپ نے وہ گوشت دو پیالوں میں ڈالا اور ہم سب نے اس
میں سے کھایا اور سیر ہو گئے، ان پیالوں میں کھانا پھر بھی بچ گیا،
میں نے اس کو اونٹ پر رکھ لیا جس طرح راوی نے بیان کیا۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ اصحاب صفہ فقراء لوگ تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ
(ان میں سے) تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا
کھانا ہو وہ پانچویں کو لے جائے یا چھٹے کو بھی لے جائے
حضرت ابو بکر تین کو لے گئے اور رسول اللہ ﷺ دس کو لے
گئے، حضرت ابو بکر تین کو لائے تھے، حضرت عبدالرحمان نے کہا:
(گھر میں) میں میرے والد (یعنی حضرت ابو بکر) اور میری
والدہ تھی راوی کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں شاید انہوں نے کہا
تھا: اور میری بیوی تھی اور ایک خادم تھا جو میرے اور حضرت
ابو بکر کے گھر مشترک تھا، حضرت ابو بکر شام کا کھانا رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے پھر آپ کے پاس ٹھہرتے حتیٰ کہ
عشاء کی نماز پڑھ لی جاتی، پھر واپس لوٹتے، پھر آپ کے پاس
ٹھہرتے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند آ لیتی، پھر جب رات کا
اتنا حصہ گزر گیا جتنا اللہ کو منظور تھا تب حضرت ابو بکر گھر آئے
حضرت ابو بکر سے ان کی بیوی نے کہا: آپ اپنے مہمانوں کو
چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے، حضرت ابو بکر نے کہا: کیا تم نے ان کو
کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے کہا: انہوں نے آپ کے بغیر کھانے
سے انکار کر دیا، ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا مگر وہ نہیں مانے،
حضرت عبدالرحمان کہتے ہیں: میں (ڈر سے) بھاگ کر چھپ
گیا۔ حضرت ابو بکر نے کہا: او جاہل! اللہ تیری ناک کاٹ
ڈالے اور مجھے برا بھلا کہنے لگے: اور مہمانوں سے کہا: کھانا
کھاؤ! اللہ کرے تمہارے لیے یہ کھانا خوش گوار نہ ہو، اور فرمایا:
بخدا میں (یہ کھانا) اب کبھی بھی نہیں کھاؤں گا۔ حضرت
عبدالرحمن کہتے ہیں کہ بخدا! ہم جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے نیچے سے

۵۳۳۳ - حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَبْرِيِّ وَحَامِدُ بْنُ
عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ
عَنِ الْمُعْتَمِرِ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُسْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا
فُقَرَاءَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ
اِثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ
فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ
بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ
فَهُوَ وَأَنَا وَابْنُ وَأُمِّي وَلَا أَذْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ
بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَى عِنْدَ
النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبِثَ
حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ
مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ أُمُّرَاتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْيَافِكَ أَوْ
قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتِهِمْ قَالَتْ أَبُوتُ حَتَّى تَجِيءَ
قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبُواهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ
وَقَالَ يَا عُنْشَرُ فَجَدِّعْ وَسَبِّ وَقَالَ كُلُّوْا لَاهِنِيْنَا وَقَالَ
وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ فَأَيُّمُ اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا
رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبِعْنَا وَصَارَتْ أَكْثَرُ
مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا
هِيَ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِأُمِّرَاتِهِ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ
لَا وَقَرَّةَ عَيْنِي لَهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ
مِرَارٍ قَالَ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ
الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ

قَوْمٍ عَقَلُوا فَمَضَى الْأَجَلَ فَعَرَفْنَا أَنَّ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَا لَمْ أَعْلَمْ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ.

بخاری (۶۰۲-۶۵۸۱-۶۱۴۰-۶۱۴۱) ابوداؤد (۳۲۷۰-۳۲۷۱)

اور نکل آتا تھا اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو جاتا تھا، حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے اور وہ کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا، حضرت ابوبکر نے جب کھانے کو دیکھا تو وہ پہلے جتنا بلکہ اس سے زیادہ تھا، حضرت ابوبکر نے اپنی بیوی سے کہا: اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہے، پھر حضرت ابوبکر نے اس کھانے میں سے کھایا اور کہا: ان کا وہ قسم کھانا محض شیطانی فعل تھا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ کھانا لے گئے، آپ کے پاس صبح تک وہ کھانا رہا، ان دنوں ہمارا ایک قوم سے معاہدہ تھا اور اب وہ مدت ختم ہو چکی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بارہ افسر مقرر کیے اور ہر افسر کے ساتھ ایک جماعت تھی، اللہ جانے ان کی کتنی تعداد تھی، آپ نے وہ کھانا ان کے پاس بھیج دیا اور ان سب نے وہ کھانا کھایا۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر کچھ مہمان آئے اور میرے والد رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے تھے، وہ چلے گئے اور مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمان! تم اپنے مہمانوں کی خدمت کرنا، جب شام ہوئی تو ہم نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا، انہوں نے کہا: جب تک گھر والے ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے ہم کھانا نہیں کھائیں گے، میں نے کہا: وہ (میرے ابو) بہت تیز مزاج آدمی ہیں، اگر تم نے کھانا نہیں کھایا تو مجھے خدشہ ہے کہ مجھے ان کی ڈانٹ سنی پڑے گی، لیکن وہ نہیں مانے، جب حضرت ابوبکر آئے تو سب سے پہلے انہوں نے مہمانوں کے متعلق پوچھا: کیا تم مہمانوں کو کھلا کر فارغ ہو گئے، گھر والوں نے کہا: بخدا! ابھی ہم فارغ نہیں ہوئے، حضرت ابوبکر نے کہا: کیا میں نے عبدالرحمان کو اس کے متعلق نہیں کہا تھا؟ حضرت عبدالرحمان نے کہا: میں ایک طرف ہٹ گیا، انہوں نے آواز دی: اے عبدالرحمان! میں کھسک گیا، پھر انہوں نے کہا: اے بیوقوف! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آ جا، حضرت عبدالرحمان نے کہا: میں

۵۳۳۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَصْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَإِنْ طَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أفرغ من أضيافك قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتَ جِئْنَا بِقَرَاهِمُ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتَّى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَدَى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أفرغتم من أضيافكم قَالَ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا فَرَعْنَا قَالَ أَلَمْ أَمُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا لِي ذَنْبٌ هُوَ إِلَّا أَصْيَافُكَ فَسَلِّهُمُ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقَرَاهِمُ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتَّى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا قَوْلَ اللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ

كَالشِّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيُكَلِّمُ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ
قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولَىٰ فَمِنْ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ
فَجِئْنَا بِالطَّعَامِ فَسَمِي فَأَكَلَ وَآكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدًا
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرُّوا وَحَشِثُ قَالَ
أَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخَيْرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي
كَفَّارَةً. سابقہ حوالہ (۵۳۳۳)

آگیا اور میں نے کہا: بخدا! میرا کوئی قصور نہیں ہے یہ آپ کے
مہمان موجود ہیں ان سے پوچھ لیجئے میں ان کے پاس کھانا لایا
تھا انہوں نے آپ کے بغیر کھانے سے انکار کر دیا، حسرت
ابو بکر نے ان سے کہا: کیا سبب ہے تم نے ہمارا پیش کیا ہوا کھانا
کیوں نہیں کھایا؟ حضرت ابو بکر نے کہا: خدا کی قسم! میں آج
رات کھانا نہیں کھاؤں گا، مہمانوں نے کہا: بخدا! ہم بھی آپ
کے بغیر کھانا نہیں کھائیں گے، حضرت ابو بکر نے کہا: آج سے
بدتر رات میں نے کبھی نہیں دیکھی، تم لوگوں پر افسوس ہے تم
لوگ ہماری دعوت کیوں نہیں قبول کرتے، پھر حضرت ابو بکر نے
کہا: میرا قسم کھانا شیطانی کام تھا، چلو کھانا لاؤ، حضرت
عبدالرحمان نے کہا: پھر کھانا لایا گیا، حضرت ابو بکر نے بسم اللہ
پڑھ کر کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، صبح کو حضرت ابو بکر
نبی ﷺ کے پاس گئے، اور کہا: یا رسول اللہ! مہمانوں کی قسم تو
پوری ہو گئی اور میری قسم پوری نہیں ہوئی، پھر حضرت ابو بکر نے
پورا واقعہ سنایا، حضور نے فرمایا: نہیں تمہاری قسم سب سے زیادہ
پوری ہوئی اور تم سب سے بہتر ہو، حضرت عبدالرحمان نے کہا:
مجھے یہ پتا نہیں کہ حضرت ابو بکر نے اس قسم کا کفارہ دیا تھا یا
نہیں۔

طعام کی کمی کے باوجود مہمان نوازی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لیے
کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا
ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ
کے لیے کافی ہوتا ہے اور اس طرح کی روایت میں ”سمعت“ کا
لفظ نہیں ہے۔

۳۳۔ بَابُ فَضِيلَةِ الْمَوَاسَاةِ

فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ

۵۳۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ
الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ. البخاری (۵۳۹۲) الترمذی (۱۸۲۰)

۵۳۳۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ
عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي
الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ

يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رِوَايَةِ اسْحَقَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ. ابن ماجه (۳۲۵۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۵۳۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۴۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔

۵۳۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ابُو بَكْرٍ وَابُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْاُخْرَانِ اَخْبَرَنَا ابُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ. الترمذی (۱۸۲۰م)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے۔

۵۳۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي اَرْبَعَةً وَطَعَامُ اَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً.

سابقہ حوالہ (۵۳۳۸)

ف: ان حدیثوں میں یہ بیان ہے کہ خواہ طعام کم ہو پھر بھی ایک دوسرے کی غم خواری کرنی چاہیے۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ دو آدمیوں کا طعام تین کے لیے کافی ہوتا ہے اور بعض میں ہے کہ دو کا طعام چار کے لیے کافی ہوتا ہے، دراصل یہ کفایت کے مختلف درجات ہیں اعلیٰ درجہ کی کفایت دو آدمیوں کے طعام کا چار کے لیے کافی ہونا اور اس سے کم درجہ کی کفایت دو آدمیوں کے طعام کا تین کے لیے کافی ہونا ہے، کفایت سے مراد یہ ہے کہ رفق حیات برقرار رکھنے کے لیے کھانا اور نفس غذا حاصل کرنے کے لیے کھانا، یعنی جس طعام سے دو آدمی پیٹ بھر کر اور سیر ہو کر کھا سکتے ہوں اس طعام کو تین یا چار آدمی کھا کر اپنی رفق حیات قائم رکھ سکتے ہیں۔

مومن کا ایک آنت میں اور کافر کا سات آنتوں میں کھانا

۳۴- بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۵۳۴۰ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ. الترمذی (۱۸۱۸)

حضرت ابن عمرؓ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۵۳۴۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. ابن ماجہ (۳۲۵۷)

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا، انہوں نے اس کے سامنے کھانا رکھا، وہ شخص بہت زیادہ کھا رہا تھا، حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ شخص میرے پاس نہ آئے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۴۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْثَلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ. البخاری (۵۳۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۴۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۵۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے اس روایت میں حضرت ابن عمر کا ذکر نہیں ہے۔

۵۳۴۴ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۵۳)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ. الترمذی (۴۰۱۰) ابن ماجہ (۳۲۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۵۳۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۶۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا، وہ شخص کافر تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے وہ دودھ پی لیا، پھر دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس

۵۳۴۷ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَافَهُ صَافَهُ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ

نے اس کو بھی پی لیا، حتیٰ کہ اس نے اسی طرح سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر صبح کو وہ اسلام لے آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے وہ دودھ پی لیا، رسول اللہ ﷺ نے پھر دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

ف: قاضی عیاض نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد اس معین کافر کے بارے میں تھا، ایک قول یہ ہے کہ آپ نے یہ بطور تمثیل بیان فرمایا ہے، ایک قول یہ ہے کہ آپ کی مراد یہ ہے کہ مومن درمیانہ روی سے کھاتا ہے، ایک قول یہ ہے کہ مومن کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتا ہے، اس لیے اس کے کھانے میں شیطان شریک نہیں ہوتا اور کافر بسم اللہ نہیں پڑھتا اس لیے اس کے کھانے میں شیطان شریک ہو جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ حکم بعض مومنوں اور بعض کافروں کے بارے میں ہو، ایک قول یہ ہے کہ سات آنتوں سے مراد کافر کی سات صفات ہیں، حرص، لالچ، لمبی امید، طمع، بد خلقی، حسد اور موٹاپا، ایک قول یہ ہے کہ مومن سے مراد مومن کامل ہے جو شہوات سے مجتنب ہو اور سدر مق کے لیے کھاتا ہو، اور مختار قول یہ ہے کہ بعض مسلمان ایک آنت میں کھاتے ہیں اور اکثر کفار سات آنتوں میں کھاتے ہیں۔

علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ دنیا سے کم حصہ لیا جائے اور قلیل مقدار پر قناعت کی جائے اور انسان کے محاسن اخلاق سے یہ چیز ہے کہ وہ کم کھاتا ہو، حضرت ابن عمر نے بسیار خور کو اپنے ہاں آنے سے اس لیے منع فرمایا تھا کہ اس کی یہ خصلت کفار کے مشابہ تھی اور آخری حدیث میں جس شخص کا ذکر ہے کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا اور اسلام لانے کے بعد صرف ایک بکری کا دودھ پی سکا، اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا، ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام حجابہ غفاری تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام نصرہ بن ابی نصرہ غفاری تھا۔

کھانے میں عیب نہ نکالنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کا عیب نہیں نکالا، اگر کوئی چیز آپ کو پسند آتی تو آپ اس کو کھا لیتے اور اگر ناپسند ہوتی تو اس کو ترک کر دیتے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۳۵- بَابُ لَا يَعْيبُ الطَّعَامُ

۵۳۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْاُخْرَانِ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَاَنَّا إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا آكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. البخاری (۳۵۶۳-۵۴۰۹) ابوداؤد

(۳۷۶۳) الترمذی (۲۰۳۱) ابن ماجہ (۳۲۵۹)

۵۳۴۹ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۳۴۸)

۵۳۵۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو وَعَمْرُ بْنُ سَعْدِ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ
كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۳۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے
رسول اللہ ﷺ کو کسی کھانے میں کبھی عیب نکالتے نہیں دیکھا،
اگر آپ کو کبھی کوئی کھانا اچھا لگتا تو اس کو کھا لیتے اور اچھا نہ لگتا
تو اس کو ترک کر دیتے۔

۵۳۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرُو النَّاقِدُ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ)
قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي يَحْيَى
مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهُهُ
سَكَتَ. ابن ماجہ (۳۲۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی
مثل روایت کی۔

۵۳۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۵۳۴۸)

ف: کھانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ کھانے کا عیب نہ بیان کیا جائے، یہ کہنا کہ کھانے میں نمک کم ہے یا زیادہ ہے یا اس
میں شوربا پتلا ہے یا گاڑھا ہے یہ بھی کھانے کا عیب بیان کرنا ہے، نبی ﷺ نے لہسن کے متعلق فرمایا یہ شجر خبیثہ ہے، یہ کھانے کا عیب نہیں
ہے، آپ کا یہ ارشاد کچے لہسن کے متعلق ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
لباس اور زیب و زینت کا بیان
سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کا
مردوں اور عورتوں پر حرام ہونا

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں
پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غناغٹ جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۳۷- كِتَابُ اللَّبَاسِ وَالزَّيْنَةِ
۱- بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ آوَانِي الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ فِي الشَّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۵۳۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِيْ أِنِيَةِ
الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجْرُ جُرْفِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.

بخاری (۵۶۳۴) ابن ماجہ (۳۴۱۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی سات سندیں ذکر کی ہیں،
ساتویں سند میں یہ اضافہ ہے: جو شخص چاندی یا سونے کے
برتن میں کھاتا یا پیتا ہے، اور ابن مسہر کی روایت کے علاوہ اور کسی

۵۳۵۴- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ
بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ (يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ) عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

حدیث میں کھانے اور سونے کا ذکر نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ (يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرِبُ فِي أَيْنَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ. سابقہ حوالہ (۵۳۵۳)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹا غٹ جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

۵۳۵۵- وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاضِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ (يَعْنِي ابْنَ مَرْثَةَ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجْرِي فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ. سابقہ حوالہ (۵۳۵۳)

مردوں اور عورتوں پر سونے اور چاندی کے برتنوں کا حرام ہونا، مردوں پر سونے کی انگوٹھی اور ریشم کا حرام ہونا اور عورتوں کے لیے اس کی اباحت

۲- بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ وَابَاحِيهِ لِلنِّسَاءِ

سويد بن مقرن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے روکا ہے، مریض کی عیادت کرنے، جنازہ کے ساتھ جانے، چھینک کا جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور بکثرت سلام کرنے کا حکم دیا ہے۔ انگوٹھی پہننے یا سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتنوں میں پینے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے، قسی (ریشم کی ایک قسم) پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، استبرق (ریشم کی ایک قسم) اور دیباچ (ریشم کی

۵۳۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَابْتِرَاقِ الْقَسِيمِ أَوْ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَافْتِسَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمٍ أَوْ عَنْ تَخْتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمِيَاثِرِ وَعَنِ

ایک قسم) پینے سے منع فرمایا ہے۔

الْقَسِي وَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالِدِّيَا ج.

البخاری (۱۲۳۹ - ۲۴۴۵ - ۵۱۷۵ - ۵۶۳۵ - ۵۶۵۰)

۵۸۳۸ - ۵۸۴۹ - ۵۸۶۳ - ۶۲۲۲ - ۶۲۳۵ - ۶۶۵۴) الترمذی

(۱۷۶۰ - ۲۸۰۹) النسائی (۱۹۳۸ - ۳۷۸۷ - ۵۳۲۴) ابن ماجہ

(۲۱۱۵ - ۳۵۸۹)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے، اس میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کی بجائے گم شدہ چیز کو تلاش کرانے کا ذکر ہے۔

۵۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِرَارِ الْقَسِمِ أَوْ الْمُفْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَإِنْشَادُ الضَّالِّ. سابقہ حوالہ (۵۳۵۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، اس میں قسم کو پورا کرنے کا ذکر ہے اور چاندی کے برتن میں پینے کے متعلق یہ ہے کہ جس نے دنیا میں چاندی کے برتن میں پیادہ آخرت میں چاندی کے برتن میں نہیں پیئے گا۔

۵۳۵۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ إِرَارِ الْقَسِمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفَيْضَةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ.

سابقہ حوالہ (۵۳۵۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں مؤخر الذکر زیادتی کا ذکر نہیں ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کی ہیں، اس میں سلام کی اشاعت کی جگہ سلام کے جواب دینے کا ذکر ہے اور کہا کہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی یا سونے کے چھلے سے منع فرمایا۔

۵۳۵۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ وَكَيْتُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنِي بِهِ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِفْشَاءَ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا وَرَدَّ السَّلَامِ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ. سابقہ حوالہ (۵۳۵۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں ”افشاء السلام“ اور ”خاتم الذهب“ کے الفاظ بغیر شک کے ذکر ہیں۔

۵۳۶۰ - وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْشَاءَ السَّلَامِ وَخَاتِمِ

الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ. سابقہ حوالہ (۵۳۵۶)

۵۳۶۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَهْلٍ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي قُرَّةٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْفَى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِيْ إِنْاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي أُخِيرُكُمْ إِنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِيْ إِنْاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. النسائي (۵۳۱۶)

۵۳۶۲ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قُرَّةٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. سابقہ حوالہ (۵۳۶۱)

۵۳۶۳ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا بَرْزُؤُ بْنُ سَمْعَةَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

البخاری (۵۴۲۶- ۵۶۳۲- ۵۶۳۳- ۵۸۳۱- ۵۸۳۷)

ابوداؤد (۳۷۲۳) الترمذی (۱۸۷۸) النسائي (۵۳۱۶) ابن ماجہ (۳۵۹۰-۳۴۱۴)

۵۳۶۴ - وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ (يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى) قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْفَى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنْاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ. سابقہ حوالہ (۵۳۶۳)

۵۳۶۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں کہ ہم مدائن (ایک شہر) میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے حضرت حذیفہ نے پانی مانگا ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس برتن کو پھینک دیا اور فرمایا: میں تم کو بتا رہا ہوں کہ میں پہلے اس سے کہہ چکا تھا کہ مجھے چاندی کے برتن میں نہ پلائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: چاندی اور سونے کے برتن میں نہ پیو اور دیباچ اور حریر نہ پہنو کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے قیامت کے دن یہ چیزیں آخرت میں ہوں گی۔ عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہ کے پاس تھے پھر اس کی مثل حدیث ذکر کی اس حدیث میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

ابن عکیم کہتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہ کے پاس تھے پھر اس کی مثل حدیث ہے اس میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں مدائن میں حضرت حذیفہ کے پاس گیا ان کے پاس ایک شخص چاندی کا برتن لے کر آیا اس کے بعد ابن عکیم کی روایت کی مثل ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں ان میں معاذ کے علاوہ اور کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ میں

حضرت حذیفہ کے پاس گیا، ان میں صرف اتنا ذکر ہے کہ
حضرت حذیفہ نے پانی مانگا۔

جَعْفَرُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا بَهْرُ كُلُّهُمْ عَنْ
شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَاسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ
فِي الْحَدِيثِ شَهَدَتْ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ إِنَّمَا قَالُوا
إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى. سابقہ حوالہ (۵۳۶۳)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی
مثل حدیث روایت کی۔

۵۳۶۶ - وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْ
ذَكَرْنَا. سابقہ حوالہ (۵۳۶۳)

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ
رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ان کو ایک مجوسی نے چاندی کے
برتن میں پانی پلایا، حضرت حذیفہ نے کہا: میں نے رسول اللہ
ﷺ سے یہ سنا ہے: ریشم پہنو نہ دیباچ پہنو اور سونے اور
چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ان کی رکابیوں (پلیٹوں) میں
کھاؤ، کیونکہ یہ برتن کفار کے لیے دنیا میں ہیں۔

۵۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ
مَجُوسِيٌّ فِي إِيَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي
أُتِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ
فِي الدُّنْيَا. سابقہ حوالہ (۵۳۶۳)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لباس کا بیان

۰۰۰ - کتاب اللباس

مردوں کے لیے ریشم وغیرہ

۰۰۰ - بَابُ تَحْرِيمِ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَغَيْرِ

پہننے کی حرمت کا بیان

ذَلِكَ لِلرَّجَالِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت
عمر بن الخطاب نے دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی
حلہ (یعنی ایک قسم کی دو چادریں) بک رہا ہے، انہوں نے کہا:
یا رسول اللہ! کاش! آپ اس حلہ کو خرید لیں اور عام لوگوں کے
لیے جمعہ کے دن پہنیں اور اس وقت پہنیں جب آپ سے کوئی
وفد ملاقات کے لیے آئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو
صرف وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا،
پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ ریشمی حلے آئے، آپ نے

۵۳۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى
حُلَةً سَيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا
قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ
لَا اخْلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا
حُلٌّ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَسَوْتِهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةٍ عَطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ

حضرت عمر کو بھی ان میں سے ایک حلہ دیا، حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے یہ حلہ پہننے کے لیے دیا ہے، حالانکہ آپ نے عطار کے حلہ میں ایسا فرمایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ حلہ تم کو پہننے کے لیے نہیں دیا، پھر حضرت عمر نے وہ حلہ مکہ میں اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا۔

امام مسلم نے دوسندوں کے ساتھ ذکر کیا کہ حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

اللَّهُ ﷻ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَالَهٗ مُشْرِكًَا بِمَكَّةَ.

البخاری (۸۸۶-۲۶۱۲) ابوداؤد (۱۰۷۶) النسائی (۱۳۸۱)

۵۳۶۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُم عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷻ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ. النسائی (۵۳۱۰) سلم تحفة الاشراف (۷۸۶۵) و (۸۱۹۴-۸۴۹۹)

۵۳۷۰- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ عَطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سَيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عَطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةً سَيَرَاءَ فَلَوْ اشْتَرَيْتَهَا فَلَيْسَتْهَا لِيُفَوِّدَ الْعَرَبَ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظْنَهُ قَالَ وَ لَيْسَتْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷻ بِحُلَلٍ سَيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً فَقَالَ شَقِيقُهَا خُمْرًا بَيْنَ نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةٍ عَطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلِكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَأَى فِي حُلَّتِهِ فَظَنَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ عطار دتمی بازار میں ایک ریشمی حلہ لیے بیٹھا ہے، یہ شخص بادشاہوں کے پاس جاتا تھا اور ان سے داد و ہش وصول کرتا تھا، حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے دیکھا بازار میں عطار دریشمی حلہ بیچ رہا ہے، کاش! آپ اس سے حلہ خرید لیتے اور جب عرب کے وفود آپ سے ملنے کے لیے آتے تو آپ اس کو زیب تن فرماتے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے حضرت عمر نے کہا تھا: اور آپ اس کو جمعہ کے دن پہنتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں ریشم کو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس کئی ریشمی حلے آئے، آپ نے ایک حلہ حضرت عمر کے پاس بھیجا، ایک حضرت اسامہ بن زید کے پاس بھیجا اور ایک حلہ حضرت علی بن ابی طالب کے پاس بھیجا اور فرمایا: اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کے دوپٹے بنا دو، حضرت عمر اپنے حلہ کو اٹھا کر لائے اور کہا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ حلہ میرے پاس بھیجا ہے، حالانکہ آپ نے کل عطار کے حلہ کے متعلق کیا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں نے

إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا
إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا مُحْمَرًا بَيْنَ نِسَائِكَ.

مسلم بختمه الاشراف (۷۶۱۳)

تمہارے پاس یہ حلہ اس لیے نہیں بھیجا کہ اس کو تم خود پہنو لیکن
میں نے تمہارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے فائدہ
حاصل کرو، رہے حضرت اسامہ تو وہ حلہ پہن کر حاضر ہوئے
رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس طرح دیکھا جس سے انہوں نے
یہ جان لیا کہ آپ کو یہ پہننا ناگوار ہوا ہے، انہوں نے کہا:
یا رسول اللہ! آپ مجھے کیوں اس طرح دیکھ رہے ہیں حالانکہ
آپ نے خود اس حلہ کو میرے پاس بھیجا تھا، آپ نے
فرمایا: میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم خود اس کو پہنو لیکن
میں نے تمہارے پاس اس حلہ کو اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس کو
پھاڑ کر اپنی عورتوں کے دوپٹے بنا لو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
حضرت عمرؓ نے بازار میں استبرق کا ایک حلہ فروخت ہوتے
ہوئے دیکھا، وہ اس حلہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! اس کو خرید لیجئے اور عید
کے موقع پر اور آنے جانے والوں کے موقع پر اظہار زینت
کے لیے اس کو پہنا کیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ صرف
ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا،
پھر جب تک خدا کو منظور تھا حضرت عمرؓ ٹھہرے رہے، پھر رسول
اللہ ﷺ نے ان کے پاس دیباچ کا ایک جبہ بھیجا، حضرت عمر
اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
کہا: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا: یہ ان لوگوں کا لباس ہے
جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر آپ نے یہی میرے
پاس بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر
کے ان پیسوں کو اپنے کام میں لے آؤ۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۵۳۷۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى
(وَالْكَفْظُ لِحَرَمَلَةَ) قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ اسْتَبْرَقٍ تَبَاعُ
بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَاتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ابْتَغْ هَذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِّنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَلَيْتَ عُمَرُ
مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجُبَّةٍ دِيْبَاجٍ
فَاقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى آتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِّنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا
يَلْبَسُ هَذِهِ مِّنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ بِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبِعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ.

ابوداؤد (۱۰۷۷-۴۰۴۱) النسائي (۱۵۵۹)

۵۳۷۲- وَحَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۳۷۱)

۵۳۷۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ
سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عَطَّارٍ قِبَاءً مِّنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت
عمرؓ نے آل عطار کے کسی آدمی کے پاس دیباچ یا ریشم کی قبا
دیکھی، حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کاش!

آپ اس کو خرید لیں، آپ نے فرمایا: اس کو صرف وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، پھر رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی حلہ ہدیہ کیا گیا، آپ نے وہ حلہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے کہا: آپ نے وہ حلہ میرے پاس بھیج دیا، حالانکہ میں آپ سے اس کے متعلق وہ سن چکا ہوں جو آپ نے فرمایا تھا، آپ نے فرمایا: میں نے اس کو تمہارے پاس صرف اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آل عطارہ کے ایک شخص کے پاس (حلہ) دیکھا، اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ میں نے تمہارے پاس یہ اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور تمہارے پاس اس کو پہننے کے لیے نہیں بھیجا۔

یحییٰ بن ابی اسحاق بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ نے مجھ سے استبرق کے متعلق دریافت کیا، میں نے کہا: وہ موٹا اور سخت دیباچ ہے، میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے پاس استبرق کا حلہ دیکھا، وہ اس کو نبی ﷺ کے پاس لے کر آئے، اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے یہ جب تمہارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے مالی فائدہ حاصل کرو۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق کے غلام کا نام عبد اللہ تھا، وہ عطاء کے لڑکے کے ماموں تھے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء نے مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس بھیجا اور یہ کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام کہتے ہیں، کپڑوں کے نقش و نگار کو، سرخ گدوں کو اور ماہِ رجب کے تمام روزے رکھنے کو، حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا: آپ نے جو رجب کے متعلق ذکر کیا ہے تو جو شخص دائمی روزے رکھتا ہو (وہ رجب کے روزوں کو حرام کیسے کہہ سکتا ہے) باقی رہا کپڑوں کے نقش و نگار کا مسئلہ تو بات یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

دِیْبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأَهْدِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً سِيرَاءً فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ قُلْتُ أُرْسَلَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتَعَ بِهَا. البخاری (۲۱۰۴)

۵۳۷۴ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَفْعَ بِهَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا. سابقہ حوالہ (۵۳۷۳)

۵۳۷۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْإِسْتَبْرِقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلِظَ مِنَ الدِّبَاجِ وَخَشَنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرَ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرِقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا.

بخاری (۶۰۸۱) النسائی (۵۳۱۵)

۵۳۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ أُرْسَلَتْنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَّغْنِي إِنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ وَمِثْرَةَ الْأَرْجُوانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْأَبَدَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَخُفْتُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ

سے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ریشم کو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور مجھے یہ خدشہ تھا کہ نقش و نگار بھی شاید ریشم سے بنائے جاتے ہیں رہا سرخ گدا تو عبد اللہ بن عمر کا گدا بھی سرخ رنگ کا ہے، راوی کہتے ہیں میں یہ جوابات لے کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان کو وہ جوابات بتلائے، حضرت اسماء نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے، انہوں نے ایک طیالسی کسروانی جبہ نکالا جس کی آستینوں اور گریبان پر ریشم کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے، حضرت اسماء نے کہا: یہ جبہ حضرت عائشہ کی وفات تک ان کے پاس تھا اور جب ان کی وفات ہوئی تو پھر میں نے اس پر قبضہ کر لیا، نبی ﷺ اس جبہ کو پہنتے تھے، ہم اس جبہ کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس جبہ سے ان کے لیے شفا طلب کرتے ہیں۔

خلیفہ بن کعب ابی ذبیان کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خطبہ میں کہا: سنو! اپنی عورتوں کو ریشم نہ پہناؤ کیونکہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ریشم نہ پہنؤ کیونکہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں ریشم نہیں پہنے گا۔

ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم آذربائیجان میں تھے، حضرت عمر نے ہمیں لکھا: اے عتبہ بن فرقد! تمہارے پاس جو مال ہے اس میں تمہاری کوشش کا دخل ہے نہ تمہارے باپ کی کوشش کا دخل ہے نہ تمہاری ماں کی کوشش کا دخل ہے، سو مسلمانوں کو ان کے گھروں پر ان چیزوں سے پیٹ بھر کر کھلاؤ جن سے تم اپنے گھر پر پیٹ بھر کر کھاتے ہو اور تم عیش و عشرت، مشرکین کے لباس اور ریشم پہننے سے بچتے رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر ریشم کی اتنی مقدار جائز ہے، یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں، درمیانی انگلی اور انگشت شہادت ملا کر بلند فرمائیں، زہیر نے بھی اپنی دو انگلیاں بلند کیں۔

مِنْهُ وَأَمَّا مَيْسَرَةُ الْأَرْجَوَانِ فَهَذِهِ مَيْسَرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ أَرْجَوَانٌ قَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَخَبَرْتُهَا فَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجْتُ إِلَيَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كَسَرُوا رِيَّةً لَهَا لَبَنَةٌ دِيْبَاجٍ وَ قَرَجِيهَا مَكْمُوفِينَ بِالْدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبِضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا فَتَحَنُّ نَعْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

ابوداؤد (۴۰۵۴) الترمذی (۵۲۸۱۷) ابن ماجہ (۲۸۱۹-۳۵۹۴)

۵۳۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ دُبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ أَلَا تَلَيْسُوا نِسَاءَ كُمُ الْحَرِيرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَلَيْسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ. البخاری (۵۸۳۴) النسائی (۵۳۲۰)

۵۳۷۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرَوُ نَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ يَا عَتْبَةُ بْنُ قَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ ابْنِكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَاشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّ وَزَيَّ أَهْلَ الشُّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْبَعِيهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هَذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ أَصْبَعِيهِ. البخاری (۵۸۲۸-۵۸۲۹-۵۸۳۰) ابوداؤد (۴۰۴۲) النسائی (۵۳۲۷) ابن ماجہ (۲۸۲۰-۳۵۹۳)

امام مسلم نے دوسندوں کے ساتھ نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابو عثمان کہتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مکتوب آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ریشم کو صرف وہی شخص پہنے گا جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا، البتہ ریشم کی اتنی مقدار جائز ہے، ابو عثمان نے اپنے انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا، پھر جب میں نے طیالہ کی چادر کو دیکھا تو ان انگلیوں کو طیالہ کی چادر میں دیکھا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر کا مکتوب آیا، درآں حالیکہ اس وقت ہم آذربائیجان میں عتبہ بن فرقد کے پاس تھے یا شام میں تھے، اس میں یہ لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے لیکن دو انگلیوں کی مقدار کا استثناء کیا ہے، ابو عثمان نے کہا: ہم نے اس سے نقش و نگار سمجھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے، اس میں ابو عثمان کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت سدید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کا استثناء فرمایا ہے۔

۵۳۷۹ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهِذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۵۳۷۸)

۵۳۸۰ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَهُوَ عُثْمَانُ) وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ (وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ) أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِاصْبَعْهُو اللَّتَيْنِ تَلَيَّانِ الْإِبْهَامَ فَرَأَيْتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتَّى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ. سابقہ حوالہ (۵۳۷۸)

۵۳۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. سابقہ حوالہ (۵۳۷۸)

۵۳۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا رَاضِعِينَ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ. سابقہ حوالہ (۵۳۷۸)

۵۳۸۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ (وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ.

سابقہ حوالہ (۵۳۷۸)

۵۳۸۴ - حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَابْنُ غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
خَطَبَ بِالْجَائِيَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ
إِلَّا مَوْضِعَ إَصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ. (الترمذی (۱۷۲۱))

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۵۳۸۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۳۸۴)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے ایک دن دیباچ کی قباء پہنی جو آپ کو ہدیہ کی گئی
تھی، پھر آپ نے اس کو اتار دیا اور حضرت عمر کے پاس بھیج دیا،
آپ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کو بہت جلد اتار
دیا، آپ نے فرمایا: مجھ کو جبریل نے اس سے منع کیا، پھر
حضرت عمر نے روتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے جو
چیز ناپسند کی وہ مجھے دے دی اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا:
میں نے تم کو پہننے کے لیے نہیں دی، میں نے تم کو یہ فروخت
کرنے کے لیے دی ہے، پھر حضرت عمر نے اس کو دو ہزار درہم
میں فروخت کر دیا۔

۵۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاسْحَقُ
بُنُ إِسْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ
الشَّاعِرِ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ
الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لِبَسَ النَّبِيُّ
ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ أَهْدَى لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ
فَارْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا
نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ فَجَاءَهُ عُمَرُ
يَسْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَاعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي
قَالَ إِنِّي لَمْ أَعْطِكَ لَتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَ تَبِعُهُ قَبَاعَهُ
بِالْفَتَى دِرْهَمٍ. (النسائي (۵۳۱۸))

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ کو ایک ریشمی حلہ ہدیہ کیا گیا، آپ نے وہ میرے پاس
بھیج دیا، میں نے اس کو پہن لیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ
کے چہرے پر غضب کے آثار دیکھے، آپ نے فرمایا: میں نے
یہ تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہن لو، میں
نے یہ تمہارے پاس اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر عورتوں
کے دوپٹے بنا دو۔

۵۳۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
(يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
حُلَّةً سَيَّرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَيْسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي
وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ
بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقِّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ.

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے، اس
میں یہ ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اس کو اپنی عورتوں
میں تقسیم کر دیا، اور دوسری سند میں یہ ہے کہ میں نے اس کو اپنی
عورتوں میں تقسیم کر دیا، اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے مجھے حکم
دیا۔

ابوداؤد (۴۰۴۳) (النسائي (۵۳۱۳))
۵۳۸۸ - حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ)
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ
مُعَاذٍ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ
جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي.

سابقہ حوالہ (۵۳۸۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اکیدردومہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ بھیجا، آپ نے وہ کپڑا حضرت علی کو دیا اور فرمایا: اس کو پھاڑ کر فاطمہ بنت رسول اللہ فاطمہ بنت اسد (حضرت علی کی والدہ) اور فاطمہ بنت حمزہ کی اور ہنیاں بنا دو، دوسری روایت میں عورتوں کا لفظ ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ریشمی حلہ دیا، میں وہ پہن کر نکلا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غضب کے آثار دیکھے، پھر میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کے پاس ایک سندس کا جبہ بھیجا، حضرت عمر نے کہا: آپ نے میرے پاس یہ جبہ بھیجا ہے حالانکہ آپ اس کے متعلق ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے یہ تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اس کو پہنو، میں نے تمہارے پاس یہ اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اس کو آخرت میں نہیں پہنے گا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اس کو آخرت میں نہیں پہنے گا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۵۳۸۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الشَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنْفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ شَقَّقْهُ خَمْرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ كُرَيْبٍ بَيْنَ التَّسْوَةِ. سابقہ حوالہ (۵۳۸۷)

۵۳۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً سَيْرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. البخاری (۲۶۱۴-۵۳۶۶-۵۸۴۰)

۵۳۹۱ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَابْنُ كَامِلٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ) قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةٍ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِشِمَنِهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۹۸۶)

۵۳۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.

ابن ماجہ (۳۵۸۸)

۵۳۹۳ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدَّمَشَقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۸۸۰)

۵۳۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ

رسول اللہ ﷺ کو ریشم کی ایک قباء ہدیہ میں دی گئی آپ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی پھر کراہت کے ساتھ اس کو زور سے کھینچ کر اتارا پھر فرمایا کہ یہ متقیوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرُوجَ حَرِيرٍ فَلَيْسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ. البخاری (۳۷۵-۵۸۰۱) النسائی (۷۶۹)

۵۳۹۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ (يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۵۳۹۴)

۳- بَابُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

۵۳۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنبَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَوْ وَجَعَ كَانَتْ بِهِمَا.

البخاری (۲۹۱۹) ابوداؤد (۴۰۵۶) النسائی (۵۳۲۵-۵۳۲۶)

ابن ماجہ (۵۳۹۲)

۵۳۹۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ.

سابقہ حوالہ (۵۳۹۶)

۵۳۹۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

البخاری (۲۹۲۱-۲۹۲۲-۵۸۳۹)

۵۳۹۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بِشْرِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۳۹۸)

۵۴۰۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا

خارش یا کسی اور عذر کی بناء پر مرد کے لیے ریشم پہننے کا جواز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد الرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام کو ایک سفر میں ریشم پہننے کی اجازت دی کیونکہ ان کو خارش یا کوئی اور تکلیف لاحق ہو گئی تھی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اور اس میں سفر کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبد الرحمان بن عوف کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد

الرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو جنگ کے دنوں میں ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔

هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالتَّزْبِيرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمَلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا.

بخاری (۲۹۲۰ م) الترمذی (۱۷۲۲)

ف: جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ خارش یا کسی اور عذر کی بناء پر ریشم کا پہننا جائز ہے خواہ سفر ہو یا حضر نیز ان احادیث سے یہ واضح ہو گیا کہ علاج کی وجہ سے کسی امر حرام کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔

زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی مردوں کو ممانعت

۴- بَابُ التَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعْصَفَرِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا کہ یہ کفار کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔

۵۴۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ ثَوْبَيْنِ مُعْصَفَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهَا. النسائي (۵۳۳۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دوسندیں ذکر کیں۔

۵۴۰۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ .

سابقہ حوالہ (۵۴۰۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہاری ماں نے تمہیں ان کپڑوں کو پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ان کو دھوؤں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ان کو جلا دو۔

۵۴۰۳- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلِيَّ ثَوْبَيْنِ مُعْصَفَرَيْنِ فَقَالَ أُمِّكَ أَمَرَتْكَ بِهَذَا فَلْتُغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرَقَهُمَا. النسائي (۵۳۳۲)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۴۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفَرِ وَعَنْ تَخْتِمْ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ. سابقہ حوالہ (۱۰۷۶)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور زرد رنگ کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، ریشم کے کپڑے پہننے سے، رکوع اور سجود میں قرآن مجید پڑھنے سے اور زرد رنگ کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔

دھاری دار یمنی چادروں کی فضیلت

قائدہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس قسم کا لباس زیادہ پسندیدہ یا محبوب تھا؟ انہوں نے کہا: دھاری دار یا نقشین یمنی چادر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ دھاری دار یا نقشین یمنی چادر تھی۔

لباس میں انکسار اور موٹے کپڑے پہننے کا بیان

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، حضرت عائشہ نے یمن کا بنا ہوا ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکالا اور ایک چادر نکالی جس کو ملبہ کہا جاتا ہے پھر انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔

۵۴۰۵ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمَعْصَفِرِ. سابقہ حوالہ (۱۰۷۶)

۵۴۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّخْتِمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبْسِ الْمَعْصَفِرِ.

سابقہ حوالہ (۱۰۷۶)

۵- بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحَبَرَةِ

۵۴۰۷ - حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لَأَنَسَ بْنِ مَالِكٍ أَيُّ اللَّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَبَرَةُ. البخاری (۵۸۱۲) ابوداؤد (۴۰۶۰)

۵۴۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مَعَادُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَبَرَةُ.

البخاری (۵۸۱۳) الترمذی (۱۷۸۷) النسائی (۵۳۳۰)

ف: اس حدیث میں دھاری دار یا نقشین لباس پہننے کے جواز کی دلیل ہے۔

۶- بَابُ التَّوَاضُّعِ فِي اللَّبَاسِ

وَالْإِقْتِصَارِ عَلَى الْغُلِيظِ مِنْهُ

۵۴۰۹ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَاخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غُلِيظًا وَمَا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ النَّبِيِّ يُسَمُّوْنَهَا الْمُكَلَّدَةَ قَالَ فَاقْسَمْتُ بِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ. البخاری (۳۱۰۸)

(۵۸۱۸) ابوداؤد (۴۰۳۶) الترمذی (۱۷۳۳) ابن ماجہ (۳۵۵۱)

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تہبند اور ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکالی اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی انہی کپڑوں میں وفات ہوئی تھی، ایک روایت میں موٹے کپڑے کے تہبند کا ذکر ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں موٹے کپڑے کے تہبند کا ذکر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کالے بالوں کا بنا ہوا کمل اوڑھ کر باہر آئے جس پر پالان کے نقشے بنے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ تکیہ جس کے ساتھ آپ ٹیک لگاتے تھے چڑے کا تھا اس میں کھجور کی پھال بھری ہوئی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ بستر (گدا) جس پر آپ سوتے تھے چڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی پھال بھری ہوئی تھی۔

ایک اور سند سے یہ حدیث منقول ہے، اس میں بستر کے لیے ”ضجاع“ کا لفظ ہے۔

۵۴۱۰ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُليَّةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتِ الْيَنَاءُ عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا. سابقہ حوالہ (۵۴۰۹)

۵۴۱۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا. سابقہ حوالہ (۵۴۰۹)

۵۴۱۲ - وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَاءَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرَحَلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ.

ابوداؤد (۴۰۳۲) الترمذی (۲۸۱۳)

۵۴۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وَسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي يَتَكِي عَلَيْهَا مِنْ آدَمَ حَشْوُهَا لَيْفٌ. الترمذی (۲۴۶۹)

۵۴۱۴ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لَيْفٌ. الترمذی (۱۷۶۱)

۵۴۱۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ضِجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ.

ابوداؤد (۴۱۴۶) ابن ماجہ (۴۱۵۱)

۷- بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

غالیچہ یا قالین کے جواز کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے غالیچے بنائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے پاس غالیچے کہاں؟ آپ نے فرمایا: اب عنقریب ہوں گے۔

۵۴۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو) قَالَ عَمْرُو بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اتَّخَذْتُ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنْتَى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ.

البخاری (۵۱۶۱) ابوداؤد (۴۱۴۵) النسائی (۳۳۸۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میری شادی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے غالیچے بنائے ہوئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے پاس غالیچے کہاں؟ آپ نے فرمایا: اب ہو جائیں گے۔ حضرت جابر نے کہا: میری بیوی کے پاس ایک غالیچہ (قالین) ہے۔ میں نے اس سے کہا: اس کو مجھ سے دور رکھو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: عنقریب قالین ہوں گے۔ امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۵۴۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذْتُ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنْتَى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَأَتِي نَمِطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَجِيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ.

البخاری (۳۶۳۱) الترمذی (۲۷۷۴)

۵۴۱۸ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَادَعُهَا.

سابقہ حوالہ (۵۴۱۷)

۸- بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ

ضرورت سے زیادہ بستر اور لباس بنانے کی

کراہت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بستر مرد کے لیے ہے، ایک اس کی بیوی کے لیے اور تیسرا بستر مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے۔

مِنَ الْفَرَاشِ وَاللِّبَاسِ

۵۴۱۹ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سُرْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ. ابوداؤد (۴۱۴۲) النسائی (۳۳۸۵)

ف: قاضی عیاض نے کہا ہے جو چیز ضرورت سے زائد ہوگی وہ بڑائی کے اظہار اور تکبر کے لیے ہوگی، اس لیے ضرورت سے زائد چیز مکروہ اور مذموم ہے اور ہر مذموم چیز کی شیطان کی طرف نسبت ہوتی ہے اس لیے اس حدیث میں چوتھے بستر کی شیطان کی طرف نسبت ہے اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ چیز جو ضرورت سے زائد ہو وہ مکروہ اور مذموم ہے۔

تکبر سے کپڑا کا کھلنے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۹- بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خِيَلَاءَ

۵۴۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

ﷺ نے فرمایا: جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتا۔

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا.

البخاری (۵۷۸۳-۵۷۹۱) الترمذی (۱۷۳۰)

امام مسلم نے اس حدیث کی سات سندیں بیان کیں، ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔

۵۴۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا هُرُونُ الْإِيلِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَ زَادُوا فِيهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. البخاری (۵۷۹۱) الترمذی (۱۷۳۱) النسائی (۵۳۴۲) ابن ماجہ (۳۵۶۹)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تکبر سے کپڑا لٹکا کر (یا گھسیٹ کر) چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت) نہیں فرمائے گا۔

۵۴۲۲ - وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْرُ ثِيَابَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. البخاری (۵۷۹۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۵۴۲۳ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِنَارٍ وَ جَبَلَةَ بْنِ سُوَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ. البخاری (۵۷۹۱) النسائی (۵۳۴۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تکبر سے کپڑا لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت) نہیں فرمائے گا۔

۵۴۲۴ - وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۷۵۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے

۵۴۲۵ - وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ

رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، پھر اس کی مثل روایت ہے، البتہ اس میں ”ثياب“ کا لفظ ہے۔

حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثِيَابَهُ، مسلم، تحفة الاشراف (۶۷۵۶)

مسلم بن یناق بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو چادر گھسیٹ کر چلتے ہوئے دیکھا، حضرت ابن عمر نے اس سے پوچھا: تم کس قبیلہ سے ہو؟ اس نے اپنا نسب بیان کیا، وہ شخص بنو لیث سے تھا، حضرت ابن عمر نے اس کو پہچان لیا اور کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: جو شخص محض تکبر کے ارادہ سے چادر لٹکائے گا (یا گھسیٹ کر چلے گا) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔

۵۴۲۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَاقٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ وَمَنْ أَنْتَ فَأَنْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي كَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَذْنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مسلم، تحفة الاشراف (۷۴۵۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے، ایک روایت میں ہے: جس نے اپنی چادر گھسیٹی اور کپڑے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۴۲۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ (يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ) ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ (يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ) كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَنَاقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمِ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رَوَايَتِهِمْ جَمِيعًا مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُولُوا تَوْبَةً، مسلم، تحفة الاشراف (۷۴۵۶)

عباد بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے نافع بن عبد الحارث کے غلام مسلم بن یسار کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ سوال کریں کہ جو شخص تکبر سے چادر لٹکاتا ہو کیا انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔

۵۴۲۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَالْقَاطِطُ مَتَقَارِبَةً قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مسلم، تحفة الاشراف (۷۴۴۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا درآں حالیہ میری چادر لٹک رہی تھی آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ! اپنی چادر اوپر کرلو۔

۵۴۲۹ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي إِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا

میں نے اپنی چادر اوپر کی آپ نے فرمایا: اور زیادہ کر لو میں نے اور زیادہ اوپر کی پھر میں اس کو اوپر کرتا رہا حتیٰ کہ بعض لوگوں نے عرض کیا: کہاں تک اوپر کرے آپ نے فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے ایک شخص کو چادر گھسیٹ کر چلتے ہوئے دیکھا، وہ شخص بحرین کا امیر تھا، وہ شخص زمین پر پیر مار مار کر کہہ رہا تھا: امیر آ گیا، امیر آ گیا، حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اتراتے ہوئے اپنی چادر لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں کرے گا۔

ابن جعفر کی روایت میں ہے: مروان نے حضرت ابو ہریرہ کو مدینہ کا حاکم بنایا تھا اور ابن ثنی کی روایت میں ہے: حضرت ابو ہریرہ مدینہ کے حاکم تھے۔

کپڑوں پر اترانے یا اکڑ کر چلنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے سر کے بالوں اور اپنی پہنی ہوئی چادروں پر اتراتا ہوا جا رہا تھا، اچانک اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔

امام مسلم نے کہا: تین سندوں کے ساتھ اس حدیث کی مثل مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

عَبْدَ اللَّهِ أَرْفَعُ لِأَرْكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى آيْنٍ فَقَالَ أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ. مسلم، تحفة الاشراف (۷۲۸۹)

۵۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ (وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ) قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ زَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ زَارَهُ بَطْرًا. بخاری (۵۷۸۸) مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۳۸۹)

۵۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ رِكَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرُوانٌ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَسْتَخْلِفُ عَلَى الْمَدِينَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۳۸۹)

۱۰- بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَحُّرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهِ بِشَيْءٍ

۵۴۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجَمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ (يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جَمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۳۷۸)

۵۴۳۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحَوِ هَذَا. البخاری (۵۷۸۹)

۵۴۳۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنی دو چادریں پہن کر اتراتا ہوا جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص دو چاروں میں اتراتا ہوا جا رہا تھا۔ اس کے بعد اس کی مثل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص ایک حلہ میں اتراتا ہوا چل رہا تھا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: جاؤ اپنی انگوٹھی کو اٹھا لو اور اس سے نفع

الْحَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ بِمِشْيِ فِي بُرْدِيهِ قَدْ أَعَجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۰۲)

۵۴۳۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بُرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۸۶)

۵۴۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخَّرُ فِي حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۶۵)

۱۱- بَابُ تَحْرِيمِ خَاتِمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

۵۴۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نُهَيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ.

البخاری (۵۸۶۴) النسائی (۵۲۸۸-۵۲۸۹)

۵۴۳۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۵۴۳۷)

۵۴۳۹ - وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَسَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ

حاصل کرو اس نے کہا: خدا کی قسم! جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو اس کو میں کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی آپ اس کو پہنتے وقت اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے سولوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں پھر نبی ﷺ منبر پر بیٹھے اور اس انگوٹھی کو اتار دیا آپ نے فرمایا: میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا تو نگینہ کا رخ اندر کی طرف کر لیتا تھا پھر آپ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا: بخدا! میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

امام مسلم نے چار سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سونے کی انگوٹھی کے متعلق نبی ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا تھا۔

امام مسلم نے تین سندوں کے ساتھ سونے کی انگوٹھی کے متعلق نبی ﷺ کی یہ حدیث روایت کی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے چاندی کی انگوٹھی پہننے کا بیان جس کا نقش ”محمد رسول اللہ“ تھا اور آپ کے بعد خلفاء کے انگوٹھی پہننے کا بیان

فَجَعَلَهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۳۳۷)

۵۴۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ قَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَاجْعَلُ قَصَّهُ مِنْ دَاخِلِ قَرْمِي بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَبَدَأَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَلَفَظَ الْحَدِيثَ لِيَحْيَى. البخاری (۶۶۵۱) الترمذی (۵۳۰۵)

۵۴۴۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى.

البخاری (۵۸۶۵) الترمذی (۵۳۰۸-۵۲۳۰)

۵۴۴۲ - وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ (يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضَ) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ح وَحَدَّثَنَا هُرُونُ الْأَبْلَسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أُسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ. الترمذی (۱۷۴۱)

۱۲ - بَابُ لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ نَقَّشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، پہلے وہ آپ کے ہاتھ میں تھی، پھر حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ حضرت عثمان کے ہاتھ سے وہ اریس کے کنویں میں گر گئی، اس انگوٹھی پر یہ نقش تھا: محمد رسول اللہ ابن نمیر کی روایت میں ہے: وہ ایک کنویں میں گر گئی اور اس کنویں کا نام نہیں لیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی، پھر آپ نے اس کو پھینک دیا، پھر آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنائی، اس میں یہ نقش تھا: ”محمد رسول اللہ“ اور فرمایا: کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح نہ کھدوائے، جب آپ اس انگوٹھی کو پہنتے تو انگوٹھی کے نگینہ کو ہتھیلی کے رخ کر لیا کرتے تھے اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معقیب کے ہاتھ سے چاہ اریس میں گر گئی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی، اس میں نقش تھا: ”محمد رسول اللہ“ اور لوگوں سے فرمایا: میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی ہے اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ کو نقش کرایا ہے، اس نقش کی طرح کوئی شخص نقش کندہ نہ کرائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ کا ذکر نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کے انگوٹھی بنوانے کا بیان
جب آپ نے محمی ممالک کی طرف

۵۴۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بئرِ أَرَيْسٍ نَفْسُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتَّى وَقَعَ فِي بئرِ أَرَيْسٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ الْبَخَارِيُّ (۵۸۷۳)

۵۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَالْفُطْرَلَايِي بِكْرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ قَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِ خَاتَمِي هَذَا وَ كَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مَعْقِيبٍ فِي بئرِ أَرَيْسٍ.

ابوداؤد (۴۲۱۹) الترمذی (۵۲۳۱-۵۳۰۳) ابن ماجہ (۳۶۳۹)
۵۴۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَ أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ قَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَ نَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِهِ. الْبَخَارِيُّ (۵۸۷۷)

۵۴۴۶ - وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ عُكَيْلَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

الترمذی (۵۲۹۶) ابن ماجہ (۳۶۴۰)

۱۳ - بَابُ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا
لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ

خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (شاہ) روم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا: وہ لوگ اس خط کو نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو، تب رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں وہ سفید انگوٹھی ہے اور اس پر ”محمد رسول اللہ“ کا نقش کندہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عجمیوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا، آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ صرف اس خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، اس میں ”محمد رسول اللہ“ کا نقش کندہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا، آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ صرف اس خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، اس میں ”محمد رسول اللہ“ کا نقش کندہ تھا۔

انگوٹھیاں اتار پھینکنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی، پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی کو پھینک دیا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو پھینک دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی

۵۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ كَانَتْ أَنْظَرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَفْسُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

البخاری (۶۵-۲۹۳۸-۵۸۷۵-۷۱۶۲) النسائی (۵۲۱۶-۵۲۹۳) ۵۴۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مَعَادُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ قَالَ كَانَتْ أَنْظَرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ. الترمذی (۲۷۱۸)

۵۴۴۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَفِيصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا حَلَقْتُهُ فِصَّةً وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۶۳)

۱۴- فِي طَرَحِ الْخَوَاتِمِ

۵۴۵۰ - حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَيْسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

البخاری (۵۸۶۸) ابوداؤد (۴۲۲۱)

۵۴۵۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ

ایک انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنا کر پہن لیں، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی کو پھینک دیا تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

چاندی کی انگوٹھی میں سیاہ نگینہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دائیں ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی تھی، اس میں حبشی نگینہ تھا آپ نگینہ کو تھیلی کے رخ رکھا کرتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی

پہننے کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی یہ کہہ کر انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھوٹی کی طرف اشارہ کیا۔

أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَبَسُوهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ. البخاری (۵۸۶۸)

۵۴۵۲ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۴۵۱)

۱۵- بَابُ فِي خَاتَمِ الْوَرَقِ فَصَّهُ حَبَشِيٌّ

۵۴۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا.

البخاری (۵۸۶۸) ابوداؤد (۴۲۱۶) الترمذی (۱۷۳۹) النسائی

(۵۲۱۱-۵۲۱۲-۵۲۹۲-۵۲۹۴) ابن ماجہ (۳۶۴۱-۳۶۴۶)

۵۴۵۴ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى (وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرْقِيُّ) عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبَسَ خَاتَمَ فَصَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ. سابقہ حوالہ (۵۴۵۳)

۵۴۵۵ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى.

سابقہ حوالہ (۵۴۵۳)

۱۶- بَابُ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصِرِ

مِنَ الْيَدِ

۵۴۵۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى. سابقہ حوالہ (۱۴۴۶)

۱۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخْتُمِ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا

۵۴۵۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو
كَرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي
كَرَيْبٍ) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي يَعْزِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ
أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوْ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَدِرْ عَاصِمٌ فِي أَيِّ
الْثَنَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِي الْقَسِي وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى
الْمَيَاثِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِي فَيُثَابُ مُضْلَعَةً يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ
وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَأَنَّكَ تَجْعَلُهُ
النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْأَرْجَوَانِ.

البخاری (۵۸۳۸) ابوداؤد (۴۲۲۵) الترمذی (۱۷۸۶) النسائی

(۵۳۹۱-۵۲۲۶-۵۲۲۷-۵۳۰۱-۵۳۰۲) ابن ماجہ (۳۶۴۸)

۵۴۵۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ ابْنِ لَاحِقٍ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا
فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِتَحْوِهِ.

سابقہ حوالہ (۵۴۵۷)

۵۴۵۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى
أَوْ نَهَانِي يَعْزِي النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۵۴۵۷)

۵۴۶۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخْتَمَ فِي أَصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ
فَأَوَّمَا إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا. سابقہ حوالہ (۵۴۵۷)

۱۸- بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ

۵۴۶۱- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ

درمیانی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت کا بیان

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے اس انگلی اور اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا، راوی کو یہ یاد نہیں رہا کہ حضرت علی نے کون سی دو انگلیاں بتائی تھیں، اور مجھے قسی (ریشم کی ایک قسم) پہننے سے اور ریشمی گدوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا، قسی وہ چار خانے والے کپڑے ہیں جو مصر اور شام سے آتے ہیں اس میں کچھ شبیمیں ہوتی ہیں اور ریشمی گدے وہ ہیں جن کو عورتیں اپنے شوہروں کے لیے پالان پر بچھاتی ہیں، جیسے ارجوانی چادریں ہوتی ہیں۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی نے نبی ﷺ کی اس روایت کو بیان کیا ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے منع فرمایا، اس کے بعد مثل سابق ہے۔

ابو بردہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا، حضرت علی نے درمیانی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

جوتیاں پہننے کا استحباب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں گئے وہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بہ کثرت جوتیاں پہنا کرو کیونکہ جب تک کوئی شخص

فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ.

جوتیاں پہنے رہے وہ (حکماً) سوار رہتا ہے۔

مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۴۸)

ف: یعنی جو شخص جوتیاں پہنے گا وہ مشقت اور تھکاوٹ کے کم ہونے اور پیروں کی سلامتی میں سوار کے مشابہ ہوگا، کیونکہ جوتیاں پہننے سے اس کے پیر کیل کاٹنے اور تکلیف دہ چیزوں کے چھینے سے محفوظ رہیں گے، اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امیر کے لیے لشکر کی خیر خواہی کرنا مستحب ہے۔

دائیں پاؤں میں پہلے جوتی پہننے اور بائیں
پاؤں سے پہلے جوتی اتارنے کا استحباب اور
ایک جوتی پہن کی چلنے کی کراہت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جوتی پہنے تو دائیں پیر سے ابتداء کرے اور جب جوتی اتارے تو بائیں (پیر) سے ابتداء کرے اور دونوں جوتیاں پہنے یا دونوں جوتیاں اتار دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایک جوتی میں نہ چلے دونوں جوتیاں پہنے یا دونوں جوتیاں اتار دے۔

ابو رزین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے انہوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر فرمایا: سنو! کیا تم یہ بیان کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہوں تاکہ تم ہدایت پا جاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اس کو ٹھیک کرنے سے پہلے دوسری جوتی نہ پہنے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۱۹ - بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ فِي الْيُمْنَى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرَى أَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ

۵۴۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ (يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْدُ بِالْيُمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَكِدْ بِالشِّمَالِ وَلْيُعْلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْلَعَهُمَا جَمِيعًا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۳۷۷)

۵۴۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُعْلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْلَعَهُمَا جَمِيعًا.

البخاری (۵۸۵۶) ابوداؤد (۴۱۳۶) الترمذی (۱۷۷۴)

۵۴۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ) قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا أَنْتُمْ تَحَدَّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَتَهَدَّوْا وَأَضَلَّ الْأَوَائِي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا. النسائي (۵۳۸۵)

۵۴۶۵ - وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۴۴۳)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: ان احادیث سے تین مسائل معلوم ہوئے:

(۱) جوتی پہننے میں دائیں پیر سے ابتداء کرے اسی طرح ہر مکرم چیز میں دائیں طرف سے ابتداء کرے، مثلاً موزہ یا شلوار پہننے میں، سرمنڈانے میں، کنگھی کرنے میں، مونچھیں کاٹنے میں، مسواک کرنے، سرمہ لگانے اور ناخن کاٹنے میں، اسی طرح وضو، غسل اور تیمم میں، مسجد میں دخول اور بیت الخلاء سے خروج میں، صدقہ دینے میں اور اچھی چیز دینے یا لینے میں دائیں جانب سے ابتداء کرے۔

(۲) جو چیز عزت اور کرامت کی ضد ہو اس میں بائیں طرف سے ابتداء کرے، مثلاً جوتی، موزہ اور شلوار اتارنے میں، مسجد سے خروج اور بیت الخلاء میں دخول کے وقت اور اسی طرح کے دیگر ناپسندیدہ کاموں میں۔

(۳) بلا عذر ایک جوتی یا ایک موزہ پہننا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ وقار کے خلاف ہے اور یہ سب امور مستحب ہیں۔

۲۰- بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ

ایک کپڑے میں صماء اور احتباء کی

ممانعت

وَالْإِحْتِبَاءُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے اور ایک جوتی پہن کر چلنے صماء پہننے اور ایک کپڑے میں احتباء سے منع فرمایا درآں حالیکہ اس کی شرمگاہ کھل جائے۔

۵۴۶۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتِمَلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۹۳۵)

ف: صماء کا معنی یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص تہبند باندھ کر اس کے پلو کو سامنے یا پیچھے سے اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لے جس سے اس کی شرمگاہ کھل جائے اور احتباء کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا (تہبند یا قمیص) پہن کر اکٹروں بیٹھ جائے یاں طور کہ اس کی سرین زمین پر ہو اور گھٹنوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ باندھ لے اس طرح بیٹھنے سے بھی شرمگاہ کھلنے کا خدشہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتی کو پہن کر نہ چلے حتیٰ کہ اس جوتی کو ٹھیک کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک کپڑے میں احتباء نہ کرے اور نہ ایک کپڑے کو بطور صماء پہنے۔

۵۴۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ أَوْ مِنْ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَاءَ.

ابوداؤد (۴۱۳۷)

چپ لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے کی ممانعت کا بیان

۲۱- بَابُ فِي مَنَعِ الْإِسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ أَحَدِي الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں صماء اور احتباء سے منع فرمایا اور چٹ لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک جوتی پہن کر نہ چلو اور ایک چادر میں بطور احتباء نہ بیٹھو اور بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اور بطور صماء کپڑا نہ پہنو اور چٹ لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر نہ رکھو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص چٹ لیٹ کر اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھتے ہوئے
چٹ لیٹنے کی اباحت کا بیان

عباد بن نمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چٹ لیٹے ہوئے دیکھا در آں حالیکہ آپ نے ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں۔

۵۴۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلِقٌ عَلَى ظَهْرِهِ. ابوداؤد (۴۸۶۵) الترمذی (۲۷۶۷) النسائی (۵۳۵۷)

۵۴۶۹ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَاءَ وَلَا تَضَعُ أَحَدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلَقَيْتَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۵۶)

۵۴۷۰ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ (يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْطَسِ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَلِقِينَ أَحَدُكُمُ ثُمَّ يَضَعُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۸۱)

۲۲- بَابُ فِي إِبَاحَةِ الْإِسْتِلْقَاءِ، وَوَضْعِ أَحَدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

۵۴۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضْعًا أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. البخاری (۴۷۵-۵۹۶۹-۶۲۸۷) ابوداؤد (۴۸۶۶) الترمذی (۲۷۶۵) النسائی (۷۲۰)

۵۴۷۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ زُهَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالََا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالََا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۴۷۱)

ف: حدیث نمبر ۵۳۶۸، ۵۳۶۹ اور ۵۴۷۰ میں ہے کہ نبی ﷺ نے چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا اور حدیث نمبر ۵۴۷۱ میں ہے: نبی ﷺ مسجد میں چت لیٹے ہوئے تھے درآں حالیکہ آپ نے ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی، علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ممانعت اس حال پر محمول ہے جب اس طرح لیٹنے سے شرمگاہ کھل جائے اور جب یہ خدشہ نہ ہو تو پھر اس طرح لیٹنا جائز ہے اور نبی ﷺ کا لیٹنا اسی طرح تھا اس حدیث میں مسجد میں چت لیٹنے یا ٹیک لگا کر بیٹھنے کا بھی ثبوت ہے۔ قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ نبی ﷺ کسی ضرورت کی بناء پر مسجد میں لیٹے تھے یا تھکاوٹ کی بناء پر یا طلب راحت کے لیے یا کسی اور وجہ سے ورنہ نبی ﷺ عام طور پر مساجد میں اس طرح نہیں بیٹھتے تھے آپ کی نشست عام طور پر چارزانو ہوتی تھی یا آپ اکڑوں یا دوزانو بیٹھتے تھے۔

۲۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّرَعُّفِ لِلرِّجَالِ

مردوں کو زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے سے منع کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زعفرانی رنگ سے منع فرمایا، حماد نے کہا: یعنی مردوں کو۔

۵۴۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابُو الرَّبِيعِ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّرَعُّفِ قَالَ فُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادُ يَعْنِي لِلرِّجَالِ.

ابوداؤد (۴۱۷۹) الترمذی (۲۸۱۵) النسائی (۲۷۰۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرد کو زعفرانی رنگ سے منع فرمایا۔

۵۴۷۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو النَّاقِلُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَابُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ عُثَيْمٍ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَرَعَّفَ الرَّجُلُ.

ابوداؤد (۴۱۷۹) الترمذی (۲۸۱۵م) النسائی (۲۷۰۵)

(۲۷۰۶-۵۲۷۱)

سفید بالوں کو سرخ یا زرد رنگ سے رنگنے کا استحباب اور سیاہ رنگ کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال یا فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ کو لایا گیا یا خود وہ آئے اور ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال ثغامہ (سفید پھولوں) کی طرح سفید تھے تو آپ نے ان کی عورتوں کو یہ حکم دیا کہ ان کی

۲۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ

۵۴۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ بَابِي قُحَافَةً أَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَأْسُهُ وَلَحِيَّتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ أَوْ الثَّغَامَةِ فَأَمَرَ أَوْ فَأَمَرَ بِهِ إِلَى نِسَائِهِ قَالَ غَيْرُوا هَذَا بِشَيْءٍ.

سفیدی کو کسی چیز سے متغیر کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا، ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال ثغامہ (سفید پھولوں) کی طرح سفید تھے نبی ﷺ نے فرمایا: ان کو کسی چیز سے تبدیل کرو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

خضاب لگانے میں یہود کی مخالفت کرنے کا حکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے (یعنی بال نہیں رنگتے) سو تم ان کی مخالفت کرو۔

جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک معین وقت میں ملاقات کا وعدہ کیا، وہ وقت آن پہنچا لیکن جبریل علیہ السلام نہیں آئے اس وقت آپ کے دست اقدس میں ایک عصا تھا آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اپنے وعدہ کی مخالفت نہیں کرتے، پھر آپ نے (ادھر ادھر) دیکھا تو تخت کے نیچے ایک کتے کا پلا دکھائی دیا، آپ نے پوچھا: اے عائشہ! یہ کتا یہاں کب آیا؟ حضرت عائشہ نے کہا: بخدا! مجھے کوئی پتہ نہیں، آپ نے اس کتے کو نکالنے کا حکم دیا سو اس کو نکال دیا گیا، پھر حضرت جبریل آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا، میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا اور تم نہیں آئے، انہوں نے کہا: آپ کے گھر میں جو کتا تھا اس نے مجھ کو داخل ہونے سے

مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۷۴۰)

۵۴۷۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُنْسَى بَابِي فُحَافَةً يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ وَاهَذَا رِبْشِي وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ. ابوداؤد (۴۲۰۴) النسائي (۵۰۹۱)

۲۵۔ بَابُ فِي مُخَالَفَةِ الْيَهُودِ فِي الصَّبْغِ

۵۴۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ. البخاري (۵۸۹۹) ابوداؤد (۴۲۰۳) النسائي (۵۰۸۷-۵۲۵۶) ابن ماجه (۳۶۲۱)

۲۶۔ بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ

۵۴۷۸ - حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصَا فَالْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ انْفَتَحَ إِذَا جَرُوءُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَهُنَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جَبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاعِدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۷۲۲)

روک دیا، ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کا وعدہ کیا اور حدیث سابق کی طرح اس کو مفصل بیان نہیں کیا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت غمزہ اٹھے، حضرت میمونہ نے کہا: یا رسول اللہ! آج میں آپ کو کچھ پریشان دیکھ رہی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل نے آج رات مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ نہیں آئے اور بخدا! انہوں نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی، پھر اس روز سارا دن رسول اللہ ﷺ اسی طرح غمزہ رہے، پھر آپ کے دل میں ایک کتے کے پلے کا خیال آیا، جو ہمارے تخت کے نیچے تھے، آپ نے اس کو نکالنے کا حکم دیا، سو اس کو نکال دیا گیا، پھر آپ نے پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا جہاں وہ کتا تھا، جب شام ہوئی تو حضرت جبرائیل نے ملاقات کی، آپ نے ان سے کہا: تم نے مجھ سے گزشتہ رات ملاقات کا وعدہ کیا تھا، انہوں نے کہا: ہاں! لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتاب یا تصویر ہو، پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، حتیٰ کہ آپ نے چھوٹے باغ کے کتے کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔

۵۴۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جَبْرِئِيلَ وَعَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَطْوِلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۲۲)

۵۴۸۰ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ اسْتَسْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ جَبْرِئِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَهَاوَالَهُ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جُرُوءٌ كَلَبٌ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرِيهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جَبْرِئِيلُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلَبٌ وَلَا صُورَةٌ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ بِأَمْرٍ بِقَتْلِ كَلَبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلَبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ. ابوداؤد (۴۱۵۷) النسائي (۴۲۹۴)

۵۴۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلَبٌ وَلَا صُورَةٌ. البخاری (۳۲۲۵-۳۳۲۲-۴۰۰۲-۵۹۴۹) الترمذی (۲۸۰۴)

النسائي (۴۲۹۳-۵۳۶۲-۵۳۶۳) ابن ماجه (۳۶۴۹)

۵۴۸۲ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

سابقہ حوالہ (۵۴۸۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۵۴۸۳ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدِ بْنُ حَمِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَ ذِكْرِهِ الْأَخْبَارِ فِي الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۵۴۸۱)

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، بسر کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو (دیکھا) ان کے دروازے پر ایک پردہ تھا جس میں تصویر تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ کے پروردہ عبید اللہ خولانی سے کہا: کیا حضرت زید نے پہلے تصویر کے متعلق ہم کو نبی ﷺ کی حدیث بیان نہیں کی تھی؟ عبید اللہ نے کہا: کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا کہ کپڑے پر بنی ہوئی (چھپی ہوئی) تصویریں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

۵۴۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرُكُمْ أَشْتَكِي زَيْدٌ بَعْدَ فَعْدَنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ يَسْتَرِفِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَيْبٍ مِمُّونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ. البخاری (۳۲۲۶-۵۹۵۸) ابوداؤد (۴۱۵۳-۴۱۵۴-۴۱۵۵) النسائی (۵۳۶۵)

بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی تھے اس وقت ان کو حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، بسر کہتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے، جس وقت ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو ان کے گھر پر ایک پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں، میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا: کیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہمیں تصاویر کے متعلق حدیث بیان نہیں کی تھی؟ عبید اللہ نے کہا: حضرت خالد نے کپڑے پر بنی ہوئی تصویروں کو مستثنیٰ کیا تھا، کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: بلکہ انہوں نے اس استثناء کا ذکر کیا تھا۔

۵۴۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَّجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرُ فَمَرَضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعْدَنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ يَسْتَرِفِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ. سابقہ حوالہ (۵۴۸۴)

حضرت زید بن خالد جہنی حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا جگمگے ہوں، حضرت زید کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ یہ (یعنی حضرت ابو طلحہ) یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مورتن (جگمگے) ہوں، کیا آپ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا: نہیں لیکن میں تم سے اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں، میں نے دیکھا کہ آپ کسی جہاد میں تشریف لے گئے، میں نے ایک باتصویر پردہ لے کر دروازہ پر لٹکا دیا، جب آپ آئے اور آپ نے وہ پردہ دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار ہیں، آپ نے اس پردہ کو کھینچ کر پھاڑ دیا یا کاٹ دیا اور آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم نہیں دیا کہ ہم پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں، حضرت عائشہ نے کہا: ہم نے اس کپڑے کو کاٹ کر دو تکیے بنا لیے اور ان میں کھجوروں کی چھال بھر دی، آپ نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں، جب کوئی شخص اندر آتا تو اس کے سامنے یہ تصویریں ہوتیں، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پردہ کو ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی داخل ہوتا ہوں تو اس پردہ کو دیکھتا ہوں اور دنیا کو یاد کرتا ہوں، حضرت عائشہ نے کہا: ہمارے پاس ایک چادر تھی، ہم کہتے تھے کہ اس کے نقوش ریشمی ہیں، ہم اس چادر کو پہنتے تھے۔ یہ حدیث ایک اور سند سے مروی ہے، اس میں یہ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس چادر کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ

۵۴۸۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحَبَابِ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلُ قَالَ فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلُ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأَحَدُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَاخَذْتُ نَمَطًا فَسَرَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ قَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوا الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَشَوْنَهُمَا لِفًا فَلَمْ يَعِْبْ ذَلِكَ عَلَيَّ. سابقہ حوالہ (۵۴۸۴)

۵۴۸۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمْشَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاحِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَوْلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ قَرَأْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قُطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبِسُهَا. الترمذی (۲۴۶۸) النسائی (۵۳۶۸)

۵۴۸۸ - حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ وَ عَبْدِ الْأَعْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدُ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَطْعِهِ.

سابقہ حوالہ (۵۴۸۷)

۵۴۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا

ﷺ ایک سفر سے واپس آئے، میں نے دروازے پر ایک ریشمی پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصویریں تھیں، آپ نے اس کو اتارنے کا حکم دیا سو میں نے اس کو اتار دیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کی ہیں۔

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۶۸۳۶)

۵۴۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ قَدَمٍ مِنْ سَفَرٍ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۰۸۴-۱۷۲۷۳)

۵۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مُتَسْتَرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةُ فَتْلُونَ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ الشَّرَّ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ.

البخاری (۶۱۰۹) النسائی (۵۳۷۲)

۵۴۹۲۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَ بِبِدِهِ. سابقہ حوالہ (۵۴۹۱)

۵۴۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا أَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ.

سابقہ حوالہ (۵۴۹۱)

۵۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ (وَالْكَفْظُ لَزُهَيْرٍ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلُ فَلَمَّا رَأَاهُ هَتَكَهُ وَتَلَوْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ میں نے ایک تصویروں والا پردہ لٹکایا ہوا تھا، آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا، پھر آپ نے اس پردہ کو پھاڑ دیا، پھر فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی مشابہت کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس کے بعد مثل سابق ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس پردہ کو پھاڑ دیا۔

امام مسلم نے دو سندیں ذکر کی ہیں، اس حدیث میں ”ان اشد الناس عذاباً“ ہے ”من“ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میں نے اپنے طاق پر ایک تصویر والا پردہ لٹکایا ہوا تھا، جب آپ نے اس پردہ کو دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا، آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے

نزدیک سب سے زیادہ عذاب کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی مشابہت کریں گے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ہم نے اس پردہ کو کاٹ دیا اور اس کے ایک یا دو تکیے بنا دیئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک تصویروں والا کپڑا تھا جو طاق پر لٹکا ہوا تھا، نبی ﷺ اس طرف نماز پڑھتے تھے آپ نے فرمایا: اس کو ایک طرف کر دو میں نے اس کے تکیے بنا لیے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے، درآں حالیکہ میں نے ایک تصویروں والا پردہ لٹکایا ہوا تھا، آپ نے اس کو ہٹا دیا اور میں نے اس کے دو تکیے بنا لیے۔

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک تصویر والا پردہ لٹکایا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے اس پردہ کو اتار دیا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے دو تکیے بنا لیے، (جب راوی نے یہ حدیث بیان کی تو) ایک شخص نے اس مجلس میں کہا جس کا نام ربیع بن عطاء تھا: کیا تم نے ابو محمد سے یہ سنا ہے کہ حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان تکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا: نہیں، لیکن میں نے قاسم بن محمد سے یہ سنا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک تصویروں والا تکیہ خریدا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس گدے کو دیکھا تو آپ دروازہ پر کھڑے رہے اور اندر داخل

وَجْهَهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاهُونَ بِحَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ رِسَادَةً أَوْ رِسَادَتَيْنِ.

البخاری (۵۹۵۴) النسائی (۵۳۷۱)

۵۴۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٍ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ آخِرُ بَيْتِي قَالَتْ فَأَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَرِسَادَةً.

النسائی (۵۳۶۹-۷۶۰)

۵۴۹۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۵۴۹۵)

۵۴۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَحَاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وَرِسَادَتَيْنِ. مسلم تہذیب الاثراف (۱۷۴۸۱)

۵۴۹۸ - وَحَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَرِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لِيَكُنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ. النسائی (۵۳۷۰)

۵۴۹۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

نہیں ہوئے اور میں نے آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کیے، حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول سے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ گناہ کیسا ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا: میں نے اس کو آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جن چیزوں کو تم نے بنایا تھا اب ان کو زندہ کرو پھر فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہوں ان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

امام مسلم نے پانچ مختلف سندوں کے ساتھ اس روایت کو ذکر کیا ہے، ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے ان کے دو تکیے بنا لیے جن پر آپ گھر میں آرام فرماتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ ان تصویروں کو بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا: جن کو تم نے بنایا تھا ان کو اب زندہ کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ أَوْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهِ رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَالَ هَذِهِ التَّمْرِقَةُ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقَعْدُ عَلَيْهَا وَتُوسِدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ.

بخاری (۲۱۰۵-۳۲۲۴-۵۱۸۱-۵۹۷۵-۵۹۶۱)

۵۵۰۰ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْإِيلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ اسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَخِي الْمَاجِشُونَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَمَّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُونَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مَرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ. سابقہ حوالہ (۵۴۹۹)

۵۵۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي سَيِّبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ (وَالْكَفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

مسلم، تجلہ الاشراف (۸۰۰۰-۸۰۷۷-۸۲۱۰)

۵۵۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ يَعْنِي

ابْنُ عَلِيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ تَارْفَعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَارْفَعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(بخاری (۷۵۵۸) النسائی (۵۳۷۶))

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ
عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۰۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَشَجُّ إِنْ.

(بخاری (۵۹۵۰) النسائی (۵۳۷۹))

ابو معاویہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سب سے
زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۰۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَنَّ
مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ وَحَدَّثَنَا
سُفْيَانُ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ سَابِقَهُ حَوَالَهُ (۵۵۰۳)

مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں کہ میں مسروق کے ساتھ
ایک مکان میں تھا جس میں مریم کی مورتیں (مجسمے) تھیں۔
مسروق نے کہا: یہ کسریٰ کی مورتیں (مجسمے) ہیں، میں نے کہا:
نہیں یہ مریم کی مورتیں (مجسمے) ہیں، مسروق نے کہا: میں نے
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ رسول
اللہ ﷺ یہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ
عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۰۵ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ
صَبِيحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ
فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَاثِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَا هَذَا تَمَاثِيلُ
مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الْمُصَوِّرُونَ. سَابِقَهُ حَوَالَهُ (۵۵۰۳)

سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا: میں تصویریں
بناتا ہوں، آپ ان کے متعلق مجھے فتویٰ دیں، حضرت ابن
عباس نے کہا: میرے قریب آؤ وہ قریب ہوا، پھر فرمایا: میرے
قریب آؤ وہ (مزید) قریب آیا، آپ نے اس کے سر پر
ہاتھ رکھ کر فرمایا: میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سنانا
ہوں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے

۵۵۰۶ - (قَالَ مُسْلِمٌ) فَرَأَتْ عَلِيَّ نَصْرَ بْنَ عَلِيٍّ
الْجَهْضَمِيَّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّورَ فَأَفْتِنِي
فِيهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتَّى
وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي

تھے: ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے اور اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلہ میں ایک جاندار بنوایا جائے گا جو اس کو جہنم میں عذاب دے گا، حضرت ابن عباس نے فرمایا: اگر تم نے ضرور تصویر بنانی ہے تو درختوں کی اور بے جان چیزوں کی تصویر بناؤ، نصر بن علی نے اس حدیث کو مقرر رکھا۔

نصر بن انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ فتویٰ دیتے تھے اور یہ نہیں کہتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، حتیٰ کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں، حضرت ابن عباس نے اس سے کہا: قریب آؤ وہ شخص قریب آیا، حضرت ابن عباس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے: جس شخص نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی اس کو اس بات کا مکلف کیا جائے گا کہ وہ اس میں قیامت کے دن روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔

نصر بن انس کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی۔

ابوزرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، انہوں نے اس گھر میں تصویریں دیکھیں تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ان سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو میرے پیدا کرنے کی مثل مخلوق بناتے ہیں، اچھا وہ ایک ذرہ ایک دانہ یا ایک جو ہی پیدا کر کے دکھائیں۔

ابوزرہ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو ہریرہ مدینہ میں ایک گھر میں گئے جو سعید یا مروان کے لیے بنایا جا رہا تھا، وہاں انہوں نے ایک مصور کو گھر میں تصویریں بناتے ہوئے دیکھا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، اور مثل سابق حدیث ذکر کی۔ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ جو کا دانہ پیدا

النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهَا فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَابِدًا فَأَعْلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَأَقْرِ بِهِ نَصْرَ بْنَ عَلِيٍّ. البخاری (۲۲۲۵)

۵۵۰۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّورَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَدْنُهُ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلِفَ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ يَنْفَخُ.

البخاری (۲۲۲۵-۵۹۶۳) النسائی (۵۳۷۳)

۵۵۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۵۵۰۷)

۵۵۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَابُو كُرَيْبٍ وَالْفَاظِلُ مِتْقَارِبَةً قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً. البخاری (۵۹۵۳-۷۵۵۹)

۵۵۱۰ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً. سابقہ حوالہ (۵۵۰۹)

کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مورتیں (جسے) یا تصاویر ہوں۔

سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رحمت کے) فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔

اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنے کی ممانعت

حضرت ابو بکر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد بھیجا، عبد اللہ بن ابوبکر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: لوگ اپنی سونے کی جگہوں میں تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے اونٹ کی گردن سے تانت کا ہار یا فرمایا ہار کاٹ دیا جائے، امام مالک کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ لوگ نظر لگنے کے ڈر سے یہ ہار ڈالتے تھے۔

۵۵۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَائِيلٌ أَوْ تَصَاوِيرٌ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۷۹)

۲۷- بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ

وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

۵۵۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ مَقْصِلٍ حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۵۹۲)

۵۵۱۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي) كِلَاهُمَا عَنْ سَهْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. الترمذی (۱۷۰۳)

۵۵۱۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْجَرَسُ مَرَامِيرُ الشَّيْطَانِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۸۳)

۲۸- بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةٍ

الْوَتْرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ

۵۵۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَنْقَسُونَ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أَرَأَيْتَ ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ.

البخاری (۳۰۰۵) ابوداؤد (۲۵۵۲)

۲۹- بَابُ التَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ

۵۵۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ. الترمذی (۲۷۱۰)

۵۵۱۷- وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۵۵۱۶)

۵۵۱۸- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ آغِيْن حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۵۷)

۵۵۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ لَا اسْمَ إِلَّا فِي أَفْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاغِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُوِيَ الْجَاغِرَتَانِ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۵۱۰)

۳۰- بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْأَدَمِيِّ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ

۵۵۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْعُلَامَ فَلَا يُصَيِّبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُو بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْنِكُكَ قَالَ فَعَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ حِمِيصَةٌ جَوْتِيَّةٌ وَهُوَ

جانوروں کے منہ پر مارنے اور منہ کو داغنے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا یہ حدیث بھی مثل سابق ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ کو داغا گیا تھا آپ نے فرمایا: جس نے اسے داغا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا آپ نے اس کو برا فعل قرار دیا آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں صرف اس عضو کو داغنا ہوں جو چہرے سے بہت دور ہو پھر آپ نے اپنے گدھے کو داغنے کا حکم دیا سو اس کی سرین کو داغا گیا اور سب سے پہلے آپ نے ہی (جانور کی) سرین کو داغا تھا۔

حیوانوں کے منہ کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے کو داغنے کا جواز

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ام سلیم کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے انس! اس بچہ کا دھیان رکھو یہ کوئی چیز کھانے نہ پائے حتیٰ کہ صبح تم اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور آپ بطور گھٹی کوئی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں، حضرت انس

بِسْمِ الظَّهَرِ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

(بخاری (۵۴۷۰-۵۸۲۴-۵۵۷۹)

کہتے ہیں کہ میں صبح آیا اس وقت آپ (قبیلہ) جونہی کی چادر اوڑھے ہوئے باغ میں تھے اور فتح مکہ میں جوائنٹ حاصل ہوئے تھے آپ ان کو داغ رہے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ان کی ماں کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ لوگ گھٹی کے لیے اس بچہ کو نبی ﷺ کے پاس لے گئے اس وقت نبی ﷺ بکریوں کے بازو میں بکریوں کو داغ رہے تھے شعبہ کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ حضرت انس نے کہا تھا کہ آپ بکریوں کے کانوں کو داغ رہے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بازو میں گئے اس وقت آپ بکریوں کو داغ رہے تھے راوی نے کہا کہ بکریوں کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں داغ کر علامت بنانے کا ایک آلہ دیکھا آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

سر پر کچھ بال رکھنے اور کچھ کٹانے کی ممانعت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا میں نے نافع سے پوچھا: قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بچے کے سر کے بعض حصہ کو منڈایا جائے اور بعض حصہ کو ترک کر دیا جائے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اور اس

۵۵۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّهُ حَبْنٌ وَلَدَتْ أَنْطَلِقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكُمُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرْبِدٍ يَسْمُ عَنْمًا قَالَ شُعْبَةُ وَكَثُرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ فِي أَذَانِهَا.

(بخاری (۵۵۴۲) ابوداؤد (۲۵۶۳) ابن ماجہ (۳۵۶۵)

۵۵۲۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَبِدًا وَهُوَ يَسْمُ عَنْمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي أَذَانِهَا.

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۵۲۱)

۵۵۲۳ - حَدَّثَنَا هُرُوفُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْيَمِيسِ وَهُوَ يَسْمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ. (بخاری (۱۵۰۲)

۳۱- بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ

۵۵۲۴ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى (بَعْنَى ابْنِ سَعِيدٍ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضُهُ. (بخاری (۵۹۲۰-۵۹۲۱) ابوداؤد (۴۱۹۳) انسائی

(۵۰۶۵-۵۲۴۵-۵۲۴۶) ابن ماجہ (۳۶۳۷)

۵۵۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

میں قزع کی تفسیر کو عید اللہ کا قول قرار دیا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں اور دونوں راویوں نے اس حدیث کے ساتھ قزع کی تفسیر بھی بیان کی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کی ہیں۔

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ. سابقہ حوالہ (۵۵۲۴)

۵۵۲۶ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُطْفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ (يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَالْحَقَّ التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ. سابقہ حوالہ (۵۵۲۴)

۵۵۲۷ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۷۷۵۶)

۳۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطَّرَقَاتِ وَاعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ

راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو! صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھے بغیر کوئی چارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم (راستہ میں) بیٹھے بغیر نہ مانو، تو راستہ کا حق ادا کرو، صحابہ نے عرض کیا: راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نگاہیں پست رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

۵۵۲۸ - حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا كُنَّا وَالْجُلُوسُ فِي الطَّرَقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدُّنَهُنَّ مَجَالِسَنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا آيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

بخاری (۲۴۶۵-۶۲۲۹) ابوداؤد (۴۸۱۰-۵۶۱۳-۵۶۱۴)

۵۵۲۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۵۲۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

۳۳- بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ
وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ
وَالتَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ
وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللَّهِ

۵۵۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ
أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيْسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ
شَعْرُهَا أَفَاصِلُهُ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

البخاری (۵۹۳۶-۵۹۴۱) الترمذی (۵۱۰۹-۵۲۶۵) ابن

ماجہ (۱۹۸۸)

۵۵۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ ح
وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبْدَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ أَخْبَرَنَا اسْوَدُ
بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةً
فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا. سابقہ حوالہ (۵۵۳۰)

۵۵۳۲ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا
حَبَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي
زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا
أَفَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَآهَا. البخاری (۵۹۳۵)

۵۵۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ
صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ
تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرَضَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا

مصنوعی بال لگانے، لگوانے، گودنے، گدوانے
اور پلکوں کے بال نوچنے، نچوانے، دانتوں کو
کشادہ کرنے اور اللہ کی خلقت میں
تبدیلی کرنے کی ممانعت

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ
نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا
رسول اللہ! میری لڑکی دہن بنی ہے اور اس کو چچک نکل آئی ہے
جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا میں اس کے
بالوں کے ساتھ بال ملا کر پیوند کر دوں؟ آپ نے فرمایا: بال
جوڑنے اور بال جڑوانے والی پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی چار سندیں بیان کی ہیں
وکیع اور شعبہ کی روایت میں ”فتمرط شعرها“ کے الفاظ
ہیں۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ
نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا:
میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے، اس کے بال جھڑ گئے ہیں،
اس کا شوہر بالوں کو پسند کرتا ہے، یا رسول اللہ! کیا میں اس کے
بالوں کے ساتھ دوسرے بال پیوند نہ کروں؟ آپ نے اس
سے منع فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار کی
ایک لڑکی نے شادی کی اور وہ بیمار ہو گئی، جس سے اس کے بال
جھڑ گئے، لوگوں نے اس کے بالوں میں پیوند کرانے کا ارادہ کیا،
انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا، آپ
نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور جوڑ لگوانے والی پر لعنت
فرمائی۔

فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ
وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. البخاری (۵۲۰۵-۵۹۳۴) النسائی (۵۱۱۲)

۵۵۳۴ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
الْحُبَابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ
بْنِ يَسَاقٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ
الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاتَتْ
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا أَفَاصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَاتِ. سابقہ حوالہ (۵۵۳۳)

۵۵۳۵ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ لَعَنَ الْمُؤَصِّلَاتِ. سابقہ حوالہ (۵۵۳۳)

۵۵۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي
ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (وَاللَّفْظُ
لِزُهَيْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ
الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأِشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

البخاری (۵۹۴۷) ابوداؤد (۴۱۶۸) الترمذی (۲۷۸۳)

النسائی (۵۱۱۱-۵۲۶۴) ابن ماجہ (۱۹۸۷)
۵۵۳۷ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا
يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. البخاری (۵۹۴۲)

۵۵۳۸ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لِاسْحَقَ) أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَائِشِمَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَوِّصَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُغِيرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَلَغَ
ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ
تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ
لَعَنْتَ الْوَائِشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَوِّصَاتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انصار کی
ایک عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی، پھر وہ لڑکی بیمار ہو گئی اور
اس کے بال جھڑ گئے، وہ عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئی اور عرض کیا کہ اس کا خاوند اس (کو بلانے) کا قصد کرتا
ہے، کیا میں اس کے بالوں کو جوڑ لگا دوں؟ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: جوڑ لگانے والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس
میں بھی ہے کہ جوڑ لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے جوڑ لگانے والی، جوڑ لگوانے والی، گودنے والی
اور گودانے والی پر لعنت کی ہے۔

امام مسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
حسب سابق روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ گودنے والیوں، گودانے والیوں، بالوں کو نوچنے والیوں،
نچوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے
والیوں اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر اللہ کی
لعنت ہے، یہ حدیث بنو اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو ام
یعقوب کہا جاتا تھا، وہ قرآن مجید پڑھتی تھی، اس نے حضرت
ابن مسعود کے پاس آ کر کہا: میرے پاس آپ کی یہ کیسی
روایت پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والی اور گودانے والی اور

بال نوچنے والی اور حسن کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ کی خلقت (بناوٹ) کو تبدیل کرنے والی پر لعنت کی ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ نے لعنت کی ہے، حالانکہ وہ لعنت اللہ کی کتاب میں ہے اس عورت نے کہا: میں نے تو پورا قرآن مجید پڑھا ہے، میں نے تو اس میں یہ لعنت نہیں دیکھی، حضرت ابن مسعود نے فرمایا: اگر تم قرآن مجید کو پڑھتیں تو ضرور اس لعنت کو پا لیتیں، اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: ”(ترجمہ:) اور رسول تم کو جو (احکام) دیں ان کو مانو اور جن کاموں سے تم کو روکیں ان سے باز رہو۔“ اس عورت نے کہا: میرا خیال ہے کہ ان ممنوعہ کاموں میں سے کچھ کاموں کو تو آپ کی زوجہ بھی کرتی ہیں، حضرت ابن مسعود نے فرمایا: جاؤ جا کر دیکھ لو وہ عورت حضرت عبد اللہ کی زوجہ کے پاس گئی تو وہاں ان میں سے کوئی چیز نہیں دیکھی، پھر آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے ان میں سے کوئی چیز نہیں دیکھی، حضرت ابن مسعود نے فرمایا: اگر وہ ان ممنوعہ کاموں کو کرتی تو ہم اس سے جماعت نہ کرتے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، سفیان کی روایت میں ”واشمات“ اور ”مستوشمات“ ہے اور مفصل کی روایت میں ”واشمات“ اور ”موشومات“ ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں ام یعقوب کے ذکر کو ترک کر کے نبی ﷺ کی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَالِي لَا أَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَنْ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى أَمْرَاتِكَ الْآنَ قَالَ أَذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى أُمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُحَامِعْهَا.

البخاری (۴۸۸۶-۴۸۸۷-۵۹۳۱-۵۹۳۹-۵۹۴۳)

۵۹۴۴م-۵۹۴۸ (ابوداؤد (۴۱۶۹) الترمذی (۲۷۸۲) النسائی (۵۱۱۴-۵۲۶۷) ابن ماجہ (۱۹۸۹))

۵۵۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ (وَهُوَ ابْنُ مَهْلَهْلٍ) كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوشُومَاتِ. سابقہ حوالہ (۵۵۳۸)

۵۵۴۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَصِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ.

سابقہ حوالہ (۵۵۳۸)

۵۵۴۱ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ (يَعْنِي ابْنَ حَارِثٍ) حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحَوِ حَدِيثَهُمْ.

النسائی (۵۱۱۵-۵۲۶۸-۵۲۷۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورت کو اپنے بالوں میں بالوں کا پیوند کرانے سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۴۲ - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ زَجَرُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۸۵۷)

حمید بن عبد الرحمان بن عوف بیان کرتے ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے حج کیا اس سال حضرت معاویہ نے منبر پر بیٹھ کر بالوں کا ایک چٹلا لیا جو ان کے غلام کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ایسے چٹلوں سے منع فرماتے تھے اور فرمایا: جب بنو اسرائیل کی عورتوں نے اس قسم کے کام شروع کیے تو وہ ہلاک ہو گئے۔

۵۵۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْمَنَبَرِ وَتَنَاولَ فَصَّةً مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِي يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاءَهُمْ. البخاری (۳۴۶۸-۵۹۳۲) ابوداؤد (۴۱۶۷) الترمذی (۲۷۸۱) النسائی (۵۲۶۰)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں البتہ معمر کی حدیث میں یہ ہے کہ بنو اسرائیل کو عذاب دیا گیا۔

۵۵۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُنُسُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِنَّمَا عَذَّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ.

سابقہ حوالہ (۵۵۴۳)

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں آ کر خطبہ دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر فرمایا: مجھے یہ گمان بھی نہ تھا کہ یہود کے سوا کوئی شخص اس قسم کے چٹلے بناتا ہوگا رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے اس کو جھوٹی زیبا نش قرار دیا۔

۵۵۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعِيرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَاهُ الزُّوْرَ.

البخاری (۳۴۸۸) النسائی (۵۱۰۷-۵۲۶۱-۵۲۶۳)

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے ایک دن فرمایا: تم لوگوں نے بری پوشش اختیار کر لی ہے اور نبی

۵۵۴۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا مَعَاذُ (وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

ﷺ نے جھوٹ سے منع فرمایا ہے، پھر ایک شخص ایسی لٹھی لیے ہوئے آیا جس کے سرے پر ایک چیتھڑا تھا حضرت معاویہ نے کہا: سنو! یہی جھوٹ ہے، قتادہ نے اس کی تفسیر میں کہا: یعنی عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے بالوں کو لمبا کر لیتی ہیں۔

قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَحَدْتُمْ زَيْ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصَا عَلَى رَأْسِهَا حِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يُعْنَى مَا يَكْثُرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارُهُنَّ مِنَ الْخِرْقِ سابقہ حوالہ (۵۵۴۵)

جو عورتیں ملبوس ہونے کے باوجود عریاں ہوں گی اور راہِ حق سے متجاوز ہوں گی

۳۴ - بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَّاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں کی دو ایسی قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں دوسری وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی وہ راہِ حق سے ہٹانے والی اور خود بھی ہٹی ہوئی ہوں گی ان کے سر سختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو پائیں گی اور جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہے۔

۵۵۴۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَّاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَاسِنِمَةِ الْبُحْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا. مسلم، تحفة الاشراف (۷۱۲۳-۱۲۶۱۰)

جھوٹا لباس پہننے اور جھوٹے اوصاف ظاہر کرنے کی ممانعت

۳۵ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّرْوِيرِ فِي اللَّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشْبِيعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے کچھ چیزیں نہیں دیں تو کیا میں کہہ سکتی ہوں کہ اس نے مجھے وہ چیزیں دی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس جو چیز نہ ہو اور وہ یہ ظاہر کرے کہ اس کے پاس وہ چیز ہے وہ جھوٹی زیبائش والے کپڑے پہننے والوں کی مثل ہے۔

۵۵۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسَ ثَوْبِي زُورٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۲۷۰-۱۷۰۸۰)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا: میری ایک سوکن ہے اگر میں اس پر یہ ظاہر کروں کہ مجھے میرے شوہر نے فلاں مال دیا ہے حالانکہ اس نے وہ مال نہ دیا ہو تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی

۵۵۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ لِي صَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسَ ثَوْبِي زُورٍ.

چیز نہ ہو اور وہ یہ ظاہر کرے کہ اس کے پاس وہ چیز ہے وہ جھوٹی زیبائش کے کپڑے پہننے والوں کی مثل ہے۔
امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کی ہیں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

آداب کا بیان

ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور

اتجھے ناموں کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بقیع میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو یا ابا القاسم کہہ کر آواز دی رسول اللہ ﷺ نے اس آواز کی طرف دیکھا، اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا، میں نے تو فلاں شخص کو پکارا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمان ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس شخص نے اس کا نام محمد رکھا، اس شخص سے اس کی قوم نے کہا: تم نے اپنے بیٹے کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا ہے، ہم تمہیں یہ نام نہیں رکھنے دیں گے، وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پشت پر بٹھا کر نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور کہا: یا رسول اللہ! میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، میں نے اس کا نام محمد رکھا، میری قوم نے کہا: ہم تم کو رسول اللہ

البخاری (۵۲۱۹) ابوداؤد (۴۹۹۷)

۵۵۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۵۵۴۹)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۸- کتاب الاداب

۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكْنِيَةِ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۵۵۵۱ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا (وَاللَّفْظُ لَهُ) قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ (بِغِيَانِ الْفَزَارِيِّ) عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي. مسلم تحفة الاشراف (۷۷۰)

۵۵۵۲ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَيَْادٍ (وَهُوَ الْمُلقَّبُ بِسَبْلَانَ) أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ.

ابوداؤد (۴۹۴۹) الترمذی (۲۸۳۴) ابن ماجہ (۳۷۲۸)

۵۵۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مَتَا غَلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدْعُكَ تُسَمَّى بِأَسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاَنْطَلَقَ بِأَنِيهِ حَامِلُهُ عَلَى ظَهْرِهَا فَاتَتْ بِهِ النِّسَى ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُنَادِي غَلَامٌ فَسَمَّيْتَهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدْعُكَ

ﷺ کا نام نہیں رکھنے دیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو، میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، ہم نے اس سے کہا: جب تک رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لو اس وقت تک ہم تم کو رسول اللہ ﷺ کے نام کی کنیت نہیں رکھنے دیں گے، سو وہ شخص حضور کے پاس گیا اور کہا: میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے نام پر اس کا نام رکھا اور میری قوم نے مجھے اس کے نام کے ساتھ کنیت رکھنے سے منع کیا، تاوقتیکہ میں نبی ﷺ سے اس کی اجازت نہ لے لوں، آپ نے فرمایا: میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو صرف قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں تو صرف قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو ابوالقاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور ابوبکر کی روایت میں ہے ”وَلَا تَكْتُمُوا“۔

ایک اور سند کے ساتھ روایت ہے کہ میں قاسم بنایا گیا ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، اس نے ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھے، وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا: انصار نے اچھا کیا، میرا نام رکھو اور میری

تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. البخاری (۳۱۱۵-۳۱۱۶-۳۵۳۸-۶۱۸۷-۶۱۹۶)

۵۵۵۴ - حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبَثُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا وَلَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ وَلَدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ قَوْمِي أَبُو أَنْ يَكُونُوا بِهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بَعْثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

سابقہ حوالہ (۵۵۵۳)

۵۵۵۵ - حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ (يَعْنِي الطَّحَّانَ) عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّمَا بَعْثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. سابقہ حوالہ (۵۵۵۳)

۵۵۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتُمُوا. سابقہ حوالہ (۵۵۵۳)

۵۵۵۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. سابقہ حوالہ (۵۵۵۳)

۵۵۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ

کنیت نہ رکھو۔

فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمَوًا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي. سابقہ حوالہ (۵۵۵۳)

امام مسلم نے پانچ سندوں کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا، حصین کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بطور قاسم مبعوث کیا گیا ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں، اور سلیمان کی روایت میں ہے: میں تو صرف قاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۵۵۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ مَنْصُورٍ وَ سُلَيْمَانَ وَ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحُو حَدِيثَ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلِ وَ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَ زَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَ سُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ بَيْنَكُمْ. سابقہ حوالہ (۵۵۵۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس شخص نے اس کا نام قاسم رکھا، ہم نے کہا: ہم تمہیں ابو القاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور تمہاری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے، اس شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں جا کر یہ واقعہ عرض کیا، آپ نے فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

۵۵۶۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُكَدِّرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وَلَدَ لِرَجُلٍ مَنَا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْمُ ابْنِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ. البخاری (۶۱۸۹-۶۱۸۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، اس میں یہ نہیں ہے کہ ہم تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہونے نہیں دیں گے۔

۵۵۶۱ - وَ حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ يَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ (يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةٍ) كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا. مسلم تحفة الاشراف (۳۰۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ابو القاسم

۵۵۶۲ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ

ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو عمرو نے ”عن ابی ہریرہ“ کہا اور ”سمعت“ نہیں کہا۔

وَرُهِيرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَ عَمْرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

البخاری (۳۵۳۹-۶۱۸۸) ابوداؤد (۴۹۶۵) ابن ماجہ (۳۷۳۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب میں نجران میں آیا تو لوگوں نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ تم (سورہ مریم میں) ”یا اخت ہارون“ پڑھتے ہو حالانکہ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ سے اتنی مدت پہلے تھے جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: بنو اسرائیل گزشتہ انبیاء اور صالحین کے نام پر نام رکھتے تھے۔

۵۵۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ يَا اخْتَ هُرُونَ وَ مُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَ كَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَسْمُونُ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَ الصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ.

الترمذی (۳۱۵۵)

برے نام رکھنے کی کراہت

۲- بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ

الْقَبِيحَةِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلام کے لیے چار نام رکھنے سے منع فرمایا: اَحْ، رِبَاح، یَسَار اور نَافِع۔

۵۵۶۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرَّكِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّكِيَّ يَحْدِثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَ رَبَاحٌ وَ يَسَارٌ وَ نَافِعٌ.

ابوداؤد (۴۹۵۸-۴۹۵۹) الترمذی (۲۸۳۶) ابن ماجہ (۳۷۲۹)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے لڑکے کا نام رِبَاح، یَسَار، اَحْ اور نَافِع نہ رکھو۔

۵۵۶۵ - وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرَّكِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا. سابقہ حوالہ (۵۵۶۴)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے

۵۵۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هَلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تم ان میں سے جس کلمہ کو پہلے کہو کوئی حرج نہیں ہے اور تم اپنے لڑکے کا نام یسار رباح، نجیح اور افرح نہ رکھنا کیونکہ تم پوچھو گے: مثلاً افرح ہے؟ اور افرح نہیں ہوگا تو کہنے والا کہے گا: افرح نہیں ہے۔ حضور نے چار کلمات ہی فرمائے تھے ان کلمات سے زائد مجھ سے نقل نہ کرنا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین مزید اسناد بیان کیں ان میں شعبہ کی روایت میں صرف لڑکے کا نام رکھنے کا ذکر ہے اور چار کلمات کا ذکر نہیں ہے۔

عَمِيلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَاتِيَهُنَّ بَدَاتٌ وَلَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَنْتَ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ. سابقہ حوالہ (۵۵۶۴)

۵۵۶۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ (وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ زَاهِرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثِلِ حَدِيثِ زَاهِرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ.

سابقہ حوالہ (۵۵۶۴)

۵۵۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِرَكَّةٍ وَبِأَفْلَحٍ وَبِيسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَجْوٍ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدَ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۶۱)

۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ إِلَى حُسْنٍ وَتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةٍ إِلَى زَيْنَبَ وَنَحْوِهَا

۵۵۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ.

ابوداؤد (۴۹۵۲) الترمذی (۲۸۳۸)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یعلیٰ، برکت، افرح، یسار اور نافع کو بطور نام رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا، پھر میں نے دیکھا کہ آپ نے بعد میں اس معاملہ میں سکوت فرمالیا اور کوئی بات نہیں کہی، پھر رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے اور آپ نے ان ناموں سے منع نہیں کیا، پھر حضرت عمر نے ان ناموں کے رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا اور پھر یہ ارادہ ترک کر دیا۔

برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنے کا استحباب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام تبدیل کیا اور فرمایا کہ تم جمیلہ ہو، احمد نے ”اخبرنی“ کی جگہ ”عن“ کا لفظ کہا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا نام پہلے بڑہ تھا آپ نے اس کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا۔ آپ اس کو ناپسند کرتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا، کرب کی روایت میں ”سمعت ابن عباس“ کے الفاظ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زینب کا نام بڑہ تھا ان سے کہا گیا کہ تم اپنی پارسائی بیان کرتی ہو تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میرا نام بڑہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھ دیا، وہ بیان کرتی ہیں کہ آپ کے پاس ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش آئیں ان کا نام بھی پہلے بڑہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام زینب رکھ دیا۔

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام بڑہ رکھا تو مجھ سے حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ

۵۵۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَصَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَمِيلَةً. ابن ماجہ (۳۷۳۳)

۵۵۷۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّافِدِ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِعُمَرَ) قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوزَيْرِيَّةً اِسْمُهَا بَرَّةٌ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِسْمَهَا جُوزَيْرِيَّةً وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

ابوداؤد (۱۵۰۳)

۵۵۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اِسْمُهَا بَرَّةٌ فَقِيلَ تَزَكَّى نَفْسَهَا فَسَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لَهُؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

بخاری (۶۱۹۲) ابن ماجہ (۳۷۱۷)

۵۵۷۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اِسْمِي بَرَّةً فَسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةٌ فَسَمَاهَا زَيْنَبَ.

ابوداؤد (۴۹۵۳)

۵۵۷۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّافِدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

رسول اللہ ﷺ نے اس نام کو رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میرا نام پہلے بڑھ رکھا گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی پارسائی بیان نہ کرو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون زیادہ نیلو کار ہے صحابہ نے کہا: پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس کا نام زینب رکھ دو۔

عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَ سَمَّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَيْتِ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمِ نُسَمِّيَهَا قَالَ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ. سابقہ حوالہ (۵۵۷۳)

ف: ان احادیث میں برے اور ناپسندیدہ ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان ہے نبی ﷺ نے بکثرت صحابہ کے اسماء کو تبدیل کیا اور نام بدلنے کی علت یا تو بدشگونی کا خوف ہے یا پارسائی کا اظہار ہے سو ایسا نام جس سے اپنی پارسائی کا اظہار ہوتا ہو یا اس نام سے بدشگونی کا خدشہ ہو اس نام کو بدل دینا چاہیے۔

”شہنشاہ“ نام رکھنے کی ممانعت

۴- بَابُ تَحْرِيمِ التَّسْمِيَةِ بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام یہ ہے کہ کوئی شخص شہنشاہ کہلائے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: اللہ عزوجل کے سوا کوئی مالک نہیں ہے سفیان نے کہا: ملک الاملاک کا مطلب شہنشاہ ہے امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو سے انجع کے معنی دریافت کیے انہوں نے کہا: اس کا معنی ہے: سب سے زیادہ ذلیل۔

۵۵۷۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ) قَالَ الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمِي مَلِكِ الْأَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانُ شَاءَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ فَقَالَ أَوْ صَنَعَ.

البخاری (۶۲۰۵) ابوداؤد (۴۹۶۱) الترمذی (۲۸۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ احادیث روایت کیں ان میں سے یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے زیادہ مبغوض اور خبیث شخص وہ ہوگا جو شہنشاہ کہلاتا ہوگا اللہ کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے۔

۵۵۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمِّي مَلِكِ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۸۱)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں کہ شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اسماء مخصوصہ کے ساتھ نام رکھنا بھی حرام ہے مثلاً رحمن، قدوس، مہمبن اور خالق الخلق وغیرہ۔

بچہ کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینے اور اس کی پیدائش کے دن اس کا نام رکھنے

۵- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ وَلَا دَتِهِ وَ حَمْلِهِ إِلَى صَالِحِ يَحْنِكُهُ وَ

کا استجاب اور عبد اللہ ابراہیم اور دیگر
انبیاء علیہم السلام کے اسماء پر
نام رکھنے کا استحسان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
جب حضرت ابوطحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ پیدا
ہوئے تو میں ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوا، اس وقت رسول اللہ ﷺ ایک چادر اوڑھے ہوئے
تھے اور اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے آپ نے فرمایا: کیا
تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! پھر میں نے
کچھ کھجوریں آپ کو پیش کیں، آپ نے وہ کھجوریں اپنے منہ
میں ڈال کر چبائیں، پھر آپ نے بچہ کا منہ کھول کر اسے بچہ کے
منہ میں ڈال دیا اور بچہ اس کو چوسنے لگا، پھر رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: انصار کو کھجوروں سے محبت ہے اور اس بچہ کا نام عبد
اللہ رکھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
حضرت ابوطحہ کا بیٹا بیمار تھا، حضرت ابوطحہ باہر گئے تو وہ بچہ فوت
ہو گیا، جب حضرت ابوطحہ واپس لوٹے تو پوچھا: میرے بیٹے کا
کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم نے کہا: وہ پہلے کی بہ نسبت پرسکون
ہے، پھر حضرت ام سلیم نے ان کو شام کا کھانا پیش کیا، حضرت
ابوطحہ نے کھانا کھایا، پھر حضرت ام سلیم سے عمل زوجیت کیا،
جب وہ فارغ ہو گئے تو حضرت ام سلیم نے کہا: جاؤ جا کر بچہ کو
دفن کر دو، جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطحہ رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعہ کی خبر دی، آپ
نے پوچھا: کیا رات کو تم نے عمل زوجیت کیا ہے؟ انہوں نے
کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا
فرما، پھر ایک بچہ پیدا ہوا، حضرت ابوطحہ نے مجھ سے کہا: جاؤ
اس کو نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ، حضرت انس اس کو نبی ﷺ
کے پاس لے گئے اور حضرت ام سلیم نے کچھ کھجوریں بھیجیں
تھیں، نبی ﷺ نے اس بچہ کو لیا اور پوچھا: کیا اس کے ساتھ کوئی

جَوَازِ تَسْمِيَّتِهِ يَوْمَ وَلَادَتِهِ وَاسْتِحْبَابِ
التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللَّهِ وَابْرَاهِيمَ وَسَائِرِ
أَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۵۵۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبَتْ
بِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عِبَاءَةٍ يَهْنَأُ بِعِيرٍ أَلَهُ فَقَالَ
هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَأَوْنَتْهُ تَمْرَاتٍ فَأَلَقَاهُنَّ فِي فِيهِ
فَلَا كَهْنٌ ثُمَّ فَعَرَفَ الصَّبِيَّ فَمَجَّهَ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ
يَتَلَطَّطُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَاسْمَاهُ
عَبْدُ اللَّهِ. ابوداؤد (۴۹۵۱)

۵۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هُرُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنُ لَاحِيٍّ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو
طَلْحَةَ فَقَبِضَ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ
ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ
الْعِشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا
الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمْ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ
لَهُمَا فَوَلَدَتْ عُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَحْمِلُهُ حَتَّى تَأْتِيَ
بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَبَعَثَتْ مَعَهُ تَمْرَاتٍ
فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمْرَاتٍ
فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي
فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَتَّكَ وَاسْمَاهُ عَبْدُ اللَّهِ. البخاری (۵۴۷۰)

چیز ہے؟ حاضرین نے کہا: جی کھجوریں ہیں، آپ نے ان کھجوروں کو چھایا پھر ان کھجوروں کو اس بچہ کے منہ میں ڈال دیا اور یہ اس کی گھٹی تھی اور آپ نے اس بچہ کا نام عبداللہ رکھا۔
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو کھجور کی گھٹی دی۔

عروہ اور فاطمہ بنت منذر بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں اور حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے، جس وقت قباء پہنچیں تو حضرت عبداللہ پیدا ہو گئے، وہ اس بچہ کو گھٹی دینے کی غرض سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچیں اور اس بچہ کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں دے دیا، پھر آپ نے کھجوریں منگائیں، حضرت عائشہ نے فرمایا: کھجوریں ملنے سے پہلے ہم لوگ کچھ دیر کھجوریں تلاش کرتے رہے، آپ نے ان کھجوروں کو چھایا اور پھر بچہ کے منہ میں لعاب دہن ڈال دیا، اور جو چیز سب سے پہلے اس بچہ کے پیٹ میں پہنچی وہ آپ کا لعاب تھا، حضرت اسماء کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس بچہ پر ہاتھ پھیرا، اس کے حق میں دعا کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا، پھر جب وہ سات یا آٹھ سال کے ہو گئے تو حضرت زبیر کے حکم سے وہ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرنے کے لیے آپ کے پاس آئے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی طرف آتے دیکھا تو آپ نے تبسم فرمایا اور پھر ان کو بیعت کر لیا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ مکہ میں حاملہ تھیں، حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے، حضرت اسماء کہتی ہیں کہ جب میں مکہ سے نکلی تو میں پورے

۵۵۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ. سابقہ حوالہ (۵۵۲۰)

۵۵۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٌ إِلَّا شَعْرَتِي وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وَلَدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ.

البخاری (۵۴۶۷-۶۱۹۸)

۵۵۸۱ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ (يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ) أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءَ فَنَفِسَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بِقُبَاءَ ثُمَّ خَرَجْتُ حِينَ نَفَسَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَحْنِكَه فَاخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَّنَّا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَحْدِثَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَفَهَا فِي فِيهِ فَإِنْ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنُهُ لَرِيقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَ سَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِيَسَاعِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَمَرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ.

البخاری (۳۹۰۹-۵۴۶۹)

۵۵۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ

دنوں سے تھی، پھر میں مدینہ آئی اور قباء میں ٹھہری اور قباء میں نے حضرت عبداللہ کو جنم دیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دیا، پھر آپ نے کھجوریں منگائیں ان کو چایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب ڈال دیا اور جو چیز ان کے پیٹ میں سب سے پہلے داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب تھا، پھر آپ نے ان کو کھجور کی گھٹی دی، ان کے لیے دعا کی اور برکت کی دعا دی، حضرت ابن زبیر وہ پہلے بچے تھے جو (ہجرت کے بعد) مسلمانوں میں پیدا ہوئے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، درآں حالیکہ وہ حاملہ تھیں اور ان کے پیٹ میں حضرت عبداللہ بن زبیر تھے، پھر حضرت ابواسامہ کی مثل حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے، آپ ان کو برکت کی دعا دیتے اور گھٹی دیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم (حضرت) عبداللہ بن زبیر کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئے، آپ نے ان کو گھٹی دی، پھر ہم نے کھجور تلاش کی اور ہم کو اس کی تلاش میں دشواری ہوئی۔

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، نبی ﷺ نے ان کو اپنی ران پر بٹھایا، حضرت ابواسید بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ اپنے سامنے کسی کام میں مشغول ہو گئے، سو حضرت ابواسید نے اپنے بیٹے کو اٹھانے کا حکم دیا، ان کو رسول اللہ ﷺ کی ران سے اٹھالیا گیا، جب رسول اللہ ﷺ اپنے کام سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ حضرت ابواسید نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے اس کو اٹھالیا تھا، آپ نے فرمایا:

فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَلَوْلَدَتْهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَّ فِي رَفِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رَيْقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وَلِدَ فِي الْإِسْلَامِ. سابقہ حوالہ (۵۵۸۱)

۵۵۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ. سابقہ حوالہ (۵۵۸۱)

۵۵۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ (يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. سابقہ حوالہ (۶۶۰)

۵۵۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلِبُهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۹۵۲)

۵۵۸۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَ أَبُو بَكْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ (وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفِ ابْنِ غَسَّانَ) حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَى بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ وَلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَخْذِهِ وَ أَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتَمَلَ مِنْ عَلَى فَخْذِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ آيَنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ

اس کا نام کیا ہے؟ کہا: یا رسول اللہ! اس کا نام فلاں ہے، آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن اس کا نام منذر ہے، پھر آپ نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سب سے اچھے تھے، میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا، راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے حضرت انس نے فرمایا: وہ اس وقت ٹھوس غذا کھانے لگا تھا، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو فرماتے: اے عمیر! اس غنیمت (ایک پرندہ) نے کیا کیا، وہ بچہ اس پرندہ سے کھلتا تھا۔

کسی اور کے بیٹے کو بطور شفقت بیٹا کہنے کا جواز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بیٹے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دجال کے متعلق جتنے سوالات میں کیے ہیں اتنے کسی اور نے نہیں کیے، آپ نے فرمایا: اے بیٹے! تم کو اس سے کچھ ضرر نہیں ہوگا، میں نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے، آپ نے فرمایا: وہ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی چار اور سندیں بیان کیں اور ان سندوں کی روایات میں سے یزید کی روایت کے سوا کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے حضرت مغیرہ کو بیٹا فرمایا۔

أَقْبَلْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فَلَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدِرُ فَاسْمَاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْدِرُ.

بخاری (۶۱۹۱)

۵۵۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَتَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي الْيَتَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْبَبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَاهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ التَّغِيرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ. سابقہ حوالہ (۱۴۹۸)

۶- بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمَلَاطِفَةِ

۵۵۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بُنَيَّ. ابوداؤد (۴۹۶۴) الترمذی (۲۸۳۱)

۵۵۸۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي أَيُّ بُنَيَّ وَمَا يُنْصَبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْرِ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ.

بخاری (۷۱۲۲-۷۳۰۴-۷۳۰۵-۷۳۰۶) ابن ماجہ (۴۰۷۳)

۵۵۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهِذَا

الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ
لِلْمُغِيرَةِ أَيْ بُنَى الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحَدَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۵۸۹)

ف: ان دونوں حدیثوں میں کم سن لڑکے کو بیٹا کہنے کا جواز ہے خواہ وہ اس شخص کا بیٹا نہ ہو دوسری حدیث میں دجال کا ذکر ہے امام مسلم نے کتاب کے آخر میں دجال کا ذکر کیا ہے وہاں انشاء اللہ اس کی پوری تفصیل اور تحقیق آئے گی۔

۷- بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ اجازت طلب کرنے کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت ابو موسیٰ سہمے ہوئے آئے ہم نے ان سے پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلوایا تھا میں ان کے دروازہ پر گیا اور ان کو تین مرتبہ سلام کیا انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا میں واپس لوٹ آیا انہوں نے کہا: تم کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے کہا: میں نے آپ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر تین بار سلام کیا مجھے کسی نے جواب نہیں دیا سو میں واپس لوٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اس کو کوئی جواب نہ دیا جائے تو وہ واپس لوٹ جائے حضرت عمر نے فرمایا: اس حدیث پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تم کو سزا دوں گا حضرت ابی بن کعب نے کہا: ان کے ساتھ وہ شخص جائے گا جو قوم میں سب سے کم عمر ہو حضرت ابوسعید نے کہا: میں سب سے کم عمر ہوں فرمایا: اچھا تم جاؤ۔

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کی اس میں یہ ہے: حضرت ابوسعید نے کہا: میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا اور جا کر حضرت عمر کے پاس گواہی دی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابی بن کعب کے پاس ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ

۵۵۹۱ - حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَاللَّهُ يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَرِيعًا أَوْ مَدْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجَعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ وَالْأَوْجَعْتُكَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَادْهَبْ بِهِ.

بخاری (۶۲۴۵) ابوداؤد (۵۱۸۰)

۵۵۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ. سابقہ حوالہ (۵۵۹۱)

۵۵۹۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَّجِ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَأَتَى أَبُو مُوسَى

تم میں سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین بار اجازت طلب کی جائے اگر تم کو اجازت مل جائے تو فبہا ورنہ لوٹ جاؤ؟ حضرت ابی نے کہا: تم اس حدیث کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب سے کل تین بار اجازت طلب کی مجھے اجازت نہیں دی گئی، میں واپس لوٹ گیا، پھر آج میں ان کے پاس گیا اور ان کو اس واقعہ کی خبر دی کہ میں کل آپ کے پاس آیا تھا، میں نے تین بار سلام کیا اور پھر واپس لوٹ گیا، حضرت عمر نے کہا: ہم نے تمہارے سلام کی آواز سنی تھی لیکن ہم اس وقت ایک کام میں مشغول تھے، کاش! تم مسلسل اجازت طلب کرتے رہتے حتیٰ کہ تم کو اجازت دے دی جاتی، حضرت ابو موسیٰ نے کہا: میں نے آپ سے اتنی ہی بار اجازت طلب کی جتنی بار اجازت طلب کرنے کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، حضرت عمر نے کہا: بہ خدا! میں تمہاری بیٹھ پر یا بیٹھ پر سزا دوں گا، ورنہ تم اس حدیث پر کوئی گواہ پیش کرو، حضرت ابی بن کعب نے کہا: صرف ہم میں سے کم سن شخص ہی اس پر گواہی دے سکتا ہے، اے ابوسعید! تم اٹھو (حضرت ابوسعید کہتے ہیں:) پھر میں اٹھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر گئے اور اجازت طلب کی، حضرت عمر نے کہا: یہ ایک بار ہوئی، پھر انہوں نے دوبارہ اجازت طلب کی، حضرت عمر نے کہا: یہ دو بار ہوئی، پھر انہوں نے تیسری بار اجازت طلب کی، حضرت عمر نے کہا: یہ تیسری بار ہوئی، پھر وہ واپس لوٹ گئے، حضرت عمر نے کسی شخص کو ان کے پیچھے بھیجا، وہ ان کو واپس لایا، حضرت عمر نے کہا: اگر اس سلسلہ میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے تو اس کو پیش کرو ورنہ میں تم کو عبرتاک سزا دوں گا، حضرت ابوسعید نے کہا: پھر حضرت ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور یہ

الَا شَعِرْتِي مُغَضَّبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهُ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِلَّا سَتِئْذَنْ أَنْ ثَلَاثٌ فَإِنْ أِذْنٌ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ أَبِي وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ إِنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حَيْنُئِذٍ عَلَى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَ اللَّهُ لَا أُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ أَوْ لَتَاتَيْنِ يَمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ فَوَ اللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحَدُنَا سَنَأُ قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى آتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا. سابقہ حوالہ (۵۵۹۱)

۵۵۹۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ (يَعْنِي ابْنَ مَفْضَلٍ) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَهُ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهِيَ وَإِلَّا فَلَا جَعَلْتُكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَاتَّانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِلَّا سَتِئْذَنْ أَنْ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّا كُنْهُمُ الْخَوَافُ قَدْ أُفْرِغَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ إِنَّا شَرِيكُكَ فِي هَذِهِ الْعُقُوبَةِ فَاتَّاهُ

فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۴۷)

فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اجازت تین مرتبہ طلب کی جاتی ہے؟ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ لوگ ہنسنے لگے، میں نے کہا: تمہارے پاس تمہارا مسلمان بھائی مصیبت میں گرفتار ہو کر آیا ہے اور تم ہنس رہے ہو، میں نے کہا: چلو اس مصیبت میں میں تمہارا ساتھی ہوں، پھر وہ حضرت عمر کے پاس گئے اور کہا: یہ ابوسعید بطور گواہ ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کیں۔

۵۵۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَصْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بَشَرَ بْنِ مَفْضِلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ. الترمذی (۲۶۹۰)

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ آنے کی اجازت طلب کی، انہوں نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشغول پایا تو لوٹ گئے، حضرت عمر نے کہا: کیا تم نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی؟ اس کو آنے کی اجازت دو، حضرت ابوموسیٰ کو بلایا گیا، حضرت عمر نے کہا: تم واپس کیوں لوٹ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہمیں اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے، حضرت عمر نے فرمایا: تم اس پر گواہ قائم کرو ورنہ میں تم کو سزا دوں گا، حضرت ابوموسیٰ انصار کی مجلس میں گئے، انہوں نے کہا: تمہارے اس موقف پر صرف ہم میں سے کم سن گواہی دے سکتا ہے، سو حضرت ابوسعید کھڑے ہوئے اور کہا: ہمیں اس چیز کا حکم دیا جاتا تھا، حضرت عمر نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ پر مخفی رہا، بازار میں سودا سلف کی مشغولیت کی وجہ سے مجھ پر یہ حدیث مخفی رہی۔

۵۵۹۶ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَانَتْ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدَعَى لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُوْمِرُ بِهِذَا قَالَ لَتَقِيَنَّ عَلَى هَذَا بَيِّنَةً أَوْ لَا فَعَلَنَّا فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُ نَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُوْمِرُ بِهِذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفَى عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

بخاری (۲۰۶۲-۷۳۵۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں یہ نہیں ہے کہ بازار کی خرید و فروخت نے مجھے مشغول رکھا۔

۵۵۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ (يَعْنِي ابْنَ شَمِيلٍ) قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

سابقہ حوالہ (۵۵۹۶)

۵۵۹۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَالْأَوَّلُ فَارْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بَيْتَةٍ وَالْأَوَّلُ فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنَّ وَجَدَ بَيْتَهُ تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمُنْبَرِ عِشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيْتَهُ فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعِشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ قَالَ عَدْلُ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاحْبَبْتُ أَنْ أَتَبَيَّنَ. ابوداؤد (۵۱۸۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس گئے اور کہا: اسلام علیکم یہ عبد اللہ بن قیس حاضر ہے، حضرت عمر نے آنے کی اجازت نہیں دی، انہوں نے پھر کہا: السلام علیکم یہ ابو موسیٰ ہے، السلام علیکم یہ اشعری ہے، اس کے بعد واپس چلے گئے، حضرت عمر نے کہا: ان کو میرے پاس واپس لاؤ، حضرت ابو موسیٰ آئے، حضرت عمر نے کہا: اے ابو موسیٰ! تم کیوں واپس چلے گئے؟ ہم کام میں مشغول تھے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے: تین بار اجازت طلب کی جائے، اگر تم کو اجازت دے دی جائے تو فبہا ورنہ واپس لوٹ جاؤ، حضرت عمر نے کہا: تم اس پر گواہ لاؤ ورنہ میں تم کو سزا دوں گا، حضرت ابو موسیٰ چلے گئے، حضرت عمر نے کہا: اگر ابو موسیٰ کو گواہ مل گیا تو وہ شام کو منبر کے پاس تم کو ملیں گے اور اگر ان کو گواہ نہیں ملا تو ان کو نہیں پاؤ گے، جب حضرت عمر شام کو آئے تو انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کو موجود پایا، حضرت عمر نے کہا: اے ابو موسیٰ! کیا کہتے ہو تم کو گواہ مل گیا؟ انہوں نے کہا: ہاں! ابی بن کعب ہیں، حضرت عمر نے کہا: وہ نیک شخص ہیں، حضرت عمر نے کہا: اے ابو الطیفیل! (یعنی حضرت ابی بن کعب) یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے ابن الخطاب! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے لیے عذاب جان نہ بنیں، حضرت عمر نے کہا: سبحان اللہ! میں نے ایک حدیث سنی اور میں نے اس کی تحقیق کرنے کو مناسب جانا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت ابی بن کعب سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! اے ابن الخطاب! تم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے لیے عذاب جان نہ بنو۔ اس حدیث میں حضرت عمر بن الخطاب کا یہ جواب نہیں ہے: سبحان اللہ! میں نے ایک

۵۵۹۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَعْدَهُ. سابقہ حوالہ (۵۵۹۸)

حدیث سنی اور اس کی تحقیق کرنے کو پسند کیا۔

اجازت طلب کرنے والے کا ”کون“ ہے
کے جواب میں ”میں“ کہنا مکروہ ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آواز دی، نبی
ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے؟“ میں نے کہا: میں ہوں، آپ
باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ فرما رہے تھے: میں میں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
میں نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا:
”کون ہے؟“ میں نے کہا: ”میں ہوں“ نبی ﷺ نے فرمایا:
میں میں۔

امام مسلم نے ان احادیث کی تین سندیں بیان کیں، ان
روایات میں ہے کہ آپ نے ”میں ہوں“ کہنے کو ناپسند فرمایا۔

اجنبی کے مکان میں جھانکنے کی ممانعت

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازہ کی جھری سے
جھانکا، اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آلہ تھا جس
سے آپ سر کھجا رہے تھے، جب اس کو رسول اللہ ﷺ نے
دیکھا تو فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اس کو
تیری آنکھوں میں چھو دیتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجازت
لینے کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو مقرر کیا گیا ہے۔

۸- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَاذِنِ أَنَا إِذَا
قِيلَ مَنْ هَذَا

۵۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا.

البخاری (۶۲۵۰) ابوداؤد (۵۱۸۷) الترمذی (۲۷۱۱) ابن

ماجہ (۳۷۰۹)

۵۶۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
(وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ هَذَا
فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا أَنَا. سابقہ حوالہ (۵۶۰۰)

۵۶۰۲ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ
شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ
حَدَّثَنَا بِهِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ
كَانَتْ كَرَاهَةٌ ذَلِكَ. سابقہ حوالہ (۵۶۰۰)

۹- بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ

۵۶۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَا
أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي حُجْرَةٍ فِي بَابِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِدْرَى يَحْكُ بِهَ رَأْسَهُ
فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي
لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ
الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ. البخاری (۵۹۲۴) - ۶۲۴۱ - ۶۲۴۱ -

(۶۹۰۱) الترمذی (۲۷۰۹) التسانی (۴۸۷۴)

۵۶۰۴ - وَحَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يُرْجِلُ بِهَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَعْلَمَ أَنَّكَ تَنْظُرُ طَعْنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ الْإِذْنَ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.

سابقہ حوالہ (۵۶۰۳)

۵۶۰۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ.

سابقہ حوالہ (۵۶۰۳)

۵۶۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى وَابْنِ كَامِلٍ) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجُرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمَشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَرَّيْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحْتَلُهُ لِيُطْعَنَ.

البخاری (۶۲۴۲-۶۹۰۰) ابوداؤد (۵۱۷۱)

۵۶۰۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقُؤُوا عَيْنَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۱۵)

۵۶۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَدَّثْتَهُ بِحَصَاةٍ فَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ.

البخاری (۶۹۰۲) الترمذی (۴۸۷۶)

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی جھری میں سے جھانکا اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر کے بالوں میں کنگھی کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں اس کنگھے کو تمہاری آنکھوں میں چھو دیتا اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا حکم نظر کی وجہ سے ہی تو دیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مثل سابق روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے کسی حجرے میں جھانکا نبی ﷺ ایک تیر یا کئی تیر لے کر اٹھے گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اس کی آنکھوں میں تیر چھونے کی تدبیر کر رہے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کے گھرانے کی اجازت کے بغیر جھانکے ان کے لیے اس کی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے مکان میں جھانکے اور تم کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

ف: حدیث نمبر ۵۶۰۴ میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں کنگھی کرنے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوا کہ بالوں میں کنگھی کرنا جائز

ہے بلکہ نبی ﷺ کی سنت ہے نیز اس باب کی احادیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اجنبی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور اگر گھر والا اس جھانکنے والے کی آنکھ کو نٹکری یا تیر سے پھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اجنبی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جانے کا حکم

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا آپ نے مجھے نظر ہٹانے کا حکم دیا۔

۱۰- بَابُ نَظَرِ الْفَجَاةِ

۵۶۰۹- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفَجَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي.

ابوداؤد (۲۱۴۸) الترمذی (۲۷۷۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۵۶۱۰- وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَقَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۶۰۹)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۹- کتاب السلام

۱- بَابُ يُسَلِّمُ الزَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سلام کا بیان

سوار پیدل کو اور کم آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

۵۶۱۱- حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ الزَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

بخاری (۶۲۳۲-۶۲۳۳) ابوداؤد (۵۱۹۹)

راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام

کا جواب دے

۲- بَابُ مَنْ حَقَّ الْجُلُوسُ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مکانوں کے سامنے کی زمین پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے

۵۶۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ

اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا: تمہیں راستوں پر مجلس منعقد کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ راستوں میں مجالس منعقد کرنے سے اجتناب کرو، ہم نے کہا: ہم کسی برے قصد سے نہیں بیٹھے، ہم آپس میں مذاکرہ اور بحث کرنے کے لیے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو، نظر جھکا کر رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے راستہ میں بیٹھنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے، ہم راستوں میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم راستہ میں بیٹھنے کو نہیں چھوڑتے تو پھر راستہ کا حق ادا کرو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

سلام کا جواب دینا مسلمانوں کے حقوق میں سے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں ایک مسلمان کے لیے اس کے بھائی پر واجب ہیں، اپنے بھائی کے سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا۔

إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْصِيَةِ تَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعَدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسِ الصُّعَدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسَ قَعَدْنَا نَتَذَكَّرُ وَتَتَحَدَّثُ قَالَ إِمَّا لَا فَادُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ. مسلم، تفة الاثراف (۳۷۷۶)

۵۶۱۳ - حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا كُفُّمُ وَالْجُلُوسُ بِالطَّرِيقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بَدَلُ مَنْ مَجَالِسِنَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَثُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. سابقہ حوالہ (۵۵۲۸)

۵۶۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامٍ (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۵۶۱۳)

۳- بَابُ مَنْ حَقَّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ

۵۶۱۵ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَ

إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرُ يُرْسِلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الرَّهْزِيِّ وَأَسْنَدُهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

البخاری (۱۲۴۰) ابوداؤد (۵۰۳۰)

۵۶۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدِ اللَّهَ فَشِمْتُهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ. مسلم تحفة الاشراف (۱۳۹۹۷)

۴- بَابُ النَّهْيِ عَنْ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

۵۶۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ وَسَيَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَ وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَ عَلَيْكُمْ. البخاری (۶۲۵۸)

۵۶۱۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لَهُمَا) قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَ عَلَيْكُمْ.

ابوداؤد (۵۲۰۷)

۵۶۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ أَيُّوبَ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون سے حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم مسلمان سے ملو تو اس کو سلام کرو اور جب وہ تم کو دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو اور جب وہ تم سے نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کرو اور جب وہ چھینک کے بعد الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دو اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں جاؤ۔ اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنے کی ممانعت اور

ان کے سلام کا جواب دینے کا طریقہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تم کو سلام کریں تو تم ان کے جواب میں (عزف) وعلیکم کہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم ان کو کیسے جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو: ”وعلیکم“۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک شخص کہتا ہے: السام علیکم تم کہو: علیک۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے اس میں یہ ہے کہ تم کہو: وعلیک۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی اور انہوں نے کہا: ”السام علیکم“ (یعنی تم پر موت ہو) حضرت عائشہ نے فرمایا: بلکہ تم پر سام ہو اور لعنت ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں ملائمت کو پسند کرتا ہے، حضرت عائشہ نے عرض کیا: کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا: میں نے ”وعلیکم“ کہہ دیا تھا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کی ہیں ان میں سے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے علیکم کہہ دیا تھا اور واؤ کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ یہودی آئے انہوں نے کہا: السام علیک یا ابا القاسم آپ نے فرمایا: ”وعلیکم“ حضرت عائشہ نے فرمایا: بلکہ تم پر سام اور ذام (موت اور ذلت) ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بد زبان مت بنو، حضرت عائشہ نے کہا: آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا: کیا میں نے ان کے قول کو ان کی طرف واپس نہیں کیا؟ میں نے کہا:

قَتِيبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى) قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ. الترمذی (۱۶۰۳)

۵۶۲۰ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ.

البخاری (۶۹۲۸)

۵۶۲۱ - وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

البخاری (۲۹۳۵-۶۹۲۷) الترمذی (۲۷۰۱)

۵۶۲۲ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَدْكُرُوا الْوَاوِ. البخاری (۶۰۲۴-۶۳۹۵)

۵۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوا فَقَالَ أَوْ لَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ. ابن ماجہ (۳۶۹۸)

”وعلیکم“۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے اس میں یہ ہے کہ ان کے سلام کے ضمن میں جو بددعا تھی اس کو حضرت عائشہ نے جان لیا، پھر حضرت عائشہ نے ان کو برا بھلا کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! صبر کرو! اللہ تعالیٰ بدگوئی اور بدزبانی کو پسند نہیں کرتا اور تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ): جب یہ آکر آپ کو اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے آپ کو سلام نہیں کیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا، انہوں نے کہا: السام علیک یا ابا القاسم! آپ نے فرمایا: ”وعلیکم“ حضرت عائشہ نے غصہ میں آ کر کہا: کیا آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ میں نے سنا ہے اور میں نے ان کو جواب دے دیا ہے، ہماری دعا ان کے خلاف قبول ہوگی اور ہمارے خلاف ان کی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود اور نصاریٰ کو ابتداءً سلام مت کرو اور جب تمہاری ان سے راستہ میں ملاقات ہو تو ان کو تنگ راستہ کی طرف مجبور کرو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، کعب کی روایت میں ہے: جب تمہاری یہود سے ملاقات ہو اور جریر کی روایت میں ہے: جب تمہاری ان سے ملاقات ہو اور کسی مشرک کا نام نہیں لیا۔

۵۶۲۴- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَطِنْتُ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔ (ما قبلہ حوالہ ۵۶۲۳)

۵۶۲۵- حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نَجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْهَا۔ مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۶۰)

۵۶۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدُؤُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرُّوهُ إِلَى أَصْقِيهِ۔ (الترمذی ۱۶۰۲-۲۶۸۹)

۵۶۲۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ إِذَا لَقِيتُمْ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يَسِّمَ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔

ابوداؤد (۵۲۰۵-۱۲۶۶۵)

ف: حدیث نمبر ۵۶۲۳ میں ہے: جب یہودیوں نے آپ سے کہا: ”السام علیکم“ (تم پر موت ہو) تو آپ نے جواب میں فرمایا: ”وعلیکم“ اس کے کئی معنی ہیں: ایک معنی یہ ہے کہ ”تم پر موت آئے“ دوسرا معنی ہے: موت میں ہم اور تم دونوں مساوی ہیں

دوں نے مرنا ہے اور تیسرا معنی یہ ہے کہ جس مذمت کے تم مستحق ہو تم پر وہ مذمت ہو۔

بچوں کو سلام کرنے کا استحباب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔

۵- بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

۵۶۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غُلَمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

بخاری (۶۲۴۷) الترمذی (۲۶۹۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۵۶۲۹ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۵۶۲۸)

یہاں کہتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان کو سلام کیا اور ثابت نے یہ حدیث بیان کی کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے حضرت انس بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان کو سلام کیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔

۵۶۳۰ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. سابقہ حوالہ (۵۶۲۸)

پردہ اٹھانے کو اجازت دینے کی

علامت مقرر کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تمہارے لیے میری یہی اجازت ہے کہ حجاب اٹھا دیا جائے اور تم میرے راز کی بات سن لو تا وقتیکہ میں تم کو اس سے منع نہ کروں۔

۶- بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعِ

حِجَابٍ أَوْ نَحْوَهُ مِنَ الْعَلَامَاتِ

۵۶۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ (وَاللَّفْظُ لَفُتَيْبَةَ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذْ نَكَحَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ. ابن ماجہ (۱۳۹)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۵۶۳۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۶۳۱)

ف: اس حدیث میں اجازت کی علامت مقرر کرنے کا جواز ہے، مثلاً پردہ اٹھانے کو امیر یا قاضی کی اجازت کی علامت مقرر کر

دیا جائے۔

۷- بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَائِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ

۵۶۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةً بَعْدَ مَا ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضَى حَاجَتُهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنِ عَلَيْنَا فَاَنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى إِلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعِرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمَهَا زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَّازُ. الْبَخَارِيُّ (۱۴۷-۴۷۹۵)

قَضَائِ حَاجَتِ كِلِي عَوْرَتُوں كو بَاهِرِ جَانِي كِي اِجَازَت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا پردہ اوڑھنے کے بعد قضاء حاجت کے لیے باہر نکلیں، حضرت سودہ دیگر خواتین سے قد اور جسامت میں بہت بڑی تھیں اور جو شخص انہیں جانتا ہو اس پر (باوجود پردہ کے) مخفی نہیں رہتی تھیں، حضرت عمر بن الخطاب نے انہیں دیکھ کر کہا: اے سودہ! بہ خدا! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں، سو آپ سوچئے کہ آپ کیسے باہر نکلیں گی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: یہ سن کر حضرت سودہ لوٹ آئیں، درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر کھانا کھا رہے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، حضرت سودہ نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! میں باہر گئی تھی اور حضرت عمر نے مجھے اس طرح اس طرح کہا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: اسی وقت آپ پر وحی نازل ہوئی، پھر وحی منقطع ہوئی اور آپ اسی طرح ہڈی پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: قضاء حاجت کے لیے تمہیں باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے، ابوبکر کی روایت 'یفرع النساء جسمها' اور ابوبکر کی روایت میں قضاء حاجت کے لیے کھلے میدان میں جانے کی تصریح ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے، اس میں یہ ہے کہ لوگوں سے ان کا جسم بلند تھا اور اس میں یہ ہے کہ آپ رات کا کھانا کھا رہے تھے۔
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج رات کو باہر کھلے میدانوں میں قضاء حاجت کے لیے جاتی تھیں اور حضرت عمر بن الخطاب رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ اپنی ازواج کو حجاب میں

۵۶۳۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمَهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَحَدَّثَنِيهِ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. الْبَخَارِيُّ (۵۲۳۷)

۵۶۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَرْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ

رکھے رسول اللہ ﷺ (کسی حکمت کی بناء پر) ان کی اس گزارش کو قبول نہیں فرماتے تھے پھر ایک رات کو عشاء کے وقت نبی ﷺ کی ایک زوجہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا قضاء حاجت کے لیے باہر گئیں وہ ایک دراز قد خاتون تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دے کر کہا: ”اے سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔“ انہوں نے حجاب کی توقع میں ایسا کہا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حجاب کے احکام نازل فرمادیئے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! شوہر یا محرم کے سوا کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ کنواری کے پاس اجنبی مرد کا رات گزارنا بدرجہ اولیٰ منع ہے۔)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو! انصار میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! دیور کے متعلق بتائیے! آپ نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

سَعِيدُ أَفِيحٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْبَبُ نِسَاءً كَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَى عِشَاءَ وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَأَدَاَهَا عُمَرُ الْأَقْدَ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ حَرُصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ. البخاری (۱۴۶)

۵۶۳۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. البخاری (۶۲۴۰)

۸- بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدَّخُولِ عَلَيْهَا

۵۶۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا لَا يَيْتَسُّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۹۰)

۵۶۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالِدَّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمُو قَالَ الْحَمُو الْمَوْتُ.

البخاری (۵۲۳۲) الترمذی (۱۱۷۱)

۵۶۳۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۶۳۸)

لیث بن سعد کہتے ہیں کہ دیور خاوند کا بھائی ہے یا اس کے مشابہ جیسے خاوند کا چچا زاد بھائی یا کوئی اور رشتہ دار۔

۵۶۴۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمُو أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۶۳۸)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو ہاشم کے کچھ لوگ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے پھر حضرت ابو بکر بھی آ گئے اور ان کو یہ ناگوار ہوا اسماء اس وقت ان کے نکاح میں تھی حضرت ابو بکر نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور کہا: میں نے سوا خیر کے اور کوئی بات نہیں دیکھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسماء کو اس (برائی) سے بری رکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: آج کے بعد کوئی شخص کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند اس وقت حاضر نہ ہو یا اگر اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی اور ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو تو وہ بدگمانی کے ازالہ کے لیے دیکھنے والوں کو بتا دے

یہ فلاں ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ تھیں آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا آپ نے اس کو بلایا جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! یہ میری فلاں زوجہ ہے اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں کسی کے متعلق گمان بھی کرتا تو آپ کے بارے میں تو کوئی گمان نہیں کر سکتا تھا آپ نے فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

حضرت صفیہ بنت جہم ام المومنین بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اعتکاف میں تھے میں رات کو آپ کی زیارت کے لیے آئی میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں واپسی کے لیے

۹- بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يَسْتَحِبُّ لِمَنْ رَأَى خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَ كَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ فَلَانَةٌ لِيُدْفَعَ

ظَنُّ السُّوءِ بِهِ

۵۶۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فَلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِّ. ابوداؤد (۴۷۱۹)

۵۶۴۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (و تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ) قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ حَبِيبٍ

کھڑی ہو گئی، آپ بھی مجھے رخصت کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے، حضرت صفیہ کی قیام گاہ حضرت اسامہ بن زید کی حویلی میں تھی، اس وقت انصار کے دو آدمیوں کا گزر ہوا، جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو تیز تیز چلنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: اسے تنگی سے چلو، یہ صفیہ بنت جحش ہیں، ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے، مجھے یہ خدشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ ڈال دے یا کوئی اور کلمہ فرمایا۔

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رمضان کے آخری عشرہ میں نبی ﷺ مسجد میں معتکف تھے، حضرت صفیہ آپ کی زیارت کے لیے گئیں اور کچھ دیر آپ سے باتیں کیں، پھر وہ واپسی کے لیے کھڑی ہوئیں اور نبی ﷺ بھی آپ کو رخصت کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح پہنچ جاتا ہے اور دوڑنے کا ذکر نہیں ہے۔

مجلس میں جہاں گنجائش ہو وہاں بیٹھے ورنہ پیچھے بیٹھ جائے

حضرت ابو واقد لیشی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں تین شخص آئے، دو رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے گئے اور ایک واپس لوٹ گیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے رہے، ان میں سے ایک شخص نے مجلس میں گنجائش دیکھی اور وہاں جا کر بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چلا گیا، جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں تم کو ان تین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں، ان میں سے ایک نے اللہ کی پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پناہ دے دی اور دوسرے نے حیا کی تو اللہ بھی اس سے حیا

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاتَتْهُ أَرْوَرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثَتْهُ ثُمَّ قَامَتْ لِأُتَيْتِ قَدَمٌ مَعِيَ لِيُقَلِّبَنِي وَكَانَ مَسْكِنُهَا فِي دَارِ كَثَمَةَ بْنِ زَيْدٍ فَسَرَّ رَحْلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ السَّرَّ عَاظَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حِشٍّ فَتَلَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِّ وَاتَى خَشِيتُ أَنْ يُقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ قَالَ شَيْنًا.

بخاری (۲۰۳۵-۲۰۳۸-۲۰۳۹-۳۱۰۱-۳۲۸۱-۶۲۱۹)

بخاری (۷۱۷۱) - ۲۴۷۰-۲۴۷۱-۴۹۹۴ (ابن ماجہ (۱۷۷۹)

۵۶۴۴ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُورُهُ فَوَضَعَتْ يَدَهَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعِصْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَقْلَبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَعْسَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْلَعُ الدَّمِّ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي.

سابقہ حوالہ (۵۶۴۳)

۱۰ - بَابُ مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَإِلَّا وَرَاءَهُمْ

۵۶۴۵ - حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيَّهَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَدَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحُلُقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمَا وَأَمَّا الثَّالِثُ فَادْبَرَّ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْأَى أَحَبُّكُمْ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَدْبَرَ إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا

اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخِرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ.
 البخاری (۶۶-۴۷۴) الترمذی (۲۷۲۴)

فرمائے گا اور تیسرے نے اعراض کیا سو اللہ بھی اس سے اعراض فرمائے گا۔
 امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں ہیں۔

۵۶۴۶ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ (وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ) ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا أَبَانٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى. سابقہ حوالہ (۵۶۴۵)

۱۱ - بَابُ تَحْرِيمِ إِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِي سَبَقَ إِلَيْهِ

۵۶۴۷ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۸۳۱۱)

۵۶۴۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي الثَّقَفِي) كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَالْفُظَّ لَهُ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَابْنُ أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا. مسلم، تحفۃ الاشراف (۷۸۶۶-۷۹۶۰-۸۰۴۱)

۵۶۴۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الصَّحَّاحُ (يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ) كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ

ٹھیک جگہ پر پہلے سے بیٹھے ہوئے
 شخص کو اٹھانا جائز نہیں ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔ لیکن مجلس میں (دوسروں کے لیے) کشادگی اور وسعت سے کام لو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کیا ہے، اس میں ہے: لیکن وسعت اور کشادگی سے کام لو ابن جریج کی روایت میں ہے: میں نے پوچھا: کیا جمعہ میں یہ حکم ہے؟ انہوں نے کہا: جمعہ اور غیر جمعہ میں۔

الثَّلَاثَ وَلَمْ يَدْ كُرُوا فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا
وَتَوَسَّعُوا وَأَذْنُ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ ابْنُ أَبِي نَجِيٍّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَيْرَهَا.

بخاری (۹۱۱) الترمذی (۲۷۴۹)

۵۶۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي
مَجْلِسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ
يَجْلِسْ فِيهِ. الترمذی (۲۷۵۰)

۵۶۵۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۶۵۰)

۵۶۵۲ - وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
أَعِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ (وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ
أَفْسَحُوا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۵۸)

۱۲ - بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ
ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۵۶۵۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ
رَفَاعُ بْنُ قُتَيْبَةَ أَبَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ)
كَانَ لَنَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَنْ قَامَ
مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۱۴-۱۲۷۹۲)

۱۳ - بَابُ مَنَعَ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدَّخُولِ

عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ

۵۶۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ
ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اٹھا کر وہاں نہ
بیٹھے، سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کے لیے جب کوئی شخص
اپنی جگہ سے اٹھتا تھا تو وہ اس کی جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اس
کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے، لیکن یوں کہو کہ مجلس میں
کشادگی سے کام لو۔

اگر کوئی شخص مجلس میں سے اٹھ جائے اور پھر
آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو
(دوسری روایت میں ہے:) جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ
سے کھڑا ہو پھر اس مجلس کی طرف لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ
حق دار ہے۔

مخنث کو اجنبی عورتوں کے پاس

جانے سے منع کرنا

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں
کہ ان کے پاس ایک مخنث (بیٹھا) تھا اور رسول اللہ ﷺ گھر
میں تھے اس مخنث نے حضرت ام سلمہ کے بھائی سے کہا: اے

عبداللہ بن ابی امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل تم پر طائف فتح کر دیا تو میں غیلان کی بیٹی کی طرف تمہاری راہنمائی کروں گا، جب وہ سامنے ہوتی ہے تو (فرہی کی وجہ سے) اس کے پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں اور جب وہ پیٹھ پھیرتی ہے تو اس کی آٹھ سلوٹیں ہوتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو سن لیا، آپ نے فرمایا: یہ شخص تمہارے پاس نہ آیا کرے۔

ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَيْضًا (وَاللَّفْظُ هَذَا) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مُحَنَّا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنَّ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الظَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غِيلَانَ فَإِنَهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبَرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ. البخاری (۴۳۲۴-۵۲۳۵)

(۵۸۸۷) ابوداؤد (۴۹۲۹) ابن ماجہ (۱۹۰۲-۲۶۱۴)

۵۶۵۵ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُحَنَّتٌ فَكَانُوا يَعِدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْتَعُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلْتُ أَقْبَلْتُ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرْتُ أَدْبَرْتُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكَ قَالَتْ فَحَجَّوْهُ.

ابوداؤد (۴۱۰۵-۴۱۰۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی ازواج کے پاس ایک محنت آیا کرتا تھا اور ازواج کے نزدیک وہ شخص ان لوگوں میں سے تھا جن کو جنسی خواہش نہیں ہوتی، ایک دن نبی ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ وہ آپ کی ایک زوجہ کے پاس بیٹھا ہوا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب وہ سامنے ہوتی ہے تو اس کی چار سلوٹیں ہوتی ہیں اور جب وہ پیچھے ہوتی ہے تو اس کی آٹھ سلوٹیں ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ جو کچھ یہاں ہے یہ اس کو پہچانتا ہے، یہ شخص تمہارے پاس نہ آیا کرے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر لوگوں نے اس کو روک دیا۔

راستہ میں تھکی ہوئی اجنبی عورت کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھانے کا جواز

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت زبیر نے مجھ سے نکاح کیا درآں حالیکہ ان کے پاس ایک گھوڑے کے سوا کچھ مال تھا غلام تھا نہ کوئی اور چیز تھی، میں گھوڑے کو چار اڈالیتی تھی، حضرت زبیر کی طرف سے اس کی خبر گیری اور نگہداشت کرتی تھی اور ان کے اونٹ کے لیے گٹھلیوں کو کوٹتی، ان کو چار اڈالیتی اور پانی پلاتی، ڈول سے پانی نکالتی اور آنا گوندھتی، میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، میرے پڑوس میں جو انصار کی عورتیں تھیں وہ مجھے روٹیاں پکا دیتی تھیں، وہ بہت مخلص عورتیں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے

۱۴ - بَابُ جَوَازِ ارْدَافِ الْمَرْأَةِ

الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ

۵۶۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَالثَّمَدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَوْتَنَهُ وَأَسْوِسُهُ وَأَدُقُّ النَّوَى لِإِنْصَاحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرُزُ غَرَبَهُ وَأَعِجُّنُ وَلَمْ أَكُنْ أَحْسَنُ أَخِيرَ وَكَانَ يَخْبِرُنِي جَارَاتُ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ نِسْوَةً صَدِيقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَقْلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ النَّبِيُّ أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثَى

فَرَسَخَ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالتَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِيَّاكَ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ التَّوَى عَلَى رَأْسِكَ أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكَ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَّنْتَنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا اعْتَقَنِي.

بخاری (۳۱۵۱-۵۲۲۴)

حضرت زبیر کو جو زمین عطا فرمائی تھی میں اس سے گٹھلیاں اٹھا کر لاتی تھی، یہ زمین دو تہائی فرسخ دور تھی، ایک دن میں سر پر گٹھلیاں اٹھائے آ رہی تھی کہ میری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی، آپ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب بھی تھے، آپ نے مجھے بلایا، پھر اپنے اونٹ کو (بٹھانے کے لیے) اخ لایا، تاکہ آپ مجھے اپنے پیچھے بٹھالیں، حضرت اسماء کہتی ہیں کہ مجھے حیا آئی اور مجھے تمہاری (حضرت زبیر کی) غیرت یاد آئی، آپ نے فرمایا: کیا تمہارا گٹھلیوں کا اپنے سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے، حضرت اسماء کہتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت ابو بکر نے ایک خادمہ بھیجی، پھر میرے بدلے میں وہ گھوڑے کا کام کاج کرنے لگی، گویا کہ اس خادمہ نے مجھے آزاد کر دیا۔

۵۶۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ أَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أَسُوسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ أَحْتَشُّ لَهُ وَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ إِنِّي أَصَابْتُ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ سَبِي فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَّنْتَنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَالْقَتُ عَنِّي مَوْنَتَهُ فَجَاءَ نَبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فَنِي ظِلِّ دَارِكٍ قَالَتْ إِنِّي أَنْ رَخَصْتُ لَكَ أَبِي ذَاكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ إِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فَنِي ظِلِّ دَارِكٍ قَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ مَا لَكَ أَنْ تَسْمَعَنِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ إِلَيَّ أَنْ كَسَبَ فِيعْتَهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَثَمَنُهَا فِي جُحْرِي فَقَالَ هَبْهَا لِي قَالَتْ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۷۲۰)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر کا کام کرتی تھی، ان کے پاس ایک گھوڑا تھا جس کی دیکھ بال میں کرتی تھی اور اس گھوڑے کی دیکھ بال سے زیادہ میرے نزدیک کوئی سخت کام نہیں تھا، میں اس کے لیے گھاس لاتی، اس کی حفاظت کرتی اور اس کی خدمت کرتی، پھر مجھے ایک خادمہ مل گئی، رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو آپ نے ایک باندی کو مجھے بطور خادم عنایت فرمایا، حضرت اسماء کہتی ہیں کہ اس خادمہ نے گھوڑے کی مشقت مجھ سے دور کر دی، میرے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے ام عبد اللہ! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے گھر کے سایہ میں خرید و فروخت کروں، میں نے کہا: اگر میں تم کو اجازت دے بھی دوں تو حضرت زبیر نہیں مانیں گے، پس جب حضرت زبیر موجود ہوں تم اس وقت آ کر اجازت طلب کرنا، سو وہ پھر آیا اور کہا: اے ام عبد اللہ! میں ایک محتاج شخص ہوں، میں آپ کے گھر کے سایہ میں ایک دکان کھولنا چاہتا ہوں، حضرت اسماء نے کہا: تمہیں پورے مدینہ میں میرے گھر کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ملی؟ حضرت زبیر نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے کہ ایک محتاج شخص کو خرید و فروخت سے منع کر رہی ہو، پھر وہ

دکانداری کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے کافی کمائی کی اور میں نے وہ باندی اس کے ہاتھ فروخت کر دی، حضرت زبیر آئے درآں حالیکہ اس کی قیمت میری گود میں تھی انہوں نے کہا یہ پیسے مجھے دے دو، حضرت اسماء نے کہا میں ان کو صدقہ کر چکی ہوں۔

تیسرے شخص کی موجودگی میں اس کی رضا مندی کے بغیر دو آدمیوں کو سرگوشی کرنے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین شخص ہوں تو ایک کو چھپو کر، آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ امام مسلم نے اس حدیث کی چھ سندیں ذکر کیں ان میں حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین ہو تو ایک کے بغیر وہ آپس میں سرگوشی نہ کریں تا آنکہ اور لوگ آجائیں تاکہ اس شخص کی دل آزاری نہ ہو۔

۱۵- بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْاِثْنَيْنِ دُونِ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاہُ

۵۶۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ. (بخاری (۶۲۸۸))

۵۶۵۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ) كُلُّهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسَى كُلُّهُمَا عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۷۶۰۱-۷۵۷۱-۷۹۷۲-۸۱۰۳)

۵۶۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِرُحَيْبٍ) قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَحْزَنَهُ.

(بخاری (۶۲۹۰))

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کرو کیونکہ یہ چیز اس کو غمزدہ کرے گی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

طب کا بیان

طب، بیماری اور جھاڑ پھونک

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو جبریل آ کر آپ کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے: (ترجمہ:) اللہ کے نام سے وہ آپ کو تندرست کرے گا اور ہر بیماری سے شفاء دے گا اور ہر حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل نے یہ کلمات کہے: میں آپ کو ہر ایذا دینے والی چیز کے شر سے اور ہر نفس اور ہر حسد کرنے والی آنکھ کے ضرر سے اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے گا، میں آپ کو اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے احادیث روایت کیں ان میں سے یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر حق ہے۔

۵۶۶۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزَنُهُ.

ابوداؤد (۴۸۵۱) الترمذی (۲۸۲۵) ابن ماجہ (۳۷۷۵)

۵۶۶۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سَابِقَهُ حَوَالَهُ (۵۶۶۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۰۰۰- کتاب الطب

۱۶- بَابُ الطَّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقَى

۵۶۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَّازُ وَدُعَى عَنْ يَزِيدَ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ يُبْرِئُكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۷۴۶)

۵۶۶۴- حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْفِقْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْفِقْكَ. الترمذی (۹۷۲) ابن ماجہ (۳۵۲۳)

۵۶۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ كَرَّ أَحَادِيثُ مِنْهَا وَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَيْنُ حَقٌّ.

البخاری (۵۷۴۰-۵۹۴۴) ابوداؤد (۳۸۷۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نظر حق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کر سکتی ہے تو نظر ہے اور جب تم سے (نظر کے علاج کے لیے) غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کرلو۔

۵۶۶۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا. الترمذی (۲۰۶۲)

جادو کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو زریق کے یہودیوں میں سے لبید بن اعصم نام کے ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا، حتیٰ کہ (اس کے جادو کے اثر سے) رسول اللہ ﷺ کو یہ خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں، حالانکہ آپ وہ کام نہیں کر رہے ہوتے تھے، حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات کو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی، پھر دوبارہ دعا کی، پھر بارہ دعا کی، پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلا دیا، میرے پاس دو شخص آئے، ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پیروں کی جانب بیٹھ گیا، سو جو شخص میرے سرہانے بیٹھا تھا اس نے پیروں کی جانب والے سے کہا یا پیروں کی جانب بیٹھنے والے نے سرہانے والے سے کہا: اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، پہلے نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے، پہلے نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی میں اور کنگھی سے جھڑنے والے بالوں میں اور کہا: نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں، پہلے نے کہا: یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا: ذی اروان کے کنوئیں میں، حضرت عائشہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے، پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ! بہ خدا! اس کنوئیں کا پانی مہندی کے پانی کی مانند تھا اور وہاں

۱۷- بَابُ السِّحْرِ

۵۶۶۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اشْعُرِي أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوْ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشِطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجِفَ طَلْعَةٌ ذَكَرَ قَالَ فَايْنُ هُوَ قَالَ فِي بئرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَاتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَانَ مَاءُهَا نَفَاعَةً الْجِنِّاءِ وَلَكَانَ تَحْلُكُهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ يُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ. ابن ماجہ (۳۵۴۵)

کھجور کے درخت شیاطین کے سر کی طرح تھے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: نہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھا کر دیا اور میں لوگوں میں فساد بھڑکانے کو برا سمجھتا ہوں، اس لیے میں نے اس کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا، اس کے بعد راوی نے حسب سابق واقعہ بیان کیا ہے اور اس میں یہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنوئیں کی طرف گئے، آپ نے اس کی طرف دیکھا، اس کنوئیں پر کھجور کے درخت تھے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو نکال لیجئے اور یہ نہیں کہا کہ آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا؟ اور اس حدیث میں آپ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ میں نے اس کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

زہر کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلودہ گوشت لے کر آئی، نبی ﷺ نے اس گوشت سے کچھ کھا لیا، پھر اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ نے اس عورت سے اس گوشت کے متعلق سوال کیا، اس نے کہا: میں نے (معاذ اللہ) آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اس پر قادر نہیں کرے گا، یا فرمایا: مجھ پر قادر نہیں کرے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، راوی کہتے ہیں کہ اس زہر کا اثر رسول اللہ ﷺ کے کوئے (منہ) میں ہمیشہ پایا گیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نے گوشت میں زہر ملایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ گوشت لے کر آئی، اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۵۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَيْتِ فَظَنَرُ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرَجَهُ وَلَمْ يَقُلْ أَفَلَا أَحَرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ.

البخاری (۵۷۶۶)

۱۸ - بَابُ السِّمِّ

۵۶۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشِئَاءٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَبَجَىءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لَأَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْلُطَكَ عَلَى ذَاكَ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَزَلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

البخاری (۲۶۱۷) ابوداؤد (۴۵۰۸)

۵۶۷۰ - وَحَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْحُو حَدِيثِ خَالِدٍ.

سابقہ حوالہ (۵۶۶۹)

مریض پر دم کرنے کا استحباب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر فرماتے: (ترجمہ:) اے انسانوں کے مالک! تکلیفوں کو دور کر دے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفاء نہیں ہے ایسی شفا دے جس سے بیماری بالکل باقی نہ رہے پھر جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو میں آپ کا ہاتھ لے کر اسے آپ کی طرح آپ کے جسم پر پھیرنے لگی آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا اور فرمایا: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ کر دے حضرت عائشہ کہتی ہیں: پھر میں نے دیکھا تو آپ واصل الی اللہ ہو چکے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی پانچ سندیں بیان کیں، شعبہ کی روایت میں ہے: آپ نے اپنا ہاتھ پھیرا، ثوری کی روایت میں ہے: آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے اے اللہ! اس کو شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے تیری شفاء کے سوا اور کسی کی شفاء نہیں ہے ایسی شفاء دے جس سے بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ

۱۹- بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقِيَةِ الْمَرِيضِ

۵۶۷۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِثْلَ إِنْسَانٍ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَثَقُلَ أَخَذَتْ بِيَدِهِ لَا صَنَعَ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى قَالَتْ فَذَهَبَتْ أَنْظُرَ فَإِذَا هُوَ قَدْ قُضِيَ.

البخاری (۵۶۷۵-۵۷۴۳-۵۷۵۰) ابن ماجہ (۳۵۲۰-۱۶۱۹)

۵۶۷۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي يَشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ وَقَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ. سابقہ حوالہ (۵۶۷۱)

۵۶۷۳- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ أَشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. سابقہ حوالہ (۵۶۷۱)

۵۶۷۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

ﷺ جب کسی مریض کے پاس جاتے تو یہ دعا کرتے، اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے، اے اللہ! اس کو شفاء تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء کے سوا اور کسی کی شفاء نہیں، ایسی شفاء دے جس سے بیماری بالکل باقی نہ رہے، ابو بکر کی روایت میں ہے: آپ اس کے لیے دعا فرماتے اور فرماتے: تو ہی شفاء دینے والا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے، اس کے بعد ابو عوانہ اور جریر کی مثل حدیث ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے، تیرے دست قدرت میں ہی شفاء ہے، تیرے سوا کوئی مصیبت کو دور کرنے والا نہیں ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فِدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي.

سابقہ حوالہ (۵۶۷۱)

۵۶۷۵- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَ مُسْلِمٍ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَ جَرِيرٍ. سابقہ حوالہ (۵۶۷۱)

۵۶۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ) قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرْفِقُ بِهَذِهِ الرُّقِيَّةِ أَذْهَبِ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ بِيدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۰۰۴)

۵۶۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ رِكَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۱۳۵)

۲۰- بَابُ رُقِيَةِ الْمَرِيضِ

بِالْمَعْوَذَاتِ وَالنَّفَثِ

۵۶۷۸- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمَعْوَذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَتْ أَنْفُثَ عَلَيْهِ أَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَهٍ مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بِمَعْوَذَاتٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۹۶۴)

۵۶۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

معوذات اور دم سے مریض کا روحانی علاج

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ’قل اعوذ برب الفلق‘ اور ’قل اعوذ برب الناس‘ پڑھ کر اس پر دم کرتے، جب آپ مرض وصال میں مبتلا تھے تو میں آپ پر دم کرتی اور آپ کے ہاتھ کو آپ پر پھیرتی، کیونکہ آپ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی، اور یحییٰ بن ایوب کی روایت میں ’بمعوذات‘ کا لفظ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ

جب بیمار ہوئے تو آپ سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھ کر دم کرتے اور جب آپ کا درد زیادہ ہوا تو میں پڑھتی تھی اور برکت کی امید سے آپ ہی کا ہاتھ پھیرتی تھی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی چار سندیں بیان کیں، مالک کے علاوہ اور کسی کی سند میں یہ نہیں ہے کہ آپ کے ہاتھ کی برکت کی امید سے، نیز مالک کی اور یونس اور زیادہ کی روایت میں ہے کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو اپنے نفس پر سورہ فلق اور سورہ ناس کو پڑھ کر دم کرتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے۔

مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. البخاری (۵۰۱۶) ابوداؤد (۳۹۰۲) ابن ماجہ (۳۵۲۹)

۵۶۸۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الظَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَاحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّوْقَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ كُلُّهُمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءُ بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ. البخاری (۴۴۳۹-۵۷۵۱-۵۷۳۵-۵۷۵۱)

ف: ان احادیث میں قرآن مجید اور دیگر اذکار کے ساتھ دم کرنے کا ثبوت ہے، دم کے ساتھ تھوک کا لعاب نہیں اڑانا چاہیے اگر بلا قصد کچھ لعاب کی چھینٹیں اڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں، حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ بلا لعاب کے دم کرتے تھے اور جنہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا انہوں نے قصداً تھوک نہیں اڑایا تھا۔

نظر لگنے، پھوڑے پھنسی، زہریلے ڈنگ وغیرہ کی تکلیف میں دم کرانے کا استحباب

حضرت اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دم کرانے کے متعلق دریافت کیا، حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ انصار کے ایک گھرانے کو رسول اللہ ﷺ نے ہرزہریلے ڈنگ کی تکلیف میں دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھرانے کو ہرزہریلے ڈنگ کی تکلیف میں دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب کوئی

۲۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظَرَةِ

۵۶۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقِيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ. البخاری (۵۷۴۱)

۵۶۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ. ابن ماجہ (۳۵۱۷)

۵۶۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

انسان بیمار ہوتا یا اس کو کوئی چھالایا زخم ہوتا تو نبی ﷺ اپنی اس انگلی (سفیان نے کہا: آپ شہادت انگلی زمین پر رکھ کر پھر اٹھاتے) سے اشارہ کر کے فرماتے: اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن سے ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفاء پائے گا، زہیر کی روایت میں ہے: تاکہ ہمارا بیمار شفاء پائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں نظر لگنے کی تکلیف میں دم کرانے کا حکم دیتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں نظر لگنے کی صورت میں دم کرانے کا حکم دیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دم کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: زہریلے ڈنگ، پھوڑے پھنسی اور نظر لگنے کی صورت میں دم کرانے کی اجازت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نظر لگنے، ڈنگ لگنے اور پھوڑے پھنسی کی صورت میں رسول اللہ ﷺ نے دم کرانے کی اجازت دی ہے۔

حَرْبُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانَ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قُرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاصْبِعِهِ هَكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللَّهِ تَرَبُّةً أَرْضَنَا بِرَبِّقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَشْفَى وَقَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفَى سَقِيمُنَا.

البخاری (۵۷۴۵-۵۷۴۶) ابوداؤد (۳۸۹۵) ابن ماجہ (۳۵۲۱)

۵۶۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُمَا) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

البخاری (۵۷۳۸) ابن ماجہ (۳۵۱۲)

۵۶۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۶۸۴)

۵۶۸۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

سابقہ حوالہ (۵۶۸۴)

۵۶۸۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقَى قَالَ رَخِصَ فِي الْحُمَةِ وَالتَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

الترمذی (۲۰۵۶-۲۰۵۷) ابن ماجہ (۳۵۱۶)

۵۶۸۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ (وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ) كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقَى مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ

وَالنَّمْلَةَ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ.

سابقہ حوالہ (۵۶۸۷)

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ حضرت ام سلمہ کے گھر ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر جھائیاں تھیں آپ نے فرمایا: اس کو نظر لگ گئی ہے اس پر دم کراؤ، یعنی اس کے چہرے پر زردی تھی۔

۵۶۸۹ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْغِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً.

البخاری (۵۷۳۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سانپ کی تکلیف میں آل حزم کو دم کرنے کی اجازت دی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں اپنے بھائی (حضرت جعفر بن ابی طالب) کے بچوں کو دبا دیکھ رہا ہوں؟ کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ حضرت اسماء نے کہا: نہیں، لیکن ان کو نظر جلد لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا: کوئی دم کرو انہوں نے دم کے کلمات پیش کئے آپ نے فرمایا: ان کو دم کر دو۔

۵۶۹۰ - حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَآخَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَلِ حَزْمٍ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لَا سُمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ مَالِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَرْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرْقِيهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۵۴-۲۸۵۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو عمرو کو سانپ کے ڈنگ لگنے کی صورت میں دم کرنے کی اجازت دی اور حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے تھے: ہم میں سے ایک شخص کو بچھونے ڈنگ مار دیا اس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں دم کروں؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ اس کو فائدہ پہنچائے۔

۵۶۹۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرِوٍ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَدَعْتُ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَقِي قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۵۴-۲۸۵۵)

امام مسلم نے اس حدیث کو ایک اور سند سے بیان کیا اس میں ہے: قوم میں سے ایک شخص نے کہا: میں اس پر دم کر دوں؟ اور یہ نہیں کہا: میں دم کروں۔

۵۶۹۲ - وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرَقِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرَقِي.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۵۴-۲۸۵۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے

۵۶۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ

ماموں بچھو سے ڈسے ہوئے کو دم کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع کر دیا وہ آپ کے پاس آئے اور کہا: یا رسول اللہ! آپ نے دم کرنے سے منع کر دیا اور میں بچھو سے ڈسے ہوئے پر دم کرتا تھا آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو وہ نفع پہنچائے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع کر دیا پھر عمرو بن حزم کی آل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ایک دم آتا ہے جس سے ہم بچھو کے ڈسے ہوئے کو دم کرتے تھے اور آپ نے دم کرنے سے منع کر دیا پھر انہوں نے اس دم کے کلمات آپ پر پیش کیے آپ نے فرمایا: میں ان میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کو نفع پہنچائے۔

دم سے علاج

کا بیان

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کرتے تھے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس سلسلہ میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے دم کے کلمات مجھ پر پیش کرو اگر شرکیہ کلمات نہ ہوں تو دم میں کوئی حرج نہیں ہے۔

إِلَّا شَجَّ قَالَا حَدَّثَنَا وَرَكِبُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعُقَرِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّقْيِ قَالَ فَاتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرَّقْيِ وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعُقَرِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ. ابن ماجہ (۳۵۱۵)

۵۶۹۴ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۶۹۳)

۵۶۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّقْيِ فَجَاءَ أَلْ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعُقَرِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرَّقْيِ قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ. سابقہ حوالہ (۵۶۹۳)

۲۲- بَابُ لَا بَأْسَ بِالرَّقْيِ مَا لَمْ

يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ

۵۶۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَعْرِضُوا عَلَيَّ رَقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرَّقْيِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ.

ابوداؤد (۳۸۸۶)

ف: ان احادیث میں ڈنگ لگنے اور مختلف بیماریوں میں دم کرانے کے جواز کا بیان ہے۔

قرآن مجید اور اذکار مسنونہ سے دم کرنے اور

اس پر اجرت لینے کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ سفر میں گئے عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلہ پر ان کا گزر ہوا صحابہ نے ان لوگوں سے مہمانی

۲۳- بَابُ جَوَازِ اخِذِ الْأُجْرَةِ عَلَى

الرَّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ

۵۶۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ

طلب کی، انہوں نے ضیافت نہ کی، پھر انہوں نے صحابہ سے پوچھا: کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کے سردار کو بچھونے ڈسا ہوا ہے یا کہا: وہ تکلیف میں ہے، صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: ہاں! مجھے دم کرنا آتا ہے، پھر وہ صحابی اس سردار کے پاس گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر اس شخص پر دم کر دیا، وہ شخص ٹھیک ہو گیا اور ان کو بکریوں کا ایک ریوڑ دیا گیا۔ انہوں نے ان بکریوں کو لینے سے انکار کر دیا اور کہا: جب تک میں نبی ﷺ سے اس کا ذکر نہ کروں ان کو نہیں لوں گا۔ پھر انہوں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر اس کا ذکر کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے سورہ فاتحہ کے سوا اور کسی چیز کا دم نہیں کیا، پھر آپ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا: ان بکریوں کو لے لو اور ان میں سے میرا حصہ بھی نکالو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے اس میں یہ ہے کہ وہ صحابی سورہ فاتحہ پڑھتے جاتے تھے اور اپنا تھوک جمع کر کے اس پر تھوکتے جاتے تھے۔ سو وہ شخص تندرست ہو گیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مقام پر گئے، ہمارے پاس ایک عورت نے آ کر کہا: ہمارے قبیلہ کے سردار کو ایک بچھونے کاٹ لیا ہے، کیا تم میں سے کوئی شخص دم کرنے والا ہے؟ ہم میں سے ایک شخص اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑا، ہم کو یہ گمان نہ تھا کہ اس کو اچھی طرح دم کرنا آتا ہوگا، اس نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا، وہ سردار تندرست ہو گیا، ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم سب کو دودھ پلایا، ہم نے کہا: تم کو واقعی دم کرنا آتا تھا؟ اس نے کہا: میں نے تو اس پر صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے، حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں: پھر میں نے کہا: ان بکریوں کو مت چھیڑو، حتیٰ کہ ہم نبی ﷺ سے جا کر معلوم کر لیں، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: اس کو کیسے معلوم ہو گیا کہ سورہ فاتحہ سے دم ہوتا ہے؟

فَمَرَوْا بِحَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْعٌ أَوْ مُصَابٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَّاءَ الرَّجُلِ فَأَعْطَى قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ مَا أَذْكَرَكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا إِلَىٰ بَيْتِهِمْ مَعَكُمْ.

البخاری (۲۲۷۶- ۵۷۴۹) ابوداؤد (۳۹۰۰- ۳۴۱۸)

الترمذی (۲۰۶۳- ۲۰۶۴) ابن ماجہ (۲۱۵۶- ۲۱۵۷)

۵۶۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُنْدِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ أَمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بَرَأَقَهُ وَيَنْقُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ.

سابقہ حوالہ (۵۶۹۷)

۵۶۹۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبُدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مِنْزِلًا فَأَتَتْنَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ لَدِيْعٌ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّثْلَ مَا كُنَّا نَطْلُقُهُ يُحْسِنُ رُقِيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقِيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَاتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيه أَنَّهَا رُقِيَةٌ أَفَيْسُمُوا وَاضْرِبُوا إِلَىٰ بَيْتِهِمْ مَعَكُمْ.

البخاری (۵۰۰۷) ابوداؤد (۳۴۱۹)

ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور ان میں سے اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں یہ ہے: ہم میں سے ایک شخص اٹھ کر چل پڑا ہمارے خیال میں اس کو دم کرنا نہیں آتا تھا۔

دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھنے کا استحباب

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے جسم میں درد ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے جسم میں جہاں درد ہے وہاں ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ کہو اور سات بار کہو (ترجمہ:) میں اللہ کی ذات اور قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنے کا بیان

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر قرأت مشتبہ کر دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے جب تم اس کو محسوس کرو تو اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین بار تھوک دو حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

امام مسلم نے ایک اور سند سے حضرت عثمان بن ابی العاص کی اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِمَّا كُنَّا نَابُهُ بِرُفْيَةٍ. سابقہ حوالہ (۵۶۹۹)

۲۴۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدَّعَاءِ

۵۷۰۱ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُ وَأُحَاذِرُ.

ابوداؤد (۳۸۹۱) الترمذی (۲۰۸۰) ابن ماجہ (۳۵۲۲)

۲۵۔ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلَاةِ

۵۷۰۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقَرَأْتُ يَٰ إِلَهِسْهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاكَ شَيْطَانُكَ يَقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۷۷۵)

۵۷۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَيُ

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، حضرت عثمان بن ابی العاص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بیماری کی دوا ہے، جب وہ دوا بیماری کے موافق ہو جاتی ہے تو اللہ عزوجل کے اذن سے شفاء ہو جاتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے موقع کی عیادت کی، پھر فرمایا: میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم پچھنے (فصد) نہ لگواؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس میں شفاء ہے۔

عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ہمارے گھر آئے درآں حالیکہ ایک شخص کو زخم کی شکایت تھی، حضرت جابر نے فرمایا: تم کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: مجھ کو ایک زخم سے بہت تکلیف ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا: اے لڑکے! فصد لگانے والے کو بلاؤ، اس نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ فصد لگانے والے کو کیوں بلاتے ہیں؟ حضرت جابر نے فرمایا: میں اس زخم پر پچھنے لگوانا چاہتا ہوں، اس نے کہا: پھر مجھ پر یا میرے زخم پر کھیاں بیٹھیں گی یا میرے زخم پر کپڑا لگے گا جس سے مجھے تکلیف ہو گی؟

حَدِيثُ سَالِمِ بْنِ مُوْجٍ ثَلَاثًا. مُسْلِمٌ تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (۹۷۷۵)
۵۷۰۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۹۷۷۵)

۲۶- بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

وَاسْتِحْبَابُ التَّدَاوِي

۵۷۰۵ - حَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو (وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ) عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أَصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ أَبَا ذُنٍ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۸۵)

۵۷۰۶ - حَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو أَنَّ بَكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَا الْمُفَنِّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَخْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۳۴۰)

۵۷۰۷ - حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَسْتَكِي حُرَّاجًا بِهِ أَوْجَرًا فَقَالَ مَا تَسْتَكِي قَالَ حُرَّاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أُعْلِقَ فِيهِ مُحْجَمًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ الدُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يَصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِنُنِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ

جب حضرت جابر نے یہ دیکھا کہ یہ پچھنے لگوانے سے گھبرا رہا ہے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا: اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی چیز میں خیر ہے تو پچھنے لگوانے میں یا شہد کے ایک گھونٹ میں یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے، حضور نے فرمایا: میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا، راوی نے کہا کہ پھر ایک حجام آیا اس نے پچھنے لگائے اور اس کی تکلیف ختم ہو گئی۔

أَذْوَيْتِكُمْ خَيْرٌ فِئْتِي شَرْطَةَ مَحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ مَنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكْتَوَى قَالَ فَجَاءَ بِحَجَامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ.

بخاری (۵۶۸۳-۵۶۹۷-۵۷۰۲-۵۷۰۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے فصد کے متعلق اجازت طلب کی، نبی ﷺ نے حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کو فصد لگانے کا حکم دیا، حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت ابوطیبہ حضرت ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

۵۷۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمِ.

ابوداؤد (۴۱۰۵) ابن ماجہ (۳۴۸۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب کے پاس ایک طبیب بھیجا، انہوں نے ان کی ایک رگ کاٹ کر اس کو داغ دیا۔

۵۷۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَسِي بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ.

ابوداؤد (۳۸۶۴) ابن ماجہ (۳۴۹۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ان میں رگ کو کاٹنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۷۱۰ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا. سابقہ حوالہ (۵۷۰۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احزاب میں حضرت ابی بن کعب کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو نبی ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے اس کو داغا۔

۵۷۱۱ - وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ (بِعْنَى ابْنِ جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رُمِيَ أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سابقہ حوالہ (۵۷۰۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو کی ایک رگ میں تیر لگا تو نبی

۵۷۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو

ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے تیر کے پھل کے ساتھ اس کو داغا۔ ان کا ہاتھ سوج گیا تو آپ نے اس کو دوبارہ داغا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فصد لگوائی اور فصد لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فصد لگوائی اور آپ کسی شخص کی اجرت میں کمی نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بخار کی شدت جہنم کے جوش سے ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ فَخَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمَشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَخَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۳۹)

۵۷۱۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَاعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعْطَ. سابقہ حوالہ (۴۰۱۷)

۵۷۱۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُسْعِرٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ. البخاری (۲۲۸۰)

۵۷۱۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ. البخاری (۳۲۶۴)

۵۷۱۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَا إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ. ابن ماجہ (۳۴۷۲)

۵۷۱۷ - وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْإِزْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الصَّحَّاحُ (يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ) كَلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفُوهَا بِالْمَاءِ. البخاری (۵۷۲۳)

۵۷۱۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ الْحُمَيُّ مِنْ فَيْحٍ جَهَنَّمَ فَأَطْفَتْوَهَا بِالْمَاءِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۷۴۳۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۵۷۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحُمَيُّ مِنْ فَيْحٍ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوْهَا بِالْمَاءِ.

ابن ماجہ (۳۴۷۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۵۷۲۰ - وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. الترمذی (۲۰۷۴)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ان کے پاس کوئی بخار زدہ عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا کہ یہ جہنم کے جوش سے ہے۔

۵۷۲۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْهُ بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبْرَدُوْهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحٍ جَهَنَّمَ. البخاری (۵۷۲۴) الترمذی (۲۰۷۴) ابن ماجہ (۳۴۷۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں جہنم کے جوش کا ذکر نہیں ہے۔

۵۷۲۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا مِنْ فَيْحٍ جَهَنَّمَ.

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک مزید سند بیان کی۔

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۵۷۲۱)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۵۷۲۳ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْحُمَيَّ فَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوْهَا بِالْمَاءِ.

بخاری (۵۷۲۶-۳۲۶۲) الترمذی (۲۰۷۳) ابن ماجہ (۳۴۷۳)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو اپنے آپ سے پانی کے ساتھ ٹھنڈا (دور) کرو۔ ابو بکر کی روایت میں ”اپنے آپ سے“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۵۷۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحُمَيُّ مِنْ فَوْرٍ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ

وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ. سابقہ حوالہ (۵۷۲۳)

۲۷- بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُودِ

۵۷۲۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلْدُونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّرَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لَدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُمْ.

بخاری (۶۸۹۷-۶۸۸۶-۵۷۱۱-۵۷۱۰-۵۷۰۹-۴۴۵۸)

۲۸- بَابُ التَّدَاوِي بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ

۵۷۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍ (وَاللَّفْظُ لَزْهَيْرٍ) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ أُخْتُ عَكَاشَةَ بِنِ مُحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنِ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَهُ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنِ لِي فَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْعُرْنَ أَوْلَادَ كُنَّ بِهَذَا الْعَلَاقِ عَلَيْكَ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةُ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيَلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. البخاری (۵۷۱۳-۵۶۹۲)

(۵۷۱۸-۵۷۱۵) ابوداؤد (۳۸۷۷) ابن ماجہ (۳۴۶۲-۳۴۶۲م)

۵۷۲۷ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ بَنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ اللَّائِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عَكَاشَةَ بِنِ مُحْصَنٍ أَحَدِ

گلے کو دبا کر علاج کرنے کی کراہت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے مرض میں ہم نے آپ کے منہ میں دوا ڈالی، آپ نے اشارہ کر کے دوا ڈالنے سے منع فرمایا، ہم نے آپس میں کہا: شاید آپ مرض کی وجہ سے دوا کو (طبعاً) ناپسند کر رہے ہیں، جب آپ شفاء یاب ہوئے تو آپ نے فرمایا: عباس کے علاوہ تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہیں تھے۔

عود ہندی سے سات بیماریوں کا علاج

عکاشہ بن محسن کی بہن ام قیس بنت محسن بیان کرتی ہیں: میں اپنے دودھ پیتے بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا، پھر میں اپنے ایک اور بچے کو آپ کی خدمت میں لے کر گئی جس کو میں نے بیماری میں دبایا تھا، اس کے تالو میں ورم تھا، آپ نے فرمایا: تم اپنے بچوں کا حلق کیوں دباتے ہو؟ تم اس عود ہندی کو لازم رکھو، اس میں سات چیزوں میں شفاء ہے، اس میں سے نمونیا بھی ہے، تالو کی بیماری میں ناک سے دوا ڈالی جائے اور نمونیا میں منہ سے دوا ڈالی جائے۔

عبداللہ بن عبد اللہ ابن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: حضرت ام قیس بنت محسن ان پہلے ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، یہ عکاشہ بن محسن کی بہن تھی جو اسد بن خزیمہ کی اولاد میں سے تھے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے انہوں نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ

کے پاس اپنا بیٹا لے کر گئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی دودھ پیتا تھا) اس کے تالو میں ورم کی وجہ سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا ان کو یہ خوف تھا کہ اس کے تالو میں ورم نہ ہو وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بچوں کا گلا کیوں دباتی ہو؟ تم اس عود ہندی کا استعمال لازم کر لو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفاء ہے ان میں سے ایک نمونے کی بیماری ہے عید اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ام قیس نے بیان کیا کہ اسی بچہ نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا اور اس کو زیادہ مبالغہ سے نہیں دھویا۔

کلونجی سے علاج کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔

امام مسلم نے چار سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو بیان کیا ہے۔

بَنِي أَسَدٍ بَنٍ حُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَابُنٍ لَهَا لَمْ يَلْعُ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ قَالَ يُؤْنَسُ أَعْلَقَتْ عَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ تَكُونَ بِهِ عُدْرَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَامَ تَدْعَرْنَ أَوْلَادَ كُنَّ بِهَذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ (يَعْنِي بِهِ الْكُسْتُ) فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَضَحَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسَلًا. سابقہ حوالہ (۵۷۲۶)

۲۹- بَابُ التَّدَاوِي بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۵۷۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْجٍ بَنِي الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُؤْنَسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَ يُؤْنَسُ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّونِيزُ.

بخاری (۵۶۸۸) الترمذی (۲۰۴۱) ابن ماجہ (۳۴۴۷) - (۱۳۲۱۰)

۵۷۲۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: موت کے سواہر بیماری کے لیے کلونجی میں شفاء ہے۔

وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنْ
الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا
مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۹۹۸)

۳۰- بَابُ التَّلْبِينَةِ مُجَمَّةٌ لِفَوَادِ الْمَرِيضِ

۵۷۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ
سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا
كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ
ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتْهَا أَمَرَتْ بِرُومَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ
فَطَبَخَتْ ثُمَّ صَنَعَ ثَرِيدٌ فَصَبَّتِ التَّلْبِينَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ
كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ
مُجَمَّةٌ لِفَوَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بَعْضَ الْحُزَنِ.

البخاری (۵۴۱۷-۵۶۸۹) الترمذی (۲۰۳۹م)

۳۱- بَابُ التَّدَاوِي بِسَقْيِ الْعَسَلِ

۵۷۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
(وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ
إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ أَسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ
فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَ اللَّهُ
وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

البخاری (۵۶۸۴-۵۷۱۶) الترمذی (۲۰۸۲)

۵۷۳۲ - وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ (يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ) عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي
الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَخِي عَرَبٌ بَطْنُهُ فَقَالَ لَهُ أَسْقِهِ عَسَلًا

حریرہ کھانا دل کے مریض کو بہت مفید ہے
نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ جب ان کے ہاں کسی کا انتقال ہوتا تو عورتیں (اس کی
تعزیت کے لیے) جمع ہوتیں۔ پھر ان کے گھر والے اور خواص
رہ جاتے اور باقی لوگ چلے جاتے اس وقت وہ پتیلی میں حریرہ
پکانے کا حکم دیتیں اس کو پکایا جاتا، پھر ٹرید بنایا جاتا، پھر حریرہ کو
اس پر ڈال دیا جاتا اس کے بعد فرماتیں: اس کو کھاؤ، کیونکہ
میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ حریرہ بیمار کے دل کو
خوش کرتا ہے اور رنج و غم کو دور کرتا ہے۔

شہد سے علاج کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض
کیا کہ میرے بھائی کو دست لگ گئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: اس کو شہد پلاؤ اس نے اس کو شہد پلایا، پھر آ کر کہا: میں
نے اس کو شہد پلایا تھا اس کے دست اور بڑھ گئے آپ نے
تین بار اس سے یہی فرمایا، جب وہ چوتھی بار آیا تو آپ نے پھر
فرمایا: اس کو شہد پلاؤ اس نے کہا: میں نے اس کو شہد پلایا تھا مگر
اس کے دست اور بڑھ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ
تعالیٰ کا قول سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، پھر اس
نے شہد پلایا اور اس کے بھائی کو شفاء ہوگئی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ
میرے بھائی کا پیٹ بہت خراب ہے آپ نے فرمایا: اس کو
شہد پلاؤ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ. سابقہ حوالہ (۵۷۳۱)

۳۲- بَابُ الطَّاعُونَ وَالطَّيْرَةِ وَ

الْكَهَانَةِ وَنَحْوَهَا

طاعون اور بدفالی وغیرہ کا بیان

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب ہے جسے بنو اسرائیل پر بھیجا گیا تھا یا فرمایا: تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، سو جب تم کسی علاقہ کے متعلق یہ سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے علاقہ میں طاعون پھیل جائے تو وہاں سے مت بھاگو، راوی ابو النضر نے کہا: لا یخرجہم الا فرار منه۔

۵۷۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أَسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ أَسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعُونَ رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ.

بخاری (۳۴۷۳-۶۹۷۴) الترمذی (۱۰۶۵)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون عذاب کی علامت ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو طاعون میں مبتلا کیا، سو جب تم کسی علاقہ میں طاعون کا سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے علاقہ میں طاعون واقع ہو جائے تو وہاں سے مت بھاگو۔

۵۷۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبُهُ ابْنُ قَعْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعُونَ آيَةُ الرَّجْزِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۵۷۳۳)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں پر مسلط کیا گیا تھا یا فرمایا: بنو اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا، اگر کسی علاقہ میں طاعون آجائے تو تم وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو اور اگر کسی جگہ طاعون ہو تو تم وہاں مت جاؤ۔

۵۷۳۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَجُزٌ سُلِطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا. سابقہ حوالہ (۵۷۳۳)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ

۵۷۳۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَامِرَ

نے بنو اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا تھا یا فرمایا: تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا تھا، لہذا جس علاقہ کے متعلق تم طاعون کی خبر سنو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے علاقہ میں طاعون آ جائے تو تم وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

بَنُ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَخْبَرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ عَذَابٌ أَوْ رَجُلٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَرَارًا. سابقہ حوالہ (۵۷۳۳)

۵۷۳۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَفُتَيْهٌ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ) ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۵۷۳۸ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ أَوْ السَّقَمَ رَجُلٌ عَذَّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدَ الْبَارِضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بَارِضٌ فَلَا يَقْدُ مَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بَارِضٌ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفَرَارُ مِنْهُ.

۵۷۳۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ (يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ) حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ. سابقہ حوالہ (۵۷۳۳)

۵۷۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ غَيْثٍ أَنَّ الطَّاعُونَ قَدِ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كُنْتَ بَارِضٌ فَوَقِعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ درد یا بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں کو دیا گیا تھا، پھر وہ ابھی تک زمین میں باقی ہے، کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آ جاتا ہے، سو جو شخص کسی علاقہ میں طاعون کے متعلق سنے تو وہ وہاں نہ جائے اور جو شخص کسی علاقہ میں ہو اور وہاں طاعون آ جائے تو وہ وہاں سے نہ بھاگے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حبیب بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے تو کو یہ خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون پھیلا ہوا ہے، عطاء بن یسار اور دوسرے لوگوں نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی علاقہ میں ہو اور وہاں طاعون آ جائے تو تم اس علاقہ سے مت نکلو اور جب تم کو یہ خبر پہنچے کہ کسی علاقہ میں طاعون پھیل گیا ہے تو تم اس علاقہ میں مت داخل ہونا، میں نے کہا: تم نے یہ کس سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: عامر بن سعد اس حدیث کو بیان کرتے تھے، میں ان کے پاس گیا، لوگوں نے کہا: وہ موجود نہیں

ہیں، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا اور ان کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: جس وقت حضرت اسامہ نے حضرت سعد کو یہ حدیث بیان کی تھی تو اس وقت میں بھی موجود تھا، حضرت اسامہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ درد ایک عذاب ہے یا عذاب کا بقیہ ہے جس کے ساتھ تم سے پہلے لوگوں کو عذاب دیا گیا تھا، سو اگر تمہارے علاقہ میں طاعون آ جائے تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم کو یہ خبر پہنچے کہ کسی علاقہ میں طاعون آ گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ، حبیب کہتے ہیں: میں نے ابراہیم سے کہا: کیا تم نے خود سنا ہے کہ حضرت اسامہ، حضرت سعد کو یہ حدیث بیان کر رہے تھے اور انہوں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی لیکن اس حدیث کے شروع میں عطاء بن یسار کا قصہ نہیں ہے۔

حضرت سعد بن مالک، حضرت خزیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حدیث شعبہ کی روایت کی مثل ہے۔

ابراہیم بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعد بیٹھے ہوئے احادیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی حسب سابق ہے۔

ابراہیم بن سعد بن مالک نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے حسب سابق حدیث روایت کی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف گئے جب

ﷺ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عَذِبَ بِهِ نَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ يَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَحْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ يَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِابْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ. البخاری (۵۷۲۸)

۵۷۴۱ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ. سابقہ حوالہ (۵۷۴۰)

۵۷۴۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ. سابقہ حوالہ (۵۷۴۰)

۵۷۴۳ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ جَالِسٍ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْحَوِرُ حَدِيثُهُمْ. سابقہ حوالہ (۵۷۴۰)

۵۷۴۴ - وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي الطَّحَّانَ) عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحَوِرُ حَدِيثُهُمْ. سابقہ حوالہ (۵۷۴۰)

۵۷۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرِغَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتُ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَرَى أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ مَشِيخَةٍ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرِ فَاصْبَحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفَرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرَكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ ابْنٌ فَهَبْتَ وَادِيًا لَهُ عِدْوَتَانِ أَحَدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنْ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فَرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ. البخاری (۵۷۲۹) ابوداؤد (۳۱۰۳)

سرغ پر پہنچے تو اجناد کے لوگوں میں سے حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے اصحاب نے آپ سے ملاقات کی اور یہ بتایا کہ شام میں وباء پھیل گئی ہے، حضرت ابن عباس نے بتایا کہ حضرت عمر نے فرمایا: مہاجرین اولین کو بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، آپ نے ان سے مشورہ کیا اور ان کو یہ بتلایا کہ شام میں وباء پھیل گئی ہے، اس مسئلہ میں ان کا اختلاف ہوا، بعض نے کہا: آپ ایک کام کے لیے آئے ہیں اور ہمارے خیال میں اب آپ کا واپس جانا درست نہیں ہے، بعض نے کہا: آپ کے پاس بعض متقدمین اور اصحاب رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اور ہمارے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ ان کو وبائی علاقہ میں لے جائیں، حضرت عمر نے کہا: اچھا اب آپ جائیں، پھر فرمایا: میرے لیے انصار کو بلاؤ، میں نے انصار کو بلایا، پھر آپ نے ان سے مشورہ کیا، انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اپنی رائے کا اظہار کیا اور اسی طرح مختلف آراء بیان کیں، حضرت عمر نے کہا: آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں، پھر فرمایا: قریش کے ان بزرگوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے، ان میں سے دو شخصوں نے بھی اختلاف رائے نہیں کیا اور سب نے یہ کہا کہ ہماری رائے میں آپ واپس لوٹ جائیں اور لوگوں کو وبائی علاقہ میں نہ لے جائیں، بالآخر حضرت عمر نے یہ اعلان کر دیا کہ میں صبح کو سوار ہو جاؤں گا، سو لوگ بھی سوار ہو گئے، حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے کہا: کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر نے کہا: کاش! یہ بات آپ کے سوا کسی اور نے کہی ہوتی اور حضرت عمر ان سے اختلاف کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے ہاں! ہم اللہ تعالیٰ کی ایک تقدیر سے دوسری تقدیر کی طرف جا رہے ہیں، مجھے یہ بتلاؤ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا بنجر اور ویران ہو، اب اگر تم سرسبز کنارے پر اپنے اونٹ چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر ہے اور اگر خشک کنارے پر چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر ہے، اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آگئے جو پہلے

کسی کام سے گئے ہوئے تھے انہوں نے کہا: مجھے اس مسئلہ کا علم ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم کسی علاقہ میں وباء کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے علاقہ میں وباء پھیل جائے تو اس وباء سے بچنے کے لیے وہاں سے نہ نکلو، حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ پھر حضرت عمر نے اللہ کا شکر ادا کیا اور واپس لوٹ گئے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں ہے: حضرت عمر نے حضرت ابو عبیدہ سے فرمایا: اگر کوئی شخص سرسبز وادی کو چھوڑ کر خشک علاقہ میں جانور چرائے تو کیا تم اس کو الزام دو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرت عمر نے کہا: تو پھر واپس چلو پھر وہ چلے گئے، جب مدینہ منورہ آ گیا تو آپ نے فرمایا: یہی منزل ہے اور یہی محل ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۵۷۴۶ - وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْاَخْرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ اَيْضًا. اَرَأَيْتَ اَنْتَ لَوْ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مَعِجْزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيَسْرِدَا قَالَ فَسَارَ حَتَّى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَحِلُّ اَوْ قَالَ هَذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

سابقہ حوالہ (۵۷۴۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں ہے: عبد اللہ بن حارث نے کہا: اور عبد اللہ بن عبد اللہ کا ذکر نہیں ہے۔

۵۷۴۷ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالََا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ. سابقہ حوالہ (۵۷۴۵)

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف گئے، جب سرخ پر پہنچے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ شام میں وباء پھیل گئی ہے، حضرت عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی علاقہ میں وباء کی خبر سنو تو وہاں پر نہ جاؤ اور جب تم کسی علاقہ میں ہو اور وہاں وباء پھیل جائے تو اس وباء سے بھاگنے کے لیے وہاں سے نہ نکلو، پھر حضرت عمر بن الخطاب سرخ سے واپس لوٹ گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر، حضرت عبد الرحمن بن عوف کی روایت کی بناء پر وہاں سے لوٹ گئے تھے۔

۵۷۴۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرَعَ بَلْعُهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاجْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَارِضٌ فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ يَارِضٌ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرِغٍ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ اَتَمَّا اَنْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. البخاری (۵۷۳۰-۶۹۷۳)

ف: حدیث نمبر ۵۷۴۵ میں ہے: حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے حضرت عمر سے کہا: آپ تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر نے یہ سن کر فرمایا: ”کاش! یہ بات آپ کے سوا کسی اور نے کہی ہوتی۔“

صاحب تحریر نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے اس ارشاد کے دو مطلب ہیں: ایک مطلب یہ ہے کہ اگر کسی اور نے یہ کہا ہوتا تو میں

اس کو سزا دیتا، کیونکہ مسئلہ اجتہاد یہ پر اعتراض کرنا درست نہیں، دوسرا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اور شخص یہ کہتا تو مجھے اس پر تعجب نہ ہوتا اور آپ کا اس قدر علم اور فضل رکھنے کے باوجود یہ کہنا میرے لیے باعث تعجب ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اپنے موقف پر ایک واضح قیاس سے استدلال کیا جس کا اس حدیث میں بیان ہے اس حدیث کے باقی فوائد حسب ذیل ہیں:

- (۱) سربراہ مملکت کا اپنی مملکت کی اطراف میں وقتاً فوقتاً دورے کرنا تاکہ وہ اپنی رعیت کے احوال کا مشاہدہ کرے، مظلوم کے ظلم کا ازالہ کرے، محتاج کی ضروریات کو پورا کرے، اہل فساد کا قلع قمع کرے وغیرہ۔
- (۲) پیش آمدہ مسائل میں اہل علم اور اصحاب رائے سے مشورہ کرنا۔
- (۳) ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے مطابق سلوک کرنا اور اہل فضل کو دوسروں پر مقدم کرنا۔
- (۴) جنگی معاملات میں بھی اجتہاد کرنا۔
- (۵) خبر واحد کو قبول کرنا، کیونکہ حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمنؓ کی روایت کو قبول کیا۔
- (۶) قیاس کی صحت اور اس کے تقاضے پر عمل کرنے کا جواز۔
- (۷) عالم کو چاہیے کہ سوال کیے جانے سے پہلے ہی کسی مسئلہ کو بیان کر دے، جیسا کہ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے کیا۔
- (۸) ہلاکت کے اسباب سے دور رہنا۔
- (۹) جہاں طاعون پھیلا ہوا ہو وہاں جانے سے روکنا اور جس علاقہ میں طاعون پھیلا ہوا ہو وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے بھاگنے سے منع کرنا۔

مرض کے متعدی ہونے، بدشگونی، آلو اور صفر
(کی نحوست) ستارے (کے سبب سے
بارش) اور غول کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ صفر اور آلو (کی نحوست) کی کوئی اصل ہے، ایک اعرابی نے کہا: یا رسول اللہ! پھر کیا وجہ ہے کہ اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح پھر رہے ہوتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش زدہ اونٹ داخل ہوتا ہے اور سب کو خارش میں مبتلا کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: پہلے اونٹ میں خارش کس نے پیدا کی تھی؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا، نہ بدشگونی ہے نہ صفر اور آلو (کی نحوست) کی کوئی اصل ہے، ایک اعرابی نے کہا: یا رسول اللہ! اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۳۔ بَابُ لَا عَدُوَّيَ وَلَا طَيْرَةٍ
وَلَا هَامَةٍ وَلَا صَفْرٍ وَلَا
نَوَّءٍ وَلَا غَوْلٍ

۵۷۴۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى (وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ) قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدُوَّيَ وَلَا صَفْرٍ وَلَا هَامَةٍ فَقَالَ أَعْرَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الطَّبَّاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيَجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۳۲۷)

۵۷۵۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

لَا عَدْوَى وَلَا طِيرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةً فَقَالَ أَعْرَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ. البخاری (۵۷۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہے، پھر ایک اعرابی کھڑا ہوا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔ ایک اور روایت میں ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: مرض متعدی ہوتا ہے نہ صفر اور الو (کی نحوست) ہے۔

۵۷۵۱ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا الْيَمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّوْلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا عَدْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةً. البخاری (۵۷۷۳)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا، اور وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے، ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں حدیثیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کرنا چھوڑ دیا کہ ”کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا“ اور اس بیان پر قائم رہے کہ کسی بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے، حارث بن ابی ذباب (یہ حضرت ابو ہریرہ کے عم زاد تھے) نے کہا کہ ابو ہریرہ! ہم نے سنا ہے کہ تم اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ جس کو اب تم نے بیان کرنا چھوڑ دیا ہے، تم کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا، حضرت ابو ہریرہ نے اس روایت کو پہچاننے سے انکار کر دیا اور کہا: بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے، حارث اس سے مطمئن نہیں ہوئے حتیٰ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوئے اور حبشی زبان میں ان سے کچھ کہا، پھر حارث سے کہا: تم جانتے ہو میں نے تم سے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! حضرت ابو ہریرہ نے کہا: میں نے کہا ہے کہ میں انکار کرتا ہوں، ابوسلمہ نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم! پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم کو یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کوئی

۵۷۵۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ (وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ) قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَيَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُورَدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلَيْتَهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَدْوَى وَأَقَامَ عَلَى أَنَّ لَا يُورَدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي دُبَابٍ (وَهُوَ ابْنُ عِمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ) قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا أُسْرَ قَدْ سَكَتَ عَنْهُ كُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى فَابْنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا يُورَدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ فَمَا رَأَاهُ الْحَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَبَيْتُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعُمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى فَلَا أَذْرِي أَنِّي أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ. مسلم تحفة الاشراف (۱۵۳۲۷)

مرض متعدی نہیں ہوتا، میں نہیں جانتا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا ایک روایت نے دوسری روایت کو منسوخ کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا، اور اس کے ساتھ یہ حدیث بیان کرتے کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا، نہ آلو (کی نحوست) ستارے (کی وجہ سے بارش) اور نہ صفر (کی نحوست) کی کوئی حقیقت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا، نہ بدشگونی ہے اور نہ غول کی کوئی حقیقت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ غول اور صفر (کی نحوست) کی کوئی اصل ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا، نہ صفر اور غول کی کوئی حقیقت ہے، ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر نے ”اور صفر کی کوئی اصل نہیں“ کی یہ تفسیر بیان کی، ابو الزبیر نے کہا کہ صفر سے مراد پیٹ ہے

۵۷۵۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَقَالَا الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعِيدٍ) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَبُحْدٌ مَعَ ذَلِكَ لَا يُورَدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصْحَجِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ. سابقہ حوالہ (۵۷۵۰)

۵۷۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. البخاری (۵۷۷۳)

۵۷۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَاءَ وَلَا صَفَرَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۹۹)

۵۷۵۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا غَوْلَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۳۸)

۵۷۵۷ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بَنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا بَزِيدٌ (وَهُوَ التَّسْتَرِيُّ) حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا غَوْلَ وَلَا صَفَرَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۹۲)

۵۷۵۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غَوْلَ وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا قَسَرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبُظْنُ فَقِيلَ

ان سے کہا گیا: کیا مطلب؟ تو انہوں نے کہا: پیٹ کے کیڑے ابو الزبیر نے کہا: انہوں نے غول کی تفسیر نہیں کی، ابو الزبیر نے کہا: غول سے مراد وہ ہے جو مسافروں کو ہلاک کرتا ہے۔

بدشگون، نیک شگون اور جن چیزوں

میں نحوست ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بدشگون کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور اچھا شگون نیک شگون ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! نیک شگون کی کس چیز میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھی بات میں جو تم میں سے کوئی شخص سنے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دوسندیں بیان کیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ کوئی بدفالی ہے اور مجھے نیک شگون اچھا لگتا ہے، اچھی بات، نیک بات۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ کوئی بدفالی ہے اور نیک شگون مجھے پسند ہے، آپ سے عرض کیا گیا: نیک شگون کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھی بات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ کوئی بدفالی ہے اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔

لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ دَوَابُّ الْبُظْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغُولُ الَّتِي تُغُولُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۵۸)

۳۴- بَابُ الطَّيْرِ وَالْفَالِ وَمَا

يَكُونُ فِيهِ الشُّومُ

۵۷۵۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا طَيْرَ وَلَا خَيْرَهَا الْفَالُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ. البخاری (۵۷۵۵-۵۷۵۴)

۵۷۶۰- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ كَلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ. سابقہ حوالہ (۵۷۵۹)

۵۷۶۱- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَ وَلَا يُعْجِبُنِي الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۲۱)

۵۷۶۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَ وَلَا يُعْجِبُنِي الْفَالُ قِيلَ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ. البخاری (۵۷۷۶) ابن ماجہ (۳۵۳۸)

۵۷۶۳- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَأَحَبُّ الْفَالِ الصَّالِحِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۵۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ آلو کی کوئی اصل ہے اور نہ بدشگونی کی کوئی اصل ہے اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔

۵۷۶۴ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدُوَّ وَلَا هَامَةَ وَلَا طَيْرَةَ وَأَحَبُّ الْفَالِ الصَّالِحِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۵۵۶)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھر، عورت اور گھوڑے میں نحوست ہو سکتی ہے۔

۵۷۶۵ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الشُّومُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ.

البخاری (۵۰۹۳-۵۷۷۲) ابوداؤد (۳۹۲۲) الترمذی (۲۸۲۴)

النسائی (۳۵۷۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بد فالی کی کوئی اصل ہے، نحوست صرف تین چیزوں میں ہو سکتی ہے: عورت، گھوڑے اور مکان میں۔

۵۷۶۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالََا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَإِنَّمَا الشُّومُ فِي ثَلَاثَةِ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالِدَّارِ.

سابقہ حوالہ (۵۷۵۳)

امام مسلم نے چھ سندوں کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مرض کا متعدی ہونا اور بدشگونی بے اصل ہے۔

۵۷۶۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ عُمَرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِسْرَاهِيْمَ بَنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بَنِ اللَّيْثِ بَنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ

الْمُفَضَّلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ مَا لَكَ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ
فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدَوَى وَالطَّيْرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ
يَزِيدَ الْبَخَارِيِّ (۲۸۵۸) (۳۵۷۰) ابْنِ مَاجَه (۱۹۹۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: اگر کسی چیز میں نحوست ہونا برحق ہے تو وہ گھوڑے،
عورت اور مکان میں ہے۔

۵۷۶۸ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكِيمِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ
إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ
وَالدَّارِ. سابقہ حوالہ (۵۷۶۷)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے، لیکن اس میں
”حق“ کا لفظ نہیں ہے۔

۵۷۶۹ - وَحَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ
عَبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ.
سابقہ حوالہ (۵۷۶۷)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں بدشگونی ہوگی تو
گھوڑے، مکان اور عورت میں ہوگی۔

۵۷۷۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
حَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ
وَالْمَرْأَةِ. بخاری (۵۰۹۴)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی
ﷺ نے فرمایا: اگر نحوست ہوگی تو عورت، گھوڑے اور گھر میں
ہوگی۔

۵۷۷۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا
مَالِكُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي
الشُّؤْمَ. البخاری (۵۰۹۵-۲۸۵۹) ابْنِ مَاجَه (۱۹۹۴)

حضرت سہل بن سعد سے اس حدیث کی مثل مروی
ہے۔

۵۷۷۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ
بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۷۷۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو مکان، خادم
اور گھوڑے میں ہوگی۔

۵۷۷۳ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ
كَانَ فِي شَيْءٍ فِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ.

التسائی (۳۵۷۲)

۳۵- بَابُ تَحْرِيمِ الْكُهَّانَةِ وَاتِّبَانِ الْكُهَّانِ

کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم زمانہ جاہلیت میں کچھ کام کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے آپ نے فرمایا: تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ، میں نے عرض کیا: ہم بدشگونی لیتے تھے آپ نے فرمایا: یہ (یعنی بدشگونی) محض تمہارے دل کا ایک خیال ہے تم اس کے درپے نہ ہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی چار اور اسناد ذکر کیں۔ البتہ امام مالک کی روایت میں بدفالی کا ذکر ہے کاہنوں کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ہم میں سے کچھ لوگ زانچہ بناتے ہیں، آپ نے فرمایا: انبیاء (ساتھین) میں سے ایک نبی بھی زانچہ بناتے تھے، سو جوان کے طریقہ کے مطابق زانچہ بنائے وہ حق ہے۔

۵۷۷۴ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالُوا فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَطْطِيرُ قَالُوا ذَاكَ شَيْءٌ يُجِدُّهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدُّكُمْ. سابقہ حوالہ (۱۱۹۹)

۵۷۷۵ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي جُحَيْنٌ (يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى) حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكُ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطَّيْرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ. سابقہ حوالہ (۵۷۷۴)

۵۷۷۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ) عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رَجُلٌ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ.

سابقہ حوالہ (۵۷۷۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاہن جو باتیں کرتے ہیں ان میں سے بعض باتیں سچی نکلتی ہیں، آپ نے فرمایا: اس سچی بات کو جن اچک لیتے ہیں اور وہ اس کو اپنے ولی (کاہن) کے کان میں پھونک دیتے ہیں وہ ایک سچ میں سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

مِائَةِ كَذِبَةٍ. (بخاری ۵۷۶۲-۶۲۱۳-۷۵۶۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو باتیں وہ بیان کرتے ہیں وہ بعض اوقات سچی نکلتی ہیں، آپ نے فرمایا: یہ سچی بات وہ ہے جس کو جن اچک کرا اپنے ولی کے کان میں پھونک دیتا ہے، جیسا کہ مرغ مرغی کو دانے کے لیے بلاتا ہے، پھر وہ اس میں ایک سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتا ہے۔

۵۷۷۸ - حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا الْجَنِّيُّ فَيَقْرَأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَأَ الدَّجَاجَةُ فَيَخْلُطُونَ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ.

سابقہ حوالہ (۵۷۷۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۵۷۷۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

سابقہ حوالہ (۵۷۷۷)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے بیان کیا کہ ایک رات کو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی پھیلی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں تم اس حادثہ کے متعلق کیا کہتے تھے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ہم یہ کہتے تھے کہ آج رات کو بہت بڑا آدمی پیدا ہوا ہے اور کوئی بہت بڑا آدمی فوت ہو گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارہ اس وجہ سے نہیں ٹوٹا کہ کوئی مرتا ہے یا پیدا ہوتا ہے، لیکن ہمارا رب تبارک و تعالیٰ جب کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو حاملین عرش فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں، پھر جو ان کے قریب

۵۷۸۰ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وَلَيْدَ الْكَلْبَةِ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّهَا لَا يَرْمِي بِهَا لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَطَعَ أَمْرًا سَبَّحَ

آسمان کے فرشتے ہیں سبحان اللہ کہتے ہیں، حتیٰ کہ ان کی تسبیح آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچتی ہے، پھر حاملین عرش کے قریب والے حاملین عرش سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ پھر وہ خبر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے، پھر آسمان کے بعض فرشتے بھی دوسروں کو بتاتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے) حتیٰ کہ آسمان دنیا تک خبر پہنچتی ہے، پھر جن اس سنی ہوئی بات کو لے اڑتے ہیں اور اسے (کاہنوں کے کانوں میں) پھونک دیتے ہیں، پس اگر وہ اسی طرح خبر دیں تو وہ سچ ہوتی ہے، لیکن وہ اس میں اپنی مرضی سے کچھ اور ملا دیتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے بعض انصار نے بیان کیا کہ تمہارا رب جو فرماتا ہے وہ حق ہے لیکن وہ (کاہن) اس میں رد و بدل کر کے کچھ ملا دیتے ہیں، اس حدیث کے الفاظ میں راویوں کا اختلاف ہے۔

حَمَلَةَ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلُ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخِيرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجَنُّ السَّمْعَ فَيَقْدِفُونَ إِلَى أُولِيَانِهِمْ وَيُرْمُونَ بِهِ فَمَا جَاءَ وَإِيَّاهُ عَلَى وَجْهِ قَهْوٍ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ. الترمذی (۳۲۲۴)

۵۷۸۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ (يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ) كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ يُونُسَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ وَلَكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ اللَّهُ حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ.

سابقہ حوالہ (۵۷۸۰)

۵۷۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۸۳۸۴)

نبی ﷺ کی بعض ازواج رضی اللہ عنہن بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کاہن کے پاس جا کر کوئی بات پوچھی اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔

جذامی سے اجتناب کا بیان

۳۶- بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْدُومِ وَنَحْوِهِ

عمرو بن شریک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ
ثقیف کے وفد میں ایک جذامی شخص تھا، نبی ﷺ نے اس کو
پیغام بھیجا: تم واپس لوٹ جاؤ، ہم تم سے بیعت کر چکے ہیں۔

۵۷۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح
وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
وَهُشَيْمٌ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ
فَارْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ.

النسائی (۴۱۹۳)

سانپ اور دیگر حشرات الارض کو مارنے کے شرعی احکام کا بیان

۳۷- بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وغيرها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے دو دھاریوں والے سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا،
کیونکہ وہ بصارت زائل کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۵۷۸۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ
سُلَيْمَانَ وَابْنُ ثُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطَّفِئَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَ
يُصِيبُ الْحَبْلَ. ابن ماجہ (۳۵۳۴)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں
دو دھاریوں والے اور دم بریدہ دونوں سانپوں کا ذکر ہے۔

۵۷۸۵ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو
مَعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْإِبْرَئِيلُ
ذُو الطَّفِئَتَيْنِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۲۱۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: سانپوں کو قتل کر دو اور (خصوصاً) دو دھاریوں والے
اور دم بریدہ سانپ کو کیونکہ یہ حمل گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی
بصارت زائل کر دیتے ہیں، سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما جس سانپ کو بھی دیکھتے مار ڈالتے، ایک بار ابولبابہ
بن عبدالمذریٰ یا زید بن خطاب نے ان کو ایک سانپ کا پیچھا
کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ گھریلو سانپوں کو
مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

۵۷۸۶ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّمٍ التَّائِقُ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ أَفْتَلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطَّفِئَتَيْنِ وَالْأَبْتَرُ فَإِنَّهُمَا
يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَبَصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ
زَيْدُ بْنُ الْحَطَّابِ وَهُوَ يَطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ
ذَوَاتِ الْبُيُوتِ. البخاری (۳۲۹۷-۳۲۹۸-۳۲۹۹-۳۳۱۰-۳۳۱۱)

۵۷۸۷ - وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ
الْكِلَابِ يَقُولُ أَفْتَلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَأَفْتَلُوا ذَا
الطَّفِئَتَيْنِ وَالْأَبْتَرُ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا، آپ نے
فرمایا: سانپوں اور کتوں کو قتل کر دو اور دو دھاری والے اور دم
بریدہ سانپ کو (خصوصاً) قتل کر دو، کیونکہ وہ نظر زائل کرتے
ہیں اور حاملہ عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں، زہری نے کہا:

ہمارے خیال میں یہ ان کے زہر کی تاثیر ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں جو سانپ بھی دیکھتا اس کو مار دیتا، ایک مرتبہ میں ایک گھریلو سانپ کا پیچھا کر رہا تھا، اس وقت زید بن الخطاب یا حضرت ابولبابہ کا گزر ہوا، انہوں نے کہا: اے عبداللہ! ٹھہرو، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابولبابہ بن عبدالمند ر اور زید بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ آپ نے گھریلو سانپوں (کے مارنے) سے منع فرمایا، یونس کی روایت میں ہے: سانپوں کو مارو اور دو دھاری والے اور دم بریدہ سانپ کا ذکر نہیں کیا۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت ابن عمر سے ان کے گھر میں ایک دروازہ کھولنے کے متعلق گفتگو کی، تاکہ وہ مسجد کے قریب ہو جائیں، اتنے میں لڑکوں کو سانپ کی ایک کینچلی ملی، حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا: سانپ کو تلاش کرو اور قتل کر دو، ابولبابہ نے کہا: اس کو قتل مت کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر تمام سانپوں کو مار ڈالتے تھے، حتیٰ کہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمند ربدری نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے، پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے یہ امر ترک کر دیا۔

حضرت ابولبابہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (گھریلو) سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا۔

الْحَبَالِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنَرَى ذَلِكَ مِنْ سَتْمِهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَيْسَتْ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَيَسْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّيْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ وَأَنَا أَطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ. سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

۵۷۸۸- وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطَّفِيتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ. سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

۵۷۸۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ وَ يَسْتَقْرِئَ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْعِلْمَةَ جِلْدَ جَانٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ التَّمِسُّوهُ فَاقْتُلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

۵۷۹۰- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ.

سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

۵۷۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ.

سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا۔

۵۷۹۲ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الصَّبْعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِحَانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ. سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمذر انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر قبائیں تھا وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے، ایک دن حضرت عبد اللہ بن عمران کے پاس بیٹھے ہوئے اپنا ایک دروازہ کھول رہے تھے کہ اچانک انہوں نے گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ دیکھا، گھر والوں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، حضرت ابولبابہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے اور دم بریدہ اور دودھاریوں والے سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، کہا گیا کہ یہی وہ دو سانپ ہیں جو نظر زائل کرتے ہیں اور عورتوں کے (پیٹ کے) بچوں کو گرا دیتے ہیں۔

۵۷۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (بِعَنْيِ الثَّقَفِيِّ) قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْنَحُ خُوخَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَ ذِي التُّفَيْتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ.

سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبد اللہ بن عمر اپنے گھرے ہوئے مکانوں کے پاس تھے اچانک انہوں نے ایک سانپ کی کینچلی دیکھی، حضرت ابن عمر نے فرمایا: اس سانپ کو تلاش کر کے قتل کر دو، حضرت ابولبابہ انصاری نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع کرتے تھے سوائے دو دھاری والے اور دم بریدہ کے، کیونکہ یہی وہ دو سانپ ہیں جو نظر کو زائل کر دیتے ہیں اور عورتوں کے حمل کو ساقط کر دیتے ہیں۔

۵۷۹۴ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْظٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدِيمَ لَهُ فَرَأَى وَبِصَّ جَانٍ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِحَانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْأَبْتَرُ وَ ذَا التُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَحِطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَّعِيَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ. سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے درآں حالیکہ وہ حضرت عمر بن الخطاب کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا اس میں سانپ کو تلاش کر رہے تھے۔

۵۷۹۵ - وَحَدَّثَنَا هُرُوقُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْأُطِيمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرُصُّ حَيَّةً يَنْحُو حَدِيثَ الْكَيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

سابقہ حوالہ (۵۷۸۶)

۵۷۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ يَحْيَى وَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاُخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ وَقَدْ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ وَ الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذَا خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَتَّى فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاَهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقْتَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا.

البخاری (۱۸۳۰-۳۳۱۷-۴۹۳۴-۴۹۳۱م) النسائی (۲۸۸۳)

۵۷۹۷ - وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۵۷۹۶)

۵۷۹۸ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ (يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ) حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمَنًى.

سابقہ حوالہ (۵۷۹۶)

۵۷۹۹ - وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ أَبِي مُعَاوِيَةَ. سابقہ حوالہ (۵۷۹۶)

۵۸۰۰ - وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَيْفِي (وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحٍ) أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَثْبُ لَا قُتْلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَيَّ بِيْتٍ فِي

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ نبی ﷺ پر ”والمرسلات عرفاً“ نازل ہوئی، ہم نبی ﷺ کے منہ سے اس سورت کو تازہ بہ تازہ سن رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نکلا، آپ نے فرمایا: اس سانپ کو مار دو، ہم اس سانپ کو مارنے کے لیے جھپٹے، وہ ہم سے (دور) بھاگ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کے شر سے بچالیا جیسا کہ اس کو تمہارے شر سے بچالیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ایک محرم کو سانپ مارنے کا حکم دیا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے یہ حدیث بھی مثل سابق ہے۔

ابو السائب بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر گئے تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں بیٹھ کر ان کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا، اتنے میں گھر کے کونے میں رکھی ہوئی لکڑیوں سے حرکت کی آواز آئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک سانپ تھا، میں اس کو قتل کرنے کے لیے لپکا، حضرت ابوسعید نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا، سو میں بیٹھ گیا، جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو انہوں نے مکان کی ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ کیا تم اس گھر کو دیکھ

رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا کہ اس گھر میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، انہوں نے کہا: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خندق کی طرف گئے، وہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر اپنے گھر جاتا تھا، ایک دن اس نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہتھیار لے کر جاؤ، کیونکہ مجھے تم پر بنو قریظہ (کے حملہ) کا خدشہ ہے، وہ نوجوان اپنے ہتھیار لے کر چلا گیا، جب وہ گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس کی بیوی دروازے کی دونوں پیوں کے درمیان کھڑی ہے، اس نے غیرت میں آ کر اس کو نیزہ مارنے کا قصد کیا، اس عورت نے کہا: اپنے نیزے کو روکو اور گھر کے اندر جا کر دیکھو، تم کو معلوم ہو جائے گا کہ میں کس وجہ سے باہر کھڑی ہوں، جب وہ اندر گیا تو اس نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ کنڈلی مارے بستر پر بیٹھا ہے، اس نوجوان نے اس سانپ کو مارنے کا قصد کیا اور نیزہ اس سانپ میں گھونپ دیا، پھر باہر نکل کر وہ نیزہ مکان میں گاڑ دیا، وہ سانپ اس جوان پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور یہ پتہ نہ چل سکا کہ سانپ پہلے مرایا وہ جوان، پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کا ذکر کیا، ہم نے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو زندہ کر دے، آپ نے فرمایا: اپنے اس ساتھی کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، پھر فرمایا: مدینہ میں رہنے والے جن مسلمان ہو گئے ہیں، پس جب تم ان سانپوں میں سے کسی کو دیکھو تو ان کو تین دن تک خبردار کرو اس کے بعد بھی اگر سانپ دکھائی دے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حضرت ابوسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اچانک ہم نے تخت کے نیچے ایک حرکت کی آواز سنی، ہم نے دیکھا کہ وہ ایک سانپ تھا، اس کے بعد مالک کی روایت کی طرح مذکور ہے، اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان گھروں میں آباد رہنے والے سانپ ہیں، جب تم کوئی سانپ

الذَّارِ فَقَالَ اَتَرَايَ هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيثٌ عَهْدٌ بِعُزْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَاذِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِانْصَافِ السَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاَسْتَاذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَآخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَاهْوَى إِلَيْهَا الرُّمْحَ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرُهُ فَقَالَتْ لَهُ اُكْفِفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَقَدْ خَلَّ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفَرَاشِ فَاهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَوَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يَدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمْ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ كَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُخَيِّبَهُ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جَنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَأَذْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَأَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

ابوداؤد (۵۲۵۶-۵۲۵۷-۵۲۵۹) الترمذی (۱۴۸۴م)

۵۸۰۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُبَيْدٍ بِحَدِيثٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ (وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ) قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَسَاقُ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ

دیکھو تو اس کو تین دن تک تنگ کرو اگر وہ چلا جائے تو فیہا ورنہ اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ کافر ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: جاؤ اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔

وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَخَرَّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَالْآ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَاذْفَنُوا صَاحِبَكُمْ.

سابقہ حوالہ (۵۸۰۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو چکے ہیں، سو جو شخص ان سانپوں میں سے کسی کو دیکھے تو اس کو تین دن تک متنبہ کرے اگر وہ اس کے بعد بھی دکھائی دے تو اس کو قتل کر دے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۵۸۰۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي صَيْفِيُّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنَّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَهُ بَعْدَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ. سابقہ حوالہ (۵۸۰۰)

گرگٹ کو مارنے کا استحباب

ام شریک بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو گرگٹ مارنے کا حکم دیا، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”امرہا“ کی جگہ ”امر“ کا لفظ ہے۔

۳۸- بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ

۵۸۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزَاغِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرَ.

بخاری (۳۳۵۹-۳۳۰۷) النسائی (۲۸۸۵) ابن ماجہ (۳۲۲۸)

ام شریک بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے گرگٹ مارنے کے متعلق پوچھا، آپ نے ان کو مارنے کا حکم دیا۔

۵۸۰۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الْوَزَغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ اخْدَى نِسَاءَ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلْفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ. سابقہ حوالہ (۵۸۰۳)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گرگٹ مارنے کا حکم دیا اور اس کا نام فوسق (کم فاسق)

۵۸۰۵- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَ سَمَّاهُ فَوْيَسَقًا. ابوداؤد (۵۲۶۲) رکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے گرگٹ کو فویسق فرمایا، حرمہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں سنا۔

۵۸۰۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزْغِ الْفَوَيْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

البخاری (۱۸۳۱-۳۳۰۶) الترمذی (۲۸۸۶) ابن ماجہ (۳۲۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے پہلی ضرب میں گرگٹ کو قتل کر دیا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لیے اس سے کم نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیسری ضرب میں اس سے کم۔

۵۸۰۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزْغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار دیا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، دوسری ضرب میں اس سے کم اور تیسری ضرب میں اس سے کم۔

۵۸۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا) ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحَدَّثَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ.

ابوداؤد (۵۲۶۳-۵۲۶۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلی ضرب میں ستر نیکیاں ہیں۔

۵۸۰۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا) عَنْ سُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً. سابقہ حوالہ (۵۸۰۸)

چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انبیاء (سابقین) میں سے ایک نبی کو کسی چیونٹی

۳۹- بَابُ التَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ

۵۸۱۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نے کاٹ لیا، انہوں نے چیونٹی کی پوری بستی جلانے کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ ایک چیونٹی کے کاٹنے کی وجہ سے تم نے اللہ کی مخلوق کے ایک ایسے گروہ کو ہلاک کر دیا جو اللہ کی تسبیح کرتا تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ التَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَيْ أَن قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ.

بخاری (۳۰۱۹) ابوداؤد (۵۲۶۶) النسائی (۴۳۶۹) ابن

ماجہ (۳۲۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انبیاء (سابقین) میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے، ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا، انہوں نے درخت کے نیچے سے چیونٹیوں کا چھتہ نکالنے کا حکم دیا، پھر ان کے حکم سے اس کو جلا دیا گیا، تب اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ تم نے ایک چیونٹی ہی کو جلایا ہوتا۔

۵۸۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَامِيَّ) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرِبَهَا فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةً. ابوداؤد (۵۲۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انبیاء (سابقین) میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے، انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، انہوں نے درخت کے نیچے سے چیونٹیوں کے چھتے کو نکالنے کا حکم دیا، پھر ان کے حکم سے اس کو آگ میں جلا دیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی کہ آپ نے ایک چیونٹی کے مارنے پر اکتفاء کیوں نہ کی۔

۵۸۱۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرِبَهَا فَأُخْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةً.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۷۸۳)

بلی کو مارنے کی ممانعت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کے سبب سے عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو باندھ کر رکھا حتیٰ کہ وہ مر گئی، وہ عورت اس سبب سے جہنم میں داخل کی گئی، جب اس عورت نے بلی کو باندھا تو اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو کیڑے مکوڑے کھانے کے لیے آزاد کیا۔

حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔

۴۰- بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهَرَّةِ

۵۸۱۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ لِأَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْ بِإِفْئَامِهَا وَاسْقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

بخاری (۳۴۸۲-۶۶۱۸)

۵۸۱۴ - وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْصَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. البخاری (۳۳۱۸-۶۶۲۰)

حضرت ابن عمرؓ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو کھڑے مکوڑے کھانے کے لیے آزاد کیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو مزید سندیں بیان کیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے معنی میں ایک روایت بیان کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی مثل ایک روایت بیان کی۔

جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جارہا تھا اس کو راستہ میں شدید پیاس لگی اس نے ایک کنواں دیکھا اس نے اس کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہ کنویں سے نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے کچھڑ چاٹ رہا ہے اور ہانپ رہا ہے اس شخص نے سوچا: اس کتے کی بھی پیاس سے وہی حالت ہو رہی ہے جو میری حالت ہو رہی تھی پس وہ کنویں میں اتر ا اور اپنے موزے میں پانی بھرا پھر اس موزے کو منہ سے پکڑ کے اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کی اور اس کو

۵۸۱۵- وَحَدَّثَنَا هُرُؤُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَيْسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ. (بخاری ۲۳۶۵-۶۶۱۹)

۵۸۱۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ لَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تُسْقِهَا وَلَمْ تُنْزِلْهَا تَاكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۱۶۲)

۵۸۱۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَبَطْنَاهَا وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۱۶۲)

۵۸۱۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ. سابقہ حوالہ (۱۲۲۸۷)

۵۸۱۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۶۲۲)

۴- بَابُ فَضْلِ سَاقِي الْبَهَائِمِ وَاطْعَامِهَا

۵۸۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ إِذَا شَتَدَ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَنَاءً فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الشَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبَنَاءُ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ حَتَّى رَفَى فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَقَعَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا

بخش دیا، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان جانوروں میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر تر جگر والے میں اجر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک فاحشہ عورت نے گرمی کے دنوں میں ایک کتے کو ایک کنویں کے گرد چکر لگاتے دیکھا جس کی پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکلی ہوئی تھی، اس عورت نے اپنے موزے میں پانی لے کر اس کتے کو پانی پلایا تو اس کی بخشش کردی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک کتا ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب تھا، اچانک بنو اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اس کو دیکھا، اس نے اپنا موزہ اتارا اور (اس میں پانی بھر کر) اس کتے کو پانی پلایا تو اس نیکی کے بدلہ اس کو بخش دیا گیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ادب اور بے ادبی کے الفاظ

کامیاب

زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم زمانہ کو برا کہتا ہے اور میں زمانہ (کا خالق) ہوں، رات اور دن کی گردش میرے ہاتھ میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے، وہ زمانہ کو برا کہتا ہے اور میں زمانہ (کا خالق) ہوں، میں رات اور دن کو پلٹاتا رہتا ہوں۔

فَقَالَ فِي كُلِّ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

البخاری (۲۳۶۳-۲۴۶۶-۶۰۰۹) ابوداؤد (۲۵۵۰)

۵۸۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِسُرٍّ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَزَعَتْ لَهُ بِمَوْقِفِهَا فَغَفَرَ لَهَا.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۵۷۱)

۵۸۲۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَزَعَتْ مَوْقِفَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَّتْهُ إِيَّاهُ فَغَفَرَ لَهَا بِهِ. البخاری (۳۴۶۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۰ - كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ

الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

۱ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

۵۸۲۳ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. البخاری (۳۴۶۷)

۵۸۲۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوْذِنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

بخاری (۶۱۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: مجھے ابن آدم ایذا دیتا ہے، وہ کہتا ہے ”ہائے زمانہ کی نامرادی“ سو تم میں سے کوئی شخص نہ کہے کہ ”ہائے زمانہ کی نامرادی“ کیونکہ زمانہ (کا خالق) میں ہوں، رات اور دن کو میں بدلتا رہتا ہوں اور جب میں چاہوں گا ان کو قبض کر لوں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ”ہائے زمانہ کی نامرادی“ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کا خالق) ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ زمانہ (کا خالق) ہے۔

عنب (انگور) کو کرم کہنے کی کراہت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص زمانہ کو برا نہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کا خالق) ہے اور تم میں سے کوئی شخص عنب (انگور) کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (عنب کو) کرم نہ کہو کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عنب کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۵۸۲۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خِيَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خِيَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا. البخاری (۴۸۲۶-۷۴۹۱) ابوداؤد (۵۲۷۴)

۵۸۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُعِيزَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خِيَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۹۲)

۵۸۲۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۰۴)

۲- بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

۵۸۲۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمُ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۵۱۴)

۵۸۲۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

بخاری (۶۱۸۳)

۵۸۳۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۵۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کرم نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص عنب کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کرم نہ کہو لیکن جبلہ یعنی عنب (انگور) کہو۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کرم نہ کہو لیکن کہو: عنب اور جبلہ۔

لفظ عبدۃ، مولیٰ اور سید کے اطلاق کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) میرا بندہ اور میری بندی نہ کہے، تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری تمام عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں، البتہ یوں کہہ سکتا ہے میرا غلام، میری کنیز، میرا نوکر، میری نوکرانی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) یہ نہ کہے: ”میرا بندہ“، تم سب اللہ کے بندے ہو البتہ یہ کہہ سکتا ہے: میرا

۵۸۳۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ الْكَرَمَ فَإِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۲۳)

۵۸۳۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنِيَّةٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعَنْبِ الْكَرَمَ إِنَّمَا الْكَرَمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۸۲)

۵۸۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى (يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرَمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْحَبْلَةَ (يَعْنِي الْعَنْبَ).

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۷۷۵)

۵۸۳۴- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرَمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعَنْبَ وَالْحَبْلَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۷۷۵)

۳- بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ

۵۸۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَآمَتِي مُكَلِّمُ عَبْدِ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ أُمَّاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيتِي وَفَتَاتِي.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۸۶)

۵۸۳۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عِبِيدُ اللَّهِ وَلَكِنْ

لَيَقُلْ فَنَتَا وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لَيَقُلْ سَيِّدِي.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۳۵۲)

۵۸۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۴۷۴)

۵۸۳۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنِيَةَ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَسْقَى رَبِّكَ أَطْعَمَ رَبِّكَ وَضَىءَ رَبِّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلَيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلَيَقُلْ فَنَتَا غُلَامِي. البخاری (۲۵۵۲)

نوکر اور نہ غلام یہ کہے ”میرا رب“ البتہ میرا سید (مالک) کہہ سکتا ہے۔

ایک روایت میں ہے: غلام اپنے سید کو ”میرا مولا“ نہ کہے کیونکہ تم سب کا مولیٰ اللہ عزوجل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: اپنے رب کو پلا، اپنے رب کو کھلا اور نہ تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) ”میرا رب“ کہے البتہ ”میرا سید“ اور ”میرا مولیٰ“ کہے اور نہ تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) ”میرا بندہ“ یا ”میری بندی“ کہے البتہ میرا نوکر یا میری نوکرانی کہے۔

”میرا نفس خبیث ہو گیا“ کہنے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ”میرا نفس خبیث ہو گیا“ بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس ست اور کاہل ہو گیا“ راوی ابو بکر نے اس حدیث کو نبی ﷺ سے روایت کیا اور اس میں ”لکن“ کا لفظ نہیں ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

سہل بن حنیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ”میرا نفس خبیث ہو گیا“ بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس ست اور کاہل ہو گیا۔

۴- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبَثَ نَفْسِي

۵۸۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَثَ نَفْسِي وَلَكِنْ لَيَقُلْ لَقِسْتُ نَفْسِي هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ لَكِنْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۸۴۶-۱۶۹۲۵)

۵۸۴۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۲۱۷)

۵۸۴۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ خَبَثَ نَفْسِي وَلَيَقُلْ لَقِسْتُ نَفْسِي.

بخاری (۶۱۸۰) ابوداؤد (۴۹۷۸)

۵- بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَكَرَاهَةِ

رَدِّ الرِّيحَانِ وَالطِّيبِ

۵۸۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ قَصِيرَةً تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًَا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوها فَقَالَتْ يَدَيَّاهَا هَكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ.

الترمذی (۹۹۱-۹۹۲) النسائی (۱۹۰۴-۵۱۳۴)

۵۸۴۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّافِلَةِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًَا وَالْمِسْكَ أَطْيَبُ الطِّيبِ. سابقہ حوالہ (۵۸۴۲)

۵۸۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَحْرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طِيبُ الرِّيحِ.

ابوداؤد (۴۱۷۲) النسائی (۵۲۷۴)

۵۸۴۵ - حَدَّثَنِي هُرُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَابُو طَاهِرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَمَرَ اسْتَجَمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرَ مَطْرَاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مسلم تحفة الاشراف (۷۶۰۵)

مشک کا استعمال اور ریحان اور خوشبو

کو مسترد کرنے کی کراہت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک پستہ قد عورت تھی وہ دولبی عورتوں کے درمیان چلتی تھی، اس نے لکڑی کی دو ٹانگیں بنوائیں اور سونے کے خول کی ایک انگوٹھی بنوائی جو بند ہوتی تھی، پھر اس میں مشک کی خوشبو بھری اور وہ سب سے اچھی خوشبو ہے پھر وہ ان دولبی عورتوں کے درمیان سے گزری تو انہوں نے اس کو نہیں پہچانا، پھر اس عورت نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، شعبہ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھر لی تھی اور مشک سب سے اچھی خوشبو ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو ریحان (پھول) دیا جائے وہ اس کو واپس نہ کرے کیونکہ اس کا کوئی بوجھ نہیں اور اس کی خوشبو پاکیزہ ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو کی دھونی لیتے تو عود کی دھونی لیتے، جس میں کسی اور چیز کی آمیزش نہ ہوتی یا عود میں کافور ملا کر ڈالتے، پھر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح دھونی لیتے تھے۔

ف: اس باب کی احادیث سے واضح ہوا کہ مشک کی خوشبو سب سے افضل ہے اور مشک پاک ہے اور اس کو بدن اور کپڑوں پر لگانا اور اس کی بیچ جائز ہے، اس پر سب کا اجماع ہے، شیعہ کا اس میں اختلاف ہے، لیکن ان کا مذہب باطل ہے، باقی بنو اسرائیل کی عورت نے لکڑی کی ٹانگیں لگا کر جو اپنا قد لمبا کیا تھا اگر اس سے یہ غرض تھی کہ لوگ اس کا عیب دیکھ کر اس کی غیبت نہ کریں تو یہ عمل صحیح تھا اور اگر مردوں کو اپنا حسن دکھانے کے لیے ایسا کیا تھا تو یہ ناجائز عمل تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اشعار کا بیان

عمدہ اشعار حضور فرمائش کر کے

سننے تھے اور داد دیتے تھے

عمرو بن شریدا اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوا، آپ نے فرمایا: کیا تم کو امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے کچھ شعر یاد ہیں، میں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا، آپ نے فرمایا: اور سناؤ، میں نے ایک اور شعر سنایا، آپ نے فرمایا: اور سناؤ، حتیٰ کہ میں نے ایک سو اشعار سنائے۔

حضرت شریذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے سوار کیا، اس کے بعد اس کی مثل روایت ہے۔

عمرو بن شریدا اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے شعر پڑھنے کے لیے فرمایا، ابراہیم بن میسرہ کی روایت میں ہے: آپ نے فرمایا: وہ (امیہ بن ابی الصلت) مسلمان ہونے کے قریب تھا اور ابن مہدی کی روایت میں ہے: وہ اپنے اشعار میں اسلام کے قریب تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کرتے ہیں: عرب شاعروں کے کلام میں لبید کا شعر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۴۱- کتاب الشعر

۰۰۰- بَابُ فِيْ اِنْشَادِ الْاَشْعَارِ

وَبَيَانِ اشْعَرِ كَلِمَةٍ وَ ذِمِّ الشَّعْرِ

۵۸۴۶- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْقَيْدِ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شَعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيَ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيَ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيَ حَتَّى اَنْشَدْتُهُ مِائَةً بَيْتٍ.

ابن ماجہ (۳۷۵۸)

۵۸۴۶م- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ الشَّرِيدِ أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ أَرَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۵۸۴۶)

۵۸۴۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شَعْرِهِ. سابقہ حوالہ (۵۸۴۶)

۵۸۴۸- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِيكَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ

سب سے بہترین شعر ہے:

”سنو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَشْعُرُ كَلِمَةً
تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةً لَيْدٍ
لَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

البخاری (۳۸۴۱-۶۱۴۶-۶۴۸۹) الترمذی (۲۸۵۰) ابن

ماجہ (۳۷۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: شاعروں کے کلام میں لبید کا شعر سب سے
زیادہ سچا ہے:

”سنو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے“

اور امیہ بن ابی الصلت اسلام قبول کرنے کے قریب تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: شاعروں کے کلام میں لبید کا شعر سب سے
زیادہ سچا ہے: سنو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے اور امیہ بن ابی
الصلت اسلام لانے کے قریب تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاعروں کے کلام میں لبید کا شعر سب سے
زیادہ سچا ہے:

”سنو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بلاشبہ شاعروں کے کہے ہوئے کلام
میں سب سے سچا شعر لبید کا ہے:

”سنو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

آپ اس سے زائد نہ پڑھتے۔

۵۸۴۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْدَقُ
كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَيْدٍ

لَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

وَكَاذَ أُمِّيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ. سابقہ حوالہ (۵۸۴۸)

۵۸۵۰ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَصْدَقُ
بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ، لَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ
ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ. سابقہ حوالہ (۵۸۴۸)

۵۸۵۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ
قَالَتْهُ الشُّعْرَاءُ

لَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

سابقہ حوالہ (۵۸۴۸)

۵۸۵۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
زَكَرِيَّاءَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا
شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَيْدٍ

لَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

مَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ. سابقہ حوالہ (۵۸۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے پیٹ میں پیپ بھر جانا شعر بھر جانے سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعر سے بھر جائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ”عرج“ جا رہے تھے سامنے سے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان کو پکڑ لو یا فرمایا: شیطان کو روک لو! انسان کے پیٹ میں پیپ بھرنا شعر بھرنے سے بہتر ہے۔

نرد شیر (چوسر) کی حرمت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چوسر کو کھیلنا اس نے گویا اپنے ہاتھوں کو خنزیر کے خون اور گوشت میں رنگ لیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

خوابوں کا بیان

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور نبوت

کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے

ابو سلمہ کہتے ہیں: خواب دیکھنے سے میری بخار کی سی

۵۸۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شِعْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ. البخاری (۶۱۵۵) ابن ماجہ (۳۷۵۹-۳۷۶۰)

۵۸۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شِعْرًا. الترمذی (۲۸۵۲) ابن ماجہ (۳۷۶۰)

۵۸۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا كَيْتٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحْيَى عَنْ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ امْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شِعْرًا. مسلم تحفة الاشراف (۴۴۰۰)

۱- بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ شِير

۵۸۵۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنزِيرٍ وَ دَمِهِ.

ابوداؤد (۴۹۳۹) ابن ماجہ (۳۷۶۳)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۲- کتاب الرؤیا

۰۰۰- بَابُ فِي كَوْنِ الرُّؤْيَا مِنَ

اللَّهِ وَإِنَّهَا جُزْءٌ مِنَ النَّبُوَّةِ

۵۸۵۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ

کیفیت ہو جاتی تھی، البتہ میں چادر نہیں اوڑھتا تھا، حتیٰ کہ میری ابو قتادہ سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ رؤیا (اچھا خواب) اللہ کی طرف سے ہے اور حلم (برا خواب) شیطان کی طرف سے ہے، پس جب تم میں سے کوئی شخص ناگوار خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں دے گا۔

أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَزِمُّ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

البخاری (۳۲۹۲- ۵۷۴۷- ۶۹۸۴- ۶۹۹۵- ۷۰۰۵)

(۷۰۴۴) ابوداؤد (۵۰۲۱) الترمذی (۲۲۷۷) ابن ماجہ (۳۹۰۹)

حضرت ابو قتادہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی، اس حدیث میں ابوسلمہ کے اس قول کا ذکر نہیں ہے کہ خواب دیکھ کر مجھ پر بخار چڑھنے کی سی حالت ہو جاتی تھی البتہ میں چادر نہیں اوڑھتا تھا۔

۵۸۵۸ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْحَةَ وَ عَبْدِ رَبِّهِ وَ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍ وَ بَنِي عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَزِمُّ. سابقہ حوالہ (۵۸۵۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کی ہیں، ان میں بخاری کی سی حالت ہونے کا ذکر نہیں ہے، یونس کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: جب وہ نیند سے بیدار ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھو کے۔

۵۸۵۹ - وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ يَهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أُعْرَى مِنْهَا وَ زَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهُبُ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. سابقہ حوالہ (۵۸۵۷)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی شخص ناگوار خواب دیکھے تو بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، پھر اس کو اس خواب سے ضرر نہیں ہوگا، ابوسلمہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوتے تھے، اس حدیث کو سننے کے بعد پھر مجھے کسی برے خواب کی پروا نہیں رہی۔

۵۸۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ بَنِي قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَمَا أَبَالِيهَا.

سابقہ حوالہ (۵۸۵۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی دوسندیں بیان کیں، ثقفی کی روایت میں ہے: ابوسلمہ نے کہا: میں خواب دیکھتا تھا لیث اور ابن نمیر کی روایت میں ابوسلمہ کا یہ قول نہیں ہے، ابن رمح کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جس کروٹ پر لیٹا ہوا ہے اس سے پھر جائے۔

حضرت ابوقادہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے پس جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اس کو بری لگی اس کو چاہیے کہ تین بار اپنی بائیں جانب تھو کے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں دے گا اور وہ خواب کسی کو بیان نہ کرے اور اگر اچھا خواب دیکھے تو اس کو بیان کرے اور صرف اس سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو۔

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات میں ایسا خواب دیکھتا کہ میں اس سے بیمار پڑ جاتا تھا، حتیٰ کہ میری حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا کہ میں بھی بعض اوقات خواب دیکھ کر بیمار پڑ جاتا تھا حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا: اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے، جب تم میں سے کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ خواب صرف اس شخص سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو اور اگر کوئی ناگوار خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین بار شیطان اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے، پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں دے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نا پسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تین بار شیطان

۵۸۶۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي الثَّقَفِيَّ) ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتَ لَا رَأَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمَحٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْتَحَوَّلَ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ. (سابقہ حوالہ ۵۸۵۷)

۵۸۶۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَهَا مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرَّهُ وَلَا يُخْزِيهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُشِيرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ. (سابقہ حوالہ ۵۸۵۷)

۵۸۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكِيمِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: إِنْ كُنْتَ لَا رَأَى الرُّؤْيَا تَمُرْ ضُنًى قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ: وَأَنَا كُنْتُ لَا رَأَى الرُّؤْيَا فَتَمُرْ ضُنًى حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَّقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

(سابقہ حوالہ ۵۸۵۷)

۵۸۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا

فَلْيَصُصْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا
وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنِبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

ابوداؤد (۵۰۲۲) ابن ماجہ (۳۹۰۸)

۵۸۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ
الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُوا الْمُسْلِمَ تَكْذُوبٌ وَأَصْدَقَكُمْ رُؤْيَا
أَصْدَقَكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَ
أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّوْبَةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ قُرُوءَا الصَّالِحَةِ
بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا
يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدَكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ
فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاحْتَبِ الْقَيْدَ وَآكْرَهُ
الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ فَلَا أَذْرَى هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ
قَالَ أَبُو سِيرِينَ. ابوداؤد (۵۰۱۹) الترمذی (۲۲۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب زمانہ (قیامت کے) قریب ہو جائے گا تو کسی مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا، جو شخص زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا، مسلمان کا خواب نبوت کے اجزاء میں سے پینتالیسواں حصہ ہے۔ خواب کی تین قسمیں ہیں: ایک صالح خواب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے، دوسرا غمگین کرنے والا خواب ہے جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، تیسرا وہ خواب ہے جو انسان کے خیالات اور خواہشات کا عکس ہوتا ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور لوگوں کو وہ خواب بیان نہ کرے، آپ نے فرمایا: میں خواب میں بیڑیاں دیکھنا پسند کرتا ہوں اور طوق دیکھنا ناپسند کرتا ہوں، بیڑیوں سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کلام حدیث کا حصہ ہے یا امام ابن سیرین کا قول ہے۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ مجھے (خواب میں) بیڑیاں اچھی لگتی ہیں اور میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں، بیڑیوں سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے اجزاء میں سے چھیالیسواں جز ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب زمانہ (قیامت کے) قریب ہو جائے گا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں نبی ﷺ کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، اس حدیث میں انہوں نے اپنے اس قول کو درج کیا کہ میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں، اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۵۸۶۶ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَيَعِجِبُنِي الْقَيْدُ وَآكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّوْبَةِ. الترمذی (۲۲۹۱)

۵۸۶۷ - حَدَّثَنِي أَبُو التَّيْبِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهْشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۲۴)

۵۸۶۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَذْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَآكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءًا مِنْ سِتَّةٍ وَ

أَرْبَعِينَ جُزْءًا آمِنَ التَّبَوُّة. البخاری (۷۰۱۷)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۵۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا آمِنَ التَّبَوُّة.

البخاری (۶۹۸۷) ابوداؤد (۵۰۱۸) الترمذی (۲۲۷۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی۔

۵۸۷۰ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۵۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا آمِنَ التَّبَوُّة. ابن ماجہ (۳۸۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا خواب خواہ وہ خود دیکھے یا اس کے متعلق کوئی اور دیکھے، اور ابن مسہر کی روایت میں ہے: صالح خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۵۸۷۲ - وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تَرَاهُ لَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا آمِنَ التَّبَوُّة.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۴۴۲-۱۲۴۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۵۸۷۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا آمِنَ التَّبَوُّة.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۳۸۲)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

۵۸۷۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ (يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ) ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ

بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ (يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ) كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۵۴۰۹-۱۵۳۶۸)

حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔

۵۸۷۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۷۸۵-۷۸۳۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۵۸۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنْ سَبْعِينَ جُزْأً مِنَ النَّبُوءَةِ. ابن ماجہ (۳۸۹۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۵۸۷۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۸۲۰۶)

نافع کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے حضرت ابن عمر نے نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جز کہا تھا۔

۵۸۷۸ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ (يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ) كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْأً مِنْ سَبْعِينَ جُزْأً مِنَ النَّبُوءَةِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۷۷۱۵-۸۳۱۳)

جس نے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا، اس نے آپ ہی کو دیکھا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

۱- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ

۵۸۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهْشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۴۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ

۵۸۸۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو

مجھے عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا یا فرمایا: گویا اس نے مجھ کو بیداری میں دیکھا، شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا، حضرت ابوقادہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند ذکر کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی کسی کو خبر نہ دے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے نیند میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ میری صورت میں آ سکے۔

شیطانی اور بُرے خواب بیان نہ کرنے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آ کر کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، نبی ﷺ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا: شیطان خواب میں تمہارے ساتھ جو چھیڑ خانی کرتا ہے وہ کسی کو نہ بتلایا کرو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی

سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةً قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقْظَةِ أَوْ لَكَانَمَا رَأَى فِي الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ.

البخاری (۶۹۹۶-۶۹۹۳) ابوداؤد (۵۰۲۳)

۵۸۸۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ.

سابقہ حوالہ (۵۸۸۰)

۵۸۸۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعَّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ.

ابن ماجہ (۳۹۰۲)

۵۸۸۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۱۲)

۲- بَابُ لَا يُخْبِرُ بِتَلَعَّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ

۵۸۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا عَرَابِيَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ فَرَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَا تُخْبِرُ بِتَلَعَّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ. ابن ماجہ (۳۹۱۳)

۵۸۸۵- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَخَّرَ فَاسْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِّلْأَعْرَابِيِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعِّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ يَخُطُّبُ فَقَالَ لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعِّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ.

ابن ماجہ (۳۹۱۲)

۵۸۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعِيدٍ وَالْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانُ. سابقہ حوالہ (۵۸۸۵)

۳- بَابُ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا

۵۸۸۷- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَفُ السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَأَلْمُسْتُكَشِيرُ وَالْمُسْتَقِيلُ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَنَقَطَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَنَدْعِيَنَّ فَلَا عِبْرَتَهَا قَالَ

نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا، وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: خواب میں شیطان تمہارے ساتھ جو چھیڑ خانی کرے وہ کسی کو نہ بتایا کرو، حضرت جابر کہتے ہیں: اس کے بعد نبی ﷺ نے خطبہ میں فرمایا: خواب میں شیطان تمہارے ساتھ جو چھیڑ خانی کرے اس کا کسی سے تذکرہ مت کرو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا، حضرت جابر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہنسے لگے آپ نے فرمایا: جب خواب میں تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان چھیڑ خانی کرے تو وہ لوگوں کو نہ بتایا کرو، ابو بکر کی روایت میں ہے: جب تم میں سے کسی کے ساتھ چھیڑ خانی کی جائے، انہوں نے شیطان کا ذکر نہیں کیا۔

خوابوں کی تعبیر کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آج رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک ابر کے ٹکڑے سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے، میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے اپنے چلو میں اس کو لے رہے ہیں، بعض لوگ زیادہ چلو بھر رہے اور بعض کم، اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف ایک سی لٹکی ہوئی ہے، میں نے دیکھا کہ آپ اس سی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسی سی کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور شخص اس سی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گیا، پھر ایک تیسرے شخص نے سی کو پکڑا تو وہ سی ٹوٹ گئی، پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا، حضرت ابو بکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرا باپ قربان ہو، بہ خدا! آپ مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چلو تم اس کی تعبیر بیان کرو، حضرت ابو بکر نے کہا: اس ابر

کے ٹکڑے سے مراد اسلام ہے اور اس سے جو گھی اور شہد ٹپک رہا تھا سو وہ قرآن مجید اور اس کی نرمی اور حلاوت ہے اور جو لوگ اس سے زیادہ یا کم چلو بھر رہے تھے تو وہ قرآن مجید کو یاد کرنے والے ہیں (کوئی زیادہ اور کوئی کم) اور وہ رسی جو آسمان سے زمین کی طرف لٹک رہی تھی تو وہ دین برحق ہے جس پر آپ قائم ہیں، آپ اس پر عمل کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ آپ کو اپنے پاس بلا لے گا، پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اس دین پر عمل کرے گا، پھر اللہ اس کو بھی اپنے پاس بلا لے گا، پھر ایک اور شخص اس دین پر عمل کر کے بلندی پر چڑھے گا، پھر ایک تیسرا شخص اس دین پر عمل کرے گا تو اس میں کچھ خلل ہوگا، پھر وہ خلل دور ہو جائے گا اور وہ بھی بلندی پر چلا جائے گا، یا رسول اللہ! آپ پر میرے باپ قربان ہوں، آپ مجھے یہ بتلائیے کہ میں نے یہ تعبیر صحیح بیان کی ہے یا اس میں کچھ غلطی کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کچھ تعبیر ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ میں خطا کی ہے، حضرت ابو بکر نے کہا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم! آپ مجھے بتلائیے کہ میں نے کیا خطا کی ہے، آپ نے فرمایا: قسم مت دو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ احد سے واپس لوٹ رہے تھے تو آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے آج رات خواب میں ایک بادل دیکھا ہے جس سے شہد اور گھی ٹپک رہا تھا، اس کے بعد یونس کی روایت کی مثل ہے۔

معمر کبھی حضرت ابو ہریرہ کا نام لیتے اور کبھی حضرت ابن عباس کا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص نے آ کر عرض کیا کہ میں نے آج رات ایک بادل دیکھا۔ اس کے بعد حسب سابق ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میں سے جس

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْبَرَهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطَفُ مِنَ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلَيِّنُهُ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْبَلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّمُكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يَوْصِلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّ أَنْتَ أَصَبْتَ أَمْ أَخْطَأْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِيُتَحَدَّثَنِي مَا الَّذِي أَخْطَأْتَ قَالَ لَا تُقْسِمُ. البخاری (۷۰۴۶-۷۰۰۰) ابوداؤد (۳۲۶۷-۳۲۶۹-۴۶۳۳) ابن ماجہ (۳۹۱۸)

۵۸۸۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَّهٗ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَفُ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ. سابقہ حوالہ (۵۸۸۷)

۵۸۸۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظِلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (۵۸۸۷)

۵۸۹۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ

شخص نے خواب دیکھا ہو وہ اس کو بیان کرے میں اس کی تعبیر بتاؤں گا، پھر ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں ایک بادل دیکھا اس کے بعد حسب سابق ہے۔

نبی ﷺ کے خواب کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک رات کو خواب میں یہ دیکھا کہ گویا ہم عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں، ہمارے پاس تازہ کھجوریں لائی گئیں، جن کو ابن طاب کہتے ہیں، میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ ہم کو دنیا میں بلندی حاصل ہوگی اور ہماری عاقبت محمود ہوگی اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، اس وقت دو آدمیوں نے مجھے کھینچا، ان میں ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے مسواک چھوٹے کو دی، پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو مسواک دو، پھر میں نے بڑے کو مسواک دے دی۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں بکثرت کھجور کے درخت ہیں، مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ نکلا جس کو یثرب کہتے ہیں، میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار چلائی تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر وہ تھی جو یوم احد کو مسلمانوں پر مصیبت نازل ہوئی، میں نے پھر دوبارہ تلوار چلائی تو وہ پہلے سے زیادہ ثابت اور سالم تھی، اس کی تعبیر یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عظیم (یعنی فتح مکہ) اور مسلمانوں کی جمعیت عطا فرمائی، میں نے اس خواب میں گائے کو دیکھا اور اللہ سب سے بہتر ہے، اس کی تعبیر جنگ احد میں مسلمانوں کا شہید ہونا تھا اور خیر سے مراد وہ خیر تھی جو

الرَّهْرِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقْصِّهَا أَعْبَرُهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظِلَّةً يَنْحَوِرُ حَدِيثَهُمْ. سابقہ حوالہ (۵۸۸۷)

۴- بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ

۵۸۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاتَيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَلَّتِ الرَّفْعَةَ لِنَافِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْأُخْرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ. البوداؤد (۵۰۲۵)

۵۸۹۲ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَرَأَيْتُمْ فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسَوَاكِ فَجَذَبْنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاولْتُ السَّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَيْتَرُ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ. البخاری (۷۴۳۳-۲۴۶۱)

۵۸۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ (وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ) قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَحْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَى إِلَى أَنَّهَا الِيمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْفَرُجُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد عطا فرمائی اور اس سچائی کا ثواب جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد عطا فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے عہد میں مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد (ﷺ) اپنے بعد خلافت مجھے سونپ دیں تو میں ان کی پیروی کر لوں گا، وہ اپنی قوم کے بہت سارے لوگوں کے ساتھ آیا تھا، نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں شاخ کا ایک ٹکڑا تھا، آپ آ کر مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس ٹھہر گئے، آپ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھ کو نہیں دوں گا اور میں تیرے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہرگز تجاوز نہیں کروں گا اور اگر تو نے (میری اطاعت سے) منہ موڑ لیا تو اللہ تعالیٰ تجھے قتل کر دے گا اور میں تجھے وہی سمجھتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے اور یہاں یہ ثابت موجود ہیں جو میری طرف سے تجھے جواب دیں گے، پھر آپ واپس تشریف لے گئے، حضرت ابن عباس نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے اس قول کا مطلب معلوم کیا کہ ”میں تجھے وہی گمان کرتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھائی دیا گیا ہے“ تب مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا، میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے، مجھے وہ برے معلوم ہوئے، خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار کر اڑا دوں سو میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخصوں کا ظہور ہوگا، ایک ان میں سے صنعاء کا رہنے والا غسی ہے، دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھے بہت بھاری لگے اور میں ان سے متفکر ہوا، پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار کر اڑا دوں، میں نے

البخاری (۳۶۲۲-۳۹۸۷-۴۰۸۱-۷۰۳۵-۷۰۴۱) ابن ماجہ (۳۹۲۱)

۵۸۹۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشِيرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَنْ أَذْبُرْتَ لِيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَا رَاكَ الَّذِي أُرَيْتُ فِيكَ مَا أُرَيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرَيْتُ فِيكَ مَا أُرَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سُورَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاهْمَنْتُ شَأْنَهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ إِنْ أَنْفَخْتُهُمَا فَفَخَّخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ.

البخاری (۳۶۲۰-۴۳۷۳-۷۴۶۱) الترمذی (۲۲۹۲)

۵۸۹۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَرَّائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرْتُ عَلَى وَاهْمَتَنِي فَأَوْحَى

پھونک ماری تو وہ اڑ گئے، میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی کہ میں دو کذابوں کے درمیان ہوں، ایک صاحب صنعاء ہے اور دوسرا صاحب یمامہ۔

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: تم میں سے کسی نے گزشتہ شب کوئی خواب دیکھا ہے؟

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
نبی ﷺ کے فضائل کا بیان
نبی ﷺ کے نسب کی فضیلت اور اعلان
نبوت سے پہلے آپ کو ایک پتھر کے
سلام کرنے کا بیان

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو فضیلت دی اور کنانہ میں سے قریش کو فضیلت دی اور قریش میں سے بنو ہاشم کو فضیلت دی اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو فضیلت دی۔

حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو اعلان نبوت سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا، میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

ہمارے نبی ﷺ کے افضل المخلوق
ہونے کا بیان

إِلَىٰ إِنْ أَنْفَحَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَابَيْنِ
الَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبٌ صَنْعَاءٌ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ.

بخاری (۴۳۷۵-۴۳۷۹-۷۰۳۷)

۵۸۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا.

بخاری (۸۴۵-۱۳۸۶-۲۰۸۵-۲۷۹۱-۳۲۳۶)

۶۷۶۴-۶۰۹۶-۱۱۴۳-۷۰۴۷-۳۳۵۴ (الترمذی (۲۲۹۴)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۳- کتاب الفضائل

۱- بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَسْلِيمِ
الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

۵۸۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَائِلَةَ بِنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَىٰ قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَىٰ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. الترمذی (۳۶۰۵-۳۶۰۸)

۵۸۹۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَعْرِفُ حَجَرًا يَمْكُهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ أَنِّي لَا أَعْرِفُهُ الْآنَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۳۵)

۲- بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلَى
جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن (تمام) اولاد آدم کا سردار ہوں گا، سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

نبی ﷺ کے معجزات

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پانی منگایا تو ایک پھیلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس سے وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ کیا وہ ساٹھ سے اسی تک لوگ تھے، میں اس پانی کی طرف دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا درآں حالیکہ عصر کا وقت آچکا تھا، لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا اور انہیں پانی نہیں ملا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ پانی لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور لوگوں کو اس پانی سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا اور شروع سے آخر تک تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب مقام زوراء میں تھے (راوی نے کہا کہ زوراء مدینہ کے بازار میں مسجد کے قریب ایک جگہ ہے) آپ نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا، آپ نے اس میں اپنی ہتھیلی رکھ دی، پھر آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا، آپ کے تمام اصحاب نے وضو کر لیا، راوی نے کہا: اے ابو حمزہ! اس وقت لوگوں کی کتنی تعداد تھی؟ انہوں نے

۵۸۹۹ - حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هَقْلٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرُوحٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ. ابوداؤد (۴۶۷۳)

۳- بَابُ فِي مُعْجَزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۹۰۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو التَّرْبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَى بِقَدَحٍ رَحْرَاجٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّؤْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السَّيْتَيْنِ إِلَى الثَّمَانِينَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ.

البخاری (۲۰۰-۳۵۷۴)

۵۹۰۱ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

البخاری (۱۶۹-۳۵۷۳) الترمذی (۳۶۳۱) النسائی (۷۶)

۵۹۰۲ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ (يَعْنِي ابْنَ هَاشِمٍ) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ (قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَهُ) دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِمِائَةِ. مسلم تحفة الاشراف (۱۳۷۹)

کہا: اندازاً تین سو آدمی ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ زوراء میں تھے آپ کے پاس ایک برتن میں پانی لایا گیا، اس میں اتنا پانی تھا کہ اس میں آپ کی انگلیاں بھی نہیں ڈوبتی تھیں یا آپ کی انگلیاں بھی نہیں چھتی تھیں، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالک رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کو ایک کٹی میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے آکر ان سے سالن مانگتے، ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، تو جس کٹی میں وہ نبی ﷺ کے لیے گھی بھیجتی تھیں اس میں ان کو کچھ گھی مل جاتا، ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اسی طرح حل ہوتا رہا، حتیٰ کہ انہوں نے ایک دن اس کٹی کو نچوڑ لیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا: تم نے کٹی کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے (گھی) اسی طرح ملتا رہتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں آکر کچھ کھانا طلب کیا، آپ نے اسے نصف وسق (ایک سو بیس کلوگرام) جو دے دیئے، وہ شخص اس کی بیوی اور ان کا مہمان وہ جو کھاتے رہے، حتیٰ کہ ایک دن انہوں نے ان کو ماپ لیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو نہ ماپتے تو تم وہ جو کھاتے رہتے اور وہ جو یونہی باقی رہتے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک والے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے، آپ نمازوں کو جمع کرتے تھے اور ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے تھے، حتیٰ کہ ایک دن آپ نے نمازوں میں تاخیر کر دی، پھر آپ باہر نکلے اور ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا، پھر آپ اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر آپ باہر نکلے اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا، پھر آپ نے فرمایا: کل تم ان شاء اللہ

۵۹۰۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزُّوْرَاءِ فَأَتَى بِإِنَاءٍ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدَرٌ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ. البخاری (۳۵۷۲)

۵۹۰۴ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُذْمَ وَلَيْسَ عَنْدهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُذْمَ يَأْتِيهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرْتَهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَ كَيْسَهَا مَا زَالَ قَائِمًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۵۹)

۵۹۰۵ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَصِيفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكُلْهُ لَأَكَلْتُمُ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۶۰)

۵۹۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْخَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ (وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطَّفِيلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا آخَرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ

تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور تم دن چڑھنے سے پہلے نہیں پہنچو گے، تم میں سے جو شخص بھی اس چشمہ کے پاس جائے وہ میرے پہنچنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے، اس چشمہ پر ہم میں سے دو آدمی پہلے پہنچے، چشمہ میں پانی زیادہ سے زیادہ جوتی کے تسمہ جتنا تھا اور وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں شخصوں سے پوچھا: کیا تم نے اس کے پانی کو چھوا ہے، انہوں نے کہا: ہاں! نبی ﷺ ان پر ناراض ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ان کو فرماتے رہے، لوگوں نے تھوڑا تھوڑا کر کے چلوؤں سے چشمہ کا پانی لیا اور اس کو کسی چیز میں جمع کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنے دست مبارک اور چہرہ انور کو دھویا اور وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، حتیٰ کہ لوگوں نے اس سے پانی (اپنے جانوروں اور ساتھیوں کو) پلایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم عنقریب دیکھو گے کہ یہ پانی باغات کو سیراب کرے گا۔

ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے اور وادی القرئی میں ایک عورت کے باغ میں پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس باغ کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ، ہم نے اندازہ لگایا، رسول اللہ ﷺ نے دس وسن (ساٹھ من) کا اندازہ لگایا، آپ نے اس عورت سے فرمایا: اس تعداد کو یاد رکھنا یہاں تک کہ ہم انشاء اللہ تمہارے پاس لوٹ آئیں، پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ تبوک پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات سخت آندھی آئے گی تم میں سے کوئی شخص کھڑا نہ رہے، جس شخص کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو رسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دے، پھر سخت آندھی آئی، ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا اس کو اڑا کر لے گئی اور طے کے دو پہاڑوں کے درمیان اس کو گرادیا، پھر ایلہ کے حاکم ابن العلماء کا قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خط لے کر آیا اور اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک

ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى يُضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسْ مِنْ مَرَاتِهَا شَيْئًا حَتَّى فُجِئْنَا هَا وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبَضُّ بِشْنَى مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَرَاتِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ عَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَبَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مِنْهُمْ أَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَكَّتْ أَبُو عَلِيٍّ إِلَيْهَا قَالَتْ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ يَا مُعَاذُ أَنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هَهُنَا قَدْ مِلْنَا جَنَانًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۳۲۲)

۵۹۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَاتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لَا مَرَأَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْرُسُوهَا فَخَرَصْنَا هَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْ سِقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَلِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَتَهَبُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَسُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلِي طَيٍّ وَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلَمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرَأَةَ عَنْ

حَدَّثَنَا هَذَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرَهَا فَقَالَتْ عَشْرَةٌ أَوْ سِتِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي مُسْرِعٌ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدُ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي التَّجَارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بَنِي الْخَزَرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَأَذْرَكَ سَعْدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرَتِ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوْ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ

سابقہ حوالہ (۳۳۵۸)

سفید خچر بھی ہدیہ دیا، نبی ﷺ نے اس کو جواب لکھا اور اسے ایک چادر ہدیہ میں پیش کی، پھر ہم واپس ہوئے اور وادی قرئی میں پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے اس کے باغ کے متعلق پوچھا کہ اس کے پھل کتنے ہوئے؟ اس عورت نے کہا: دس وسق (ساٹھ من) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جلد روانہ ہوں گا، جو جلد روانہ ہونا چاہتا ہو وہ میرے ساتھ چلے اور جو ٹھہرنا چاہتا ہے وہ ٹھہر جائے، ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے، آپ نے فرمایا: یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: انصار کے تمام گھروں میں بنو نجار کے گھر سب سے افضل ہیں، پھر بنو عبد الاشہل کے گھر ہیں، پھر بنو عبد الحارث بن خزرج کے گھر ہیں، پھر بنو ساعدہ کے، اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے، پھر حضرت سعد بن عبادہ ہم سے ملے، ابواسید نے ان سے کہا: کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام انصار کے گھروں کو بہتر قرار دیا اور ہم کو آخر میں کر دیا۔ حضرت سعد رسول اللہ ﷺ سے ملے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تمام انصار کے گھروں کو بہتر قرار دیا اور آپ نے ہم کو آخر میں رکھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تم اخبار میں سے ہو؟

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، اس میں ہے کہ انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے اور سعد بن عبادہ کا قصہ نہیں ہے، اور وہیب کی سند میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ان کا سمندر (یعنی ان کا ملک) لکھ دیا اور اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو جواب لکھا۔

۵۹۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِهِذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وَهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَيْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وَهَيْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سابقہ حوالہ (۳۳۵۸)

۴- بَابُ تَوْكُّلِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

۵۹۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ پر توکل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک جنگ میں گئے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ایسی وادی میں دیکھا جس میں کانٹے دار درخت بہت تھے رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے اور اس درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ پر اپنی تلوار لٹکا دی اور لوگ وادی کے دوسرے درختوں کے نیچے سائے کی طلب میں بکھر گئے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص میرے پاس آیا درآں حالیکہ میں سویا ہوا تھا اس نے میری تلوار پکڑ لی میں اچانک بیدار ہوا تو وہ میرے سر پر کھڑا ہوا تھا اور مجھے صرف اس وقت احساس ہوا جب اس کے ہاتھ میں جنگی تلوار تھی اس نے کہا: اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا: میں نے کہا: اللہ! اس نے پھر دوبارہ کہا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا: میں نے کہا: اللہ! آپ نے فرمایا: پھر اس نے تلوار نیام میں کر لی اور وہ شخص یہ بیٹھا ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما جو نبی ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نجد کی طرف نبی ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے جب نبی ﷺ اس جنگ سے واپس لوٹے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے۔ ایک دن ان سب کو دوپہر کے قیلولہ نے آ لیا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے حتیٰ کہ جب ہم ذات الرقاع پر پہنچے باقی روایت زہری کی طرح ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

جس علم اور ہدایت کے ساتھ نبی ﷺ کو
مبعوث کیا گیا اس کی مثال

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍ أَن مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ زِيَادٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمَ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ ابْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّوْلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ قَبْلَ نَجْدٍ فَأَذَرَ كَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعُصَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا قَالَ وَ تَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَيَّ رَأَيْتُ فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلَا فِي يَدِهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفُ فَهَذَا هُوَ ذَا جَالِسٍ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبُخَارِيُّ (۲۹۱۰-۲۹۱۳-۴۱۳۴-۴۱۳۵-۴۱۳۶)

۵۹۱۰ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدَّوْلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذَرَ كَتَهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ. سابقہ حوالہ (۵۹۰۹)

۵۹۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَزِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. سابقہ حوالہ (۱۹۴۶)

۵- بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے جس علم اور ہدایت کے ساتھ مجھ کو مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس بادل کی طرح ہے جو زمین پر برسائے زمین کا کچھ حصہ اچھا تھا جس نے اس پانی کو جذب کر لیا اور اس نے چارہ اور بہت سا سبزہ اگایا اور زمین کا بعض حصہ سخت تھا اس نے پانی کو روک لیا جس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع دیا انہوں نے وہ پانی خود پیا جانوروں کو پلایا اور ان کو چرایا زمین کا بعض حصہ چٹیل میدان تھا جس پر بارش ہوئی تو اس نے پانی کو روکا اور نہ کسی قسم کی گھاس اگائی۔ یہ مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اس کا فیض پہنچایا اور اللہ تعالیٰ نے جس ہدایت کے ساتھ مجھے مبعوث کیا ہے اس کا علم حاصل کیا اور وہ علم آگے پہنچایا اور یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے اس کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھا اور جس ہدایت کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے اس کو قبول نہیں کیا۔

۶- رسول اللہ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور جس دین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس جا کر کہے: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے (دشمن کا) ایک لشکر دیکھا ہے اور میں تم کو کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں سو تم خود کو بچاؤ اس قوم میں سے بعض لوگوں نے اس کی اطاعت کر لی اور سر شام اس مہلت میں بھاگ گئے اور بعض لوگوں نے اس کی تکذیب کی اور وہ صبح تک وہیں رہے صبح ہوتے ہی لشکر ان پر حملہ آور ہوا اور ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو میری پیروی کرتے رہے اور میرے لائے ہوئے دین کی اتباع کرتے ہیں اور ان لوگوں کی مثال ہے جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میرے لائے ہوئے دین حق کی تکذیب کرتے ہیں۔

۵۹۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو عَامِرٍ وَالْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ مَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَ أَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قَيْحَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تَنْبِتُ كَلًّا فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعِلِمٌ وَعَلَمٌ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ. البخاری (۷۹)

۶- بَابُ شَفَقَتِهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ

۵۹۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ وَالْأَشْعَرِيُّ وَابُو كَرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَرَيْبٍ) قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعَيْنِي وَإِنِّي أَنَا التَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالْتَّجَاءُ فَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَادَّجَوْا فَانْطَلَقُوا عَلَى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَأَجْتَاَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ. البخاری (۶۴۸۲-۷۲۸۳)

۵۹۱۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعِيزَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيَّةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَإِنَّا أَخَذُ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَفْحَمُونَ فِيهِ.

الترمذی (۲۸۷۴)

۵۹۱۵- وَحَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو النَّاقِدِ وَابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۷۰۰)

۵۹۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَفَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذَلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا أَخَذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَفْحَمُونَ فِيهَا.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۷۷۱)

۵۹۱۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَدْبُهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا أَخَذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفْلَتُونَ مِنْ يَدِي.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۲۶۵)

۷- بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

۵۹۱۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَنِيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی، پھر حشرات الارض اور پروانے اس آگ میں گرنے لگے، سو میں تم کو کمر سے پکڑ کر روک رہا ہوں اور تم اس آگ میں دھڑا دھڑا گر رہے ہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور جب اس آگ نے ماحول کو روشن کر دیا تو اس میں پروانے اور حشرات الارض گرنے لگے، وہ شخص ان کو آگ میں گرنے سے روکتا ہے اور وہ اس پر غالب آ کر آگ میں دھڑا دھڑا گر رہے ہیں، پس یہ میری مثال اور تمہاری مثال ہے، میں تمہاری کمر پکڑ کر تم کو جہنم میں جانے سے روک رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم لوگ میری بات نہ مان کر جہنم میں گرے جا رہے ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی، پھر حشرات الارض اور پروانے اس میں گرنے لگے درآں حالیکہ وہ ان کو اس سے روک رہا ہے اور میں تم کو کمر سے پکڑ کر آگ میں گرنے سے روک رہا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکلے جاتے ہو۔

نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور انبیاء (سابقین) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا اور کیا ہی اچھا اور خوبصورت مکان بنایا، لوگ اس مکان کے گرد گھوم کر کہنے لگے: ہم نے اس

بُنِيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّيْنَةُ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّيْنَةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۷۰۵)

۵۹۱۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ لَا وَضَعَتْ هَهُنَا لَبْنَةً فَيَتِمُّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا اللَّيْنَةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۷۰)

۵۹۲۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ بَنَ جَعْفَرٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّامِنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيُعْجِبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّيْنَةَ قَالَ فَأَنَا اللَّيْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۸۱۷)

۵۹۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۰۰۸)

۵۹۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَاتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّيْنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّيْنَةِ جِئْتُ فَخْتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۰۰۸)

وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ

مکان سے اچھا کوئی مکان نہیں دیکھا مگر اس میں ایک اینٹ نہیں ہے سو میں وہ اینٹ ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کئی مکان بنائے اور کیا اچھے، خوبصورت اور مکمل مکان بنائے مگر اس کے گوشوں میں سے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی، لوگ گھوم رہے تھے اور ان کو وہ مکان اچھا لگ رہا تھا، وہ کہنے لگے: تم نے یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی تاکہ تمہاری تعمیر مکمل ہو جاتی؟ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ اینٹ ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا اور کیا ہی حسین و جمیل مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ تھی، لوگ اس کے ارد گرد گھوم کر خوش ہو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ نے فرمایا: میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور نبیوں کی مثال اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور انبیاء (سابقین) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو مکمل اور کامل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی، لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور اس گھر کو دیکھ کر خوش ہوتے اور کہتے کہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں اور میں نے انبیاء (کی آمد) کو ختم کر دیا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَلْ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا.

البخاری (۳۵۳۴) الترمذی (۲۸۶۲-۲۸۶۴)

۸- بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً

أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا

جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو اٹھا لیتا ہے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس امت (کی ہلاکت) سے پہلے اس نبی کو اٹھا لیتا ہے اور اس نبی کو امت کے لیے اجر اور پیش رو بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس نبی کی زندگی میں اس کی آنکھوں کے سامنے اس امت پر عذاب نازل فرماتا ہے اور اس امت کو ہلاک کر کے اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے، کیونکہ انہوں نے اس نبی کی تکذیب کی تھی اور اس کی نافرمانی کی تھی۔

نبی ﷺ کے حوض اور آپ کی صفات کا بیان

حضرت جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں۔“

حضرت جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا، پھر مثل سابق روایت ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں، جو اس حوض پر آئے گا وہ پیئے گا اور جو ایک بار پی لے وہ کبھی پیسا نہیں رہے گا اور میرے پاس (حوض پر) کچھ ایسے لوگ آئیں جن کو میں پہچانتا

۵۹۲۳ - وَحَدَّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوَى ذَلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهَا لَهَا فَرَطًا وَسَلْفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَتَّى فَاهَلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاقْرَأْ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ.

مسلم تخریج الاشراف (۹۰۷۲)

۹- بَابُ اثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ

۵۹۲۴ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

البخاری (۶۵۸۹)

۵۹۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرِ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۵۹۲۴)

۵۹۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَ

لَسِرَدَنَ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَ
بَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ التُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا
أَحَدُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ
قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ يَقُولُ أَنَّهُمْ مِتْنِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا
عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لَمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي.

(بخاری (۷۰۵۱-۷۰۵۰)

ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے
درمیان رکاوٹ حائل کر دی جائے گی۔ ابو حازم کہتے ہیں کہ
جس وقت میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا اس وقت نعمان بن ابی
عیاش بھی اس حدیث کو سن رہے تھے انہوں نے کہا: تم نے
حضرت سہل سے یہ حدیث اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا:
ہاں! انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی ہے البتہ
وہ یہ زیادہ کہتے تھے: آپ فرمائیں گے: یہ میرے پیروکار ہیں
تو کہا جائے گا: آپ (اپنی عقل سے) نہیں جانتے کہ انہوں
نے آپ کے بعد کیا کیا ہے، میں کہوں گا: جن لوگوں نے
میرے بعد دین میں تبدیلی کی ان سے دوری ہو، دوری ہو۔

حضرت سہل نے نبی ﷺ اور حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۵۹۲۷- وَحَدَّثَنَا هُرُودُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ وَعَنِ التُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۴۶۶۸)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض (کی
لمبائی اور چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت ہے اور اس کے سب
کونے برابر ہیں، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید اور اس کی
خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہے، اس کے کوزے آسمان کے
ستاروں جتنے ہیں، جو شخص اس کا پانی پی لے گا اس کو کبھی پیاس
نہیں لگے گی، راوی نے کہا کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر کہتی ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر رہوں گا اور یہ
دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے، کچھ لوگ
میرے سامنے پکڑے جائیں گے، میں کہوں گا کہ اے رب! یہ
میرے پیروکار ہیں اور میری امت سے ہیں تو یہ کہا جائے گا:
”کیا آپ نے نہیں جانا انہوں نے آپ کے بعد کیا عمل کیا
ہے؟ بخدا! آپ کے بعد یہ لوگ فوراً اپنی ایڑیوں پر پلٹ گئے“
راوی کہتے ہیں: ابن ابی ملیکہ یہ دعا کرتے تھے ”اے اللہ! ہم

۵۹۲۸- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ
بْنُ عُمَرَ الْجَمَحِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَمْرٍو بَيْنَ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَوْضِي مَسِيرَةُ
شَهْرٍ وَزَوَائِهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ
أَطْيَبُ مِنَ الْمُسْكِ وَكَيْزَانُهُ كَنْجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ
مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظَرَ مَنْ
يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أَنْاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِتْنِي
وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا
بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي
مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ
أَنْ نُفْسَنَ عَنْ دِينِنَا. (بخاری (۷۰۴۸-۶۵۹۳)

اس سے تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم اپنی ایڑیوں پر پلٹ جائیں اور اپنے دین میں کسی آزمائش سے دوچار ہوں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے تھے میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں حوض پر انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے، بہ خدا! کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا، میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے پیروکار اور میری امت سے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ (اپنی عقل سے) نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا ہے؟ یہ ہمیشہ دین سے پھرتے رہے ہیں۔

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں لوگوں سے حوض کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے میں نے اس کے متعلق کچھ نہیں سنا تھا، ایک دن جبکہ ایک لڑکی میرے کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے لوگو!“ میں نے اس لڑکی سے کہا: ایک طرف ہٹ جاؤ، اس نے کہا: آپ مردوں کو بلارہے ہیں، عورتوں کو نہیں بلارہے، میں نے کہا: لوگوں میں میں بھی شامل ہوں، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: میں حوض پر تمہارا پیش رو اجر ہوں، تم اس سے ڈرنا کہ کہیں تم کو میرے پاس سے ہٹا دیا جائے، جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ کو ہٹا دیا جاتا ہے، میں کہوں گا کہ ایسا کیوں ہوا؟ تو یہ کہا جائے گا: آپ (اپنی عقل سے) نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا بدعات نکالی ہیں، میں کہوں گا: دوری ہو۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس وقت وہ کنگھی کر رہی تھیں انہوں نے منبر پر نبی ﷺ کی آواز سنی: ”اے لوگو!“ انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا: ”اب میرے سر کو رہنے دو۔“

۵۹۲۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِي إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ لَيَقْتَطَعَنَّ دُونِي رَجَالٌ فَلَا قَوْلَ لِي أَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي يَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۲۴۲)

۵۹۳۰- وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو (وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ) أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشِي فَمَسَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَخْرِجِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالُ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءُ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَيَأْتِيَانِي لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيَذُبُّ عَنِّي كَمَا يَذُبُّ الْبَعِيرُ الضَّالَّ فَاقُولُ فِيمَ هَذَا فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدُنَا بَعْدَكَ فَاقُولُ سَحَقًا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۱۷۳)

۵۹۳۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَابُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ (وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو) حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهِيَ تَمْشِي أَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لَمَّا شَطَطَتْهَا كُفِّي رَأْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۱۷۳)

۵۹۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا نَظَرُ إِلَى حَوْضِي إِلَّا أَنْ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا.

البخاری (۱۳۴۴- ۳۵۹۶- ۴۰۴۲- ۴۰۸۵- ۶۴۲۶-

۶۵۹۰) ابوداؤد (۳۲۲۳-۳۲۲۴) النسائی (۱۹۵۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر گئے اور اہل احد کی نماز جنازہ پڑھی پھر منبر پر پلٹ آئے اور فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو اجر ہوں گا اور میں تمہاری گواہی دوں گا اور بخدا لاریب! میں اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں یا روئے زمین کی چابیاں فرمایا اور بے شک خدا کی قسم! مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ نہیں ہے کہ تم (سب) میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔

ف: یعنی آپ کو اس کا خدشہ نہیں تھا کہ پوری امت مشرک ہو جائے گی، سو بعض لوگوں کا مرتد ہو کر ہندو یا عیسائی ہو جانا اس حدیث کی پیش گوئی کے خلاف نہیں ہے۔

۵۹۳۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ (يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ) حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمُنْبَرَ كَالْمُودِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنْ عَرَضَهُ كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتُلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ. سابقہ حوالہ (۵۹۳۲)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی پھر منبر پر رونق افروز ہوئے پھر اس طرح نصیحت فرمائی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو نصیحت کر رہا ہو اور فرمایا: ”میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور اس حوض کا عرض اتنا ہے جتنا مقام ایلہ سے لے کر جحفہ تک کا فاصلہ ہے مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ تو نہیں ہے کہ تم (سب) میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے اور ایک دوسرے سے لڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے“ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کو آخری بار منبر پر دیکھا تھا۔

ف: ان احادیث میں شہید کی نماز جنازہ پڑھنے کی دلیل ہے اور یہی احناف کا مذہب ہے، نیز آپ کے علم غیب کا اظہار ہے۔

۵۹۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَا نَارَ عَنْ أَقْوَامٍ ثُمَّ لَا غَلَبَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُنَا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور میں کچھ لوگوں سے جھگڑا کروں گا پھر میں ان سے مغلوب ہوں گا میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں پھر کہا جائے گا: بے شک آپ (اپنی

بَعْدَكَ. البخاری (۶۵۷۵)

عقل سے) نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا بدعتیں نکالی تھیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس حدیث میں ”اصحابی اصحابی“ نہیں ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کیں، یہ حدیث مثل سابق ہے۔

امام مسلم نے دو مزید سندیں ذکر کیں، اس میں بھی اسی طرح حدیث ہے۔

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا صنعا اور مدینہ میں فاصلہ ہے ان سے مستورد نے کہا: کیا آپ نے حضور سے برتنوں کے متعلق نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: نہیں، تو مستورد نے کہا: اس کے برتن ستاروں جتنے ہوں گے۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے حوض کا ذکر کیا، یہ حدیث مثل سابق ہے، البتہ اس میں مستورد کا قول مذکور نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے حوض ہے جس کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔

۵۹۳۵ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَصْحَابِي أَصْحَابِي. سابقہ حوالہ (۵۹۳۴)

۵۹۳۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ.

البخاری (۶۵۷۶-۷۰۴۹)

۵۹۳۷ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْرُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَ مُغِيرَةَ. البخاری (۶۵۷۶)

۵۹۳۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْوَائِلِيُّ قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْدُ تَرَى فِيهِ الْإِنِّيَّةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ.

البخاری (۶۵۹۲)

۵۹۳۹ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَرَعَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخَزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْدِ وَقَوْلَهُ. بخاری (۶۵۹۱)

۵۹۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ (وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَّتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ.

البوداؤد (٤٧٤٥)

٥٩٤١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ وَ أَدْرَحَ وَ فِيهِ رِوَايَةُ ابْنِ
الْمُثَنَّى حَوْضِي. البخاري (٦٥٧٧)

٥٩٤٢- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ
قَرَيْتَنِي بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ
بَشْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. مسلم، تحفة الأشراف (٨٠٠١-٨١٠٤)

٥٩٤٣- وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ
مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۸۲۴۱)

٥٩٤٤- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ
جَرَبَاءَ وَآذْرَحَ فِيهِ آبَارِيْقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ
فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا. الترمذی (٢٤٤٥)

٥٩٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ)
قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ الصَّمَدِ الْعِمِّيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا إِيْنَةُ
الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيْدهِ لِأَيَّتِهِ أَكْثَرُ مِنْ
عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا إِلَّا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلَمَةِ
الْمُصْحِحَةِ إِيْنَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يُظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ
يَسْحُبُ فِيْهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يُظْمَأْ
عَرَضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَانَ إِلَى آيَلَةَ مَاوَةَ أَشَدُّ بَيَاضًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے حوض ہے (اس کا فاصلہ) جرباء اور اذرح کے درمیانی فاصلہ جتنا ہے۔ ابن شنیٰ کی روایت میں ”میرا حوض ہے“ کے الفاظ ہیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، اس میں یہ اضافہ ہے: عبید اللہ نے کہا: میں نے اس سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: یہ شام کی دو بستیاں ہیں اور ان کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے، اور ابن بشر کی روایت میں تین دن کا ذکر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔ مثل سابق ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے اتنا بڑا حوض ہے جتنا جرباء اور افرح کا درمیانی فاصلہ ہے، اس میں آسمان کے ستاروں جتنے کوزے ہیں، جو اس سے پیئے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حوض کے برتن کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں اور سیاروں کے عدد سے زیادہ ہیں، اس رات کے ستارے جو اندھیری رات میں ہوں اور اس میں بادل نہ ہوں، وہ جنت کے برتن ہیں، جو اس سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، اس حوض میں جنت کے دو پرنا لے بہتے ہیں، جو اس سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، اس کا عرض اس کے طول جتنا ہے اور ان میں عمان سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور

شہد سے زیادہ بیٹھا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں اپنے حوض کے کناروں سے لوگوں کو ہٹاؤں گا، اہل یمن کو میں اپنی لکڑی سے ماروں گا حتیٰ کہ ان کے اوپر پانی بہنے لگے گا، پھر آپ سے حوض کے عرض کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: میری اس جگہ سے لے کر عمان تک، اور آپ سے اس کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ بیٹھا ہے، اس میں دو پرنا لے گرتے ہیں جو جنت سے کھینچے گئے ہیں، ایک پرنا لے سونے کا ہے اور ایک چاندی کا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کے کنارے پر ہوں گا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حوض کی حدیث روایت کی، یہ روایت بھی حسب سابق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کو حوض سے ہٹاؤں گا، جیسا کہ اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا، یہ حدیث مثل سابق ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنا

مِنَ اللَّبَنِ وَآخِلَى مِنَ الْعَسَلِ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۱۶)

۵۹۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَالْفَاظُهُمْ مَقَارِبَةً) قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ (وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَّانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنِّي لَبَعْفَرٌ حَوْضِي أَزُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ فُسَيْلٌ عَنْ عَرَضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَآخِلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغْتَفِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ. وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادٍ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عَفْرِ الْحَوْضِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۱۶)

۵۹۴۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَّانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثُ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَ سَمِعْتُهُ أَيضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ أَنْظُرْ لِي فِيهِ فَتَنْظُرْنِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۱۶)

۵۹۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجَمَحِيُّ حَدَّثَنَا التَّرْبِيعُ (يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا زُودَ دَنٍّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُدَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۳۷۹)

۵۹۴۹ - وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. البخاری (۲۳۶۷)

۵۹۵۰ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ

ایہ اور یمن کے صنعاء میں فاصلہ ہے اور اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَدَرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَأَنَّ فِيهِ مِنَ الْبَارِيقِ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ. البخاری (۶۵۸۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے چند آدمی میرے پاس حوض پر آئیں گے حتیٰ کہ جب میں ان کو دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے کیے جائیں گے تو ان کو میرے پاس سے ہٹا دیا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے اصحاب ہیں، یہ میرے اصحاب ہیں، پھر مجھ سے یہ کہا جائے گا: آپ (اپنے قیاس سے) نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا بدعتیں نکالی ہیں۔

۵۹۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكِرْدَنَ عَلَى الْحَوْضِ رَجُلٌ مِّنْ صَاحِبِنِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَفِعُوا إِلَيَّ اخْتَلَجُوا دُونِي فَلَا قَوْلَ لِي أَيْ رَبِّ أَصْبَحَ حَابِي أَصْبَحَ حَابِي فَلْيَقَالَ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ. البخاری (۶۵۸۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں ستاروں کے برابر برتنوں کے الفاظ کا اضافہ ہے۔

۵۹۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو مُرْزُوقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُسَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ ابْنُهُ عَدَدُ النُّجُومِ.

سابقہ حوالہ (۸۹۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ میں ہے۔

۵۹۵۳- وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ السَّيْمِيُّ وَهَرِيمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى (وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ) حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۳۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مثل سابق روایت کیا ہے البتہ ایک سند میں ہے: جتنا مدینہ اور عمان میں فاصلہ ہے اور دوسری سند میں ”ما بین لا بتی حوضی“ کے الفاظ ہیں۔

۵۹۵۴- وَحَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامُ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَا فَقَالَا أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَانَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لَا بَتِي حَوْضِي. ابن ماجہ (۴۳۰۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اس حوض پر آسمان کے ستاروں جتنے سونے اور چاندی کے کوزے دیکھو گے۔

۵۹۵۵- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ تَرَى فِيهِ الْبَارِيقَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ.

ابن ماجہ (۴۳۰۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی اور اس میں یہ ہے کہ وہ آسمان کے ستاروں سے عدد میں زیادہ ہیں۔

۵۹۵۶ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِثْلُهُ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۰۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور حوض کے دو کناروں کا فاصلہ صنعاء اور ایلہ جتنا ہے اور اس کے کوزے ستاروں جتنے ہیں۔

۵۹۵۷ - حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي (رَحِمَهُ اللَّهُ) حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّا بَعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَابِلَةَ كَأَنَّ الْبَارِيقَ فِيهِ النَّجُومُ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۶۲)

عامر بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں: میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ کو خط بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہو وہ مجھ کو بیان کیجئے انہوں نے مجھے جواب میں لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں۔

۵۹۵۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ. سابقہ حوالہ (۴۶۸۸)

نبی ﷺ کی معیت میں فرشتوں کی جنگ کا اعزاز

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن میں نے نبی ﷺ کے دائیں اور بائیں سفید لباس میں ملبوس دو آدمیوں کو دیکھا جنہیں میں نے اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد یعنی حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام۔

۱۰ - بَابُ إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ

۵۹۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَابُو أُسَامَةَ عَنْ مُسْعِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ أَحَدَ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

البخاری (۵۸۲۶-۴۰۵۴)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں میں ملبوس دو آدمیوں کو دیکھا جو آپ کی طرف سے بہت شدت کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ میں

۵۹۶۰ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ

عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَاشِدَا الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. سابقہ حوالہ (۵۹۵۹)

نے ان کو اس سے پہلے اور بعد کبھی نہیں دیکھا۔

نبی ﷺ کی شجاعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ نخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ خوف زدہ ہو گئے، صحابہ اس آواز کی طرف گئے راستہ میں ان کو رسول اللہ ﷺ اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے آپ حضرت ابوطحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے آپ کی گردن مبارک میں تلوار تھی اور آپ فرما رہے تھے: تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا، تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا، آپ نے فرمایا: ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح رواں دواں پایا وہ سمندر تھا۔ حضرت انس نے کہا: وہ گھوڑا بہت آہستہ چلتا تھا۔

۱۱- بَابُ فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۵۹۶۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ (وَالْفُظَّاءُ لِيَحْيَى) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قَبْلَ الصُّورِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمُ إِلَى الصُّورِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِيٍّ فِي عُقْبِهِ السِّيفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تَرَاعُوا لَمْ تَرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا مَيِّطًا.

البخاری (۲۸۲۰- ۲۹۰۸- ۲۹۲۹- ۳۰۴۰- ۲۸۶۶)

(۶۰۳۳) الترمذی (۱۶۸۷) ابن ماجہ (۲۷۷۲)

۵۹۶۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يَقُولُ لَهُ مَدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

البخاری (۲۶۲۷- ۲۸۵۷- ۲۸۶۲- ۲۹۶۸- ۶۲۱۲)

ابوداؤد (۴۹۸۸) الترمذی (۱۶۸۵- ۱۶۸۶)

۵۹۶۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا.

سابقہ حوالہ (۵۹۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ میں دہشت پھیل گئی، نبی ﷺ نے حضرت ابوطحہ کا گھوڑا مستعار لیا، اس کا نام مندوب تھا، آپ اس پر سوار ہوئے، آپ نے فرمایا: ہم نے کوئی ڈر اور خوف نہیں دیکھا اور ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح پایا۔

ابن جعفر کی روایت میں ہمارے گھوڑے کا ذکر ہے اور ابوطحہ کا ذکر نہیں ہے اور قتادہ کی روایت میں ”سمعت أنسًا“ ہے۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: اس حدیث میں نبی ﷺ کی شجاعت کا بیان ہے کیونکہ آپ دشمن کی طرف تمام لوگوں سے پہلے بہت جلد نکل کر گئے اور حقیقت حال معلوم کر کے لوگوں کے پہنچنے سے پہلے واپس لوٹ آئے، نیز اس حدیث میں نبی ﷺ کی عظیم برکت کا بیان ہے کہ آپ کے سوار ہونے کی وجہ سے ست رفتار گھوڑا انتہائی تیز رفتار ہو گیا، اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ایک انسان

واقعہ کی تحقیق کرنے اور حقیقتِ حال دریافت کرنے کے لیے جاسکتا ہے، الایہ کہ اس کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو، اس حدیث میں کسی چیز کے مستعار لینے کا بھی ثبوت ہے اور گلے میں تلوار لٹکانے کا ثبوت ہے اور گھوڑے کا نام رکھنے کی دلیل ہے، اس حدیث سے دیگر جانوروں کے نام رکھنے پر بھی استدلال کیا جاسکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی سخاوت

۱۲- بَابُ جُودِهِ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیر میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت کا سب سے زیادہ ظہور رمضان کے مہینہ میں ہوتا تھا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان کے مہینہ میں اخیر مہینہ تک آپ سے ملاقات کرتے تھے رسول اللہ ﷺ ان کو قرآن سناتے تھے اور جب حضرت جبرائیل آپ سے ملاقات کرتے تو آپ بارش برسانے والی ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

۵۹۶۴ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهِ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

البخاری (۶-۱۹۰۲-۳۲۲۰-۳۵۵۴-۴۹۹۷) الترمذی (۲۰۹۴)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کی ہیں۔

۵۹۶۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۵۹۶۴)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: اس حدیث میں نبی ﷺ کی عظیم سخاوت کا ذکر ہے اور یہ کہ رمضان کے مہینہ میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے اور صالحین سے ملاقات کے وقت بھی زیادہ سخاوت کرنی چاہیے اور قرآن مجید کا دور کرنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ کا حسن اخلاق

۱۳- بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا، خدا کی قسم! آپ نے کبھی مجھ سے اف نہیں کہا اور نہ کبھی مجھ سے یہ کہا کہ تم نے فلاں کام کیوں نہیں کیا؟ یا فلاں کام کیوں کیا؟ ایک روایت میں ہے: جو کام خادم نہیں کرتا اور قسم کا ذکر نہیں ہے۔

۵۹۶۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي أَقْفًا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لَيْشَىٰ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْعَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهُ. سلم تحفة الاشراف (۳۰۶)

۵۹۶۷ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

مُسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ.

البخاری (۶۰۳۸)

۵۹۶۸ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ إسمَاعِيلَ (وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ) قَالَ حَدَّثَنَا إسمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيْسٌ فَلْيَخُذْ مُكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللَّهُ مَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لَشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعُهُ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا.

البخاری (۲۷۶۸-۶۹۱۱)

۵۹۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سَعِيدُ (وَهُوَ ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لَمْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ. مسلم تحفة الاشراف (۸۵۸)

۵۹۷۰ - حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ (وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ) قَالَ قَالَ إِسْحَاقُ قَالَ أَنَسُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمَرَ عَلَى صَبِيَّانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَتَظَرُّتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَسُ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لَشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا. البوداود (۴۷۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انس ایک ذہین لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر سفر اور حضر میں آپ کی خدمت میں رہا، خدا کی قسم! اگر میں نے کوئی کام کیا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ اس طرح کیوں کیا؟ اور اگر میں نے کوئی کام نہیں کیا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نو سال رہا، مجھے علم نہیں کہ کبھی آپ نے یوں فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ آپ نے کبھی میری کسی چیز کی مذمت کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سب سے اچھے تھے آپ نے ایک دن مجھے کسی کام سے بھیجا، میں نے کہا: خدا کی قسم! میں نہیں جاؤں گا، حالانکہ میرے دل میں یہ تھا کہ نبی ﷺ نے مجھے جس کام کا حکم دیا ہے میں اس کو کرنے ضرور جاؤں گا، میں چلا گیا، حتیٰ کہ میں بازار میں کھیلنے والے چند لڑکوں کے پاس سے گزرا، کیا دیکھتا ہوں کہ پیچھے سے رسول اللہ ﷺ نے میری گدی پکڑی ہوئی ہے، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے انیس! کیا تم وہاں گئے تھے جہاں میں نے کہا تھا، میں نے کہا: جی! میں جا رہا ہوں یا رسول اللہ! حضرت انس نے کہا: خدا کی قسم! میں نو سال آپ کی خدمت میں رہا، مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کوئی کام کیا ہو اور آپ نے یہ فرمایا ہو کہ تم نے اس طرح کیا ہے؟ یا کوئی کام میں نے ترک کیا ہو تو آپ نے اس کے لیے یہ فرمایا ہو کہ تم نے اس

اس طرح کیوں نہیں کیا؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سب سے اچھے تھے۔

۵۹۷۱- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوحٍ وَ أَبُو الرَّيِّعُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

سابقہ حوالہ (۱۴۹۸)

رسول اللہ ﷺ کی جو دوسخا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ نے ”نہیں“ فرمایا ہو۔

۱۴- بَابُ سَخَائِهِ ﷺ

۵۹۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا. مسلم، تحفة الاشراف (۳۰۳۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مروی ہے۔

۵۹۷۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ) كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً.

البخاری (۶۰۳۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اسلام لانے پر جو چیز بھی طلب کی جاتی آپ وہ عطا فرمادیتے، ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا آپ نے اس کو دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں دے دیں، وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور کہنے لگا: اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ محمد (ﷺ) اتنا دیتے ہیں کہ فقر و فاقہ کا خدشہ نہیں رہتا۔

۵۹۷۴- وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمُ اسْلِمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۱۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں مانگیں، آپ نے اس کو وہ بکریاں عطا کر دیں، پھر وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا: اے میری قوم! اسلام لے آؤ، کیونکہ خدا کی قسم! بے شک محمد (ﷺ) اتنا دیتے ہیں کہ فقر کا خدشہ نہیں رہتا، حضرت انس نے کہا کہ ایک آدمی صرف دنیا کی وجہ سے مسلمان ہوتا تھا، پھر اسلام لانے کے بعد اس کو اسلام دنیا اور مافیہا سے زیادہ محبوب ہو جاتا تھا۔

۵۹۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمُ اسْلِمُوا فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ مُحَمَّدًا لِيُعْطِيَ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لِيُسْلِمَ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۳۵۹)

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح میں فتح مکہ کے لیے جہاد کیا، پھر رسول اللہ ﷺ مسلمان ہمراہیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور حنین میں جنگ کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو اور مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی، اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا فرمائے، پھر سو اونٹ دیئے، پھر سو اونٹ دیئے، ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے یہ بیان کیا کہ صفوان نے یہ کہا کہ خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا، جو بھی عطا فرمایا، آپ میری نظر میں تمام لوگوں سے زیادہ مبغوض تھے، آپ مجھے مسلسل عطا فرماتے رہے، حتیٰ کہ آپ میری نظر میں تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا تو میں تمہیں اتنا اتنا اتنا دوں گا، آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا، پھر بحرین کا مال آنے سے پہلے نبی ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ مال آیا، پھر ایک منادی نے یہ ندا کی کہ جس شخص سے نبی ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو یا جس کا آپ پر کوئی قرض ہو وہ آکر لے لے میں گیا اور میں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا اور اتنا دوں گا، پھر حضرت ابو بکر نے ایک بار مٹھی بھر دی اور فرمایا: اس کو گنو، میں نے گنا تو وہ پانچ سو تھے، حضرت ابو بکر نے فرمایا: اس کی دو مثل اور لے لو۔

۵۹۷۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِيحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَفَتْحَ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَافْتَتَلُوا بِحَنِينٍ فَنَصَرَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ ابْنَ أُمَيَّةَ مِائَةَ مِنَ التَّعَمِ ثُمَّ مِائَةَ ثُمَّ مِائَةَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَعْطَانِي وَإِنَّهُ لَا بَعْضُ النَّاسِ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَا حَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ. (الترمذی (۶۶۶))

۵۹۷۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّافِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ أَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخِرِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) قَالَ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ وَ سَمِعْتُ أَيْضًا عَمْرُو بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَقَالَ بِيَدِيهِ جَمِيعًا فَقَبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَّةٌ أَوْ دِينَ قُلِيَّاتٍ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا فَحَتَّى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِنْهَا

(بخاری (۲۵۹۸-۲۲۹۶-۲۶۸۳-۳۱۳۷-۴۳۸۳))

۵۹۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

جب نبی ﷺ فوت ہو گئے تو حضرت ابو بکر کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے مال آیا، حضرت ابو بکر نے کہا: جس شخص سے نبی ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو یا جس کا آپ پر کوئی قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے اس کے بعد مثل سابق ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدَّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قَبْلَهُ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا بِحَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. سابقہ حوالہ (۵۹۷۷)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں کہ موکفۃ الکفار کو زکوٰۃ نہیں دی جاتی اور دیگر صدقات میں اختلاف ہے، زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ بھی نہیں دیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اب اسلام کو غالب کر دیا ہے، جس وقت مسلمانوں کی تعداد کم تھی یہ اس وقت کا حکم تھا اور موکفۃ المسلمین کو زکوٰۃ دینے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، ان کو زکوٰۃ اور بیت المال سے رقم دینا جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی بچوں پر شفقت اور آپ کی تواضع کا بیان

۱۵- بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالْعِيَالِ وَتَوَاضُعِهِ وَفَضْلِ ذَلِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ہے، پھر آپ نے اس صاحبزادے کو لوہار کی بیوی ام سیف کو دے دیا، اس لوہار کا نام ابو سیف تھا، ایک روز آپ اس کے پاس گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، جب ہم ابو سیف کے پاس گئے تو وہ بھٹی دھونک رہا تھا اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اس کے پاس جلدی جلدی گیا اور اس سے کہا: اے ابو سیف! ذرا ٹھہر جاؤ، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، وہ ٹھہر گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے بچہ کو منگوا لیا اور اس کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ فرمایا، حضرت انس کہتے ہیں: میں اس بچہ کو دیکھ رہا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جان دے رہا تھا، رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، آپ نے فرمایا: آنکھیں رو رہی ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہے، یہ خدا! اے ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمزدہ ہیں۔

۵۹۷۹ - حَدَّثَنَا هَذَا ابْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ (وَاللَّفْظُ لَشَيْبَانَ) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِدَلِي الْكَلِيلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيَّ أُمِّ سَيْفٍ أَمْرَأَةً قَالَتْ لَهَا أَبُو سَيْفٍ فَأَنْطَلَقَ بِأَتْنِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَأَنْتَهَيْتُنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفَحُ بِكَبِيرِهِ قَدْ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكْبِدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللَّهُ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ.

بخاری (۱۳۰۳) ابوداؤد (۳۱۲۶)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت پر غیر اختیاری طور پر آنسو گرنے اور غمزدہ ہونے پر مواخذہ نہیں ہوتا، البتہ نوحہ کرنا منع

۵۹۸۰ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَالْلَّفْظُ لِرُحَيْمٍ) قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ عُثَيْبٍ) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَ نَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَ إِنَّهُ لَيُدْخِنُ وَ كَانَ ظَنُّهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيَقْبِلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرُو فَلَمَّا تَوَفَّى إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَ إِنَّهُ مَاتَ فِي النَّدَى وَ إِنَّ لَهُ لَظَهْرَيْنِ تَكْمِلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۰۸)

۵۹۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا أَتَقْبَلُونُ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَ اللَّهُ مَا نُقْبِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمْ الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةُ.

ابن ماجہ (۳۶۶۵)

۵۹۸۲ - وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقْبِلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنْ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يَرْحَمْ. ابوداؤد (۵۲۱۸) الترمذی (۱۹۱۱)

۵۹۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۲۸۶)

۵۹۸۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ مدینہ کی بالائی بستی میں دودھ پیتے تھے آپ وہاں تشریف لے جاتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے آپ وہاں تشریف لے جاتے درآں حالیکہ وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اس دایہ کا خاوند لوہا تھا آپ بچہ کو بچہ کو بوسہ دیتے اور پھر لوٹ آتے جب حضرت ابراہیم فوت ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا ہے اور وہ دودھ پینے کے ایام میں فوت ہو گیا اور اس کے لیے دودھ پلانے والیاں ہیں جو جنت میں مدت رضاعت تک اس کو دودھ پلائیں گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ دیہاتی آئے اور انہوں نے پوچھا: کیا آپ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: لیکن بخدا! ہم تو اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے رحمت نکال لی ہے تو میں اس کا مالک تو نہیں ہوں، ابن نمیر کی روایت میں ہے: تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے دیکھا کہ نبی ﷺ حضرت حسن کو بوسہ دے رہے تھے اس نے کہا: میرے دس بچے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ عزوجل رحم نہیں کرے گا۔

كَرِيبٌ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ (يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ) كُلُّهُمْ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَا يَرْحِمِ النَّاسَ لَا
يَرْحُمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. البخاری (۶۰۱۳-۷۳۷۶)

حضرت جریر نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی

۵۹۸۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ نَافِعِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

الترمذی (۱۹۲۲)

ف: رحمت کے آثار سے یہ بھی ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دے، مصیبت زدہ کی داری کرے، جنگی قیدیوں کو
چھڑائے، مضطر کی مدد کرے، ڈوبنے والے کو بچائے۔

رسول اللہ ﷺ کی بکثرت حیاء کا بیان

۱۶- بَابُ كَثْرَةِ حَيَاةِ ﷺ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے زیادہ
حیاء کرنے والے تھے جب آپ کو کوئی چیز ناپسند ہوتی تو ہم
آپ کے چہرے سے جان لیتے۔

۵۹۸۶ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يَحْدُثُ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ
ابْنُ الْمُثَنَّى وَاحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خَدْرِهَا
وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

بخاری (۳۵۶۲-۶۱۰۲-۶۱۱۹) ابن ماجہ (۴۱۸۰)

۵۹۸۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى
الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا
مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ
أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں آئے تو انہوں
نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ طبعاً
بدگوئی کرتے تھے نہ تکلفاً اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں
اچھے لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں عثمان نے کہا: جب
آپ حضرت معاویہ کے ساتھ کوفہ میں آئے۔

الْكُوفَةِ.

البخاری (۳۵۵۹-۳۷۵۹-۶۰۲۹-۶۰۳۵) الترمذی (۱۹۷۵)
 ۵۹۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
 مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا
 أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ (يَعْنِي الْأَحْمَرَ) كُلُّهُمْ
 عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۵۹۸۷)

۱۷- بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عَشْرَتِهِ

۵۹۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ
 سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتُ
 تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ
 مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا
 طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ
 فَيُضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ. سابقہ حوالہ (۱۵۲۳)

۱۸- بَابُ فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلنِّسَاءِ

۵۹۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو التَّرْبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ
 وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ
 قَالَ أَبُو التَّرْبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَ
 غُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْفًا بِالْقَوَارِيرِ.

البخاری (۶۱۴۹-۶۱۶۱-۶۲۰۲-۶۲۰۹-۶۲۱۰)

۵۹۹۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو التَّرْبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ
 وَابُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ.

سابقہ حوالہ (۵۹۹۰)

۵۹۹۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنِ حَرْبٍ
 كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا
 أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى عَلَى

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں۔

نبی ﷺ کا تبسم اور حسن معاشرت

سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن
 سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مجلس
 میں شرکت کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! بہت مرتبہ آپ
 جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے تھے تو طلوع آفتاب سے پہلے وہاں
 سے نہیں اٹھتے تھے جب آفتاب طلوع ہوتا تو آپ وہاں سے
 اٹھتے، صحابہ کرام باتوں میں مشغول ہوتے اور زمانہ جاہلیت
 کے کاموں کا تذکرہ کرتے اور ہنستے تھے رسول اللہ ﷺ بھی
 مسکرا دیتے تھے۔

نبی ﷺ کی عورتوں پر رحمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 ﷺ کسی سفر میں جا رہے تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نام کا
 ایک حبشی لڑکا گارہا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے
 انجشہ! آہستہ آہستہ چلو جیسے شیشہ کو لے جا رہے ہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
 اپنی ازواج کے پاس گئے درآں حالیکہ انجشہ نام کا ایک اونٹ
 ہانکنے والا ان کے اونٹ ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا: اے

انجشہ! اپنے اونٹوں کو آہستہ ہانکو، جیسے شیشہ کو لے جا رہے ہو،
ابوقلابہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کلمہ فرمایا کہ اگر تم
میں سے کوئی ایسا کلمہ کہے تو تم اس کو کھیل سمجھو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ کی ازواج کے ساتھ حضرت ام سلیم بھی تھیں اور ایک
اونٹ ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہنکا رہا تھا، نبی ﷺ نے
فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ لے کر چلو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
کا ایک خوش الحان حدی خواں تھا، نبی ﷺ نے اس سے
فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کو نہ توڑنا، یعنی کمزور عورتوں کو تکلیف
نہ دینا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک
روایت ذکر کی اور اس میں حدی خوان کی خوش الحانی کا ذکر نہیں
ہے۔

لوگوں کا نبی ﷺ سے تبرک اور قرب
حاصل کرنا اور آپ کا تواضع فرمانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے
خدام پانی سے بھرے ہوئے اپنے اپنے برتن لے کر آتے،
آپ ہر برتن میں اپنا ہاتھ دبو دیتے، بسا اوقات سرد صبح میں یہ
واقعہ ہوتا اور آپ اپنا ہاتھ ان میں ڈبو دیتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

أَزْوَاجِهِ وَسَوَاقٍ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَهُ فَقَالَ
وَيَحْكُ يَا أَنْجَشَهُ رُوَيْدًا سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ قَالَ أَبُو
قَلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ
لَعَبَثُمُوهَا عَلَيْهِ. سابقہ حوالہ (۵۹۹۰)

۵۹۹۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِيعٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
كَانَتْ أُمُّ سَلِيمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَنَّ يَسُوقُ بِهِنَّ
سَوَاقٍ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَيُّ أَنْجَشَهُ رُوَيْدًا سَوْفَكَ
بِالْقَوَارِيرِ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۸۳)

۵۹۹۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
حَدَّثَنِي هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُوَيْدًا
يَا أَنْجَشَهُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ.

بخاری (۶۲۱۱)

۵۹۹۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ
حَسَنُ الصَّوْتِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۶۹)

۱۹- بَابُ قُرْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ

النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ

۵۹۹۶- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَابُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ
بْنُ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي
النَّضْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ (يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ
الْقَاسِمِ) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ
خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِأَنِيَّتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ
يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاؤُهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۱۹)

۵۹۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ

دیکھا کہ حجام آپ کا سر مونڈ رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب آپ کے گرد گھوم رہے تھے وہ چاہتے تھے کہ آپ کا کوئی بال بھی زمین پر گرنے کی بجائے ان کے ہاتھ میں گرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ فتور تھا وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا: اے ام فلاں! جس گلی میں چاہو انتظار کرو میں تمہاری حاجت پوری کروں گا پھر آپ نے راستہ میں اس سے بات کی اور اس کی حاجت پوری کر دی۔

اپنی ذات کا انتقام نہ لینا اور حدود الہی میں سختی کرنا

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان چیز کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے تھے رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا، الا یہ کہ کوئی شخص اللہ کی حدود کی خلاف ورزی کرے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی مزید ایک اور سند ذکر کی ہے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْحَلَاقُ بِحُلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يَرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۲۰)

۵۹۹۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمُّ فَلَانٍ انْظُرِي آتَى السِّكِّكِ شَيْءٌ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. ابوداؤد (۴۸۱۹)

۲۰- بَابُ مُبَاعَدَتِهِ ﷺ لِلْإِنْتِقَامِ وَ اخْتِيَارِهِ مِنَ الْمُبَاحِ أَسْهَلَهُ ، وَانْتِقَامِهِ لِلَّهِ عِنْدَ انْتِهَاكِ حُرْمَاتِهِ

۵۹۹۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ أَيْسَرًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا أَنْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

بخاری (۳۵۶۰-۶۱۲۶) ابوداؤد (۴۷۸۵)

۶۰۰۰ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرِ بْنِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ فَضِيلِ بْنِ شَهَابٍ وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۶۷۹)

۶۰۰۱ - وَحَدَّثَنِيهِ حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ

مالک. البخاری (۶۸۵۳)

۶۰۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخِرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرُهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِنَّمَا فَإِنْ كَانَ إِنَّمَا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۸۴۷)

۶۰۰۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ أَيْسَرُهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۹۹۴)

۶۰۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا أَمْرًا وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مُحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۸۴۸)

۶۰۰۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. ابن ماجه (۱۹۸۴)

۲۱- بَابُ طَيْبِ رَائِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ

وَلَيْنِ مَسِّهِ

۶۰۰۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَمَادٍ بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ (وَهُوَ ابْنُ نَصْرِ الِهْمْدَانِيِّ) عَنْ سَمَاقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِمْ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانُ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُودَةِ عَطَّارٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۳۶)

۶۰۰۷ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہونے والے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، کسی عورت کو نہ کسی خادم کو، البتہ جہاد فی سبیل اللہ میں قتال فرمایا اور جب بھی آپ کو کچھ نقصان پہنچایا گیا آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کی جائے، پھر آپ اللہ عزوجل کے لیے انتقام لیتے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک

کی ملائمت اور خوشبو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر کی طرف گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ کے جسم اقدس کی جیسی خوشبو تھی ایسی خوشبو مشک میں تھی نہ
عنبر میں نہ کسی اور چیز میں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم
سے زیادہ ملائم دیباغ کو پایا نہ حریر کو (یہ ریشم کی اقسام ہیں)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ کا سفید چمکدار رنگ تھا اور آپ کے پسینہ کے قطرے
موتیوں کی طرح چمکتے تھے جب آپ چلتے تو آگے کو جھک کر
چلتے تھے اور میں نے کسی دیباغ اور حریر کو رسول اللہ ﷺ کے
ہاتھ سے زیادہ ملائم نہیں پایا اور نہ میں نے کسی مشک یا عنبر کو
رسول اللہ ﷺ (کے جسم کی خوشبو) سے زیادہ خوشبودار پایا۔

نبی ﷺ کے پسینہ کی خوشبو اور اس
سے تبرک حاصل کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اور دن میں سو گئے آپ
کو پسینہ آیا میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور آپ کا
پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں نبی ﷺ بیدار ہوئے
تو آپ نے فرمایا: اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے کہا:
یہ آپ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور یہ
سب سے اچھی خوشبو ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ حضرت ام سلیم کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے
بستر پر سو گئے وہ آئیں تو ان کو بتایا گیا کہ نبی ﷺ تمہارے
گھر میں تمہارے بستر پر سوئے ہوئے ہیں وہ آئیں درآں
حالیکہ آپ کو پسینہ آ رہا تھا اور چڑے کے بستر پر آپ کا پسینہ
اکٹھا ہو گیا تھا۔ حضرت ام سلیم نے اپنا ڈبہ کھولا اور پسینہ پونچھ
پونچھ کر اپنی شیشیوں میں بھرنے لگیں نبی ﷺ گھبرا کر اٹھ
گئے اور فرمانے لگے: اے ام سلیم! تم کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے

سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
(وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ (يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ) حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ (وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ) عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ مَا
سَمِعْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكَ وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا مِسْسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيْبَاغًا وَلَا حَرِيرًا
أَلَيْنَ مَسَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۲۱)

۶۰۰۸ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ الدَّارِمِيُّ
حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَفَهُ اللَّوْلُو إِذَا مَشَى
تَكَفَّأَ وَلَا مِسْسْتُ دِيْبَاغَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكََةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۰)

۲۲- بَابُ طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ وَ
التَّبَرُّكِ بِهِ

۶۰۰۹ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ (يَعْنِي
ابْنَ الْقَاسِمِ) عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ
قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعِرْقٌ وَجَاءَتْ
أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُكُ الْعِرْقَ فِيهَا فَاسْتَقِظَ النَّبِيُّ
ﷺ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هَذَا
عَرْقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِينِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ.
مسلم، تحفة الاشراف (۴۲۲)

۶۰۱۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ
الْمُسْنَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ) عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى
فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا
فَأَتَيْتُ فَبَقِلْتُ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكَ عَلَى
فِرَاشِكَ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَقَفَّ عَرْفَهُ عَلَى
قِطْعَةٍ أَدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهَا فَجَعَلَتْ

کہا: یا رسول اللہ! ہم اس میں اپنے بچوں کے لیے برکت کی امید رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہاری امید درست ہے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے ہاں نبی ﷺ آتے تھے اور وہاں قبول فرماتے، وہ ان کے لیے چڑے کا ایک ٹکڑا بچھا دیتی تھیں، آپ کو پسینہ بہت آتا تھا، وہ اس پسینہ کو جمع کر کے خوشبو میں ملا تیں اور شیشیوں میں بھر دیتیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ آپ کا پسینہ ہے جس کو میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ کو نزول وحی کے وقت سردی کے موسم میں پسینہ آنے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سخت سردی کے دن رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی، پھر آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کبھی کبھی وحی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے، پھر وحی منقطع ہو جاتی ہے، درآں حالیکہ میں اس کو یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آتا ہے اور وہ جو کچھ کہتا ہے میں یاد کرتا رہتا ہوں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر کرب کی کیفیت طاری ہوتی اور آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

تَنْشِفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَعَصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَرَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَجُو بَرَكَتَهُ لِصَبِيَانَا قَالَ أَصَبْتَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۲)

۶۰۱۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطَّيْبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَفْتُكَ أَدُوفٌ بِهِ طِبِّي.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۳۲۵)

۲۳- بَابُ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ وَحِينَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ

۶۰۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو غُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ يَفِضُ جَبْهَتَهُ عَرَقًا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۸۴۹)

۶۰۱۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بَشِيرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ ثُمَّ يَفِضُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعْنِي مَا يَقُولُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۱۸۷-۱۶۹۲۴)

۶۰۱۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ.

سابقہ حوالہ (۴۳۹۰)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل کی جاتی تو آپ اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی سر جھکا لیتے اور جب وحی منقطع ہوتی تو آپ اپنا سر اقدس اٹھاتے۔

نبی ﷺ کے بال آپ کی صفات اور آپ کے حلیہ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکا کر چھوڑ دیتے تھے اور مشرکین اپنے بالوں میں مانگ نکالتے تھے اور جن چیزوں میں رسول اللہ ﷺ کو کوئی خاص حکم نہ دیا گیا ہو آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے پہلے رسول اللہ ﷺ نے پیشانی پر بال لٹکائے پھر آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

نبی پاک ﷺ کی صفت کا بیان حضور ﷺ کا چہرہ انور سب سے زیادہ حسین ہے

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا درمیانہ قد تھا آپ کے دوستانوں کے درمیان زیادہ فاصلہ تھا آپ کے بال لمبے تھے جو کانوں کی لوتک آتے تھے آپ نے دوسرے چادروں کا جوڑا پہنا ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا۔

۶۰۱۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أُتِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ. سابقہ حوالہ (۴۳۹۰)

۲۴- بَابُ فِي سَدْلِ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرَهُ وَفَرْقِهِ

۶۰۱۶ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُّونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ.

البخاری (۳۵۵۸-۳۹۴۴-۵۹۱۷) ابوداؤد (۴۱۸۸) الترمذی

(۵۲۵۳) ابن ماجہ (۳۶۳۲)

۶۰۱۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۶۰۱۶)

۲۵- بَابُ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَّهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا

۶۰۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْحُمَةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ. البخاری (۳۵۵۱-۵۸۴۸) ابوداؤد (۴۰۷۲-۴۱۸۴)

الترمذی (۲۸۱۱م) الترمذی (۵۲۴۷-۵۳۲۹)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی دراز گیسوؤں والے شخص کو سرخ چادروں کا جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال کندھوں تک تھے اور دونوں کندھوں کے درمیان زیادہ فاصلہ تھا، بہت لمبا قد تھا اور نہ بہت چھوٹا، ابو کریم نے ”شعرہ“ کی بجائے ”لہ شعر“ روایت کیا ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سب سے زیادہ حسین تھا اور آپ کے اخلاق سب سے اچھے تھے آپ کا قد لمبا تھا نہ چھوٹا۔

نبی ﷺ کے بالوں کا بیان

قماہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ کے بال درمیانی تھے، بہت گھونگر والے تھے نہ بالکل سیدھے وہ (بال) کانوں اور کندھوں کے درمیان تک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کندھوں تک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کے نصف تک تھے۔

نبی پاک ﷺ کے دہن مبارک، آنکھ مبارک اور مبارک ایڑیوں کے حُسن کا بیان

۶۰۱۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ أَبُو كُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعْرٌ.

ابوداؤد (۴۱۸۳) الترمذی (۱۷۲۴-۳۶۳۵-۲۸۱۱م)

النسائی (۵۲۴۸)

۶۰۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَ أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ. البخاری (۳۵۴۹)

۲۶- بَابُ صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۰۲۱ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَ عَاتِقَيْهِ.

البخاری (۵۹۰۵-۵۹۰۶) النسائی (۵۰۶۸) ابن ماجہ (۳۶۳۴)

۶۰۲۲ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

البخاری (۵۹۰۳-۵۹۰۴) النسائی (۵۲۵۰)

۶۰۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ أَبُو كُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

ابوداؤد (۴۱۸۶) النسائی (۵۲۴۹)

۲۷- بَابُ فِي صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ

وَعَيْنَيْهِ وَ عَقَبَيْهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فراخ دہن تھے اور بڑی آنکھوں والے تھے اور آپ کی ایڑیوں پر گوشت کم تھا، میں نے سماک سے پوچھا: ضلیع الفم کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: بڑے دہانے والا، میں نے پوچھا: اشکل العین کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: آنکھوں کے بڑے شگاف والا، میں نے کہا: منہوس العقب کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: جس کی ایڑیوں پر کم گوشت ہو۔

حُسنِ نمکین والے ہمارے نبی ﷺ

جریری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالطفیل سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ کا چہرہ سفید ملیح تھا، امام مسلم بن حجاج کہتے ہیں کہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ ایک سو بجری میں فوت ہوئے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے تھے۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور اب میرے سواروے زمین پر کوئی شخص نہیں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو، راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: تم نے آپ کو کس حلیہ میں دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ سفید ملیح اور میانہ قامت تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے سفید بالوں کا ذکر

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بال رنگے تھے؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بہت کم بال سفید دیکھے تھے اور حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما مہندی اور سیاہ رنگ کو ملا کر رنگتے تھے۔

۶۰۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسْمَاقِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنَّهُوَسَ الْعَقِبِينَ قَالَ قُلْتُ لِيَسْمَاقٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنَّهُوَسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ.

الترمذی (۳۶۴۶-۳۶۴۷)

۲۸- بَابُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ، مَلِيحَ الْوَجْهِ

۶۰۲۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ. قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ أَبُو الطَّفِيلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ابوداؤد (۴۸۶۴)

۶۰۲۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا. سابقہ حوالہ (۶۰۲۵)

۲۹- بَابُ شَيْبِهِ ﷺ

۶۰۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ عَمْرُو وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ كَأَنَّهُ يَقْلِلُهُ وَقَدْ خَصَبَ أَبُو بَكْرٍ وَ عَمْرُو بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ.

البخاری (۵۸۹۴)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے بال رنگے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ رنگنے کی عمر کو نہیں پہنچے آپ کی ڈاڑھی میں صرف چند بال سفید تھے میں نے کہا: کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رنگتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! وہ مہندی اور سیاہ رنگ ملا کر رنگتے تھے۔

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ کے سفید بال بہت کم دکھائی دیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے بال رنگنے کے متعلق سوال کیا گیا، انہوں نے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کے سر کے سفید بال گننا چاہتا تو گن لیتا اور انہوں نے کہا: آپ نے بالوں کو نہیں رنگا اور حضرت ابو بکر نے مہندی اور سیاہ رنگ کو ملا کر رنگا اور حضرت عمر نے خالص مہندی کے ساتھ رنگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سر اور ڈاڑھی سے سفید بالوں کے نوچنے کو مکروہ سمجھتے تھے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو نہیں رنگا، آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے کنپٹیوں اور سر میں چند بال سفید تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے سفید بالوں کے متعلق سوال کیا گیا، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سفید بالوں کے ساتھ متغیر نہیں کیا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

۶۰۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ زَكْرِيَاءَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَصَبَ فَقَالَ لَمْ يَلُغِ الْخَضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعْرَاتٌ يَبْصُ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ. سابقہ حوالہ (۶۰۲۷)

۶۰۲۹ - وَحَدَّثَنِي حَبَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرَمَنَّ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا. سابقہ حوالہ (۶۰۲۷)

۶۰۳۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْضِبْ وَقَدْ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ بَحْتًا.

البخاری (۵۸۹۵) ابوداؤد (۴۲۰۹)

۶۰۳۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَنْعِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْضِبْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عُنُقَيْهِ وَفِي الصُّدُغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْدٌ.

وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهِذَا الْإِسْنَادِ. الترمذی (۵۱۰۲)

۶۰۳۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا أَيَّاسَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا شَانَهُ اللَّهُ بَيْضَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۹۷)

۶۰۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ میں اتنے سفید بال دیکھے پھر راوی نے بچے ہونٹ کے نیچے والے بالوں پر اپنی انگلی رکھ کر بتایا۔ ان سے پوچھا گیا کہ تم ان دنوں میں کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: میں ان دنوں میں تیر میں پیکان اور پر لگاتا تھا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید تھا اور آپ کے (کچھ) بال سفید ہو گئے تھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔

ایک اور سند سے حضرت ابو جحیفہ کی یہ روایت منقول ہے اس میں آپ کے سفید رنگ اور سفید بالوں کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے سفید بالوں کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے کہا: جب آپ سر میں تیل لگاتے تھے تو سفید بال نظر نہیں آتے تھے اور جب تیل نہیں لگاتے تھے تو سفید بال نظر آتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر کے اگلے بال اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو گئے جب آپ تیل لگاتے تو وہ سفیدی معلوم نہیں ہوتی تھی اور جب آپ کے بال بکھرے ہوئے ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، آپ کی ڈاڑھی مبارک بہت گھنی تھی، ایک شخص نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا، انہوں نے کہا: نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور آپ کا چہرہ گول تھا اور میں نے آپ کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔

نبی ﷺ کی مہر نبوت کا بیان

أَبُو اسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلَى عُنُقَيْهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَبُو بَرَى التَّبَلِّ وَأَرَيْتُهَا. البخاری (۳۵۴۵) ابن ماجہ (۳۶۲۸)

۶۰۳۴ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ يَشِبُّهُ.

بخاری (۳۵۴۳-۳۵۴۴) الترمذی (۲۸۲۷-۲۸۲۸)

۶۰۳۵ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ بِهَذَا وَلَمْ يَقُولُوا أَبْيَضَ قَدْ شَابَ. سابقہ حوالہ (۶۰۳۴)

۶۰۳۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ إِذَا ذَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرْمَنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَذْهَنْ رَأْيَ مِنْهُ. الترمذی (۵۱۲۹)

۶۰۳۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمِيدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ذَهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَمِطَ رَأْسَهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهَهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشِبُّهُ جَسَدُهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۳۹)

۳۰- بَابُ فِي اثْبَاتِ خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جیسے کبوتر کا انڈہ ہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند بیان کی۔

حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بھانجے کے سر میں درد ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی، پھر آپ نے وضو کیا، میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا، پھر میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا، میں نے آپ کے دو کندھوں کے درمیان مسہری کی گھنڈی کی طرح مہر نبوت دیکھی۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا شہید کھایا، راوی کہتے ہیں: میں نے عبد اللہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے تمہارے لیے دعائے مغفرت کی تھی، انہوں نے کہا: ہاں! اور تمہارے لیے بھی، پھر یہ آیت پڑھی: ”اپنے لیے استغفار کیجئے اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے۔“ پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، وہ آپ کے بائیں کندھے کی چپنی ہڈی کے پاس مسوں کے تل کی طرح تھا۔

۶۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۹۰)

۶۰۳۹ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۴۶)

۶۰۴۰ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَاتِمٌ (وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ) عَنِ الْجَعْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبُرْكَهْ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زَرِّ الْحَجَلَةِ.

البخاری (۱۹۰-۳۵۴۰-۵۶۷۰-۶۳۵۲) الترمذی (۳۶۴۳)

۶۰۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ (بِعْنَى ابْنِ زَيْدٍ) ح وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ ح وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ (بِعْنَى ابْنِ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اسْتَغْفِرْ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفِيَّةٍ عِنْدَ نَاقِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمُعًا عَلَيْهِ خِيَلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّالِيلِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۵۳۲۱)

ف: قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ تمام روایات متقارب ہیں اور اس میں متفق ہیں کہ مہر نبوت آپ کے جسم میں کبوتر کے انڈے کے برابر ابھری ہوئی تھی یا مسہری کی گھنڈی کی طرح۔

رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا بیان

۳۱- بَابُ قَدْرِ عُمُرِهِ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت دراز قد نہ تھے اور نہ پست قد تھے نہ بالکل سفید رنگ تھا اور نہ بالکل گندمی نہ سخت گھنگریالے بال تھے نہ بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا آپ دس سال مکہ مکرمہ میں رہے ساٹھ سال کی عمر میں آپ نے وصال فرمایا اور آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۶۰۴۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالتَّطَوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ وَتَوَفَاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

البخاری (۳۵۴۷-۳۵۴۸-۵۹۰۰) الترمذی (۳۶۲۳)

یہ حدیث ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ کا سفید چمک دار رنگ تھا۔

۶۰۴۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي يُوْبَ وَفَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ) ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ (يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ.

سابقہ حوالہ (۶۰۴۲)

وصال کے وقت نبی پاک ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال کیا، حضرت ابوبکر نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عمر کا بھی تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

۳۲- بَابُ كَمْ سَنَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قَيْصٍ

۶۰۴۴ - حَدَّثَنِي أَبُو عَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلِيمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَيْصُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۳۷)

۶۰۴۵ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذَلِكَ. البخاری (۳۵۳۶-۴۴۶۶)

۶۰۴۶ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
ابْنِ شَهَابٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۷۲۸)

۳۳- بَابُ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ
میں کتنی کتنی مدت قیام فرمایا؟

عمر و کہتے ہیں کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ
نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام کیا؟ انہوں نے کہا: دس سال، وہ کہتے
ہیں کہ میں نے کہا: حضرت ابن عباس تیرہ سال فرماتے تھے۔

عمر و کہتے ہیں: میں نے عروہ سے پوچھا: نبی ﷺ مکہ
میں کتنے سال رہے؟ انہوں نے کہا: دس سال، میں نے کہا:
حضرت ابن عباس تو دس اور کچھ سال کہتے ہیں، عروہ نے کہا:
اللہ حضرت ابن عباس کی مغفرت کرے، انہوں نے یہ عمر شاعر
کے قول سے اخذ کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے اور جس وقت آپ کی
وفات ہوئی آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے آپ پر وحی کی جاتی
تھی اور مدینہ میں دس سال رہے اور جس وقت آپ کا وصال
ہوا آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ بیٹھا
ہوا تھا۔ وہ آپس میں رسول اللہ ﷺ کی عمر کے متعلق بحث کر
رہے تھے، بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ
سے عمر میں بڑے تھے، عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا
تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا اور حضرت ابو بکرؓ تریسٹھ سال

۶۰۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۳۰۱)

۶۰۴۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَمْرِو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ
عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَفَقَرَهُ
وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۶۳۰۱)

۶۰۴۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَثَ
بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتَوَقَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

البخاری (۳۹۰۳) الترمذی (۳۶۵۲)

۶۰۵۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الصَّبْعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ
وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

مسلم، تحفة الاشراف (۶۵۳۳)

۶۰۵۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبَانَ
الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَامُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سَنَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ

کی عمر میں انتقال ہوا اور حضرت عمرؓ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے، قوم میں سے ایک شخص جس کا نام عامر بن سعد تھا اس نے کہا: جریر نے بیان کیا کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، لوگ رسول اللہ ﷺ کی عمر کے متعلق بحث کر رہے تھے، حضرت معاویہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا اور حضرت ابو بکرؓ کا تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال ہوا اور حضرت عمرؓ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

جریر کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا اور اب میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔

عمار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے یہ سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ آپ کی قوم سے ہونے کے باوجود تم جیسے شخص سے یہ چیز مخفی ہوگی، میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے یہ سوال کیا تھا، ان کا اس میں اختلاف تھا، تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں اس مسئلہ میں آپ کا قول معلوم کروں، حضرت ابن عباس نے پوچھا: تم کو حساب آتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا کہ یہ یاد رکھو کہ چالیس سال کی عمر میں آپ مبعوث ہوئے، پندرہ سال مکہ میں رہے اور دس سال ہجرت کے بعد مدینہ میں رہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا جس وقت وصال ہوا اس وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

ثَلَاثٌ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَتِيلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا أَسْنَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَتِيلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. (الترمذی ۳۶۵۳)

۶۰۵۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا اسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

سابقہ حوالہ (۶۰۵۱)

۶۰۵۳- وَحَدَّثَنِي ابْنُ مِهَالٍ الصَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَارِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَنْحَسِبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكَ أَرْبَعِينَ بَعَثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيُخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجِرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ.

الترمذی (۳۶۵۰-۳۶۵۱)

۶۰۵۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ. سابقہ حوالہ (۶۰۵۳)

۶۰۵۵- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَفْضِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَارُ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ. سابقہ حوالہ (۶۰۵۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند بیان کی۔

۶۰۵۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سَابِقَهُ حَوَالَهُ (۶۰۵۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں پندرہ سال رہے، آپ سات سال تک آواز سنتے تھے روشنی دیکھتے تھے اور آٹھ سال تک آپ پر وحی آتی رہی اور آپ مدینہ میں دس سال رہے۔

۶۰۵۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتُ وَيَرَى الصَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

سابقہ حوالہ (۶۰۵۳)

رسول اللہ ﷺ کے اسماء مبارکہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں ماجی ہوں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر مٹا دے گا، میں حاشر ہوں لوگوں کا میرے قدموں میں حشر کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

۳۴- بَابُ فِي أَسْمَائِهِ ﷺ

۶۰۵۸ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لَزْهَيْرٍ) قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يُمَحِّي بِي الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عِقْبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

البخاری (۳۵۳۲-۴۸۹۶) الترمذی (۲۸۴۰)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماجی ہوں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حاشر میرے قدموں میں ہو گا، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف رحیم رکھا ہے۔

۶۰۵۹ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَوْفًا رَحِيمًا. سَابِقَهُ حَوَالَهُ (۶۰۵۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں، شعیب اور معمر کی روایت میں ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، عقیل کی روایت میں ہے: زہری نے بیان کیا: عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور شعیب کی روایت میں کفر کا لفظ ہے۔

۶۰۶۰ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حَمِيدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي

حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ وَمَعْمَرٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثٍ عُقَيْلٌ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثٍ مَعْمَرٌ وَعُقَيْلٌ الْكُفْرَةَ وَفِي حَدِيثٍ شُعَيْبٌ الْكُفْرَ. سابقہ حوالہ (۶۰۵۸)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اپنے کئی نام بیان کیے، آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الرحمة ہوں۔

۶۰۶۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. مسلم، تحفہ الاشرف (۹۱۴۷)

اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم اور سب سے زیادہ خوف رسول اللہ ﷺ کو ہے

۳۵- بَابُ عِلْمِهِ ﷺ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا اور اس کو جائز قرار دیا، آپ کے اصحاب میں سے بعض کو یہ خبر پہنچی، انہوں نے گویا کہ اس کام کو ناپسند کیا اور اس کام سے پرہیز کیا، نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کو یہ خبر ملی کہ میں نے ایک کام کو جائز قرار دیا ہے، انہوں نے اس کام کو ناپسند کیا اور اس کام سے پرہیز کیا، بہ خدا! میں ان سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھتا ہوں اور ان سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔

۶۰۶۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانَهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا أَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً. البخاری (۶۱۰۱-۷۳۰۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۶۰۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ (ح) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ. سابقہ حوالہ (۶۰۶۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کی رخصت دی، بعض لوگوں نے اس کام سے پرہیز کیا، نبی ﷺ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کے چہرہ انور پر غضب کے آثار ظاہر ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ان

۶۰۶۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرٍ فَتَنَزَّهُ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَعُصِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رَخَّصَ لِي فِيهِ فَوَ

چیزوں سے اعراض کرتے ہیں جن میں مجھے رخصت دی گئی ہے، بہ خدا! مجھے ان سب سے زیادہ اللہ کا علم ہے اور میں ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کرنے کا وجوب

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرہ مدینہ کے پانی میں جھگڑا ہوا جہاں سے کھجور کے درختوں کو پانی دیتے تھے انصاری نے کہا: پانی کو چھوڑ دوتا کہ وہ بہتا رہے، حضرت زبیر نے انکار کیا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! تم زمین کو پانی دو، پھر پانی اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو، انصاری غضب ناک ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں (اس لیے ان کی طرف داری کی ہے) رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا، آپ نے فرمایا: اے زبیر! تم پانی دو، پھر پانی کو روک لو، حتیٰ کہ وہ منڈیر سے پھر واپس ہو جائے، حضرت زبیر نے کہا: بہ خدا! میرا گمان ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ کے متعلق نازل ہوئی ہے: ”(ترجمہ:) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ کو حکم نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلہ کے خلاف اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اس فیصلہ کو پوری طرح تسلیم کر لیں۔“

بلا ضرورت زیادہ سوال کرنے کی کراہت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کام سے میں تم کو روکوں اس سے اجتناب کرو اور جس کام کا تم کو حکم دوں اس کو اپنی استطاعت کے مطابق کرو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ بکثرت سوال کرنے اور اپنے انبیاء علیہم السلام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو

اللہ لَا نَاَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

سابقہ حوالہ (۶۰۶۲)

۳۶- بَابُ وَجُوبِ اتِّبَاعِهِ ﷺ

۶۰۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِرَاحِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَّحَ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ أَسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلَوْنَ وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ أَسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا.

البخاری (۲۳۵۹-۲۳۶۰) ابوداؤد (۳۶۳۷) الترمذی (۱۳۶۳)

(۳۰۲۷) النسائی (۵۴۳۱) ابن ماجہ (۱۵)

۳۷- بَابُ كَرَاهَةِ اكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ

۶۰۶۶ - حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا

أَهْلَكَ الدِّينَ مَنْ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۳۵۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۶۰۶۷ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۳۱۷)

امام مسلم نے چھ سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس چیز کو میں چھوڑ دوں تم بھی اُس کو چھوڑ دو (یعنی جس چیز کو میں بیان نہ کروں تم بھی اس کے متعلق سوال نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے اس کے بعد مثل سابق ہے۔

۶۰۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي الْحَزَامِيَّ) ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَّرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۳۹۶-۱۳۷۱۸-۱۳۹۰۳-۱۲۴۲۵)

(۱۴۷۷۲)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے زیادہ جرم اس مسلمان کا ہے جس نے اس چیز کے متعلق سوال کیا جو مسلمانوں پر حرام نہیں تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

۶۰۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَحْرَمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ. البخاری (۷۲۸۹) ابوداؤد (۴۶۱۰)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے زیادہ جرم اس مسلمان کا ہے جس نے اس چیز کے متعلق سوال کیا جو مسلمانوں پر حرام نہیں تھی، پھر اس کے سوال کی وجہ سے وہ لوگوں پر حرام کر دی گئی۔

۶۰۷۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ (أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي

الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرِ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرِّمْ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ. سابقہ حوالہ (۶۰۶۹)

امام مسلم نے اس حدیث کی دوسندیں بیان کیں۔

۶۰۷۱ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا.

سابقہ حوالہ (۶۰۶۹)

۶۰۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّوْلُؤِيُّ وَالْفَاظُ لَهُمْ مُتْقَارِبَةٌ قَالَ مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحِجْتُكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطُّوا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُوا. البخاری (۶۲۱-۴۶۸۶-۶۴۸۶-۷۲۹۵)

۶۰۷۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيِّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانٌ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُوا. الأیة. سابقہ حوالہ (۶۰۷۲)

۶۰۷۴ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عُمَرَ ابْنِ السَّجَّيْنِيِّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے اصحاب سے کوئی (ناگوار) خبر پہنچی، آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئی، میں نے آج کی طرح خیر اور شر کبھی نہیں دیکھی، اگر تم ان چیزوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو گے اور روزیادہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر اس سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں تھا، وہ سب سر جھکا کر بیٹھ گئے اور ان پر گریہ طاری ہو گیا، پھر حضرت عمر کھڑے ہو کر کہنے لگے: ہم اللہ کو رب مان کر اسلام کو دین مان کر اور محمد کو نبی مان کر راضی ہو گئے، پھر وہ شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں ہے، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”(ترجمہ) اے ایمان والو! ان اشیاء کے متعلق مت سوال کرو جو اگر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو ناگوار ہوگا۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں ہے، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”اے ایمان والو! ان اشیاء کے متعلق مت سوال کرو جو اگر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو ناگوار ہوگا۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سورج ڈھلنے کے بعد رسول اللہ ﷺ آئے اور انہیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب آپ نے سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو کر

قیامت کا ذکر کیا اور یہ بتلایا کہ اس سے پہلے بہت بڑے بڑے امور ظاہر ہوں گے، پھر فرمایا: جو شخص ان کے متعلق مجھ سے سوال کرنا چاہتا ہو وہ سوال کرے، بخدا! میں جب تک اس جگہ کھڑا ہوں تم جس چیز کے متعلق بھی سوال کرو گے میں تم کو اس کی خبر دوں گا، حضرت انس بن مالک کہتے ہیں: جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا تو انہوں نے بہت رونا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ بار بار یہ کہتے تھے کہ مجھ سے سوال کرو، حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہی ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ کہا کہ مجھ سے سوال کرو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کیا: ہم اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد کو رسول مان کر راضی ہیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، مجھ پر ابھی جنت اور دوزخ اس دیوار کی چڑھائی میں پیش کی گئی تھیں، میں نے آج کی طرح خیر اور شر نہیں دیکھی، ابن شہاب کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا: تم جیسا نا فرمان بیٹا میں نے کبھی نہیں سنا، کیا تم اس بات سے مامون تھے کہ تمہاری ماں نے بھی وہ کام کیا ہوگا جو زمانہ جاہلیت کی عورتیں کرتی تھیں اور پھر تم اپنی ماں کو رسوا کرتے، حضرت عبد اللہ بن حذافہ نے کہا: بخدا! اگر حضور میرا نسب کسی حبشی غلام سے بھی بیان کرتے تو میں اس سے منسوب ہو جاتا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

اللَّهُ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلَوةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَحْبَبْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ سَلُونَنِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَيْيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُو كَحْدَافَةَ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَنْ يَقُولَ سَلُونَنِي بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُولَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ انْفِاقًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَاظِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنِ قُطَّاعٍ مِنْكَ أَمْنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمَّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللَّهِ لَوْ الْحَقْنِي بِعَبْدٍ أَسْوَدَ لِلْحَقِّقَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۶۷)

۶۰۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ

أَمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

(بخاری (۷۲۹۴-۹۳-۵۴۰-۷۲۹۴)

۶۰۷۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونَنِي لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّتهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرْمَوْا وَرَهَبُوا أَنْ يَكُونُوا بَيْنَ يَدَيَّ أَمِيرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَتْ أَلْفَتِي يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَا فَرْقَ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَسْكِبُ فَإِنَّمَا رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَلَاخِي فَيُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَانِدًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطْرَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صُورْتُ لِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هَذَا الْحَانِطِ.

(بخاری (۷۰۸۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کیے حتیٰ کہ آپ ان کے سوالات سے تنگ آ گئے پھر ایک دن آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: اب مجھ سے سوال کرو تم مجھ سے جس چیز کا بھی سوال کرو گے میں تم کو اس کا جواب دوں گا جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے اور اس سے خوفزدہ ہوئے کہ کہیں کچھ ہونہ گیا ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہر شخص کپڑے میں منہ پیٹ کر رو رہا تھا پھر مسجد سے وہ شخص اٹھا جس کو جھگڑے کے وقت اس کے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا جاتا تھا (یعنی نسب کا طعنہ دیا جاتا تھا) اس نے کہا: یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہی ہے پھر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا: ہم اللہ کو رب مان کر اسلام کو دین مان کر اور محمد کو رسول مان کر راضی ہیں درآں حالیکہ ہم برے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے والے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج کی طرح کبھی خیر اور شر کو نہیں دیکھا میرے سامنے اس دیوار کے قریب جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کیں۔

۶۰۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ ح وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بِهِذِهِ الْقِصَّةِ.

(بخاری (۷۰۸۹-۷۰۸۹-۶۳۶۲)

۶۰۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سِئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضَبٌ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونَنِي عَمَّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چند چیزوں کے متعلق سوال کیے گئے جو آپ کو ناگوار ہوئے جب زیادہ سوال کیے گئے تو آپ غصہ میں آ گئے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: جس چیز کے متعلق چاہو مجھ سے

يُسْتَمُّ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حَذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ
فَقَالَ مِّنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَّوْلَى شَيْبَةَ
فَلَمَّا رَأَى عَمْرٌ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي
كَرَيْبٍ قَالَ مِّنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَّوْلَى
شَيْبَةَ. (بخاری ۹۲-۷۲۹۱)

سوال کرو ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟
آپ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہی ہے، دوسرے شخص نے
کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تمہارا باپ شیبہ کا
(آزاد کردہ) غلام سالم ہے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے غصے کے آثار کو پہچانا تو کہا: یا
رسول اللہ! ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں، ابو کریم کی روایت میں
ہے: اس نے کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے
فرمایا: تمہارا باپ شیبہ کا غلام سالم ہے۔

احکام شرعیہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم پر
عمل کرنے کا وجوب اور احکام دنیویہ
میں عمل کا اختیار

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا کھجوروں کے پاس کچھ
لوگوں پر گزر ہوا، آپ نے فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟
انہوں نے کہا: یہ لوگ کھجوروں میں قلم لگا رہے ہیں، یعنی زکھجور
کو مادہ کھجور کے ساتھ ملاتے ہیں جس سے وہ پھلدار ہو جاتی
ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گمان میں یہ عمل ان کو
کسی چیز سے مستغنی نہیں کرے گا، جب ان صحابہ کو آپ کے
اس ارشاد کی خبر ہوئی تو انہوں نے یہ عمل ترک کر دیا، جب
رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: اگر ان کو
اس میں فائدہ ہے تو کرتے رہیں، میں نے گمان کیا تھا تم اس
گمان پر عمل مت کرو البتہ جب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے
کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، کیونکہ میں اللہ پر جھوٹ
بولنے والا نہیں ہوں۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ جس وقت مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ
کھجوروں میں قلم لگاتے تھے، آپ نے فرمایا: یہ تم کیوں کرتے
ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اسی طرح کرتے ہیں، آپ نے
فرمایا: شاید تم نہ کرو تو اس میں زیادہ بہتری ہو، انہوں نے اس کو

۳۸- بَابُ وَجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا
دُونَ مَا ذَكَرَهُ ﷺ مِنْ مَعَاشِ
الدُّنْيَا عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ

۶۰۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّقْفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ
الْجَحْدَرِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلَى رُؤُسِ
النَّخْلِ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ فَقَالُوا يَلْقَحُونَهُ يَجْعَلُونَ
الدَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَتَلْفَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَظُنُّ
يُغْنِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأُخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكَوهُ فَأُخْبِرَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ
فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ
وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا فَخَذُّوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ
أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. (ابن ماجہ ۲۴۷۰)

۶۰۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّؤْمِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ
بْنِ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْفَرِيُّ قَالُوا
حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ (وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ)
حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ
اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يَلْقَحُونَ

ترک کر دیا تو کھجوریں جھڑ گئیں یا کہا: کم ہو گئیں، انہوں نے آپ سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا: میں صرف بشر ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین کے متعلق کسی چیز کا حکم دوں تو اس پر عمل کرو اور جب میں تم کو اپنی رائے سے کوئی حکم دوں تو میں صرف بشر ہوں، عکرمہ کی روایت اسی طرح ہے اور معقری نے بغیر شک کے کہا: کھجوریں جھڑ گئیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کچھ لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو کھجوروں میں پیوند لگا رہے تھے آپ نے فرمایا: اگر تم یہ نہ کرو تو اچھا ہوگا، اس کے بعد ردی کھجوریں پیدا ہوئیں پھر کچھ دنوں کے بعد آپ کا ان کے پاس سے گزر ہوا، آپ نے فرمایا: اب تمہاری کھجوروں کی کیا کیفیت ہے؟ انہوں نے کہا: آپ نے اس اس طرح فرمایا تھا، آپ نے فرمایا: تم اپنی دنیا کے معاملات کو زیادہ جانتے ہو۔

التَّحَلُّ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ كُنْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكَوْهُ فَنَفَضْتُ أَوْ فَنَقَضْتُ قَالَ فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ نَحْوُ هَذَا قَالَ الْمَعْقَرِيُّ فَنَفَضْتُ وَلَمْ يَشْكُ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۵۷۵)

۶۰۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلْقِحُونَ فَقَالَ لَوْ كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ لَصَلَحَ قَالَ فَخَرَجَ شَيْصًا فَمَرَبَهُمْ فَقَالَ مَا لِنَحْلِكُمْ قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ. ابن ماجہ (۲۴۷۰-۲۴۷۱)

رسول اللہ ﷺ کی زیارت اور اس کی تمنا کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ضرور ایسا آئے کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے اور میری زیارت کرنا تم لوگوں کے نزدیک اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا، ابواسحاق نے کہا: اس کا معنی یہ ہے کہ تم میں سے کسی کا اہل اور مال کے ساتھ میری زیارت کرنا اپنے اہل اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا، میرے نزدیک اس حدیث کے الفاظ میں تقدیم اور تاخیر ہے۔

۳۹- بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ وَ تَمَنِّيهِ

۶۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَتِيهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَيَّ أَحَدُكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَا يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْمَعْنَى فِيهِ عِنْدِي لَا يَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَمَوْخَرٌ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۷۳)

ف: علامہ دستانی الی مالکی لکھتے ہیں:

اس حدیث سے مقصود سفر اور حضر میں صحابہ کرام کو آپ کی مجلس میں حاضر ہونے پر ابھارنا ہے تاکہ وہ شریعت کو حاصل کریں اور بعدالوں تک پہنچائیں اور یہ خبر دینا ہے کہ نبی ﷺ کی مجلس تک آنے میں انہوں نے جو تقصیر کی ہے عنقریب ان کو اس پر ندامت ہو گی، علامہ خطابی نے کہا: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب نبی ﷺ وصال فرما جائیں گے تو صحابہ کا حال متغیر ہو جائے گا، ان میں اختلاف ہوگا اور فتنے ہوں گے وہ کہیں گے: کاش! ان کے اہل و عیال اور سارا متاع ان سے لے لیا جائے اور ایک لفظ کے لیے آپ

کی زیارت ہو جائے اور آپ کے وصال کے بعد ایسا ہی ہوا، صحابہ کی آراء مختلف ہو گئیں اور لوگوں کی خواہشات ٹوٹ پڑیں اور اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تدارک نہ کرتے تو قریب تھا کہ سارا نظام درہم برہم ہو جاتا، حتیٰ کہ بعض صحابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے بعد ہم خود اپنے آپ کو اجنبی لگتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دوسروں کی بہ نسبت حضرت ابن مریم کے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء علاقائی بھائی ہیں (یعنی ان کے عقائد ایک ہیں) اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دوسروں کی بہ نسبت حضرت عیسیٰ کے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء علاقائی بھائی ہیں اور میرے اور حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس طرح؟ آپ نے فرمایا: انبیاء علاقائی بھائی ہیں، ان کی مائیں (فروغی احکام) الگ الگ ہیں اور ان کا دین واحد ہے اور ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے کچوکا لگاتا ہے، ماسوا حضرت ابن مریم اور ان کی ماں کے، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو! (ترجمہ: ”میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان رجم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں“۔)

امام مسلم کہتے ہیں کہ زہری کی سند میں ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان کے کچوکا لگانے سے وہ چیخ مار کر روتا ہے

۴۰- بَابُ فَضَائِلِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۰۸۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءِ أَوْلَا دُعَلَاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ. (ابوداؤد (۴۶۷۵))

۶۰۸۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الْأَنْبِيَاءِ أَبْنَاءِ عُلَاقٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ. مسلم تحفة الاشراف (۱۴۹۷۴)

۶۰۸۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عُلَاقٍ وَأُمَمَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ. مسلم تحفة الاشراف (۱۴۷۶۹)

۶۰۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا نَحَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ نَحَسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَآمَتْ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَأَوْا إِنْ شَتَّمُوا وَإِنْ أَعْيَدُوا بِكَ وَذَرِيَّتِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

اور شعیب کی روایت میں ہے: شیطان کے چھونے سے۔

الذَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ جَمِيعًا عَنْ
الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَمْسُهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ
صَارَ حَرَامًا مَسَّهُ الشَّيْطَانُ آيَاهُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ مِنْ
مَسَّ الشَّيْطَانُ. البخاری (۴۵۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بنی آدم کو اس کی پیدائش کے دن
شیطان چھوتا ہے ماسوا حضرت مریم اور ان کے بیٹے کے۔

۶۰۸۷ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي
عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ سَلِمًا مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي
آدَمَ يَمْسُهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا.

البخاری (۳۴۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ولادت کے وقت بچہ کا رونا شیطان کے
کچوکے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۶۰۸۸ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغُهُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۷۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو
چوری کرتے ہوئے دیکھا، حضرت عیسیٰ نے اس سے کہا: تو
چوری کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا
کوئی معبود نہیں! حضرت عیسیٰ نے کہا: میں اللہ پر ایمان لاتا
ہوں اور اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیتا ہوں۔

۶۰۸۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَتِيهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ
لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ
عِيسَى أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَبْتُ نَفْسِي. البخاری (۳۴۴۴)

حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے فضائل

۴۱ - بَابُ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ
الْخَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: یا خیر البریہ!
آپ نے فرمایا: یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا لقب
ہے)۔

۶۰۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُسْهِرٍ وَابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ
حُجْرٍ السَّعْدِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا
الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
ذَاكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ابوداؤد (۴۶۷۲) الترمذی (۳۳۵۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۶۰۹۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ

سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِهِ.

ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اس کے بعد اس کی مثل ہے۔

سابقہ حوالہ (۶۰۹۰)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۰۹۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۶۰۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نبی علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں قدم میں ختنہ کیا۔

۶۰۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (بَعْنَى ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَامِيِّ) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَنَّ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ.

بخاری (۳۳۵۶-۶۲۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم حضرت ابراہیم کی بہ نسبت شک کرنے کے زیادہ حقدار تھے جب انہوں نے یہ کہا تھا: کہ ”اے میرے رب! مجھے دکھا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! لیکن تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے“ اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ ایک مضبوط قلعہ کی پناہ چاہتے تھے اور اگر میں حضرت یوسف جتنی لمبی قید کاٹتا تو بلانے والے کے ساتھ فوراً چلا جاتا۔

۶۰۹۴ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ طَمَئِنِّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَيْشْتُ فِي السَّجْنِ طُولَ لَيْلِ يَوْسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ. سابقہ حوالہ (۳۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۶۰۹۵ - وَحَدَّثَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

سابقہ حوالہ (۳۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے انہوں نے مضبوط قلعہ کی پناہ طلب کی۔

۶۰۹۶ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُّوطِ إِنَّهُ أَوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۶۰۹۷ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

وَهُبَّ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثُنَيْنِ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَوَاحِدَةً فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِيمَ أَرْضِ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمَ أَنَّكَ أَمْرَاتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكَ فَإِنْ سَأَلَكَ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكَ أُخْتِي فَإِنَّكَ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ آتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَكَ أَمْرًا لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَارْسَلْ إِلَيْهَا فَآتَتْ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتِمَّاكَ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَبِضَتْ يَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدَيَّ وَلَا أَضْرُكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدَيَّ فَلَكَ اللَّهُ أَنْ لَا أَضْرُكَ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْبَرَ جَهًا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَ فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ مَهْمٌ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخَذَ خَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَلَكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

البخاری (۵۰۸۴-۳۳۵۷)

ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے تین (ظاہری) جھوٹ کے سوا جھوٹ نہیں بولا، دو جھوٹ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے تھے ان کا قول ”میں بیمار ہوں“ اور ان کا قول ”بلکہ اسی نے کیا ہے“ ان کا بڑا یہ ہے، اور ایک حضرت سارہ کے بارے میں، کیونکہ وہ حضرت سارہ کے ساتھ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں گئے وہ بہت خوبصورت تھیں، حضرت ابراہیم نے ان سے کہا: اس ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہو گیا کہ تم میری بیوی ہو تو وہ تم کو مجھ سے چھین لے گا، تم اس کو یہ بتانا کہ تم میری بہن ہو، کیونکہ تم دین اسلام کے لحاظ سے میری بہن ہو، کیونکہ اب میرے علم کے مطابق روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مسلمان نہیں ہے، جب حضرت ابراہیم اس ملک میں داخل ہوئے تو اس بادشاہ کے بعض کارندوں نے حضرت سارہ کو دیکھ لیا، انہوں نے اس بادشاہ سے کہا: تمہاری زمین پر ایک ایسی عورت آئی ہے جو تمہارے سوا کسی اور کے لائق نہیں ہے، بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلوا لیا، جب ان کو لے جایا گیا تو حضرت ابراہیم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، جب حضرت سارہ اس کے پاس پہنچیں تو وہ ان کی طرف ہاتھ بڑھائے بغیر نہ رہ سکا، سو اس کے ہاتھ کو سختی سے جکڑ دیا گیا، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ میرا ہاتھ ٹھیک کر دے میں تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، حضرت سارہ نے دعا کی، اس نے دوبارہ ہاتھ بڑھایا، دوبارہ پہلے سے زیادہ سختی سے اس کا ہاتھ جکڑ لیا گیا، اس نے پھر دعا کی درخواست کی، حضرت سارہ نے دعا کی، اس نے پھر ہاتھ بڑھایا، اس بار پہلی دو بار سے زیادہ سختی سے اس کا ہاتھ جکڑ لیا گیا، اس نے کہا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ میرا ہاتھ چھوڑ دے، بخدا! میں پھر کبھی تم کو ضرر نہیں دوں گا، حضرت سارہ نے دعا کی، اس کا ہاتھ کھول دیا گیا۔ اس نے حضرت سارہ کو لانے والے کو بلایا اور کہا: تم میرے پاس اس جنسی کو لانے ہو کسی انسان کو نہیں لائے، اس کو میرے ملک سے نکال دو اور ہاجرہ بھی ان کے دے دو، پھر حضرت سارہ لوٹ آئیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور

پوچھا: کیا ہوا؟ حضرت سارہ نے کہا: خیر ہے، اللہ تعالیٰ نے فاجر کے ہاتھ کو روک لیا اور ایک خادمہ عطا کی، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: اے بارش کی اولاد! یہ تمہاری ماں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل

۴۲- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسرائیل ننگے غسل کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام علیحدگی میں غسل کرتے تھے بنو اسرائیل کہنے لگے: بہ خدا! حضرت موسیٰ کو ہمارے ساتھ نہانے میں اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں ہے کہ ان کو فتق کی بیماری ہے (یعنی ان کے نصیے سو جے ہوئے ہیں) ایک دن حضرت موسیٰ غسل کر رہے تھے اور انہوں نے ایک پتھر پر کپڑے رکھے ہوئے تھے اچانک پتھر ان کے کپڑے لے بھاگا، حضرت موسیٰ اس پتھر کے پیچھے بھاگے اور کہتے تھے: اے پتھر! میرے کپڑے دے، اے پتھر! میرے کپڑے دے، حتیٰ کہ بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ کی شرمگاہ دیکھ لی، پس وہ کہنے لگے: بخدا! حضرت موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں ہے، جب لوگ دیکھ چکے تو پتھر ٹھہر گیا حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: بہ خدا! حضرت موسیٰ کے مارنے سے اس پتھر پر چھ یاسات نشان پڑ گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام با حیا مرد تھے وہ کبھی برہنہ نہیں دیکھے گئے، بنو اسرائیل نے کہا: ان کو فتق کی بیماری ہے، ایک دن انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور ایک پتھر پر کپڑے رکھے وہ پتھر دوڑتا ہوا نکل گیا، حضرت موسیٰ نے لاشی مارے ہوئے اس کا پیچھا کیا، اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے، (یہ کہتے ہوئے) بنو اسرائیل کی ایک جماعت سے گزرے اور یہ آیت نازل ہوئی: ”(ترجمہ:) اے ایمان والو! ان لوگوں کی

۶۰۹۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامِ بْنِ مَتِيهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ غُرَاءَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوَاءِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ أَدْرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَعَ مُوسَى بِأَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوَاءِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ حَتَّى نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرَبَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ. سابقہ حوالہ (۷۶۸)

۶۰۹۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ أَدْرُ قَالَ فَاعْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْةٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَأَنْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بَعْضُهُ بِضَرْبِهِ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى

فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۵۷۰)

طرح نہ ہو جانا جنہوں نے حضرت موسیٰ کو اذیت دی تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ان کی تہمت سے بری کر دیا اور اللہ کے نزدیک وہ بہت عزت والے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے پاس ملک الموت بھیجا گیا، جب ان کے پاس ملک الموت آیا تو انہوں نے ملک الموت کو ایک تھپڑ مارا جس سے ملک الموت کی آنکھ نکل گئی، ملک الموت نے اپنے رب کے پاس جا کر کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنے کا ارادہ نہیں رکھتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا: ان کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو کہ ایک بیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھ دیں، آپ کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے اتنے سال آپ کی عمر بڑھا دی جائے گی، حضرت موسیٰ نے کہا: اے رب! پھر کیا ہوگا، کہا: پھر موت ہے، کہا: تو ابھی، اور اللہ سے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے ارض مقدسہ سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر کر دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو تم کو کثیب احمر کے نزدیک راستہ کی ایک جانب ان کی قبر دکھاتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آیا اور کہنے لگا، اپنے رب کے پاس چلیے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو تھپڑ مار کر اس کی آنکھ نکال دی، ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گئے اور کہا: تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو موت کا ارادہ ہی نہیں رکھتا اور اس نے میری آنکھ نکال دی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ لوٹا دی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے کے پاس جاؤ اور کہو: آپ حیات کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر آپ کا زندگی کا ارادہ ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھیے جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال آپ کی عمر بڑھا دی جائے گی، حضرت موسیٰ نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ کہا: پھر آپ کو موت آئے گی، حضرت موسیٰ نے کہا: پھر اب قریب ہی، حضرت موسیٰ نے کہا:

۶۱۰۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَلَا أَنْ فَسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكُثَيْبِ الْأَحْمَرِ.

بخاری (۱۳۳۹-۳۴۰۷) الترمذی (۲۰۸۸)

۶۱۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَحِبَّ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلِكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ الْحَيَاةُ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَلَا أَنْ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَمْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أُنْسِي عَنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ

الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ.

اے میرے رب! ارض مقدسہ سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر میری روح قبض کرنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخدا! اگر میں اس جگہ ہوتا تو میں تم کو کثیب احمر کے پاس راستہ کی ایک جانب ان کی قبر دکھاتا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند بیان کی۔

قَالَ أَبُو اسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ مِثْلٍ هَذَا الْحَدِيثُ.

بخاری (۳۴۰۷)

۶۱۰۲ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْزُضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَتْ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهَرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فَلَا لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ بَيْنَ أَظْهَرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفْضِلُوا بَيْنَ أَنْبِيَائِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيُصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَلَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَكَوْنُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ أَوْ فِي أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ بِالْعَرْشِ فَلَا أَذْرَى أَحْوَسَبَ بِصُغْفَتِهِ يَوْمَ الظُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا اس کو اس کا کچھ معاوضہ دیا گیا جس کو اس نے ناپسند کیا یا وہ اس پر راضی نہیں ہوا (راوی کو شک ہے) اس یہودی نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، ایک انصاری نے یہ کلام سنا اور اس یہودی کے ایک تھپڑ مارا اور کہا: تو کہتا ہے، قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ہیں، وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! میں ذمی ہوں اور مجھے امان دی گئی ہے اور فلاں شخص نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا ہے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے اس کے چہرے پر تھپڑ کیوں مارا ہے؟ اس انصاری نے کہا: اس یہودی نے یہ کہا تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، حالانکہ آپ ہمارے درمیان موجود ہیں، رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے، آپ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام کے درمیان فضیلت مت دو، کیونکہ جب صور پھونکا جائے گا تو تمام آسمانوں اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے ماسوا ان کے جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ کرے گا، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا، یا فرمایا: میں سب سے پہلے اٹھنے والوں میں ہوں گا، (تو میں دیکھوں گا کہ) حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں، مجھے پتا نہیں کہ آیا یوم طور کی بے ہوشی میں ان کا حساب کر

لایا گیا یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے گئے اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی شخص بھی حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً.

البخاری (۳۴۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو شخص لڑ پڑے ایک یہودی تھا اور ایک مسلمان، مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی اور یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت دی، مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے منہ پر ایک طمانچہ مارا، وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو جا کر اس واقعہ کی خبر دی جو اس کے اور مسلمان کے درمیان پیش آیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت مت دو، کیونکہ لوگ بے ہوش کیے جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا (میں دیکھوں گا کہ) حضرت موسیٰ عرش کے ایک کونے کو پکڑے کھڑے ہیں، میں نہیں جانتا کہ آیا وہ بے ہوش ہوئے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ان میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی میں جھگڑا ہوا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا، اس کے بعد حسب سابق ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے پتا نہیں کہ آیا وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا طور کی بے

۶۱۰۳ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَ أَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَبَقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَشْنَى اللَّهَ.

البخاری (۶۵۱۷-۲۴۱۱-۷۴۷۲) ابوداؤد (۴۶۷۱)

۶۱۰۴ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ. البخاری (۳۴۰۸)

۶۱۰۵ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ السَّاقِدِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَبَقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ اكْتَفَى

يَصْعَقَةُ الطَّوْرِ. البخاری (۲۴۱۲-۳۳۹۸-۴۶۳۸-۶۵۱۸) ہوشی سے ان پر اکتفاء کر لی گئی۔

(۶۹۱۷-۷۴۲۷) ابوداؤد (۴۶۶۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام کے درمیان فضیلت مت دو۔

۶۱۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَرَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَخْتَرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرِو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي. سابقہ حوالہ (۶۱۰۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، ایک روایت میں ہے: میرا کٹیہ احمر کے پاس سے گزر ہوا درآں حالیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۱۰۷ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ آتَيْتُ وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرَى بِي عِنْدَ الْكُثَيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ.

النسائی (۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا درآں حالیکہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے ایک روایت میں ہے معراج کی شب میرا گزر ہوا۔

۶۱۰۸ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى (يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ) ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسَى مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي. سابقہ حوالہ (۶۱۰۷)

حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں

۴۳- بَابُ فِي ذِكْرِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے کسی بندے کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ یوں کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں۔

۶۱۰۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَعْنِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ

السَّلَامُ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

بخاری (۳۴۱۶-۴۶۳۱-۴۶۳۳)

ابو العالیہ نے کہا کہ تمہارے نبی ﷺ کے عم زاد (یعنی حضرت ابن عباس) نے مجھ سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی بندے کو یہ کہنا نہیں چاہیے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں، اور آپ نے انہیں ان کے والد کی طرف منسوب کیا۔

۶۱۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عِمٍّ نَيْبُكُمْ ﷺ (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

بخاری (۳۳۹۵-۴۶۳۱-۴۶۳۰-۷۵۳۹)

ابوداؤد (۴۶۷۱)

حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل

۴۴- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ کریم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہو، صحابہ نے کہا: ہم اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے؟ آپ نے فرمایا: تو پھر سب سے کریم اللہ کے نبی حضرت یوسف ہیں، جو اللہ کے نبی کے بیٹے اور اللہ کے خلیل کے پوتے ہیں، صحابہ نے کہا: ہم اس کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے؟ آپ نے فرمایا: پھر تم قبائل عرب کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ جو لوگ جاہلیت میں افضل تھے وہ لوگ دین میں فقہت حاصل کرنے کے بعد اسلام میں بھی افضل ہیں۔

۶۱۱۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَعَنْ هَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زِيَارَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَهَّمُوا.

بخاری (۳۳۵۳-۴۶۸۹-۴۶۹۰)

حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت

۴۵- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ زَكْرِيَاءَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت زکریا بڑھئی تھے۔

۶۱۱۲ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ زَكْرِيَاءُ نَجَّارًا. ابن ماجہ (۲۱۵۰)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے کسب کر کے کمانے میں فضیلت ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام

۴۶- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

کی فضیلت

۶۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَاسْحَقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمَرَ الْمَكِّيُّ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عَمَرَ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبُ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاطِيًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيْ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقُدَ الْحُوتَ فَهُوَ تَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يَوْشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى آتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَفَدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَامْسِكْ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا وَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمٍ مِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِفَتَاهُ إِنَّا عِدَاءُ نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا وَدَّعْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنَسَرْنَاهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَأَرْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقْضَانِ آثَارَهُمَا حَتَّى آتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًى عَلَيْهِ يَتُوبُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ نواف بکالی کا یہ گمان ہے کہ بنو اسرائیل کے حضرت موسیٰ اور تھے اور حضرت خضر کے موسیٰ اور تھے حضرت ابن عباس نے کہا: اس دشمن خدا نے جھوٹ بولا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل میں خطبہ دے رہے تھے، ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں زیادہ عالم ہوں، آپ نے فرمایا: اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیوں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف علم کو نہیں لوٹایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے اور وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ حضرت موسیٰ سے کہا گیا کہ اپنی تھیلی میں ایک مچھلی رکھ لو، جہاں وہ مچھلی گم ہوگی وہیں خضر ہوں گے، حضرت موسیٰ اپنے ساتھ حضرت یوشع بن نون کو لے کر گئے، حضرت موسیٰ نے اپنی تھیلی میں ایک مچھلی رکھ لی، حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع چلتے چلتے ایک چٹان کے پاس پہنچے، حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع دونوں سو گئے، مچھلی تڑپ کر تھیلی سے نکلی اور سمندر میں جا گری، اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کے لیے پانی کے بہنے کو روک دیا، حتیٰ کہ مچھلی کے لیے پانی میں مخروطی شکل کی ایک سرنگ بنتی گئی، حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع کے لیے یہ ایک تعجب خیز منظر تھا، بقیہ دن اور رات وہ دونوں چلتے رہے اور حضرت موسیٰ کے ساتھی ان کو یہ واقعہ بتلانا بھول گئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا: ناشتہ نکالو، اس سفر نے ہم کو تھکا دیا ہے، حضور نے فرمایا: مچھلی کے گم ہونے کی جگہ سے ہی انہیں تھکاوٹ لاحق ہوئی تھی، حضرت یوشع نے کہا: آپ کو یاد ہے جب ہم چٹان کے پاس تھے، میں اس وقت آپ سے مچھلی کا

لَهُ الْخَضِرُ أَنِّي بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ
 مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ
 اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ
 عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ أَتَّبِعُكَ
 عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ
 مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ
 سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ
 الْخَضِرُ فَإِنْ أَتَبَعْتَنِي فَلَا تُسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ
 لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ
 عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَا هُمَا أَنْ
 يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ
 الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِّنَ الْوُجِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ
 مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ
 فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
 إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ
 وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَهُمَا
 يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَآخَذَ
 الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقْتَلْتَ
 نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
 لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنْ
 الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ
 بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ
 اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا
 يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ يَقُولُ مَا نِلُّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا
 فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ
 يُطْعَمُونَا لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي
 وَبَيْنَكَ سَأْنِيكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوِ دِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبْرَ
 حَتَّى يَقْضَ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 كَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عَصْفُورٌ حَتَّى

ذکر کرنا بھول گیا تھا اور شیطان نے ہی مجھ کو اس کا بیان کرنا
 بھلایا تھا، تعجب ہے کہ وہ مچھلی سمندر میں راستہ بنا کر چل دی
 حضرت موسیٰ نے کہا: یہی تو ہم چاہتے تھے پھر وہ دونوں اپنے
 قدموں کے نشانات پر لوٹے، وہ اپنے نشانوں پر چلتے رہے حتیٰ
 کہ ایک چٹان پر آئے، وہاں ایک شخص کو کپڑوں میں لپیٹا ہوا
 دیکھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا، حضرت خضر
 علیہ السلام نے کہا: تمہارے ہاں سلامتی کہاں ہے؟ حضرت
 موسیٰ نے کہا: میں موسیٰ ہوں، حضرت خضر نے کہا: بنو اسرائیل
 کے موسیٰ، کہا: ہاں! حضرت خضر نے کہا: آپ کو اللہ تعالیٰ نے
 ایک ایسا علم عطا فرمایا ہے جو میرے پاس نہیں ہے اور مجھے اللہ
 تعالیٰ نے ایسا علم دیا ہے جس کو آپ نہیں جانتے، حضرت موسیٰ
 علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا میں آپ کی اتباع کر سکتا ہوں
 تاکہ آپ مجھے وہ علم سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا
 ہے، حضرت خضر نے کہا: آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر
 سکتے اور جس چیز کا آپ کو پتہ نہ ہو آپ اس پر صبر کر بھی کیسے
 سکتے ہیں؟ حضرت موسیٰ نے کہا: انشاء اللہ! آپ مجھے صبر کرنے
 والا پائیں گے اور میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا، حضرت
 خضر نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو (شرط یہ
 ہے کہ) جب تک کسی چیز کے بارے میں میں از خود نہ بتلاؤں
 آپ اس کے متعلق سوال نہ کریں، حضرت موسیٰ نے کہا: ٹھیک
 ہے، پھر حضرت خضر اور حضرت موسیٰ ساحل سمندر کے ساتھ
 ساتھ چل پڑے، ان کے پاس سے ایک کشتی گزری، انہوں نے
 کشتی والوں سے کہا کہ ان کو سوار کر لیں، انہوں نے حضرت
 خضر کو پہچان کر بغیر کرائے کے سوار کر لیا، حضرت خضر نے کشتی
 کے تختوں میں سے ایک تختہ کو اکھاڑ دیا، حضرت موسیٰ نے کہا:
 اس قوم نے بغیر کرائے کے ہم کو سوار کیا تھا اور آپ نے ان کی
 کشتی توڑ دی تاکہ ان کے بیٹھنے والوں کو غرق کر دیں، آپ نے
 یہ بہت عجیب کام کیا، حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے آپ
 سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، حضرت
 موسیٰ نے کہا: جو بات میں بھول گیا ہوں آپ اس پر مواخذہ نہ

وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَفِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ
الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا
نَقَصَ هَذَا الْعَصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ
يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا
وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

البخاری (۷۴-۷۸-۱۲۲-۲۲۶۷-۲۷۲۸-۳۴۰۰)

۴۷۲۶-۴۷۲۷-۶۶۷۳ (الترمذی (۳۱۳۰))

کریں اور میرے معاملہ میں سختی نہ کریں، پھر وہ دونوں کشتی سے اترے، جس وقت ساحل سمندر پر جا رہے تھے انہوں نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا، حضرت خضر نے اس کو پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اس کا سر دھڑ سے الگ کر دیا، حضرت موسیٰ نے کہا: آپ نے ایک بے گناہ لڑکے کو بغیر کسی قصاص (بدلہ) کے قتل کر دیا؟ آپ نے ایک برا کام کیا ہے، حضرت خضر نے کہا: میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے، حضور نے فرمایا: یہ پہلی بار سے زیادہ شدید انکار تھا، حضرت موسیٰ نے کہا: اگر میں اس کے بعد آپ سے پھر کسی چیز کے متعلق سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، میری طرف سے آپ عذر کو پہنچ چکے ہیں، وہ دونوں پھر روانہ ہوئے حتیٰ کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے، ان دونوں نے ان بستی والوں سے کھانا طلب کیا، انہوں نے ان کو کھانا دینے سے انکار کر دیا، وہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی، ان دونوں نے اس کو درست کر دیا، وہ دیوار جھکنے لگی تھی، حضرت خضر نے اس کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ نے کہا: یہ لوگ وہ ہیں جن کے پاس ہم گئے اور انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی اور ہم کو کھانا نہیں کھلایا، اگر آپ چاہیں تو ان سے اجرت لے لیں، حضرت خضر نے کہا: اب ہمارے اور آپ کے درمیان فراق ہے، میں عنقریب آپ کو ان چیزوں کی تاویل بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہیں کر سکے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے، میری خواہش تھی کہ کاش! حضرت موسیٰ صبر کرتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے مزید واقعات سناتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ کا پہلی بار سوال کرنا نسیان تھا، حضور نے فرمایا: ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ گئی، پھر اس نے سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر نے کہا: میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں فقط اتنی کمی کی ہے جتنی اس چڑیا (کی چونچ کے پانی) نے سمندر میں کی ہے، سعید بن جبیر نے کہا: حضرت ابن عباس

تلاوت کرتے تھے ”ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح سلامت کشتی کو غصب کر لیتا تھا“ اور تلاوت کرتے تھے کہ ”وہ لڑکا کافر تھا“۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بتایا گیا کہ نوح کا کہنا یہ ہے کہ جو موسیٰ علم کو تلاش کرنے گئے تھے وہ بنو اسرائیل کے موسیٰ نہیں تھے، حضرت ابن عباس نے کہا: اے سعید! کیا تم نے یہ خود سنا ہے؟ میں نے کہا: جی! حضرت ابن عباس نے کہا: نوح نے جھوٹ بولا۔

حضرت ابی بن کعب نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو ایام اللہ کی نصیحت فرما رہے تھے ایام اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی آزمائشیں ہیں، اس وقت انہوں نے کہا: میرے علم میں اس وقت روئے زمین پر مجھ سے زیادہ بہتر یا مجھ سے زیادہ عالم اور کوئی نہیں ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی: میں اس شخص کو جانتا ہوں جو تم سے بہتر ہے یا جو روئے زمین پر تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! اس کی طرف میری راہنمائی فرما، حضرت موسیٰ سے کہا گیا کہ آپ زادِ راہ میں ایک نمکین مچھلی رکھیے جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے گی وہیں پر وہ شخص ہوگا، پھر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی گئے، حتیٰ کہ ایک چٹان پر پہنچے، اس جگہ ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا گیا، حضرت موسیٰ اپنے ساتھی کو چھوڑ کر چلے گئے، وہ مچھلی تڑپ کر پانی میں چلی گئی، پانی نے اس پر بہنا چھوڑ دیا اور ایک طاق (سرنگ) کی طرح ہو گیا، حضرت موسیٰ کے ساتھی نے کہا: میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان کو اس واقعہ کی خبر دوں، حضور نے فرمایا: پھر وہ بھول گئے، جب وہ آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ نے کہا: ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر نے ہم کو تھکا دیا ہے، حضور نے فرمایا: (اس چٹان سے) آگے بڑھنے سے پہلے ان کو تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی، پھر اس ساتھی کو یاد آیا، اس نے کہا: یاد کیجئے جب ہم اس چٹان پر

۶۱۱۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ أَبِي رَاسْحَقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِبَنِي عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الدِّيَّ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ. سابقہ حوالہ (۶۱۱۳)

۶۱۱۵ - حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يَذْكُرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَيَّامِ اللَّهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا أَوْ أَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فدلَّيْنِي عَلَيْهِ قَالَ ففِيلَ لَهُ تَرَوُدُ حَوْتًا صَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحَوْتَ قَالَ فَانْطَلِقْ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى أَنْتَهِيََا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعَمِيَ عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحَوْتَ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَمِسُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا الْحَقُّ نَبِيُّ اللَّهِ فَأَخْبِرُهُ قَالَ فَنَسِيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَ نَا لَقَيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتَّى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَدَكَّرَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا وَنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَأَرْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحَوْتَ قَالَ هَهُنَا وَصَفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى حُلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجْنِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ

پہنچے تھے میں آپ کو مچھلی کا واقعہ بتانا بھول گیا اور مجھ کو شیطان نے اس کا بیان کرنا بھلایا تھا اس مچھلی نے تعجب خیز طریقہ سے سمندر میں راستہ بنایا، حضرت موسیٰ نے کہا: ہم اس چیز کو تو ڈھونڈ رہے تھے وہ دونوں پھر اپنے نشانات پر واپس لوٹے، ان کے ساتھی نے ان کو مچھلی کی جگہ دکھائی، حضرت موسیٰ نے کہا: مجھے یہی جگہ بتائی گئی تھی، پھر وہ ڈھونڈنے لگے، اچانک انہوں نے حضرت خضر کو دیکھا جو کپڑا لپیٹ کر پیٹھ کے بل لیٹے ہوئے تھے یا چت لیٹے تھے، حضرت موسیٰ نے کہا: السلام علیکم، انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا: علیکم السلام، آپ کون ہیں؟ کہا: میں موسیٰ ہوں، کہا: کون موسیٰ؟ کہا: بنو اسرائیل کا موسیٰ، کہا: آپ کے آنے کا سبب کیا ہے؟ کہا: میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ کو جو علم دیا گیا ہے آپ اس میں سے مجھ کو تعلیم دیں، کہا: آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے اور جس چیز کا آپ کو پتا نہ ہو آپ اس پر صبر کیسے کر سکتے ہیں؟ مجھے جس کام کے کرنے کا حکم کیا جائے گا جب آپ مجھے وہ کام کرتے دیکھیں گے تو اس پر صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا: آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی چیز میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا، حضرت خضر نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ رہیں تو (شرط یہ ہے کہ) جب تک کسی چیز کے بارے میں میں از خود نہ بتاؤں آپ اس کے متعلق سوال نہ کریں، پھر وہ دونوں روانہ ہوئے اور وہ دونوں ایک کشتی میں بیٹھ گئے، حضرت خضر نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، حضرت موسیٰ نے کہا: آپ نے اس کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ اس میں بیٹھنے والوں کو ڈبو دیں، آپ نے یہ بہت عجیب کام کیا ہے، حضرت خضر نے کہا: میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے؟ حضرت موسیٰ نے کہا: آپ میری بھول پر مواخذہ نہ کریں اور میرے معاملہ کو دشوار نہ کریں، پھر وہ دونوں روانہ ہوئے، حتیٰ کہ انہوں نے کچھ بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا، حضور نے فرمایا: حضرت خضر ان لڑکوں میں سے ایک لڑکے کے پاس گئے اور بغیر غور و فکر

لِتَعْلَمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَيْءٌ أَمَرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكَبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ انْطَحِي عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ آخَرُفْتَهَا لَتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلِقَا إِلَىٰ أَحَدِهِمَا بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فذَعَرَ عِنْدَهَا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نَكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ هَذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ مُوسَىٰ لَوْلَا أَنَّهُ عَجَلَ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذِمَامَةً قَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا وَلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا زَكَرَ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ أَحَدِي كَذًا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا آتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لَمَنَّا فِطَافًا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطَعْنَا أَهْلُهَا فَايُوبُوا أَنْ يُضَيِّقُوا هُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَاتَّخَذَ بِشُوبِهِ قَالَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ إِلَىٰ آخِرِ الْأَيَةِ فَإِذَا جَاءَ الذِّى يَسْخَرُهَا وَجَدَهَا مُنْحَرَقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاصْلَحُوا هَا بَخْسِيَّةٍ وَ أَمَّا الْغُلَامُ فَطَبَعَ يَوْمٌ طَبَعَ كَافِرًا وَكَانَ أَبُوهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَذْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَارْتَدَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رَحْمًا وَ أَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ إِلَىٰ آخِرِ الْأَيَةِ. سابقہ حوالہ (۶۱۱۳)

کے اس کو قتل کر دیا، حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر بہت گھبرائے اور کہا: آپ نے بغیر کسی گناہ کے ایک بے قصور شخص کو مار ڈالا، آپ نے یہ بہت غلط کام کیا ہے، اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم پر اور حضرت موسیٰ پر اللہ کی رحمت ہو، اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت حیران کن چیزیں دیکھتے لیکن انہیں حضرت خضر سے حیاء آئی اور کہا: اگر اس کے بعد میں آپ سے کوئی چیز پوچھوں تو پھر آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، بے شک اب آپ میرے معاملہ میں معذور ہیں، کاش! حضرت موسیٰ صبر کرتے تو بہت عجیب و غریب چیزیں دیکھتے اور جب حضور انبیاء میں سے کسی نبی کا ذکر فرماتے تو ابتداء فرماتے: اللہ کی ہم پر رحمت ہو اور ہمارے بھائی پر رحمت ہو، اسی طرح فرماتے: اللہ کی ہم پر رحمت ہو، پھر وہ دونوں روانہ ہوئے اور ایک گاؤں میں پہنچے جہاں کے لوگ بہت خسیس تھے، وہ اس گاؤں میں سب مجلسوں میں گئے اور گاؤں والوں سے کھانا مانگا، لیکن انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا، حضرت خضر اور حضرت موسیٰ نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی، انہوں نے اس دیوار کو بنا دیا، حضرت موسیٰ نے کہا: اگر آپ چاہیں تو اس پر کچھ اجرت لے لیں، حضرت خضر نے کہا: اب ہمارے اور آپ کے درمیان فراق آ گیا اور حضرت موسیٰ کا کپڑا پکڑ کر کہا: اب میں تم کو ان چیزوں کی تاویل بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہیں کر سکتے تھے، رہی کشتی تو وہ سمندر میں کام کرنے والے مسکین لوگوں کی تھی، (ان کے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا) جب وہ اس کو چھیننے کے لیے آتا تو اس کو ٹوٹی ہوئی پاتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتا اور وہ بعد میں ایک تختہ لگا کر اس کو ٹھیک کر لیتے اور رہا وہ لڑکا تو اس کی قسمت میں کافر ہونا لکھ دیا گیا تھا اور اس کے ماں باپ اس سے بہت محبت کرتے تھے، اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے والدین کو بھی کفر اور سرکشی میں مبتلا کر دیتا، تو ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں ان کو ایک پاکیزہ اور صلہ رحمی کرنے والا لڑکا دے دے، اور رہی وہ دیوار تو وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دوسندیں ذکر کیں۔

۶۱۱۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِإِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۱۱۳)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”لَتَخَذَنَّ عَلَيْهِ اجْرًا“۔

۶۱۱۷- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَافِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ لَتَخَذَنَّ عَلَيْهِ اجْرًا.

سابقہ حوالہ (۶۱۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کا اور حر بن قیس بن حصن فزاری کا اس بات میں مباحثہ ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کا کون صاحب تھا، حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ خضر تھے، پھر حضرت ابی بن کعب انصاری کا ان کے پاس سے گزر ہوا، حضرت ابن عباس نے ان کو بلایا اور کہا: اے ابوالطفیل یہاں آئیے، میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات پر مباحثہ ہوا کہ حضرت موسیٰ کا وہ صاحب کون تھا جس سے حضرت موسیٰ نے ملاقات کی سبیل کا سوال کیا تھا، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ میں کچھ سنا ہے، حضرت ابی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا: کیا آپ کو علم ہے کہ آپ سے بڑھ کر بھی کوئی عالم ہے؟ حضرت موسیٰ نے کہا: نہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف یہ وحی کی کہ بلکہ ہمارا بندہ خضر ہے، پھر حضرت موسیٰ نے ان سے ملاقات کی سبیل کا سوال کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنا دیا اور ان سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو لوٹ جانا، بے شک تم ان سے ملاقات کر لو گے، پھر موسیٰ علیہ السلام چل پڑے اور جب تک اللہ نے چاہا چلتے رہے، پھر اپنے ساتھی سے کہا: ہمارا ناشتہ لاؤ، جب حضرت موسیٰ نے ساتھی سے ناشتہ کا سوال کیا تو انہوں نے کہا: میں مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا اور مجھے اس کا ذکر کرنے سے شیطان ہی نے

۶۱۱۸- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحَرُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أَبِي بَنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطَّفِيلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أَبِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى إِلَهُ إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِقَاتِهِ إِنَّا عَدَاءُ نَا فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْعَدَاءُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى لِقَاتِهِ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى أَثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَيْضًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنْ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ.

سابقہ حوالہ (۶۱۱۳)

بھلایا تھا۔ حضرت موسیٰ نے کہا: ہم اسی چیز کو چاہتے تھے، پھر وہ دونوں اپنے قدموں پر لوٹے، پھر ان دونوں نے خضر کو دیکھا، پھر ان کا واقعہ ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے البتہ یونس کی روایت میں ہے: وہ سمندر میں مچھلی کے نشان پر چل پڑے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے فضائل کا بیان
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے فضائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۴- کِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ
۱- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ
الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت ہم غار میں تھے میں نے اپنے سروں کی جانب مشرکین کے قدم دیکھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن میں تیسرا اللہ ہے۔

۶۱۱۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاُخْرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقِ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَ نَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنَنْكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا.

البخاری (۳۶۵۳-۳۹۲۲-۴۶۶۳) الترمذی (۳۰۹۶)

۶۱۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدُ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةُ الدُّنْيَا وَ بَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَ بَكَى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِأَبَائِنَا وَ أُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَى فِئِ مَالِهِ وَ صَحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقِصَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتیں لے لے یا اللہ کے پاس رہے اس بندے نے اللہ کے پاس رہنا اختیار کر لیا یہ سن کر حضرت ابو بکر روئے اور خوب روئے اور کہا: ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، حضرت ابوسعید نے کہا: جس شخص کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابو بکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال اور صحبت کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو

بکری. البخاری (۴۶۶-۳۹۰۴) الترمذی (۳۶۶۰)

خلیل بناتا، لیکن اسلام کی اخوت قائم ہے اور ابو بکر کی (مسجد کی طرف کھٹنے والی) کھڑکی کے علاوہ سب کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔

ابوسعید خدری نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے (دینی) بھائی اور صاحب ہیں اور اللہ عز وجل نے تمہارے صاحب کو خلیل بنایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو خلیل بناتا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو خلیل بناتا، لیکن تمہارے صاحب (یعنی حضور) اللہ کے خلیل ہیں۔

۶۱۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمَثَلِ حَدِيثِ مَالِكٍ. سابقہ حوالہ (۶۱۲۰)

۶۱۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي الْهَدْيَلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا. مسلم تحفة الاشراف (۹۴۹۹)

۶۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ. الترمذی (۳۶۵۵)

۶۱۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا. سابقہ حوالہ (۶۱۲۳)

۶۱۲۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدْيَلِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا

لَا تَخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ
اللَّهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۴۹۶)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! میں ہر خلیل کی خلت سے
بری ہوتا ہوں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا،
تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔

۶۱۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح
وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُثْلُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِ
(وَاللَّفْظُ لَهُمَا) قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلٍّ مِنْ خَلِيلِهِ وَلَوْ
كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنَّ
صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ. الترمذی (۳۶۵۵) ابن ماجہ (۹۳)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے انہیں لشکریات السلاسل میں سالار بنا کر
بھیجا، میں آپ کے پاس آیا اور کہا: آپ کو لوگوں میں سب
سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ! میں نے کہا:
مردوں میں؟ آپ نے فرمایا: ان کے والد میں نے کہا: پھر
کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عمر! پھر انہوں نے کئی نام لیے۔

۶۱۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاتَيْنَهُ
فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنْ
الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَقَدْ رَجَلًا.

البخاری (۳۶۶۲-۴۳۵۸) الترمذی (۳۸۸۵)

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنها سے سوال کیا گیا: اگر رسول اللہ ﷺ کسی کو خلیفہ بناتے تو
کس کو خلیفہ بناتے؟ حضرت عائشہ نے کہا: حضرت ابو بکر کو،
حضرت عائشہ سے پوچھا گیا: حضرت ابو بکر کے بعد حضور کس کو
خلیفہ بناتے؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر کو، کہا گیا کہ حضرت عمر
کے بعد حضور کس کو خلیفہ بناتے؟ حضرت عائشہ نے کہا:
حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو اس کے بعد حضرت عائشہ خاموش
ہو گئیں۔

۶۱۲۸ - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ
(وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا
ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ
قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۲۵۳)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا،
آپ نے فرمایا: پھر آنا، اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بتلائیں کہ
اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، حضرت جبیر بن مطعم نے
کہا: اس کی مراد موت تھی، آپ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو

۶۱۲۹ - حَدَّثَنِي عَبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ
إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِرَاءَ يَتَ إِنِّ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ
قَالَ أَبِي كَانَمَا تَعْنِي الْمَوْتُ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَاتِيْ أَبَا

پھر ابو بکر کے پاس آنا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے آپ سے کسی مسئلہ میں گفتگو کی آپ نے اس کو (پھر آنے کا) حکم دیا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا: اپنے باپ ابو بکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ان کے متعلق ایک مکتوب لکھ دوں، کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ اور (تمام) مسلمان ابو بکر کے سوا ہر ایک کی خلافت کا انکار کر دیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابو بکر نے کہا: میں، آپ نے فرمایا: تم میں سے آج کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابو بکر نے کہا: میں نے، آپ نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے مریض کی عیادت کی؟ حضرت ابو بکر نے کہا: میں نے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص میں یہ اوصاف جمع نہیں ہوں گے مگر وہ شخص جنتی ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص گائے پر بوجھ لاد کر ہانک رہا تھا، گائے نے اس کی طرف سرگردیکھا اور کہا: میں اس لیے پیدا نہیں کی گئی، البتہ مجھے کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے تعجب سے کہا: سبحان اللہ! اور خوف زدہ ہو کر کہا: کیا گائے نے کلام کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور ابو بکر اور عمر اس پر ایمان لاتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا، اس پر ایک بھیڑیے نے حملہ کیا اور ایک بکری اٹھا کر لے گیا، چرواہے نے

بکری۔ البخاری (۷۲۲۰-۷۲۲۹-۷۳۶۰) الترمذی (۳۶۷۶)

۶۱۳۰ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَادِ بْنِ مُوسَى. سابقہ حوالہ (۶۱۲۹)

۶۱۳۱ - حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ وَأَخَاكَ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۵۰۰)

۶۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ (وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا اجْتَمَعَنَ فِيَّ امْرَأَةٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. سابقہ حوالہ (۲۳۷۱)

۶۱۳۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرِيحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا التَّفَتَ إِلَيْهِ الْبَقْرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلِكُنْتُ إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَعْجَبًا وَفَزَعًا أَبَقْرَةً تَكَلِّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَوْمَنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَا رَاجِعٌ

اس کو ڈھونڈا اور اس سے بکری کو چھڑالیا، بھیڑیے نے مڑ کر کہا: درندوں کے دن جب میرے سوا اور کوئی چرواہا نہیں ہوگا اس دن اس کو کون چھڑائے گا؟ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، ابو بکر اور عمر اس پر ایمان لاتے ہیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں بکری اور بھیڑیے کا ذکر ہے اور گائے کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی یہ روایت بھی حسب سابق ہے اور اس میں ہے: آپ نے فرمایا: کہ میں اور ابو بکر اور عمر اس پر ایمان لاتے ہیں حالانکہ وہ دونوں اس جگہ موجود نہیں تھے۔

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے نبی ﷺ کی روایت ذکر کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور میت اٹھائے جانے سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی تھے، انہوں نے

فِي غَنِيمَةٍ عَدَا عَلَيْهِ الذُّبُّ فَآخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَمَتَ إِلَيْهِ الذُّبُّ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَوْ مِنْ يَذْلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. مسلم، تحفة الأشراف (۱۳۵۰)

۶۱۳۴- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذُّبِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ. البخاری (۳۶۹۰)

۶۱۳۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَإِنِّي أَوْ مِنْ يَه أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا تَمَّ. البخاری (۳۴۷۱)

۶۱۳۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ البخاری (۲۳۲۴-۳۴۷۱ م) الترمذی (۳۶۷۷ م)

۲- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۱۳۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَرَ وَالْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ) قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَفَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيَسْتَوُونَ وَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَافِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُغْنِي إِلَّا

حضرت عمر کے لیے دعا رحمت کی اور کہا: (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو، بخدا! مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کر دے گا، کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ”میں ابو بکر اور عمر آئے“ ”میں ابو بکر اور عمر داخل ہوئے“ ”میں ابو بکر اور عمر نکلے“ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلَيَّ فَتَرَحَّمْ عَلَيَّ عُمَرُو قَالَ مَا خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَأَيُّمُ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَا ظَنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ إِنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو خَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو فَإِنْ كُنْتُ لَا رَجُوًّا وَلَا ظَنًّا أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا.

البخاری (۳۶۷۷-۳۶۸۵) ابن ماجہ (۹۸)

۶۱۳۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۱۳۷)

۶۱۳۹ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (وَاللَّفْظُ لَهُمْ) قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ قَالُوا مَاذَا أَوَلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

الَّذِينَ. البخاری (۲۳-۳۶۹۱-۷۰۰۸-۷۰۰۹) الترمذی (۲۲۸۵)

(۲۲۸۶) الترمذی (۵۰۲۶)

۶۱۴۰ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذَا رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيْتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَا أَرَى الرَّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَصَلَّيْتُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ. البخاری (۸۲-۳۶۸۱-۷۰۰۶-۷۰۰۷)

(۲۲۸۴) الترمذی (۷۰۲۷-۷۰۳۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ پیش کیے جا رہے ہیں درآں حالیکہ انہوں نے قمیص پہنی ہوئی ہیں، بعضوں کی قمیص پستانوں تک تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے کم، حضرت عمر بن الخطاب کا گزر ہوا، ان کی قمیص گھسٹ رہی تھی، میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: دین۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے پی لیا، حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ اس سے سیری میرے ناخنوں سے جاری ہونے لگی، پھر میں نے اپنا پس خوردہ عمر بن الخطاب کو دیا، صحابہ نے کہا: آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: علم۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۱۴۱ - وَحَدَّثَنَا هُثَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ بِحَوْ حَدِيثِهِ. سابقہ حوالہ (۶۱۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت میں سویا ہوا تھا میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں کے پاس دیکھا جس پر ڈول رکھا ہوا تھا میں نے جتنا چاہا اس سے پانی نکالا پھر ابن ابی قحافہ نے اس سے ایک یا دو ڈول نکالے اللہ اس کی مغفرت کرے اس کے پانی نکالنے میں کچھ ضعف تھا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا اور پھر عمر بن الخطاب نے اس سے پانی نکالا اور میں نے لوگوں میں عمر جیسا عبقری (غیر معمولی صلاحیت والا) کوئی نہیں دیکھا جو عمر بن الخطاب کی طرح پانی کھینچتا ہو حتیٰ کہ لوگوں نے اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھا دیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۶۱۴۲ - حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَارُكُمْ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَزَعَهَا بِهَا دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَظْمٍ.

بخاری (۳۶۶۴)

۶۱۴۳ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو التَّائِدُ وَالْحُلَوَانِيُّ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ. البخاری (۷۰۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ابن ابی قحافہ کو ڈول کھینچتے دیکھا۔ پھر حسب سابق ہے۔

۶۱۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الزَّهْرِيِّ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۶۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت میں سویا ہوا تھا مجھے یہ دکھایا گیا کہ میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے آرام پہنچانے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا انہوں نے دو ڈول پانی نکالا اللہ ان کی مغفرت کرے ان کے پانی نکالنے میں کچھ ضعف تھا پھر

۶۱۴۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمِيْنُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَارُكُمْ رَأَيْتُنِي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَشْقَى النَّاسِ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرْوِحَنِي فَتَزَعْتُ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ

ابن الخطاب آئے، انہوں نے ان سے ڈول لے لیا، میں نے کسی شخص کو ان سے زیادہ قوت کے ساتھ ڈول کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ لوگ چلے گئے اور حوض بھر پور بہ رہا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں یہ دکھایا گیا کہ گویا کہ میں صبح کے وقت ایک کنویں سے ڈول کے ذریعہ پانی نکال رہا ہوں، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ان کے پانی نکالنے میں کچھ ضعف تھا، پھر عمر آئے اور انہوں نے ڈول کے ذریعہ پانی نکالا، میں نے عمر جیسا عبقری کسی شخص کو نہیں دیکھا، انہوں نے متحیر کر دیا، حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھا دیا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بن الخطاب کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا خواب بیان کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں ایک گھریا محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا: یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے، میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا، پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آئی، حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی۔

وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَنْزِعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلَانٌ يَتَفَجَّرُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۴۷۹)

۶۱۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَالِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَرَيْتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوٍ بَكْرَةً عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقْبَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرْ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَهُ حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ. البخاری (۳۶۸۲)

۶۱۴۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَنْحَوِ حَدِيثَهُمْ.

البخاری (۳۶۳۳-۷۰۲۰) الترمذی (۲۲۸۹)

۶۱۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُكَدِّرِ سَمِعًا جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُكَدِّرِ وَعَمْرِو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ أَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۵۳۷)

۶۱۴۹ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرًا ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُكَدِّرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ

زُهَيْر. مسلم، تحفة الاشراف (۲۵۳۷-۳۰۳۶)

۶۱۵۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أَمْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصِيرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدِيرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَى أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَعَارُ.

البخاری (۵۲۲۷)

۶۱۵۱- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۱۸۲)

۶۱۵۲- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ عَالِيَةً أَصَوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَتَذَرْنَ الْحِجَابَ فَإِذَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اضْحَكِ اللَّهُ يَسْتَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّائِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهَيَّئَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيْ عُدَوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَيَّئُنِي وَلَا تَهَيَّئُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَقْظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس وقت میں سویا ہوا تھا میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، میں نے دیکھا ایک محل میں ایک جانب ایک عورت وضو کر رہی ہے، میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا: یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے، پھر مجھے عمر کی غیرت یاد آئی اور میں پیٹھ موڑ کر چل دیا، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: پھر حضرت عمر رونے لگے، اس وقت ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! آپ پر میرا باپ قربان ہو کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قریش کی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے کسی مسئلہ میں گفتگو کر تھیں درآں حالیکہ ان کی آواز اونچی ہو رہی تھی، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کی اجازت طلب کی، جب حضرت عمر نے اجازت طلب کی تو وہ سب خواتین اٹھ کر جلدی سے حجاب میں چلی گئیں، آپ نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا ہوا رکھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جو خواتین بیٹھی ہوئی تھیں مجھے ان پر تعجب ہوا، جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو دوڑ کر حجاب میں چلی گئیں، حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ آپ سے دریں۔ حضرت عمر نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! تم رسول اللہ ﷺ کی

بہ نسبت زیادہ سخت اور درشت ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، شیطان جب بھی راستہ میں تم سے ملتا ہے تو اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ خواتین بیٹھی ہوئی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور ان کی آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند تھی، جب حضرت عمر نے اجازت لی تو وہ خواتین جلدی سے حجاب میں چلی گئیں، اس کے بعد زہری کی روایت کی مثل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: تم سے پہلے پچھلی امتوں میں محدث تھے، اگر اس امت میں کوئی محدث ہوگا تو وہ عمر بن الخطاب ہیں، ابن وہب نے کہا: محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو مزید سندیں بیان کیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا: میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی، مقام ابراہیم میں، حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی تعداد زیادہ ہے)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور سے یہ سوال کیا کہ وہ ان کو اپنی قمیص عطا فرمائیں جس میں ان کے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْفِكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

بخاری (۳۲۹۴-۳۶۸۳-۶۰۸۵)

۶۱۵۳ - حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ. مسلم تحفة الاشراف (۱۲۷۰۹)

۶۱۵۴ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدِّثُونَ مُلْهِمُونَ.

الترمذی (۳۶۹۳)

۶۱۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۶۱۵۴)

۶۱۵۶ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعِمِّي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أَسَارَى بَدْرٍ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۰۵۶۷)

۶۱۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكْفَنَ فِيهِ أَبَاهُ

فَاعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا خَيْرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَارِبَةً عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ. البخاری (۴۶۷۰)

باپ کو کفن دیا جائے رسول اللہ ﷺ نے ان کو قمیص عطا کر دی پھر آپ سے یہ سوال کیا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں رسول اللہ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے حضرت عمر نے آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑ لیا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس پر نماز پڑھنے سے آپ کو منع کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے: ”آپ ان کے لیے استغفار کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا خواہ آپ ان کے لیے ستر بار استغفار کریں“ اور میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا“ حضرت عمر نے کہا: وہ منافق ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ”ان (منافقین) میں سے جو بھی مر جائے آپ اس کی کبھی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔“

ابو اسامہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں ہے کہ پھر آپ نے ان پر نملز پڑھنی چھوڑ دی۔

۶۱۵۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَهُذَا الْأَسْنَدِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. البخاری (۱۲۶۹-۵۷۹۶-۶۹۵۹) الترمذی (۳۰۹۸) النسائی (۱۸۹۹) ابن ماجہ (۱۵۲۳)

۳- بَابُ مَنْ فَضَّلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۱۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَفَتِيَّةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخْذَيْهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَاذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے درآں حالیکہ آپ کی دونوں رانیں یا دونوں پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں حضرت ابو بکر نے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی درآں حالیکہ آپ اسی طرح لیٹے رہے پھر آپ باتیں کرتے رہے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی درآں حالیکہ آپ اسی طرح لیٹے رہے اور باتیں کرتے رہے پھر حضرت عثمان نے اجازت طلب کی تو رسول

اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے (راوی کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے) حضرت عثمان آ کر باتیں کرتے رہے جب وہ سب چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا: حضرت ابو بکر آئے تو آپ نے ان کا کچھ خیال نہیں کیا اور نہ ان کی کوئی پرواہ کی، حضرت عمر آئے تو آپ نے ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی اور جب حضرت عثمان آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑے درست کر لیے؟ آپ نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے آپ نے حضرت ابو بکر کو اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی، حضرت ابو بکر اپنی ضرورت پوری کر کے چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی، آپ نے ان کو اسی حالت میں اجازت دی، وہ بھی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے، حضرت عثمان نے کہا: پھر میں نے آپ سے اجازت طلب کی تو آپ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا: اپنے کپڑے درست کر لو پھر میں اپنی حاجت پوری کر کے چلا گیا، حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے لیے اس قدر نہیں گھبرائے جس قدر حضرت عثمان سے گھبرا گئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان ایک حیا دار مرد ہیں اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے اسی حال میں ان کو اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کریں گے۔

حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَوَىٰ ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَيْتُ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلِكَةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۱۳۸)

۶۱۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْعَاصِ بْنَ سَعِيدٍ أَنَّ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَا يَسُرُّ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ أَجْمَعِي عَلَيْكَ ثِيَابَكَ فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي لَمْ أَرَكَ فِرْعَتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فِرْعَتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَذْنُتَ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يُلْغِ الْإِنْفِ حَاجَتِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۸۰۳)

۶۱۶۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ الْعَاصِ بْنَ سَعِيدٍ أَنَّ

الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَ عَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
الصَّدِيقِ اسْتَاذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ
حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. مسلم تحفة الاشراف (۹۸۰۳)

۶۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنِي حَدَّثَنَا ابْنُ
إِسَى عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
حَائِطٍ مِّنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَكِيٌ يَرْكُزُ بَعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ
الْمَاءِ وَالطَّيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ
اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ
فَذَهَبَتْ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ
اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْتَحْ وَ
بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبَتْ فَإِذَا هُوَ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحَتْ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ
الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبِّرْنَا أَوْ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

بخاری (۳۶۹۳-۳۶۹۵-۶۲۱۶-۷۲۶۲) الترمذی (۳۷۱۰)

۶۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيٍّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ
بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ. سابقہ حوالہ (۶۱۶۲)

۶۱۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الِیْمَامِيُّ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (وَهُوَ ابْنُ يَلَالٍ) عَنْ
شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو
مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَا لَرَمَنَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا كُنُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ
الْمَسْجِدَ فَسَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَهَ هَهُنَا
قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى آثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَنُو أَرَيْسَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
ایک دن رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا
کر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک لکڑی سے کیچڑ کھرج رہے تھے
ایک شخص نے دروازہ کھلویا، آپ نے فرمایا: دروازہ کھول کر
اس کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا:
آنے والے حضرت ابو بکر تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو
جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلویا،
آپ نے فرمایا: دروازہ کھول کر اس کو جنت کی بشارت دے دو،
حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر
تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی،
پھر ایک شخص نے دروازہ کھلویا، نبی ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا:
دروازہ کھول دو اور اس کو مصیبتوں کے ساتھ جنت کی بشارت
دے دو، میں نے جا کر دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت
دی اور جو کچھ حضور نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان نے
کہا: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا اللہ ہی سے مدد طلب کی گئی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ باغ میں گئے اور مجھے دروازے کی حفاظت
کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر باہر آئے اور کہا: میں ضرور
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہوں گا اور آج سارا دن آپ کے
ساتھ گزاروں گا۔ وہ مسجد میں گئے اور نبی ﷺ کے متعلق سوال
کیا، حاضرین نے بتایا کہ آپ فلاں جانب گئے ہیں، حضرت
ابو موسیٰ نے کہا: میں آپ کے پیچھے پوچھتے پوچھتے گیا، حتیٰ کہ
حضور اریس کنویں میں داخل ہو گئے، میں دروازے کے پاس

بیٹھ گیا، اس کا دروازہ لکڑی کا تھا، رسول اللہ ﷺ نے قضاء حاجت کے بعد وضو کیا، میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ اریس کنویں کے وسط میں ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے، میں نے آپ کو سلام کیا اور پھر جا کر دروازے کے پاس بیٹھ گیا، میں نے دل میں کہا: آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا، پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر، میں نے کہا: بٹھرو، پھر میں گیا اور میں نے کہا: یہ ابوبکر ہیں اور آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو، پھر میں آیا اور میں نے حضرت ابوبکر سے کہا: جائیں آپ کو رسول اللہ ﷺ جنت کی بشارت دے رہے ہیں، حضرت ابوبکر آئے اور کنویں کی منڈیر پر رسول اللہ ﷺ کی داہنی جانب ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے جس طرح رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا، میں پھر واپس جا کر دروازے پر بیٹھ گیا، میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، میں نے دل میں سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں کے ساتھ (میری مراد میرا بھائی تھا) خیر کا ارادہ کیا تو اس کو بھی بھیج دے گا، اچانک کوئی شخص دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا، میں نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: عمر بن الخطاب! میں نے کہا: بٹھریے، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور کہا: اب حضرت عمر اجازت طلب کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت دے دو، پھر میں حضرت عمر کے پاس گیا اور کہا: اب آپ جائیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، پھر حضرت عمر گئے اور کنویں کی منڈیر پر رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکالیں، پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور میں نے دل میں کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں کے ساتھ (میری مراد میرا بھائی تھا) خیر کا ارادہ کیا تو اس کو بھیج دے گا، پھر ایک شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا: کون ہے؟ اس نے

قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا قَدْ جَلَسَ عَلَى بَنَرِ أَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قَفْهَهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَنَرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَا كُوْنَنَّ بَوَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رَسِيكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِابْنِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ فِي الْقَفِّ وَدَلَّ رِجْلَيْهِ فِي الْبَنَرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَحْيَى يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رَسِيكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ ائْذَنْ وَبَشِّرْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبَنَرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رَسِيكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُشِيرُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مِلَى فَجَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ.

کہا: عثمان بن عفان، میں نے کہا: ٹھہریے، میں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر خبر دی، آپ نے فرمایا: اس کو اجازت دو اور جو مصائب اس کو لاحق ہوں گے ان کے ساتھ اس کو جنت کی بشارت دو، میں نے کہا: جانیے رسول اللہ ﷺ آپ کو ان مصائب کے ساتھ جنت کی بشارت دے رہے ہیں جو آپ کو لاحق ہوں گے وہ آئے، انہوں نے دیکھا کہ منذر بھر چکی ہے، وہ ان کے سامنے کی جانب بیٹھ گئے، سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ اس حدیث سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا قصد کر کے گھر سے نکلا، میں نے دیکھا کہ آپ باغات کی طرف تشریف لے گئے ہیں، میں آپ کے پیچھے گیا، میں نے دیکھا کہ آپ باغ میں کنویں کی منذر پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ نے اپنی پنڈلیاں کھولی ہوئی ہیں اور ان کو کنویں میں لٹکایا ہوا ہے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اس میں سعید کا یہ قول نہیں ہے کہ میں نے اس سے ان کی قبور کی تعبیر لی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کسی کام سے مدینہ کے ایک باغ میں گئے، میں بھی آپ کے پیچھے گیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ اس حدیث سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ حضرت ابو بکر اور عمر کی قبریں حضور کے ساتھ ہوں گے اور حضرت عثمان کی قبر الگ ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۶۱۶۵ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ هَهُنَا وَأَشَارَ لِي سُلَيْمَانُ إِلَى مَجْلِسِ سَعِيدٍ نَاحِيَةِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ أَبُو مُوسَى خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَبَعَثَهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقِفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

سابقہ حوالہ (۶۱۶۴)

۶۱۶۶ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَابُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَانِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي أَثَرِهِ وَافْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَانْفَرَدَ

عُثْمَانُ. سابقہ حوالہ (۶۱۶۵)

۴- باب من فضائل علي بن أبي طالب

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔ سنو! بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ میں حضرت سعد سے یہ حدیث بالمشافہ سن لوں۔ میری حضرت سعد سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو عامر بن سعد کی یہ روایت سنائی، انہوں نے کہا: میں نے اس حدیث کو خود سنا ہے، میں نے کہا: آپ نے خود سنا ہے؟ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا: اگر میں نے خود نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں حضرت علی کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے! البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد کو امیر بنایا تو ان سے دریافت کیا کہ تمہیں ابوتراب کو برا کہنے سے کیا چیز مانع ہے؟ حضرت سعد نے کہا: مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمائی تھیں، اس لیے میں ان کو کبھی برا نہیں کہہ سکتا، اگر ان تین باتوں سے ایک بات بھی میرے لیے فرمائی ہوتی تو

۶۱۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبِيدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يُونُسَ الْمَاجِشُونِ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ) حَدَّثَنَا يُونُسُ أَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدِّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشَافِهِ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ أَصْبَعِي عَلَى أُذُنِي فَقَالَ نَعَمْ وَالْآ فَاسْتَكْنَا. الترمذی (۳۷۳۱)

۶۱۶۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. البخاری (۴۴۱۶)

۶۱۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۶۱۶۸)

۶۱۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ (وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ) قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ بُكَيْرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْتَبَ أَبَا التَّرَابِ فَقَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَنْ أَسْبَهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِلَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

لَهُ خَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا
تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا
نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا
يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا
فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأَتَنِي بِهِ أَرَمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ
الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَقُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَ
فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

الترمذی (۳۷۲۴)

وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی کو چھوڑ دیا اور حضرت علی نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی سے یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے کہ موسیٰ کے لیے ہارون تھے البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ سے یہ سنا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے، حضرت سعد نے کہا: پھر ہم سب اس کے انتظار میں تھے، آپ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی کو لایا گیا درآں حالیکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کو جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان پر خیبر فتح کر دیا اور جب آیت نازل ہوئی: (ترجمہ:) ”آپ کہیے: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ“ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔

۶۱۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

البخاری (۳۷۰۶) ابن ماجہ (۱۱۵)

۶۱۷۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرَتْ لَهَا رَجَاءٌ أَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا عَلِيٌّ بَنَ ابْنِ طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ أَمْشِ وَلَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا، حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: اس دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، پھر میں اس دن آپ کے سامنے اس امید سے آیا کہ آپ مجھے اس کے لیے بلائیں، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے

تَلْتَفِتُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ لَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلُهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۷۴)

۶۱۷۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (بَعْنَى ابْنِ أَبِي حَارِثٍ) عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ هَذَا) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (بَعْنَى ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ أَبِي حَارِثٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لَا تُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيُنَ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَرِكُنِي عَيْنِيهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنِيهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلَيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَ اللَّهُ لَا يَهْدِي اللَّهُ يَكُ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

البخاری (۲۹۴۲-۳۷۰۱-۳۰۰۹-۴۲۱۰)

حضرت ابن ابی طالب کو بلایا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور فرمایا: جاؤ اور ادھر ادھر التفات نہ کرنا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تم کو فتح عطا فرمائے، حضرت علیؑ کچھ دور گئے، پھر ٹھہر گئے اور ادھر ادھر التفات نہیں کیا، پھر انہوں نے زور سے آواز دی: یا رسول اللہ! میں لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کروں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت نہ دیں اور جب وہ یہ گواہی دے دیں تو پھر انہوں نے تم سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا الا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح کرے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول کو اس سے محبت ہوگی، حضرت سہلؓ نے کہا: پھر صحابہ نے اس حال میں رات گزاری کہ دیکھے حضور کس کو جھنڈا عطا فرماتے ہیں، جب صبح کو صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو ہر شخص کو یہ توقع تھی کہ حضور اس کو جھنڈا عطا کریں گے، آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، آپ نے فرمایا: ان کو بلاؤ، حضرت علیؓ کو بلایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا کی، ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا کبھی دکھی ہی نہ تھیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت علیؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں، آپ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہو، جب تم ان کے میدان میں اتر جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو یہ بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا! اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۶۱۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ (بَعْنَى ابْنِ

غزوہ خیبر میں حضرت علی نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے، ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی، پھر انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا، پھر حضرت علی نکلے اور نبی ﷺ سے جا ملے، جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے خیبر کی فتح عطا فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا فرمایا: کل جھنڈا وہ شخص لے گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو گا اور اللہ اور اس کے رسول کو اس سے محبت ہو گی، پھر اچانک ہم نے حضرت علی کو دیکھا اور ہمیں اس کی توقع نہیں تھی، صحابہ نے کہا: یہ حضرت علی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا کر دیا اور اللہ نے ان کو فتح دے دی۔

٦١٧٥ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُليَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنُ لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعْتُ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتُ مَعَهُ وَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدَّثَنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرْتُ سِنِيَّ وَقَدِمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعْمَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتَكُمْ فَأَقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوا فِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى حُمَّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعِظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبُ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا الْكِتَابَ اللَّهُ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَتَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ

ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کو یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کو یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کو یاد دلاتا ہوں، حصین نے کہا: اے زید! آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج اہل بیت سے نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: آپ کی ازواج بھی اہل بیت سے ہیں، لیکن آپ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام کر دیا گیا، کہا: وہ کون ہیں؟ کہا: وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں، کہا: ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ کہا: ہاں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی مثل مروی ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، جریری کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ کی کتاب جس میں ہدایت اور نور ہے، جس نے اس کتاب کو تھام لیا اور اس کے ساتھ تمسک کیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔

زید بن حیان کہتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر گئے، ہم نے ان سے کہا: آپ نے بہت اچھا زمانہ دیکھا ہے، آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس میں یہ ہے: سنو! میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک اللہ عزوجل کی کتاب ہے، جو اللہ کی رسی ہے، جو اس کی اتباع کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو ترک کر دے گا وہ گمراہی پر ہوگا اور اس روایت میں یہ بھی ہے: ہم نے کہا: آپ کے اہل بیت آپ کی ازواج ہیں؟ کہا: نہیں اللہ کی قسم! ایک عورت مرد کے

حَرَّمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمُ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حَرَّمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۸۸)

۶۱۷۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ (يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْحُوهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

۶۱۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالتَّوْرُ مَنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَآخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَاهُ ضَلَّ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۸۸)

۶۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ (يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ) عَنْ سَعِيدِ (وَهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْحُو حَدِيثَ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَآيَمُ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يَطْلُقُهَا فترجع إلى أبيها وقومها أهل بيته أصله

وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِّمُوا الصَّدَقَةُ بَعْدَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۸۸)

ساتھ ایک زمانہ تک رہتی ہے، پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنی قوم کی طرف واپس ہو جاتی ہے۔ اہل بیت سے مراد آپ کے والد گرامی اور آپ کے عصبات ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا، اس نے حضرت سہل بن سعد کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت علی کو برا کہے، حضرت سہل نے انکار کیا، اس نے کہا: اگر تم انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ ابو تراب پر لعنت کرے، حضرت سہل نے کہا: حضرت علی کے نزدیک ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا، جب ان کو ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے، راوی نے ان سے کہا: ہمیں ان کا وہ قصہ بتاؤ کہ ان کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ کے گھر آئے تو حضرت علی گھر میں نہیں تھے، فرمایا: تمہارا عم زاد کہاں ہے؟ کہا: میرے اور ان کے درمیان کوئی شکر رنجی ہو گئی جس سے غضب ناک ہو کر وہ گھر سے چلے گئے اور میرے پاس قیلوہ نہیں کیا، رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص سے کہا: جاؤ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر کہا: وہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں، رسول اللہ ﷺ حضرت علی کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک جانب سے ان کی چادر ڈھلکی ہوئی تھی اور ان پر مٹی لگی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے وہ مٹی جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے ابو تراب اٹھو! ابو تراب! اٹھو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی، آپ نے فرمایا: کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی صالح شخص آج میری حفاظت کرتا، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ

۶۱۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتَعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِّنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِذَا بَيَّتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ ابْنِ عَمِّكَ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَعَاظِبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ ابْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُصْطَجِعٌ قَدْ سَعَطَ رِءَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ.

البخاری (۴۴۱-۳۷۰۳-۶۲۸۰)

۵- بَابُ فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۱۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بَنِي رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْسَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي

نے فرمایا: یہ کون ہے؟ حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کی حفاظت کے لیے آیا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَةً. البخاری (۲۸۸۵-۷۲۳۱) الترمذی (۳۷۵۶)

ف: یہ واقعہ ”واللہ یعصمک من الناس“ نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ آنے کے بعد ایک رات رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے، آپ نے فرمایا: کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک شخص آج رات میری حفاظت کرتا، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ابھی ہم اسی حال میں تھے کہ ہم نے ہتھیاروں کی آہٹ سنی، آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: سعد بن ابی وقاص، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا: میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اندیشہ ہوا تو میں آپ کی حفاظت کے لیے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعادی پھر سو گئے، ابنِ رحم کی روایت میں ہے: ہم نے کہا: یہ کون ہے؟

۶۱۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْثٌ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِنِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمَحٍ فَقُلْنَا مَنْ هَذَا. سابقہ حوالہ (۶۱۸۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے، اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۶۱۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

سابقہ حوالہ (۶۱۸۰)

حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک (یعنی سعد بن ابی وقاص) کے سوا رسول اللہ ﷺ نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں فرمایا، آپ جنگِ احد کے دن ان سے فرما رہے تھے: ”تم پر میرے باپ فدا ہوں تیر مارؤ“۔

۶۱۸۳ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مَرْجَمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْوِيَهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ أَرِمَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. البخاری (۲۹۰۵-۴۰۵۸-۴۰۵۹)

(۶۱۸۴) الترمذی (۳۷۵۴) ابن ماجہ (۱۲۹)

امام مسلم نے اس حدیث کی چار اور سندیں بیان کیں۔

۶۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ

الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَشْرِ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۶۱۸۳)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد کے دن میرے لیے اپنے
ماں باپ کو جمع کیا۔

۶۱۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ يَحْيَى (وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ) عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

البخاری (۳۷۲۵- ۴۰۵۵- ۴۰۵۶- ۴۰۵۷) الترمذی

(۲۸۳۰-۳۷۵۳) ابن ماجہ (۱۳۰)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۶۱۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمُحٍ عَنِ اللَّيْثِ
بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
كَلاَهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۶۱۸۵)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے اپنے
ماں باپ کو جمع کیا، مشرکوں میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کو
جلاؤں لگاتھا، نبی ﷺ نے سعد سے کہا: تم پر میرے ماں باپ فدا
ہوں تیر مارو۔ حضرت سعد کہتے ہیں: میں نے بغیر پر کا تیر لے
کر اس کے پہلو پر مارا جس سے وہ گر پڑا، اس کی شرمگاہ کھل
گئی، رسول اللہ ﷺ (اس کے گرنے سے) ہنسے حتیٰ کہ میں
نے آپ کی ڈاڑھیں دیکھیں۔

۶۱۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ (يَعْنِي ابْنَ
إِسْمَاعِيلَ) عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ
أَرُمُ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي قَالَ فَتَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ
نَضْلٌ فَاصْبَتْ جَنْبَهُ فَسَقَطَ فَأَنْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِذِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۸۷۳)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے
متعلق قرآن مجید کی کئی آیات نازل ہوئیں، ان کی والدہ نے
قسم کھائی کہ وہ اس وقت تک ان سے بات نہیں کریں گی اور
کھانا پینا بھی ترک کر دیں گے جب تک کہ وہ دین اسلام کو
ترک نہ کر دیں، ان کی والدہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں
والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے، میں تمہاری ماں
ہو اور میں تمہیں حکم دیتی ہوں، وہ تین دن تک اسی حال میں
رہیں، کھانا نہ پیا اور بے ہوش ہو گئیں، ان کے ایک بیٹے نے

۶۱۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ
بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ
آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفْتُ أُمُّ سَعْدٍ بَأَنِّ لَا تُكَلِّمُهُ أَبَدًا
حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلُ وَلَا تَشْرَبُ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّ
اللَّهَ وَصَاكَ بِوَالِدَيْكَ وَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا أُمُّكَ بِهَذَا قَالَ
مَكَثْتُ ثَلَاثًا حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنُ لَهَا
يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةُ وَصَيَّنَا الْإِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ وَفِيهَا
وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذَتْهُ فَاتَتْ بِهِ
الرَّسُولَ ﷺ فَقُلْتُ نَقِلْنِي هَذَا السَّيْفَ فَإِنَّا مَنْ قَدْ
عَلِمَتْ حَالَهُ فَقَالَ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذَتْهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى
إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ فِي الْقَبْضِ لَأَمْتِنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ
فَقُلْتُ أَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَلْتِي صَوْتَهُ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذَتْهُ
قَالَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يُسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ قَالَ وَ
مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي
أَقْسِمُ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالْتَصِفْ قَالَ فَأَبَى
قُلْتُ فَالْتَلْتُ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ جَائِزًا قَالَ
وَأَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالِ
نُطْعِمُكَ وَنَسْقِيكَ خَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ
الْخَمْرُ قَالَ فَاتَيْتُهُمْ فِي حَيْشٍ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ
جَزْوَ رَمْسَوِي عِنْدَهُمْ وَزَقٌّ مِنْ خَمِيرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ
مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ
الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيِي
الرَّاسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بَانْفِي فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَأَخْبَرْتُهُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِيَّ يَعْزِي نَفْسَهُ شَانَ الْخَمْرِ
إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجُسٌ مِنْ
عَمَلِ الشَّيْطَانِ. سابقه حوالہ (۴۵۳۱)

جس کا نام عمارہ تھا ان کو پانی پلایا وہ حضرت سعد کو بددعا دینے لگیں تب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) ”ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے اگر وہ اس بات کی کوشش کریں کہ تم میرے ساتھ شریک کرو جس کا تم کو علم نہیں ہے تو تم ان کی اطاعت مت کرو اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی کرو“ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بہت سا مال غنیمت آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی میں وہ تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے عطا فرمائیں کیونکہ میں وہ ہوں جس کا حال آپ کو معلوم ہے آپ نے فرمایا: اس تلوار کو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دو میں اس کو گودام میں ڈالنے کے لیے گیا میرے نفس نے ملامت کی اور میں پھر آپ کے پاس واپس آ گیا میں نے کہا: مجھے یہ تلوار عطا فرمائیے آپ نے زیادہ سختی کے ساتھ فرمایا: اس کو جہاں سے لیا ہے وہیں واپس رکھ دو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ“۔ ”لوگ آپ سے غنیمتوں کے متعلق سوال کرتے ہیں“ حضرت سعد نے کہا: میں بیمار ہو گیا میں نے نبی ﷺ کے پاس پیغام بھیجا آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے کہا: مجھے اپنی مرضی کے مطابق مال تقسیم کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے انکار کیا میں نے کہا: اچھا نصف مال تقسیم کرنے دیں آپ نے انکار کیا میں نے کہا: اچھا تہائی مال تقسیم کرنے دیں آپ خاموش رہے پھر بعد میں تہائی مال کی تقسیم جائز ہو گئی میں انصار اور مہاجرین کی ایک جماعت کے پاس گیا انہوں نے کہا: آؤ ہم تمہیں کھانا کھلائیں اور شراب پلائیں یہ شراب حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے میں ان کے ساتھ ایک باغ میں گیا وہاں ان کے پاس اونٹ کا ایک بھنا ہوا سر تھا اور شراب کا ایک مٹکا تھا میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا اور شراب پی پھر وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر چھڑ گیا میں نے کہا: مہاجرین انصار سے بہتر ہیں ایک شخص نے سر کی ایک ہڈی لے کر مجھے ماری میری ناک زخمی ہو گئی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر

اس کی شکایت کی، تب اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے شراب کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ:) ”شراب، جواء، بت، فال کے تیر، محض ناپاک ہیں، شیطان کے کام ہیں۔“

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے متعلق چار آیات نازل ہوئیں: اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، شعبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ لوگ جب میری ماں کو کھانا کھانا چاہتے تو لکڑی سے اس کا منہ کھول کر اس میں کھانا ڈالتے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت سعد کی ناک پر لکڑی ماری جس سے ان کی ناک پھٹ گئی اور ہمیشہ پھٹی رہی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی (ترجمہ:) ”اور ان (مساکین مومنین) کو دور نہ کریں جو صبح، شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور صرف اس کی رضا چاہتے ہیں۔“ یہ آیت چھ مسکینوں کے متعلق نازل ہوئی، میں اور ابن مسعود بھی ان میں تھے، مشرکین آپ سے کہتے تھے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ شخص نبی ﷺ کے ساتھ تھے، مشرکین نے نبی ﷺ سے کہا: ”ان لوگوں کو بھگا دیجئے، یہ ہمارے سامنے آنے کی ہمت نہ کریں“ حضرت سعد نے کہا: میں، حضرت ابن مسعود، ہذیل کا ایک شخص، حضرت بلال اور دو اور شخص جن کے نام میں نے نہیں لیے، رسول اللہ ﷺ کے دل میں جو آیا سو آیا، آپ نے اپنے دل میں کچھ سوچا، تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ”اور ان (مساکین مومنین) کو دور نہ کیجئے جو صبح، شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور صرف اس کی رضا چاہتے ہیں۔“

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جن ایام

۶۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَطْعَمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصَا ثُمَّ أَوْجَرُوا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضْرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا.

سابقہ حوالہ (۶۱۸۸)

۶۱۹۰ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ فِي وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَتْ لَزَلْتُ فِي سِتَّةِ آيَاتٍ وَأَبْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تَدْنِي هَؤُلَاءِ. ابن ماجہ (۴۱۲۸)

۶۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ اسْرَائِيلَ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَأَبْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هَذِلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ. سابقہ حوالہ (۶۱۹۰)

۶- بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ طَلْحَةَ وَزُبَيْرٍ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۶۱۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ

میں رسول اللہ ﷺ جہاد کر رہے تھے تو بعض اوقات آپ کے ساتھ طلحہ اور حضرت سعد کے سوا کوئی نہیں ہوتا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی تو حضرت زبیر نے کہا: میں حاضر ہوں، آپ نے پھر ترغیب دی تو حضرت زبیر نے کہا: میں حاضر ہوں، آپ نے پھر ترغیب دی تو حضرت زبیر نے کہا: میں حاضر ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حواری (خصوصی مددگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

حضرت جابر نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ عورتوں کے ساتھ حضرت حسان کے قلعہ میں تھے، کبھی وہ میرے لیے جھک جاتے تو میں دیکھ لیتا اور کبھی میں ان کے لیے جھک جاتا تو وہ دیکھ لیتے، جب میرے والد تھکیا باندھے ہوئے گھوڑے پر سوار بنو قریظہ کی طرف نکلے تو میں نے ان کو پہچان لیا، میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد سے کیا تو انہوں نے کہا: اے بیٹے! تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اس دن رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا تھا اور کہا تھا: تم پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ (وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ) قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ النَّبِيُّ قَاتِلَ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا الْبَخَارِيُّ (۳۷۲۲-۳۷۲۳-۴۰۶۰-۴۰۶۱)

۶۱۹۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ.

الْبَخَارِيُّ (۲۸۴۷-۲۹۹۷-۷۲۶۱)

۶۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

الْبَخَارِيُّ (۲۸۴۶-۴۱۱۳) التِّرْمِذِيُّ (۳۷۴۵) ابْنُ مَاجَةَ (۱۲۲)

۶۱۹۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ التَّسْوَةِ فِي أُطَمٍ حَسَّانٍ فَكَانَ يُطَاطِئُ لِي مَرَّةً فَنَظَرُوا أَطَاطِئُ لَهُ مَرَّةً فَنَظَرُوا فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السَّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بَنِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

الْبَخَارِيُّ (۳۷۲۰) التِّرْمِذِيُّ (۳۷۴۳) ابْنُ مَاجَةَ (۱۲۳)

۶۱۹۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ

جنگ خندق کے دن میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ اس قلعہ میں تھے جس میں نبی ﷺ کی ازواج تھیں، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطَمِ الَّذِي فِيهِ النَّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. سابقہ حوالہ (۶۱۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حراء پہاڑ پر تھے، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بھی حراء پر تھے، ایک پتھر ہلنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا! تجھ پر صرف نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے۔

۶۱۹۷ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْدَأُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ. الترمذی (۳۶۹۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حراء پہاڑ پر تھے، وہ ہلنے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا! تجھ پر صرف نبی ہے، یا صدیق ہے، یا شہید ہے، اس پہاڑ پر نبی ﷺ تھے اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔

۶۱۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حُنَيْسٍ وَاحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْآزْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلٍ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْكُنْ حِرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۶۵)

ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: بخدا! تمہارے والدین ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے: ”وہ لوگ جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا۔“

۶۱۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالَا حَدَّثَنَا هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أَبَوَاكَ وَاللَّهِ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۰۸۵-۱۷۰۱۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۲۰۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۸۳۸)

عروہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ

۶۲۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

عنها نے فرمایا: تمہارے والدین ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمن سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیجیں جو ہم کو اسلام اور سنت کی تعلیم دے۔ حضرت انس کہتے ہیں: حضور نے حضرت ابو عبیدہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ اس امت کے امین ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجران آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک امین شخص بھیجے، آپ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک ایسا شخص بھیجوں گا جو امین ہے وہ یقیناً امین ہے، وہ یقیناً امین ہے، لوگ اس شخص کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھنے لگے پھر حضور نے ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما
کے فضائل

وَكَيْفُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْبُيْهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۳۶۳)

۷- بَابُ فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۲۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَزْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيْتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

بخاری (۲۷۴۴-۴۳۸۲-۷۲۵۵)

۶۲۰۳ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّافِعِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ) عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَاخْذُ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۱)

۶۲۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَا بُعْثَ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. البخاری (۳۷۴۵-۴۳۸۰-۴۳۸۱)

(۷۲۵۴) الترمذی (۳۷۹۶) ابن ماجہ (۱۳۵)

۶۲۰۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۶۲۰۴)

۸- بَابُ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اس سے محبت رکھ۔

۶۲۰۶ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِيَحْسِنَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَ أَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

البخاری (۲۱۲۲-۵۸۸۴) ابن ماجہ (۱۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دن کے کسی وقت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا، آپ نے مجھ سے کوئی بات کی نہ میں نے آپ سے کوئی بات کی، حتیٰ کہ آپ بنو قبیقاع کے بازار میں پہنچے پھر واپس مڑے اور حضرت فاطمہ کے گھر آئے اور فرمایا: کیا یہاں بچہ ہے؟ کیا یہاں بچہ ہے؟ یعنی حضرت حسن، ہم نے یہی گمان کیا کہ ان کی والدہ نے ان کو غسل کرانے اور ان کو ہار پہنانے کے لیے روک رکھا ہے، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت حسن دوڑتے ہوئے آئے اور ہر ایک نے دوسرے کے گلے میں بانہیں ڈال دیں، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کر۔

۶۲۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتَّى جَاءَ سُوقُ بَنِي قَيْنِقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى خَبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَنْتُمْ لَكُمْ لَكُمْ يَعْزِي حَسَنًا فَظَنَّا أَنَّهُ أَنْتُمْ تَحِيَّسُهُ أُمُّهُ لِأَن تَغْتَسِلَهُ وَ تَلْبِسُهُ سَحَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَ أَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. سابقہ حوالہ (۶۲۰۶)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر دیکھا، درآں حالیکہ آپ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

۶۲۰۸ - حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ (وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ) حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

البخاری (۳۷۴۹) الترمذی (۳۷۸۲-۳۷۸۳)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر دیکھا، درآں حالیکہ آپ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

۶۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عُندَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ (وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا الْيَدَيْنَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ. سابقہ حوالہ (۶۲۰۸)

ایسا اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: میں اس سفید خچر کی لگام کو پکڑ کا چلا ہوں جس پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سوار تھے، حتیٰ کہ میں نے ان کو نبی ﷺ کے حجرہ میں داخل کیا، یہ آگے

۶۲۱۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ التَّوَيْمِيِّ الْيَمَامِيُّ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا التَّضَرُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ (وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدَّتْ بَنِي اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

بَغْلَتُهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى ادْخَلَتْهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا قَدَامَهُ
وَهَذَا خَلْفَهُ. الترمذی (۲۷۷۵)

نبی ﷺ کے اہل بیت کے فضائل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ صبح کے وقت گئے در آں حالیکہ آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے حضرت حسن بن علی آئے۔ آپ نے ان کو اس چادر میں لے لیا پھر حسین آئے اور آپ کی چادر میں داخل ہو گئے پھر حضرت سیدہ فاطمہ آئیں اور آپ نے ان کو اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت علی آئے آپ نے ان کو بھی چادر میں لے لیا پھر یہ آیت پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تم سے نجاست دور کرنے کا اور تم کو پورا پورا پاک کرنے کا ہی ارادہ فرماتا ہے۔“

حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے حتیٰ کہ قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ”ان کو ان کے آباء کی طرف منسوب کر کے پکارو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ اچھا ہے۔“

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر اسامہ بن زید کو امیر مقرر کیا کچھ لوگوں نے اس کی امارت پر طعن کی رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو (کون سی نئی بات ہے!) تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو! بے خدا! بے شک ان کا باپ

۹- بَابُ فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ زَكْرِيَاءَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْكُطٌ مَرَحَلٌ مِنْ شَعِيرٍ أَسْوَدَ وَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا.

سابقہ حوالہ (۵۴۱۲)

۱۰- بَابُ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ

بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۶۲۱۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ. البخاری (۴۷۸۲) الترمذی (۳۲۰۹-۳۸۱۳)

۶۲۱۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۶۲۱۲)

۶۲۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَبِي وَبْنُ قُتَيْبَةَ وَابْنُ حَجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَا الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ رَفِيَّ أَمْرِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ تَطَعْنَا فِي أَمْرِهِ فَقَدْ

امارت کے لائق تھا اور بے شک وہ میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھا اور ان کے بعد یہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کر رہے ہو آپ کی مراد حضرت اسامہ بن زید تھے تو (کون سی نئی بات ہے؟) تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر اعتراض کر چکے ہو اور بخدا! وہ اس امارت کے بہت لائق تھے بخدا! وہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے اور بخدا! یہ امارت اسامہ بن زید کے زیادہ لائق ہے اور بہ خدا! ان کے بعد مجھے لوگوں میں یہ سب سے زیادہ محبوب ہیں لہذا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے صالح لوگوں میں سے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے کہا: تمہیں یاد ہے جب میں تم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تھی انہوں نے کہا: ہاں! آپ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تم کو چھوڑ دیا تھا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے آتے تو آپ کے گھر کے بچے آپ سے ملاقات کرتے ایک بار آپ ایک سفر سے آئے میں آپ سے ملنے کے لیے پہنچا آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا پھر حضرت فاطمہ کے ایک صاحبزادے آئے آپ نے

كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِيْ امْرَةِ ابِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ اَيُّمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْامْرَةِ وَاِنْ كَانَ لِمَنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنْ هَذَا لِمَنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ.

البخاری (۳۷۳۰-۶۶۲۷) الترمذی (۳۸۱۶م)

۶۲۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُمَرَ (يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَمُوْا فِيْ اِمَارَتِهِ يُرِيْدُ اَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَةِ ابِيْهِ مِنْ قَبْلِهِ وَاَيُّمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لَهَا وَاَيُّمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَ اَيُّمُ اللّٰهِ اِنْ هَذَا لَهَا لَخَلِيْقٌ يُرِيْدُ اَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ اَيُّمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَاَوْصِيْكُمْ بِهِ فَاِنَّهُ مِنْ صَالِحِيْكُمْ. مسلم تحفة الاشراف (۶۷۷۸)

۱۱- بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۶۲۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَنَا وَ أَنْتَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَ تَرَكْنَا. البخاری (۳۰۸۲)

۶۲۱۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ إِسْنَادِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۲۱۶)

۶۲۱۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقِ الْعَجَلِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّيَ بِصَبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَبَقَ

انہیں پیچھے بٹھالیا، پھر ہم تینوں ایک سواری پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

بْنِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِئْتُ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرَدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَالِي دَابَّةٍ.

ابوداؤد (۲۵۶۶) ابن ماجہ (۳۷۷۳)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے تو ہم سے ملاقات کرتے، ایک بار مجھ سے اور حضرت حسن یا حضرت حسین سے ملے، آپ نے ہم میں سے ایک کو آگے بٹھایا اور دوسرے کو پیچھے بٹھایا حتیٰ کہ ہم مدینہ میں داخل ہوئے۔

۶۲۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُورِقٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّيْنَا بِنَا قَالَ فَتَلَقَّيْنَا بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلْنَا أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

سابقہ حوالہ (۶۲۱۸)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا، پھر چپکے سے مجھے ایک بات بتائی جو میں کسی شخص کو نہیں بتاؤں گا۔

۶۲۲۰ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا مُهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أَحَدٌ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ. سابقہ حوالہ (۷۷۲)

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۲- بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (اپنے زمانہ کی) تمام عورتوں میں سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں اور تمام عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں، کعب نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

۶۲۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ (وَالْفُظَّ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ) ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكَيْعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

البخاری (۳۸۱۵-۳۴۳۲) الترمذی (۳۸۷۷)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں اور

۶۲۲۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کامل نہیں ہوا اور عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَلَمَنْ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَأَسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

البخاری (۱۸۱۱- ۳۴۳۳- ۳۷۶۹- ۵۴۱۸) الترمذی

(۱۸۳۴) النسائی (۳۹۵۷) ابن ماجہ (۳۲۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جبرائیل نے کہا: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لے کر آ رہی ہے، اس میں سالن ہے یا کھانا یا کوئی مشروب؟ جب یہ آپ کے پاس آئیں تو آپ رب عزوجل کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہیں اور ان کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیں جو خولدار موتیوں کا بنا ہوا ہے اس میں شور و شغب ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔ دوسری روایت میں ”میری طرف سے“ کا لفظ نہیں ہے۔

۶۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةٌ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَيَا ذَاهِي أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَمِنِّي. البخاری (۷۴۹۷-۳۸۲۰)

اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ کو جنت میں گھر کی بشارت دی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ نے حضرت خدیجہ کو ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو خولدار موتیوں سے بنا ہوگا اس میں شور و شغب ہوگا نہ تکلیف۔

۶۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشِيرٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

البخاری (۱۷۹۲-۳۸۱۹)

حضرت ابن ابی اوفی نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۶۲۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۲۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ

۶۲۲۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ

ﷺ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی۔

هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت بشر رسول الله ﷺ خديجة بنت خويلد بيت في الجنة.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۰۸۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی زوجہ پر ایسا رشک نہیں تھا جیسا حضرت خدیجہ پر تھا، مجھ سے نکاح کرنے سے تین سال قبل وہ فوت ہو گئی تھیں، کیونکہ میں آپ سے ان کا اکثر ذکر سنتی رہتی تھی، آپ کے رب عزوجل نے آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ان کو جنت میں خولد ارموتیوں کے گھر کی بشارت دیں، جب آپ بکری ذبح کرتے تو اس کا گوشت ان کی سہیلیوں کی طرف بھیجتے۔

۶۲۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يَهْدِيهَا إِلَى خَلَائِلِهَا.

البخاری (۳۸۱۶-۶۰۰۴-۷۴۸۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے مجھ کو کسی پر ایسا رشک نہیں آیا جیسا حضرت خدیجہ پر رشک آتا تھا، میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا اور رسول اللہ ﷺ جب کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو فرماتے: اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس بھیجو، حضرت عائشہ کہتی ہیں: ایک دن میں نے غصہ سے کہا: بس خدیجہ ہی ہے، آپ نے فرمایا: مجھے اس کی محبت عطا کی گئی ہے۔

۶۲۲۸ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ أَرْسَلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَائِ خَدِيجَةَ قَالَتْ فَأَغْضَبَتْهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ رَزَقْتُ حُبَّهَا. البخاری (۳۸۱۸) الترمذی (۲۰۱۷)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث روایت کی، اس میں بکری کا ذکر ہے، بعد کا واقعہ نہیں ہے۔

۶۲۲۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۲۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے مجھے جو رشک حضرت خدیجہ پر تھا وہ کسی پر نہیں تھا۔ کیونکہ آپ ان کا بکثرت ذکر کرتے تھے، میں نے انہیں نہیں دیکھا تھا۔

۶۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهَا وَإِنَّا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۶۶۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ کی وفات تک دوسری شادی نہیں کی۔

۶۲۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۶۶۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کی اجازت طلب کی، آپ کو حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آگیا، آپ نے فرمایا: یا اللہ! یہ تو ہالہ بنت خویلد ہے، مجھے ان پر رشک آیا، میں نے کہا: آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک پوپلی بڑھیا کو یاد کرتے رہتے ہیں جس کی پنڈلیاں پتلی تھیں، جو مدت ہوئی فوت ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بدل عطا فرمادیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تین راتوں تک مجھے خواب میں دکھائی گئیں، ایک فرشتہ تمہیں (تمہاری تصویر کو) ریشم کے ایک ٹکڑے میں لے کر آیا، وہ کہتا تھا کہ یہ تمہاری زوجہ ہیں، ان کا چہرہ کھولنے پس میں نے دیکھا تو وہ تم تھیں، میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اس کو پورا کر دے گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہ جان لیتا ہوں کہ تم مجھ سے کس وقت خوش ہوتی ہو اور کس وقت ناراض ہوتی ہو، میں نے پوچھا: آپ کو اس کا کیسے پتا چلتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: رب محمد کی قسم! اور جب ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: رب ابراہیم کی قسم! حضرت عائشہ نے کہا: ہاں! یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کو چھوڑتی ہوں۔

۶۲۳۲ - حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أَخْتِ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَأَرْتَا حَ لَذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَعَرَتْ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشَّدَقَيْنِ هَلَكْتُ فِي الذَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا. البخاری (۳۸۲۱)

۱۳- بَابُ فِي فَضْلِ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

۶۲۳۳ - حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ) حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ عَنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ أَمْرُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنَّ بَيْتَكَ هَذَا مِنْ عَبْدٍ اللَّهُ يُمُضِهِ. البخاری (۵۱۲۵-۳۸۹۵)

۶۲۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. البخاری (۵۰۷۸-۷۰۱۱)

۶۲۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. البخاری (۵۲۲۸)

یہ حدیث ایک اور سند سے مروی ہے، اس میں رب ابراہیم کی قسم کے بعد والا جملہ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھیں، وہ فرماتی ہیں کہ میری سہیلیاں آتی تھیں، وہ حضور کو دیکھ کر غائب ہو جاتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ ان کو میرے پاس بھیج دیتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ایک روایت میں ہے: میں حضور کے گھر میں گڑیوں سے کھیلتی تھی اور کھیلنے والی سہیلیاں ہوتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا جوئی کے لیے لوگ اس دن ختے بھیجتے تھے جس دن حضرت عائشہ کی باری ہوتی تھی۔

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی ازواج نے حضرت فاطمہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، انہوں نے اجازت طلب کی، درآں حالیکہ آپ میرے ساتھ چادر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ نے ان کو اجازت دی، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، وہ ابو قحافہ کی بیٹی کے معاملہ میں آپ سے عدل چاہتی ہیں، میں اس وقت خاموش رہی، رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا: اے بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتیں جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ حضرت فاطمہ نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: پھر ان سے محبت کرو، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ جواب سنا تو اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور نبی ﷺ کی ازواج کے پاس واپس گئیں اور جو کچھ انہوں نے رسول اللہ

۶۲۳۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. البخاری (۶۰۷۸)

۶۲۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ يَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَقْمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْرِيهُنَّ إِلَيَّ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۰۳۷)

۶۲۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهَنَّ اللَّعْبُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۷۷۸-۱۶۸۵۰-۱۷۱۹۱)

۶۲۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا أَيَّامَهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَتَغَوَّنَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

البخاری (۲۵۷۴)

۶۲۴۰- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَابْنُ بَكْرٍ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطَئِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْ بِنْتُ أَلَسْتَ تُحِبِّينَ مَا أَحْبَبْتُ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَجَبْتِي هَذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتَهُنَّ بِالَّذِي

ﷺ سے کہا تھا اور جو کچھ آپ نے جواب میں فرمایا تھا وہ ان سے بیان کیا، انہوں نے کہا: آپ نے ہمارا کوئی کام نہیں کیا، دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور آپ سے کہیں کہ آپ کی ازواج آپ کو ابو قحافہ کی بیٹی کے معاملہ میں عدل کرنے کے لیے اللہ کی قسم دیتی ہیں، حضرت فاطمہ نے کہا: بہ خدا! میں آپ سے اس مسئلہ میں کبھی بات نہیں کروں گی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ کی ازواج نے آپ کی زوجہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار اللہ سے ڈرنے والی، صادق القول، صلہ رحم کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی اور اپنے اعمال کو کم سمجھنے والی کوئی عورت دیکھی، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ جلد رجوع کر لیتی تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کی، اس وقت رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ساتھ اسی حالت میں ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے جس حالت میں حضرت فاطمہ آئی تھیں، آپ نے ان کو اجازت دی، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے معاملہ میں عدل کا سوال کرتی ہیں، پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئیں اور بہت کچھ کہا اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہی تھی اور آپ کی آنکھوں کی طرف دیکھ رہی تھی کہ آیا آپ مجھے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں، ادھر حضرت زینب کے کلام کا سلسلہ نہیں ٹوٹا، حتیٰ کہ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ میری جوابی کاروائی کو ناپسند نہیں کریں گے، پھر میں نے جواب دینے شروع کیے اور کچھ ہی دیر میں ان کو خاموش کر دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: یہ ابو بکر کی بیٹی ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس میں یہ ہے کہ جب میں ان کی طرف متوجہ ہوئی تو وہ مجھ پر

قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا مَا تَرَاكِ
أَعْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَأَرْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُولِي
لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ
فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ
فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ
ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ
زَيْنَبَ وَاتَّقَى لِلَّهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ
صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِدَاءً لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَ
تَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سُورَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا
تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ قَالَتْ فَاسْتَاذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مَرْطَبِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي
دَخَلْتُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنِي إِلَيْكَ
يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعْتُ بِي
فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَرْقُبُ طَرَفَهُ
هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا
لَمْ أَنْشِبْهَا حَتَّى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَتَبَسَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ.

بخاری (۲۵۸۱م) النسائی (۳۹۵۴-۳۹۵۵)

۶۲۴۱ - حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعَتْ بِهَا لَمْ أَنْشُبْهَا أَنْ أَتَخَنَّتْهَا غَلَبَةً.

سابقہ حوالہ (۶۲۴۰)

۶۲۴۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ آيْنَ أَنَا الْيَوْمَ آيْنَ أَنَا غَدًا اسْتَبْطَاءَ لِيَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي.

البخاری (۱۳۸۹-۳۷۷۴-۴۴۵۰)

۶۲۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ. البخاری (۴۴۴۰-۵۶۷۴) الترمذی (۳۴۹۶)

۶۲۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو حُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۶۲۴۳)

۶۲۴۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَآخَذَتْهُ نُجَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا قَالَتْ فَطَنَتْهُ خَيْرَ حَبِينٍ.

البخاری (۴۴۳۵-۴۴۳۶-۴۵۸۶) ابن ماجہ (۱۶۲۰)

۶۲۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الموت میں) حضرت عائشہ کی باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے تھے: میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی، آپ (کاسر) میرے سینہ اور حلق کے درمیان تھے کہ اللہ نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے کان لگا کر سنا تو رسول اللہ ﷺ یہ فرما رہے تھے: اے اللہ! مجھے بخش دے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ لاحق کر۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین اور سندیں بیان کیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے یہ سنا تھا کہ کوئی نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار نہ دے دیا جائے اور میں نے نبی ﷺ کو مرض الموت میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا جو انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین ہیں، وہی اچھے رفیق ہیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے گمان کیا اب آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

سَعِدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۶۲۴۵)

۶۲۴۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ أَنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَأْسُهُ عَلَى فَحْدِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَفَاقَ فَاشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذَا لَا يُخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَ عَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ أَنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. البخاری (۶۳-۴۴-۶۳۴۸-۶۵۰۹)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تندرستی کے زمانہ میں فرمایا: کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ نہ لے، پھر اس کو اختیار دے دیا جاتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت کا وقت آ گیا اس وقت آپ کے سر میرے زانو پر تھا، آپ پر کچھ دیر بے ہوشی طاری رہی، پھر آپ ہوش میں آئے، آپ نے چھت کی طرف نگاہیں اٹھائیں، پھر فرمایا: اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ! حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سوچا اب حضور ہم کو اختیار نہیں کریں گے، حضرت عائشہ کہتی ہیں: مجھے وہ حدیث یاد آئی جو حضور نے صحت کے زمانہ میں فرمائی تھی کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اسے جنت میں اس کا مقام دکھانہ دیا جائے، پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کا آخری کلمہ یہ تھا ”اللهم الرفیق الاعلیٰ“۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، ایک مرتبہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نام قرعہ نکلا، وہ دونوں آپ کے ساتھ گئیں، جب رات کا وقت ہوتا تو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ساتھ سفر کرتے اور ان کے ساتھ باتیں کرتے، حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: آج کی رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہوتی ہوں، تم دیکھنا میں بھی دیکھوں گی، حضرت عائشہ نے کہا: ٹھیک ہے، پھر حضرت عائشہ، حضرت حفصہ کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ، حضرت عائشہ کے اونٹ پر سوار ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے اونٹ پر آئے تو اس پر حضرت حفصہ سوار تھیں، آپ نے سلام کیا اور ان کے ساتھ چلتے رہے، حتیٰ کہ منزل پر اترے، حضرت عائشہ نے حضور کو اپنے پاس نہیں پایا تو انہیں رشک آیا، جب

۶۲۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَ حَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارِمًا مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَ أَرَكْبُ بَعِيرَكَ فَتَنْظُرِينَ وَ أَنْظُرُ قَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتُ عَائِشَةَ عَلَى بَعِيرٍ حَفْصَةَ وَ رَكِبْتُ حَفْصَةَ عَلَى بَعِيرٍ عَائِشَةُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جَمَلٍ عَائِشَةَ وَ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَعَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَ تَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا اسْتَطِيعُ أَنْ

أَقُولَ لَهُ شَيْئًا. البخاری (۵۲۱۱)

لوگ اترے تو انہوں نے اپنے پیراؤں (گھاس) پر مارے اور کہتے: یا رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھ کو ڈس لے وہ تیرے رسول ہیں، انہیں کچھ کہنے کی مجھے مجال نہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عائشہ کی عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے شیر کی فضیلت کھانوں پر ہے۔

۶۲۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنِبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ. البخاری (۳۷۷۰-۵۴۱۹-۵۴۲۸) الترمذی (۳۸۸۷) ابن ماجہ (۳۲۸۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

۶۲۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) ح وَحَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ. سابقہ حوالہ (۶۲۴۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: جبرائیل تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۶۲۵۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكْرِيَاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. البخاری (۶۲۵۳) ابوداؤد (۵۲۳۲) الترمذی (۲۶۹۳-۳۸۸۲) ابن ماجہ (۳۶۹۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے اس کی مثل فرمایا۔

۶۲۵۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

سابقہ حوالہ (۶۲۵۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۲۵۳ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكْرِيَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۶۲۵۱)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

۶۲۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائش! یہ جبرائیل ہیں جو تم کو سلام کہہ رہے ہیں میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ، حضرت عائشہ نے کہا: آپ ان چیزوں کو دیکھتے تھے جنہیں میں نہیں دیکھتی تھی۔

أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى. البخاری (۳۲۱۷-۳۷۶۸-۶۲۰۱-۶۲۴۹)

(۶۲۴۹) الترمذی (۳۸۸۱) الترمذی (۳۹۶۴)

۱۴- بَابُ ذِكْرِ حَدِيثِ أُمِّ زَرْعٍ

۶۲۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيْسَى (وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ) حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ أَحَدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدَنَ وَتَعَاقدَنَ أَنْ لَا يَكْتُمَنَّ مِنْ أَخْبَارِ أَرْوَاجِهِنَّ شَيْئًا (قَالَتِ الْأُولَى) زَوْجِي لَحْمٌ جَمِلٌ غَثٌ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَفَى وَلَا سَمِينٌ فَيَنْتَقَلُ (قَالَتِ الثَّانِيَةُ) زَوْجِي لَا أَبْتُ خَبْرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكَرُهُ أَذْكَرُ عَجْرَهُ وَبُجْرَهُ (قَالَتِ الثَّالِثَةُ) زَوْجِي الْعَشْتَقُ إِنْ أَنْطَلَقَ أُطْلِقُ وَإِنْ أَسْكَنْتُ أُعْلِقُ (قَالَتِ الرَّابِعَةُ) زَوْجِي كَلِيلُ تَهَامَةٍ لَاحِرٌ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةٌ وَلَا سَامَةٌ (قَالَتِ الْخَامِسَةُ) زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فِهْدٌ وَإِنْ خَرَجَ أَسَدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عِهْدٌ (قَالَتِ السَّادِسَةُ) زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفٌّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنْ اضْطَجَعَ التَّفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ (قَالَتِ السَّابِعَةُ) زَوْجِي غَيَاءٌ أَوْ غَيَاءٌ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَكٍ أَوْ فَلَكَ أَوْ جَمَعَ كَلًّا لَكَ (قَالَتِ الثَّامِنَةُ) زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْبٍ (قَالَتِ التَّاسِعَةُ) زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ التَّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ (قَالَتِ الْعَاشِرَةُ) زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَبَقْنَ أَتَهُنَّ هَوَالِكُ (قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ) زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَا مِنْ

حدیث ام زرع کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ گیارہ عورتیں آپس میں یہ معاہدہ کر کے بیٹھیں کہ وہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں اور سب کچھ بیان کر دیں پہلی نے کہا: میرا خاوند ایک لاغر اونٹ کا گوشت ہے جو ایک ایسے دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے جس پر چڑھنا آسان نہیں، نہ وہ کوئی فربہ گوشت ہے جس کو منتقل کرنے کی کوشش کی جائے دوسری نے کہا: میں اپنے خاوند کی خبر کو منتشر نہیں کر سکتی مجھے خوف ہے کہ میں اپنے حالات کی کوئی بات نہ چھوڑوں گی پھر میں اس کا ظاہر اور باطن سب بیان کروں گی تیسری نے کہا: میرا خاوند لمبڈھیگ ہے اگر میں بات کروں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو معلق رہوں چوتھی نے کہا: میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح ہے گرم ہے نہ ٹھنڈا اس سے خوف ہے نہ ملال پانچویں نے کہا: میرا خاوند جب گھر آتا ہے تو چیتے کی طرح اور جب باہر جائے تو شیر کی طرح ہے اور گھر میں جو کچھ ہو اس کے متعلق سوال نہیں کرتا چھٹی نے کہا: میرا خاوند جب کھاتا ہے تو سب چٹ کر جاتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب ڈکار جاتا ہے اور جب لیٹتا ہے تو کیڑا لپیٹ لیتا ہے ہاتھ نہیں بڑھاتا تا کہ میری پراگندگی معلوم ہو ساتویں نے کہا: میرا خاوند صحبت سے عاجز اور نامرد ہے احق ہے بول نہیں سکتا دنیا کی ہر بیماری اس میں ہے وہ تیرا سر پھوڑ دے یا تجھے زخمی کر دے یا دونوں آٹھویں بولی: میرا خاوند خرگوش کی طرح ملائم ہے اور ہوا کی طرح خوشبودار ہے نویں نے کہا: میرا خاوند دراز قد مہمان نواز اور بہت کھلانے والا ہے دسویں نے کہا: میرا

حَلِيَّتِي اُذْنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحِيمِ عَصْدَتِي وَبَجَحَنِي فَبَجَحَتْ
الَّتِي نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غَنِيمَةٍ بِشَقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ
صَهِيلٍ وَاطْيَبٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقْوُلٌ فَلَا اَقْبَحُ
وَاَرْقُدُ فَاتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاتَفَنِّحُ اُمُّ اَبِي زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِي
زَرْعٍ عَكَّوْمُهَا رَدَّاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا اِبْنُ
اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِ شَطْبَةٍ وَيُسْبِعُهُ ذِرَاعُ الْحَقْفَةِ
بَسْتُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا بَسْتُ اَبِي زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا
وَمِلْءُ كَسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ
اَبِي زَرْعٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تَنْقُتْ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا
تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُو زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ
تَمُخَضُ فَلَقِيَ امْرَاةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ
تَحْتِ خَصْرِهَا بِرِمَانَتَيْنِ فَطَلَقْنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحَتْ بَعْدَهُ
رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ سَرِيًّا وَآخَذَ خَطِيئًا وَآرَاحَ عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيًّا
وَاعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كَيْلِي اُمُّ زَرْعٍ وَمَيْرُجِي
اهْلِكَ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اعْطَانِي مَا بَلَغَ اصْغَرَانِيَّةُ
اَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْتُ
لَكَ كَاِبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ. البخاري (۵۱۸۹)

خاوند مالک ہے، میں مالک کا کیا حال بیان کروں اس کے
بکثرت اونٹ ہیں جو مکان کے قریب بٹھائے جاتے ہیں وہ
چراگاہ میں کم چرتے ہیں وہ اونٹ جب باجوں کی آواز سنتے
ہیں تو جان لیتے ہیں کہ ان کی ہلاکت کا وقت آ گیا، گیارہویں
نے کہا: میرا خاوند ابو زرع ہے، ابو زرع کیا ہی خوب ہے اس
نے زیورات سے میرے کان جھکا دیئے اور چربی سے میرے
بازو بھر دیئے مجھے اس طرح خوش رکھا کہ میں خوشی میں یہ بھول
گئی کہ مجھے اس نے ایک غریب گھرانے میں دیکھا تھا، جوتنگ
دستی کی وجہ سے بکریوں پر گزارہ کرتے اور وہ مجھے ایک ایسے
خوشحال خاندان میں لے آیا جہاں گھوڑے، اونٹ، ہل چلانے
والے بیل اور کسان موجود تھے، مجھے کسی بات پر کوئی برا نہیں کہتا
تھا، میں دن چڑھے تک سوتی تھی اور مجھے کوئی جگا نہیں سکتا تھا،
کھانے پینے میں ایسی وسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی تھی،
ابو زرع کی ماں، کیا ہی خوب ہے ابو زرع کی ماں، اس کے
بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھرے رہتے ہیں اور اس کا مکان بہت
وسیع ہے، ابو زرع کا بیٹا، کیا ہی خوب ہے ابو زرع کا بیٹا، اس
کے لینے کی جگہ نرم و نازک شاخ یا باریک تلوار، بکری کے بچے کا
ایک دست اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہے، ابو زرع کی
بیٹی! کیا ہی خوب ہے ابو زرع کی بیٹی، ماں کی تابع فرمان، باپ
کی اطاعت گزار، فربہ بدن اور سوکن کا غیظ، ابو زرع کی باندی،
کیا ہی خوب ہے ابو زرع کی باندی، ہماری باتیں گھر کے باہر
بیان نہیں کرتی تھی، کھانے کی کوئی چیز ہماری اجازت کے بغیر
نہیں کھاتی تھی، ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے نہیں بھرتی تھی،
ایک دن جب برتنوں میں دودھ دوہا جا رہا تھا، ابو زرع گھر سے
نکلا، اسے راستہ میں ایک عورت ملی جس کے چیتے کے مانند دو
بچے اس کی کوکھ کے نیچے سے اس کے دو اناروں سے کھیل
رہے تھے، پھر اس نے مجھ کو طلاق دے دی اور اس عورت سے
نکاح کر لیا، پھر میں نے بھی اس کے بعد ایک سردار سے شادی
کر لی، وہ شہسوار اور سپہ گرتھا، اس نے مجھے بہت نعمتیں دیں اور
ہر قسم کے جانوروں سے مجھے ایک جوڑا دیا، اس نے کہا: اے

ام زرع! تم خود بھی کھاؤ اور اپنے میکہ بھی بھیج دو، لیکن اگر میں اس کی ساری نوازشوں کو بھی جمع کروں پھر بھی ابو زرع کی ایک چھوڑی سی عطا کے برابر نہیں ہو سکتی، حضرت عائشہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابو زرع تھا۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں الفاظ کا معمولی سا فرق ہے اس میں عیایاء طباقاء ہے۔ قلیلات المسارج ہے وغیرہ وغیرہ۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر یہ سنا ہے کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے یہ اجازت لی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی علی بن ابی طالب سے شادی کر دیں، میں اس کی اجازت نہیں دیتا، میں اس کی اجازت نہیں دیتا، میں اس کی اجازت نہیں دیتا، ہاں اگر ابن ابی طالب چاہے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے شادی کر لے، کیونکہ میری بیٹی میرے جسم کا جز ہے جو چیز اسے بے چین کرتی ہے وہ مجھے بے چین کرتی ہے، جو چیز اس کو ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے ہی گوشت کا ٹکڑا ہے جو چیز اس کو ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔

علی بن الحسین بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی

۶۲۵۶- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَّيَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشْكُتْ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِجِ وَقَالَ وَصِفْرُ دَائِيهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْفُكُ مِيرَتَنَا تَنْقِيئًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا. سابقہ حوالہ (۶۲۵۵)

۱۵- بَابُ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

۶۲۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ وَفَتِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّمِيمِيُّ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَاذَنُونَنِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَذْنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذْنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذْنَ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطْلِقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بِضْعَةٌ مِنِّي يُرِيْبُنِي مَا رَاَبَهَا وَيُوْذِنُنِي مَا آذَاهَا.

البخاری (۳۷۱۴-۳۷۶۷-۵۲۳۰-۵۲۷۸) ابوداؤد (۲۰۷۱)

الترمذی (۳۸۶۷)

۶۲۵۸- حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي يُوْذِنُنِي مَا آذَاهَا. سابقہ حوالہ (۶۲۵۶)

۶۲۵۹- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد جب وہ یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ آئے تو ان کی مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی، حضرت مسور نے کہا: آپ کو مجھ سے کچھ کام ہو تو بتائیے، حضرت علی بن حسین کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: نہیں! حضرت مسور نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عطا کریں گے؟ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ لوگ آپ سے زبردستی یہ تلوار چھین لیں گے، بخدا! اگر آپ نے مجھے یہ تلوار دے دی تو جب تک میرے جسم میں جان ہے اس کو مجھ سے کوئی نہیں لے سکے گا، بے شک جب حضرت علی ابن ابی طالب نے حضرت فاطمہ کے اوپر ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، اس وقت میں بلوغت کے قریب تھا، آپ اپنے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرما رہے تھے: بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ اس کے دین میں کوئی فتنہ ڈالا جائے گا، پھر آپ نے عبد الشمس کی اولاد میں سے اپنے ایک داماد (عاص بن الربیع) کا ذکر کیا اور ان کی دامادی کی تعریف کی، حضور نے فرمایا: اس نے مجھ سے جو کچھ کہا سچ کہا۔ جو وعدہ کیا وہ پورا کیا، میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن یہ خدا! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور دشمن خدا کی بیٹی ایک جگہ میں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا، حالانکہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ان کے نکاح میں تھیں، جب حضرت فاطمہ نے یہ سنا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: آپ کی قوم یہ کہتی ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں آتا اور یہ علی ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں، حضرت مسور کہتے ہیں: نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، آپ نے کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا: حمد و ثناء کے بعد واضح ہو کہ میں نے (اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کا) ابو العاص بن الربیع سے نکاح کیا، اس نے مجھ سے جو کچھ کہا سچ کہا اور بے شک

إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَلْحَلَةَ الدَّوْلِيُّ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَفِيهِ الْمِسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَيَأْتِي اللَّهُ لَنْ أَعْطِيَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مَنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَنِي عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرَتِهِ أَيَّاهُ فَاحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أَحْرَمُ حَلَالًا وَلَا أَحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا.

بخاری (۹۲۶-۹۲۶ تعلیقاً-۳۱۱۰-۳۷۲۹) ابوداؤد

(۲۰۶۹-۲۰۷۰) ابن ماجہ (۱۹۹۹)

۶۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسُورُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتَنُوهَا وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا

تَجْمِيعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ
وَاحِدٍ أَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلَيَّ الْخُطْبَةَ. سابقہ حوالہ (۶۲۵۹)

فاطمہ بنت محمد میرے جسم کا جز ہے اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں
کہ لوگ اس کو کسی آزمائش میں مبتلا کر دیں اور بے شک خدا کی
قسم! رسول اللہ کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک شخص کے ہاں کبھی
جمع نہیں ہو سکتیں، حضرت مسور کہتے ہیں: پھر حضرت علی نے
نکاح کا پیغام ترک کر دیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۲۶۱- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ
(يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ) عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ التُّعْمَانَ (يَعْنِي ابْنَ
رَاشِدٍ) يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۶۲۵۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور
ان کو سرگوشی میں کوئی بات کہی، حضرت فاطمہ رونے لگیں، آپ
نے پھر سرگوشی میں کوئی بات کہی تو ہنسنے لگیں، حضرت عائشہ کہتی
ہیں: میں نے حضرت فاطمہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آپ
سے سرگوشی میں کیا کہا تھا جو آپ روئیں اور دوبارہ سرگوشی میں
کیا فرمایا تھا جو آپ ہنسیں؟ حضرت فاطمہ نے کہا: رسول اللہ
ﷺ نے پہلی بار سرگوشی میں اپنی وفات کی خبر دی تو میں روئی
اور دوسری بار سرگوشی میں یہ خبر دی کہ آپ کے اہل میں سے
سب سے پہلے آپ کے ساتھ میں لاحق ہوں گی، تو میں ہنسی۔

۶۲۶۲- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
(يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح
وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ
عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ
فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ
لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَّكَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَكَيْتَ
ثُمَّ سَارَّكَ فَضَحِكْتَ قَالَتْ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ
فَبَكَيْتَ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتَّبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ
فَضَحِكْتُ. البخاری (۳۷۱۵-۳۷۱۶-۳۶۲۵-۳۶۲۶-۴۴۳۳)

(۴۴۳۴) الترمذی (۳۸۹۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ
کی ہم سب ازواج آپ کے پاس موجود تھیں، ان میں سے
کوئی باقی نہیں تھیں، اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
آئیں، ان کا چلنا ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مطابق تھا،
جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو مرحبا کہا: اور فرمایا:
اے میری بیٹی! مرحبا، پھر ان کو اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا،
پھر ان سے سرگوشی میں کوئی بات فرمائی جس کو سن کر وہ سخت
روئیں، جب آپ نے ان کی بے قراری دیکھی تو آپ نے
دوبارہ سرگوشی میں جس سے وہ ہنسیں، میں نے حضرت فاطمہ سے
کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں میں خصوصیت کے ساتھ

۶۲۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ
حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ
مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِي مَشْيَهَا مِنْ
مَشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَبَ بِهَا فَقَالَ
مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ
سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا
الثَّلَاثَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ
بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسَّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ مَا كُنْتُ

أَفْشَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَالِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتَنِي مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ أَمَّا الْأَنْ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جَبْرِئِلَ كَانَ يَعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارِضُهُ الْأَنْ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرْ فَإِنَّهُ نَعَمْ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ ضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتُ.

البخاری (۳۶۲۳-۶۲۸۵-۶۱۸۶) ابن ماجہ (۱۶۲۱)

آپ کو راز کی بات بتائی جس سے آپ رو رہی تھی جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے تو میں نے حضرت فاطمہ سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تھا؟ حضرت فاطمہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے تو میں نے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں آپ کو اس حق کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں۔ مجھے بتائیے رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا تھا؟ حضرت فاطمہ نے کہا: ہاں اب میں بتا دیتی ہوں، پہلی بار جب آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو آپ نے مجھے یہ خبر دی کہ ہر سال جبرائیل مجھ سے ایک بار (یا دو بار فرمایا) قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اس مرتبہ انہوں نے دو بار دور کیا ہے اور اب میرا یہی گمان ہے کہ اب میرا وقت قریب آ گیا ہے، تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، کیونکہ بے شک میں تمہارا اچھا پیش رو ہوں، حضرت فاطمہ نے کہا: پھر مجھ پر گریہ طاری ہوا جو آپ نے دیکھا تھا، جب حضور نے میری بے قراری دیکھی تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا: اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، حضرت فاطمہ نے کہا: پھر مجھے وہ ہنسی آئی جس کو آپ نے دیکھا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی باقی نہیں تھی، اتنے میں حضرت فاطمہ آئیں جس کی چال رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ نے فرمایا: مر جا میری بیٹی! پھر ان کو اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا، پھر آپ نے ان سے چپکے سے کوئی بات کہی، حضرت فاطمہ رونے لگی، پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ ہنسنے لگیں، میں نے حضرت فاطمہ سے کہا: آپ کس وجہ سے رونیں؟ حضرت فاطمہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی، میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے

۶۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مَسِيَّتَهَا مَسِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي فَاجْلَسْهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَهَا فَضَحِكْتُ أَيضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُمَكِّنُكَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَفْشَى سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتُ أَحْصَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبَكَّيْنِ وَ سَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ

فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفِيشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارِضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنِّي أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقَابِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَرَنِي فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَصَحِكْتُ لِذَلِكَ.

سابقہ حوالہ (۶۲۶۳)

کوئی بات کی ہے پھر بھی آپ رو رہی ہیں اور میں نے حضرت فاطمہ سے پوچھا کہ حضور نے کیا فرمایا تھا تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی، حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے پھر پوچھا، حضرت فاطمہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے مجھ سے دوبار قرآن مجید کا دور کیا ہے اور میرا یہی گمان ہے کہ اب میرا وقت آ گیا ہے اور میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم میرے ساتھ لاحق ہو گی اور میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں، تب میں رونے لگی، پھر آپ نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، میں اس وجہ سے ہنسی تھی۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

سلمان نے کہا: اگر تم سے ممکن ہو تو سب سے پہلے بازار میں مت جاؤ اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکلؤ کیونکہ بازار شیطان کا معرکہ ہے وہاں پر اسی کا جھنڈا نصب ہوتا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے، اس وقت آپ کے پاس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں، حضور، حضرت جبرائیل سے باتیں کرتے رہے پھر وہ کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے کہا: یہ کون تھے؟ حضرت ام سلمہ نے کہا: یہ دھیہ تھے، حضرت ام سلمہ نے کہا: یہ خدا! میں نے تو ان کو دھیہ ہی گمان کیا تھا حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ سنا، آپ ان کو ہماری خبریں بیان کر رہے تھے (یا ہمیں جبرائیل کے متعلق خبر دے رہے تھے) راوی کہتے ہیں: میں نے ابو عثمان سے پوچھا: تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زید سے۔

حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ

۱۶- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

۶۲۶۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصَبُ رَأْيُهُ قَالَ وَأَنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لَا أَمُّ سَلَمَةَ مِنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَيْنُمُ اللَّهُ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا آيَاهُ حَتَّى سَمِعْتُ حُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ. البخاری (۳۶۳۴-۴۹۸۰)

۱۷- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

عنہا کے فضائل

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب سے زیادہ سرعت کے ساتھ مجھ سے وہ (زوجہ) لاحق ہوگی جس کے تم سب میں سے زیادہ لمبے ہاتھ ہوں گے، حضرت عائشہ کہتی ہیں: پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کاج کرتی تھیں اور صدقہ و خیرات کرتی تھیں۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا
کے فضائل

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، وہ ایک برتن میں ایک مشروب لائیں، حضرت انس کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ آپ روزے سے تھے یا آپ نے اس کو پینا نہیں چاہا، حضرت ام ایمن چلانے اور غصہ کرنے لگیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر سے کہا: چلو حضرت ام ایمن کی زیارت کر کے آئیں جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کے لیے تشریف لے جاتے تھے، جب ہم حضرت ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اللہ کے پاس جو رسول اللہ ﷺ کے لیے اجر ہے وہ زیادہ اچھا ہے، حضرت ام ایمن نے کہا: میں اس لیے نہیں رو رہی کہ میں نہیں جانتی کہ اللہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے لیے اچھا اجر ہے، لیکن میں اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا، پھر ان دونوں پر بھی گریہ طاری ہوا اور وہ بھی رونے لگی۔

مسلم، تحفة الاشراف (٤٢٣-٦٥٨٤)

حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات اور حضرت ام سلیم کے علاوہ اور کسی عورت کے گھر نہیں جاتے تھے، حضور حضرت ام سلیم کے ہاں تشریف لے جاتے تھے آپ سے اس کے متعلق استفسار کیا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ شہید کیا گیا۔ (حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام دونوں آپ کی رضاعی خالہ تھیں)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو اہل جنت نے کہا: یہ غمیصانت ملحان ہے، انس بن مالک کی والدہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی تو وہ بلال تھے۔

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم کے لطن سے حضرت ابو طلحہ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا، حضرت ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا: حضرت ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کے انتقال کی اس وقت تک خبر نہ دینا جب تک کہ میں خود نہ بتا دوں، حضرت ابو طلحہ آئے تو حضرت ام سلیم نے انہیں شام کا کھانا پیش کیا، انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا، پھر حضرت ام سلیم نے پہلے کی بہ نسبت زیادہ اچھا بناؤ سنگھار کیا، حضرت ابو طلحہ نے ان سے عمل ازدواج کیا، جب حضرت ام سلیم

۱۹- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سُلَيْمٍ أُمِّ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۶۲۶۹ - حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمَّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قِيلَ أَخَوَهَا مَعِي. البخاری (۲۸۴۴)

۶۲۷۰ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ (يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذِهِ الْغُمِيصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۲)

۶۲۷۱ - حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَكِدِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ أَمْرَأَةً ابْنَى طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ. البخاری (۳۶۷۹)

۲۰- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۲۷۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بِهِرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لَبْنَى طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِأَبْنِهِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا أُحَدِّثُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَعْتُ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَيْسَ أَنْ

يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَعِضِبَ
وَقَالَ تَرَكَتْنِي حَتَّى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِابْنِي فَأَنْطَلَقَ
حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِي غَايِرِ لَيْلَتِكُمَا قَالَ
فَحَمَلْتُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا
طُرُقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضْرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَسِبَ
عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ أَبُو
طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ أَنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرَجَ مَعَ
رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخَلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدْ احْتَسِبْتُ
بِمَا تَرَى قَالَ تَقُولُ أُمُّ سَلِيمُ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحَدٌ الَّذِي
كُنْتُ أَحَدُ أَنْطَلِقُ فَأَنْطَلَقْنَا قَالَ فَضْرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ
قَدِمَا فَوَلَدْتُ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يَرْضَعُهُ أَحَدٌ
حَتَّى تَغْدُو بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْنَاهُ
فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ
مَيْسَمٌ فَلَمَّا رَأَيْتِي قَالَ لَعَلَّ أُمُّ سَلِيمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ
فَوَضَعَ الْمَيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ وَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَجُوزَةٍ مِنْ عَجُوزَةِ الْمَدِينَةِ فَلَا كَهَافِي فِيهِ
حَتَّى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ
يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْظُرُوا إِلَى حَبِّ
الْأَنْصَارِ التَّمَرِ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۲۴)

نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اپنی جنسی خواہش بھی پوری کر لی تو
پھر انہوں نے کہا: اے ابو طلحہ! یہ بتاؤ کہ اگر کچھ لوگ کسی کو
عاریتاً کوئی چیز دیں اور پھر وہ اپنی چیز واپس لے لیں تو کیا وہ
ان کو منع کر سکتے ہیں؟ حضرت ابو طلحہ نے کہا: نہیں، حضرت ام
سلیم نے کہا: تو پھر تم اپنے بیٹے کے متعلق یہی گمان کر لو، حضرت
ابو طلحہ یہ سن کر غضب ناک ہوئے اور کہا: تم نے مجھے میرے
بیٹے کے متعلق خبر نہیں دی حتیٰ کہ میں (جنسی عمل سے) آلودہ
ہو گیا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس واقعہ
کی خبر دی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اس
گزاری ہوئی رات میں برکت عطا کرے، پھر حضرت ام سلیم
حاملہ ہو گئیں، حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ ایک سفر میں حضرت ام سلیم بھی تھیں اور جب آپ کسی
سفر سے مدینہ منورہ واپس آئے تو رات کے وقت مدینہ منورہ
نہیں جاتے تھے، جب لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو
حضرت ام سلیم کو دردِ ذرہ شروع ہوا، حضرت ابو طلحہ ان کے پاس
ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے، حضرت انس کہتے
ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے کہا: اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ
مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں تیرے رسول کے ساتھ (مدینہ منورہ
سے) نکلوں اور ان کے ساتھ ہی داخل ہوں اور تجھے معلوم
ہے کہ میں کس مجبوری میں پھنس گیا ہوں، حضرت ام سلیم نے
کہا: اے ابو طلحہ! اب مجھے پہلے کی طرح درد نہیں ہے چلو چلتے
ہیں، پھر ہم چل پڑے اور جب ہم مدینہ آئے تو ان کو درد شروع
ہوا اور ایک لڑکا پیدا ہوا، مجھ سے میری والدہ نے کہا: اے انس!
جب تک تم اس بچہ کو صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر
جاؤ، اس وقت تک کوئی اس بچہ کو دودھ نہیں پلائے گا، جب صبح
ہوئی تو میں اس بچہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہو گیا، میں نے دیکھا اس وقت آپ کے ہاتھ میں اونٹوں
کو داغ دینے کا ایک آلہ تھا آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: شاید
ام سلیم کے ہاں بچہ ہوا ہے، میں نے کہا: جی! آپ نے وہ آلہ
رکھ دیا، میں بچے کو آپ کے پاس لے کر آیا، میں نے اس بچے

کو آپ کی گود میں دیا، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی عجمہ کھجور منگائی اور اس کو اپنے منہ سے چبایا، جب وہ کھجور کھل گئی تو آپ نے اس کو بچہ کے منہ میں رکھ دیا، بچہ اس کو چوسنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو انصار کو کھجور سے کتنی محبت ہے، پھر آپ نے اس بچہ کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا بچہ فوت ہو گیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال سے صبح کی نماز کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے وہ عمل بتاؤ جس کی تمہیں اسلام میں سب سے زیادہ منفعت کی امید ہو، کیونکہ میں نے آج رات کو جنت میں اپنے آگے تمہاری جوتیوں کی آہٹ سنی ہے، حضرت بلال نے کہا: میں نے اسلام میں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کی منفعت کی مجھے زیادہ امید ہو البتہ رات ہو یا دن جب میں مکمل وضو کرتا ہوں تو میں اس وضو کے ساتھ اتنی رکعات نماز پڑھ لیتا ہوں جتنی رکعات نماز اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھ دی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) ”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں ہے جو انہوں نے پرہیز گاری کے ساتھ کھایا“ (پوری آیت

۶۲۷۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لَآئِبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۲۴)

۲۱- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۲۷۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْنَشَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَوةِ الْغَدَاةِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنفَعَةٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشَفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَتِي فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنفَعَةٌ مِّنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طَهُورًا تَامًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهَوْرِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أَصَلِّيَ. البخاری (۱۱۴۹)

۲۲- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۶۲۷۵ - حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنِ زُرَّارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ سَهْلٌ وَ مِنْجَابُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

تک) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے تم ان لوگوں میں سے ہو۔

الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ.

الترمذی (۳۰۵۳)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو ہم حضرت ابن مسعود اور ان کی والدہ کے رسول اللہ ﷺ کے گھر بہ کثرت آنے جانے اور آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے یہ سمجھتے رہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت سے ہیں۔

۶۲۷۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَآخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا جِنًا وَمَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَ أُمَةً إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلَزُومِهِمْ لَهُ.

البخاری (۳۷۶۳-۴۳۸۴) الترمذی (۳۸۰۶)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۶۲۷۷ - حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَآخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرْنَا بَعْضَهُ. سابقہ حوالہ (۶۲۷۶)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں یہ گمان کرتا تھا کہ حضرت عبد اللہ اہل بیت سے ہیں یا اس کے قریب بیان کیا۔

۶۲۷۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَا ذَكَرْنَا مِنْ نَحْوِ هَذَا. سابقہ حوالہ (۶۲۷۶)

ابو الاحوص کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں اس وقت حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابو مسعود کے پاس گیا اس وقت ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: کیا تمہارے خیال میں حضرت ابن مسعود کے بعد کوئی شخص ان جیسا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر تم یہ پوچھتے ہو تو ان کی یہ شان تھی کہ جب ہمیں بارگاہ رسالت میں باریابی نہیں ہوتی تھی تو حضرت ابن مسعود کو اس وقت بھی اجازت ہوتی تھی اور جس وقت ہم غائب ہوتے تھے حضرت

۶۲۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتَرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ إِذَا غَبْنَا.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۰۲۲)

ابن مسعود اس وقت بھی حاضر ہوتے تھے۔

ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن مسعود کے چند اصحاب کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ کے گھر میں ایک مصحف (قرآن مجید کا نسخہ) دیکھ رہے تھے اس اثناء میں حضرت ابن مسعود کھڑے ہو گئے تو حضرت ابو مسعود نے کہا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد اس کھڑے ہوئے شخص سے زیادہ قرآن مجید کا کوئی عالم چھوڑا ہو، حضرت ابو موسیٰ نے کہا: اگر تم یہ کہتے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم غائب ہوتے تھے تو حضرت ابن مسعود حاضر ہوتے تھے اور جب ہم کو اجازت نہیں ہوتی تھی تو حضرت ابن مسعود کو اجازت ہوتی تھی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۶۲۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا قُطَيْبَةُ (هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ) عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مِصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا أَعْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا لَيْنُ قُلْتُ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غَبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا.

مسلم، تحفة الاشراف (۹۰۲۲)

۶۲۸۱ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ (هُوَ ابْنُ مُوسَى) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَابَا مُوسَى حَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حَدِيفَةَ وَابِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطَيْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۰۲۲)

۶۲۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاءَةٍ مَنْ تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلْقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعْيبُهُ. البخاری (۵۰۰۰)

شقیق کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: جو شخص خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اس (خیانت شدہ چیز) کو لے کر حاضر ہوگا، پھر فرمایا: مجھے کس شخص کی قرأت کے مطابق قرآن مجید پڑھنے کے لیے کہتے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کچھ اوپر ستر سورتیں پڑھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب جانتے ہیں کہ میں ان سب سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا ہوں اور اگر میں یہ جانتا کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے تو میں اس کی طرف چلا جاتا، شقیق کہتے ہیں کہ میں حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کے حلقہ میں بیٹھا ہوں اور میں نے نہیں سنا کہ کسی نے حضرت ابن مسعود کا رد کیا ہو یا ان کی مذمت کی ہو۔

مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، کتاب اللہ کی ہر سورت کے متعلق مجھے علم ہے وہ کب نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی ہر آیت کے متعلق مجھے علم ہے وہ کب نازل ہوئی اور وہ کس چیز کے متعلق نازل ہوئی، اور اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا ہے اور اونٹوں پر سفر کر کے اس کا پاس جانا ممکن ہوتا تو میں اونٹوں پر سفر کر کے اس کے پاس چلا جاتا۔

مسروق کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے گفتگو کرتے، ابن نمیر کہتے ہیں: ایک دن ہم نے ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود کا ذکر کیا، انہوں نے کہا: تم نے مجھ سے اس شخص کا ذکر کیا ہے کہ میں ان سے اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، ابن ام عبد (حضرت ابن مسعود) سے، آپ نے ابتداء ان سے کی اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور ابو حذیفہ کے آزاد شدہ غلام سالم سے۔

مسروق کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، ہم نے ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود کی ایک روایت بیان کی، انہوں نے کہا: وہ ایسے شخص ہیں کہ میں ایک چیز کے بعد ان سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: چار شخصوں سے قرآن مجید سیکھو، ابن ام عبد سے، آپ نے حضرت ابن مسعود سے ابتداء کی اور ابن ابی کعب سے اور ابو حذیفہ کے آزاد شدہ غلام سالم سے اور معاذ بن جبل سے، زہری نے اپنی روایت میں "یقولہ" کا ذکر نہیں کیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۶۲۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطَيْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابٍ لِلَّهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمَ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنِّي بَلَّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ. البخاری (۵۰۰۲)

۶۲۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَتَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَّرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَدَّابِهِ وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ. البخاری (۳۷۵۸-۳۷۶۰-۳۸۰۶-۳۸۰۸-۴۹۹۹)

۶۲۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَّرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلُ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَدَّابِهِ وَ مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ مِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ حَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ. سابقہ حوالہ (۶۲۸۴)

۶۲۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَ وَكِيعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أَبِي وَ فِي

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، شعبہ کی روایت میں چاروں کی ترتیب میں اختلاف ہے۔

مسروق کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کے سامنے حضرت ابن مسعود کا ذکر کیا، انہوں نے کہا: میں اس شخص سے اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے: چار آدمیوں سے قرآن مجید سیکھو، ابن مسعود سے، سالم سے، جواہر حذیفہ کے آزاد شدہ غلام ہیں، ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، شعبہ نے کہا: آپ نے ان دونوں کے نام سے ابتداء کی، میں یہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس کے نام سے ابتداء کی۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور
انصار کی ایک جماعت کے فضائل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چار شخصوں نے قرآن مجید جمع کیا اور وہ چاروں انصار میں سے تھے، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو زید، قتادہ نے حضرت انس سے پوچھا: ابو زید کون ہیں؟ فرمایا: وہ میرے ایک چچا ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قرآن مجید کس نے جمع کیا تھا؟ کہا: چار شخصوں نے اور چاروں انصار میں سے تھے، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور انصار کے ایک شخص جن کی کنیت ابو زید تھی۔

رَوَايَةُ أَبِي كُرَيْبٍ أَبِي قَبْلٍ مُعَاذٍ. سابقہ حوالہ (۶۲۸۴)

۶۲۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي يَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ الْأَرْبَعَةِ. سابقہ حوالہ (۶۲۸۴)

۶۲۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اسْتَفِرُّوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ. سابقہ حوالہ (۶۲۸۴)

۶۲۸۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهِذَيْنِ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ. سابقہ حوالہ (۶۲۸۴)

۲۳- بَابُ مَنْ فَضَّلَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَ
جَمَاعَةً مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

۶۲۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِي. البخاری (۳۸۱۰) الترمذی (۳۷۹۴)

۶۲۹۱ - حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا زَيْدٍ. البخاری (۵۰۰۳)

۶۲۹۲ - حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي إِبْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ سَمَانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ أَبِي يَبْكِي.

سابقہ حوالہ (۱۸۶۱)

۶۲۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى.

سابقہ حوالہ (۱۸۶۲)

۶۲۹۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بِمَثَلِهِ. سابقہ حوالہ (۱۸۶۲)

۲۴- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ

مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۲۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَلَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ. الترمذی (۳۸۴۸)

۶۲۹۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُو الشَّافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اهْتَزَلَتْ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. البخاری (۳۸۰۳) ابن ماجہ (۱۵۸)

۶۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَجَنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ يَغْنَى سَعْدًا اهْتَزَلَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی سے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن مجید پڑھوں، حضرت ابی نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے، پھر حضرت ابی رونے لگے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن مجید کی یہ سورت پڑھوں: ”لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا“۔ حضرت ابی نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! پھر حضرت ابی رونے لگے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی سے فرمایا اس کے بعد اس کی مثل روایت ہے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

کے فضائل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درآں حالیکہ حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ ان کے سامنے رکھا ہوا تھا کہ ان کی (موت کی) وجہ سے عرش الہی جنبش میں آ گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے عرش الہی جنبش میں آ گیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا درآں حالیکہ ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا: سعد کی موت کی وجہ سے عرش الہی جنبش میں آ گیا۔

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۰۶)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشم کا ایک حلہ ہدیہ کیا گیا، آپ کے اصحاب اس کو چھوتے تھے اور اس کی نرمی پر تعجب کرتے تھے، آپ نے فرمایا: تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بھی زیادہ اچھے اور ملائم تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۶۲۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمُسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَّا دَبِلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاللَّيْنُ. البخاری (۳۸۰۲)

۶۲۹۹ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْبِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِثَوْبٍ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هَذَا أَوْ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۶۲۹۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۶۳۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِالسَّانِدَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ. سابقہ حوالہ (۶۲۹۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشم کا ایک جبہ ہدیہ کیا گیا حالانکہ آپ ریشم پہننے سے منع کرتے تھے، صحابہ کو اس (کی خوب صورتی) سے تعجب ہوا، آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ حسین ہیں۔

۶۳۰۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَبَّةً مِّنْ سُندُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ يَبْدِيهِ إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا.

بخاری (۳۲۴۸-۲۶۱۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اکیدر دومہ الجندل کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک حلہ ہدیہ کیا، پھر اسی کی مثل حدیث ہے، اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ ریشم سے منع فرماتے تھے۔

۶۳۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۱۶)

حضرت ابود جانه سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۲۵ - بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سَمَّاكِ بْنِ خُرْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا: مجھ سے یہ تلوار کون لیتا ہے تو ہر شخص نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہا: میں لیتا ہوں، میں لیتا ہوں، آپ نے فرمایا: اس کا حق ادا کرنے کے ساتھ کون لیتا ہے، پھر سب پیچھے ہٹ گئے، حضرت سماک بن خرشہ ابو دجانہ نے کہا: میں اس کا حق ادا کرنے کے ساتھ لوں گا، پھر حضرت ابو دجانہ نے اس تلوار کو لیا اور اس کے ساتھ مشرکین کی کھوپڑیاں توڑ ڈالیں۔

حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن میرے والد کو لایا گیا درآں حالیکہ ان پر کپڑا ڈھکا ہوا تھا اور ان کو مشلہ کیا گیا تھا (یعنی ان کے اعضاء کاٹ دیے گئے تھے) میں نے ان کی نعش سے کپڑا اٹھانا چاہا تو مجھے میری قوم نے منع کر دیا، میں نے پھر کپڑا اٹھانا چاہا مجھے پھر میری قوم نے منع کر دیا، پھر خود رسول اللہ ﷺ یا آپ کے حکم سے لوگوں نے وہ کپڑا اٹھایا، پھر آپ نے ایک رونے والی یا چلانے والی کی آواز سنی، آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے، آپ نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ ان کا جنازہ اٹھائے جانے تک فرشتے ان پر سایہ کرتے رہیں گے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن میرے والد شہید ہو گئے، میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر رونے لگا، لوگ مجھے منع کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ مجھے منع نہیں کر رہے تھے، حضرت فاطمہ بنت عمرو نے بھی رونا شروع کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رُو یا نہ رُو، جب تک تم ان کا جنازہ نہیں اٹھاؤ گے فرشتے ان پر سایہ کرتے رہیں گے۔

۶۳۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرْشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا أَخْذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخْذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۳)

۲۶- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۶۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ جِئْتُ بِأَبِي مُسَجًى وَقَدْ مُثِلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَمْرٌ بِهِ فَرَفَعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ.

البخاری (۱۲۹۳-۲۸۱۶) السنائی (۱۸۴۱)

۶۳۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ.

البخاری (۱۲۴۴-۴۰۸۰) النسائی (۱۸۴۴)

۶۳۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِیَةِ. البخاری (۱۲۴۴)

۶۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِئْتُ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۰۵۹)

۲۷- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۳۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَعْزَى لَهُ فَأَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبًا فَأَطْلُبُوهُ فَطَلَبَ فِي الْقَتْلِ فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةَ ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدِيهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَحَفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غُسْلًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۶۰۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، ابن جریج کی سند میں فرشتوں کا اور رونے والی کے رونے کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن میرے والد کو لایا گیا درآں حالیکہ ان کی ناک اور کان کٹے ہوئے تھے۔ باقی حدیث حسب سابق ہے۔

حضرت جلیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میں سے کوئی غائب ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں فلاں، فلاں اور فلاں غائب ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی غائب ہے؟ صحابہ نے کہا: ہاں! فلاں، فلاں اور فلاں غائب ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی غائب ہے؟ صحابہ نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: لیکن میں جلیب کو غائب پا رہا ہوں اس کو تلاش کرو انہوں نے ان کو شہداء میں تلاش کیا، تو دیکھا کہ سات آدمیوں کے پہلو میں ان کی نعش پڑی تھی، جن کو حضرت جلیب نے قتل کیا تھا، پھر انہوں نے ان کو شہید کر دیا، نبی ﷺ ان کی نعش کے پاس آئے اور فرمایا: اس نے سات کو قتل کیا، پھر انہوں نے اس کو قتل کر دیا، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، پھر آپ نے ان کی نعش کو اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور ان کو صرف آپ نے ہی اٹھایا تھا۔ پھر ان کی قبر کھودی گئی اور ان کو قبر میں رکھ دیا گیا، راوی نے ان کو غسل دینے کا ذکر نہیں کیا۔

۲۸- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۶۳۰۹ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غَفَارٍ وَكَانُوا يَحْلُونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَآخِي أُنَيْسٌ وَأُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَتَنَا عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَذَّرْتَهُ وَلَا جَمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَنْكِى فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاتَبَا الْكَاهِنَ فَخَبَرَ أُنَيْسًا فَاتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ آحَنِ قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قُلْتُ فَإِنْ تَوَجَّهَ قَالَ اتَّوَجَّهَ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي أُصَلِّي عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَلْقَيْتُ كَاتِبِي خِفَاءً حَتَّى تَعْلُونِي الشَّمْسُ فَقَالَ أُنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَأَكْفِنِي فَاَنْطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَرَأَتْ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدُ الشُّعْرَاءِ قَالَ أُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهْنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشُّعْرِ فَمَا يَلْتَمِمْ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَأَكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَاَنْظَرَ قَالَ فَاتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِي فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِي فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظِيمٍ حَتَّى خَرَزْتُ مَغْشِيًا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنی قوم غفار کے ساتھ تھے وہ لوگ حرمت والے مہینوں کو بھی حلال سمجھتے تھے۔ میں، میرا بھائی انیس اور میری ماں تینوں نکلے اور اپنے ماموں کے پاس ٹھہرے، انہوں نے ہماری بہت عزت اور خاطر مدارت کی، ان کی قوم ہم سے حسد کرنے لگی، انہوں نے ماموں سے کہا: جب تم اپنی بیوی کو چھوڑ کر جاتے ہو تو انیس اس سے بدکاری کرتا ہے، پھر ہمارا ماموں آیا اور اس سے جو کچھ کہا گیا تھا اس نے وہ الزام ہم پر لگایا، میں نے ان سے کہا: تم نے یہ الزام لگا کر اپنے کیے ہوئے احسانات کو بھی مکدر کر دیا، اس کے بعد ہم تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتے، ہم اپنے اونٹوں کے پاس آئے اور ان پر اپنا سامان لاد لیا، ہمارے ماموں نے کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کر دیا، ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ کے سامنے اترے، انیس نے ہمارے اونٹوں اور اتنے ہی اور اونٹوں پر یہ شرط لگائی کہ کس کے اونٹ اچھے ہیں؟ پھر انیس اور وہ شخص کا ہن کے پاس گئے، اس نے انیس کے اونٹوں کو اچھا قرار دیا، انیس ہمارے اونٹ اور اتنے ہی اور اونٹ جیت کر لے آیا، حضرت ابو ذر نے کہا: اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملاقات سے تین سال پہلے نماز پڑھتا تھا، میں نے پوچھا: کس کے لیے؟ انہوں نے کہا: اللہ کے لیے، میں نے پوچھا: کس طرف منہ کرتے تھے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ جس طرف میرا منہ کر دیتا تھا میں عشاء کی نماز پڑھ لیتا تھا حتیٰ کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں اپنے آپ کو چادر کی طرح ڈال دیتا، حتیٰ کہ مجھ پر دھوپ آ جاتی، انیس نے کہا: مجھے مکہ میں کام ہے، تم یہاں رہو، میں جاتا ہوں، انیس مکہ چلے گئے، پھر انہوں نے آنے میں دیر کی، پھر وہ آیا، میں نے پوچھا: تم کیا کرتے رہے تھے؟ اس نے کہا: میری مکہ میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو تمہارے دین پر ہے، وہ کہتا

ہے کہ اللہ نے مجھے رسول بنایا ہے، میں نے پوچھا: اور لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا: لوگ اس کو شاعر، کاہن اور ساحر کہتے تھے! انیس خود بھی ایک شاعر تھا، انیس نے کہا: میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے، اس کا کلام کاہنوں کی طرح نہیں ہے، میں نے اس کے کلام کا شاعروں کے کلام سے بھی موازنہ کیا لیکن کسی شخص کی زبان پر ایسے شعر نہیں آ سکتے، بخدا! وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا: تم یہیں رہو، میں جا کر دیکھتا ہوں، حضرت ابوذر کہتے ہیں: میں مکہ گیا اور اہل مکہ میں سے ایک کمزور شخص کو منتخب کیا، میں نے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جس کے متعلق تم یہ کہتے ہو کہ اس نے اپنا دین بدل لیا ہے، اس نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: یہ صابی (دین بدلنے والا) ہے، پھر تمام اہل وادی ہڈیوں اور ڈھیلوں کے ساتھ مجھ پر پل پڑے، حتیٰ کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، پھر جب مجھے ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں (بہ کثرت خون بہنے کی وجہ سے) سرخ رنگ کا بت ہوں، میں نے زمزم کے پاس آ کر خون دھویا اور پانی پیا، اے بھتیجے! میں وہاں تیس دن رات تک رہا، اس وقت زمزم کے پانی کے سوا میری کوئی اور خوراک نہیں تھی، میں اس قدر موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئیں اور میں نے اپنے جگر میں بھوک کی شدت محسوس نہیں کی، ایک چاندنی رات کو جب اہل مکہ سو گئے، اس وقت بیت اللہ کا کوئی طواف نہیں کر رہا تھا، صرف دو عورتیں ”اسعاف“ اور ”نالکہ“ (بت) کو پکار رہی تھیں، وہ طواف کرتے کرتے میرے پاس آئیں، میں نے کہا: (اسعاف اور نالکہ میں سے) ایک کا دوسرے کے ساتھ نکاح کر دو، یہ سن کر بھی وہ اپنے پکارنے سے باز نہیں آئیں، جب وہ پھر میرے پاس آئیں تو میں نے کہا ”فرج میں لکڑی“، کیونکہ میں اشارہ کنایہ سے بات نہیں کرتا (اس لیے اسعاف اور نالکہ کو سیدھی گالی دی) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلائی ہوئی اور یہ کہتی ہوئی گئیں: کاش! ہمارے لوگوں میں سے اس وقت کوئی ہوتا، راستہ میں ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر ملے، وہ پہاڑی سے اتر رہے تھے، آپ نے

حِينَ ارْتَفَعْتُ كَانَتِي نَصْبًا أَحْمَرُ قَالَ فَاتَيْتُ زَمْزَمَ فَعَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَيْسَتْ يَا أَبْنُ أَخِي ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كِبِدِي سَخْفَةً جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قُمْرَاءَ إِصْحِيَانٍ إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخْتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَأَمْرَانِ مِنْهُمْ تَدْعَوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةً قَالَ فَاتْنَا عَلَى فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْآخَرَى قَالَ فَمَا تَنَاهَيْتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَاتْنَا عَلَى فَقُلْتُ هُنَّ مِثْلُ الْخَشْبَةِ غَيْرِ آبِي لَا أَكْنِي فَاَنْطَلَقْنَا تَوَلَّوْنَا وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَهُنَا أَحَدٌ مِّنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَا بَطَانٍ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتِ الصَّابِيُ بَيْنَ الْكُعْبَةِ وَاسْتَارَهَا قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمَلَّا الْفَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّيْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَاهْوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنْ انْتَمِيتُ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبَتْ أَخَذَ بِيَدِهِ فَقَدْ عَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتَى كُنْتُ هَهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى كِبِدِي سَخْفَةً جُوعٍ قَالَ إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامٌ طَعِمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْذُنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَاَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ رَبِيبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وَجَّهَتْ لِي أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا

فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ وہ کہنے لگیں: ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے، آپ نے پوچھا: اس نے تم سے کیا کہا: انہوں نے کہا: وہ ایسی بات کہتا ہے جس سے منہ بھر جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ آئے، آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ نے اور آپ کے صاحب نے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر نماز پڑھی، جب آپ نے نماز پوری کر لی، حضرت ابوذر کہتے ہیں: تو میں پہلا شخص تھا جس نے اسلام کے طریقہ سے سلام کیا، میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: غفار سے ہوں، آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر انگلیاں اپنی پیشانی پر رکھیں، میں نے دل میں سوچا شاید آپ کو میرا غفار سے ہونا نا پسند ہوا ہے، میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کے لیے بڑھا، آپ کے صاحب نے مجھے روکا جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا، پھر آپ نے اپنا سراٹھایا اور فرمایا: تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے کہا: مجھے یہاں پر تیس دن رات ہو گئے، فرمایا: تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے کہا: زمزم کے پانی کے سوا میرا اور کوئی طعام نہیں ہے، میں اس قدر موٹا ہو گیا ہوں کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئی ہیں اور میرے جگر میں بھوک کی کمزوری نہیں ہے، آپ نے فرمایا: زمزم کا پانی برکت والا ہے، یہ پیٹ بھرنے والا کھانا ہے، حضرت ابوبکر نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کو آج رات میں کھانا کھلاؤں، پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، حضرت ابوبکر نے دروازہ کھولا اور اس میں سے ہمارے لیے طائف کی کشمش نکالی، یہ مکہ میں پہلا طعام تھا، جس کو میں نے کھایا، پھر میں نے بچا دیا جو بچا دیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: مجھے کھجوروں والی ایک زمین دکھائی گئی ہے، میرا خیال ہے کہ وہ یثرب (مدینہ) ہی ہے، کیا تم اپنی قوم کو میری طرف سے (دین اسلام کا) پیغام پہنچاؤ گے؟ شاید اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ان کو نفع دے اور تمہیں اجر و ثواب عطا فرمائے، پھر میں انیس کے پاس پہنچا،

يُثْرِبَ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَجُزِكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَتَيْتُ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمْنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غَفَارًا فَأَسْلَمَ نَصْفُهُمْ وَكَانَ يَوْمُهُمْ أَيُّمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدُهُمْ وَقَالَ نَصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَأَسْلَمَ نَصْفُهُمْ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَتُنَا نُسَلِّمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَاسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۹۴۲)

اس نے پوچھا: تم کیا کرتے رہے؟ میں نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اہل (رسول اللہ ﷺ) کی تصدیق کر دی ہے اس نے کہا: مجھے بھی تمہارے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی مسلمان ہو چکا ہوں اور تصدیق کر چکا ہوں پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے اس نے کہا: مجھے بھی تمہارے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لاتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں ہم نے اونٹوں پر اپنا سامان لادا اور اپنی قوم بنو غفار کے پاس پہنچے ان میں سے آدھے لوگ مسلمان ہو گئے ان لوگوں کا سردار امام ایماء بن رخصۃ الغفاری تھا باقی آدھے لوگوں نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو باقی آدھے بھی مسلمان ہو گئے پھر قبیلہ اسلم کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم بھی اپنے بھائیوں کی طرح اسلام قبول کرتے ہیں پھر وہ بھی مسلمان ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں اس قول کے بعد ”تم ٹھہرو حتیٰ کہ میں جا کر انہیں دیکھ آؤں“ یہ اضافہ ہے: انیس نے کہا: اچھا جاؤ لیکن اہل مکہ سے بچے رہنا وہ اس شخص کے دشمن ہیں اور اس سے اپنا منہ بناتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے نبی ﷺ کی بعثت سے دو سال پہلے نماز پڑھی ہے میں نے کہا: تم کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: جس طرف بھی اللہ تعالیٰ میرا منہ کر دیتا تھا اس کے بعد سلیمان بن مغیرہ کی حدیث کی طرح روایت ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ وہ دونوں ایک کا ہن کے پاس گئے اور ان کا بھائی انیس اس کی مدح کرتا رہا حتیٰ کہ اس پر غالب آ گیا ہم نے اس کے اونٹ لے کر اپنے اونٹوں کے ساتھ ملا لیے اس حدیث میں یہ

۶۳۱۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا التَّضَرُّ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَأَكْفَيْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَدَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَفَعُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۹۴۳)

۶۳۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ أَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ كُنْتُ تَوَجَّهْتُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ وَافْتَضَّ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَّا فَرَأَى إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْكُفَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنِيسٌ يَمْدَحُهُ حَتَّى غَلَبَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا إِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى

بھی ہے کہ پھر نبی ﷺ آئے آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر میں آپ کے پاس گیا میں پہلا شخص تھا جس نے آپ کو اسلام کے طریقہ سے سلام کیا میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وعلیک السلام تم کون ہو؟ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے: تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے کہا: پندرہ دن سے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت ابو بکر نے کہا: آج رات مجھے اس کی مہمان نوازی کرنے دیجئے۔

رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ مُنْذُ كَمْ أَنْتَ هَهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحَقْنِي بِضِيَا فِيهِ اللَّيْلَةَ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۱۹۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں نبی ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: اس وادی میں جاؤ اور وہاں جا کر میری خاطر اس شخص کے متعلق معلومات حاصل کرو جو یہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں ان کا قول سنو اور پھر میرے پاس آؤ وہ چلے گئے حتیٰ کہ مکہ آئے انہوں نے حضور کا قول سنا پھر ابوذر کے پاس آئے انہوں نے کہا: میں نے حضور کو دیکھا ہے: وہ لوگوں کو مکارم اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور ان کا کلام ایسا ہے جو شعر نہیں ہے میں نے کہا: تم نے میرے ارادے کے مطابق کام نہیں کیا پھر حضرت ابوذر نے زاد راہ لیا اور پانی کا ایک مشکیزہ لیا اور مکہ آئے وہ مسجد میں گئے اور نبی ﷺ کو تلاش کیا وہ حضور کو پہچانتے نہیں تھے اور آپ کے متعلق سوال کرنے کو ناپسند کرتے تھے حتیٰ کہ رات ہو گئی اور وہ لیٹ گئے حضرت علی نے ان کو دیکھا: اور یہ خیال کیا کہ وہ کوئی مسافر ہیں وہ ان کو دیکھ کر ان کے ساتھ گئے اور کسی نے دوسرے سے کوئی بات نہیں کی حتیٰ کہ صبح ہو گئی پھر حضرت ابوذر نے اپنی مشک اٹھائی اور اپنا زاد راہ لے کر مسجد گئے وہ سارا دن وہاں رہے اور نبی ﷺ کو نہیں دیکھ سکے حتیٰ کہ شام ہو گئی اور وہ پھر اپنے سونے کی جگہ آ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور کہنے لگے: ابھی تک اس شخص کو اپنے ٹھکانے کا پتا نہیں چلا پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے اور کسی نے ایک دوسرے سے کوئی سوال نہیں کیا حتیٰ

۶۳۱۲ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَزْرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ (وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ) قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعُثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ أَرْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَأَعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ انْتَبِهِ فَاَنْطَلَقَ الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْمَعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا شَفِيتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَاتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكِرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَذْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاصْطَبَحَ فَرَأَاهُ عَلَى فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَبَعَهُ فَلَمَّ يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجِعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَنْ لِّلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلَيْهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَرَمِيشًا فَالْتَرُشِدَتُنِي فَعَلْتُ فَفَعَلْتُ فَآخْبِرْهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي

فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَمَا نَتَى أُرِيقُ
 الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ
 فَاَنْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ
 فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِرْجِعْ
 إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى
 الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
 مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضْرَبُوهُ حَتَّى اضْجَعُوهُ
 فَاتَى الْعَبَّاسُ فَكَتَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ
 مِنْ غَفَّارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تَجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَانْقَذَهُ
 مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَثَارُوا إِلَيْهِ فَضْرَبُوهُ فَكَتَبَ
 عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَانْقَذَهُ. البخاری (۳۵۲۲-۳۸۶۱)

کہ تیسرا دن بھی اسی طرح گزر گیا، حضرت علی نے انہیں اٹھایا اور کہا: تم مجھے کیوں نہیں بتاتے کہ تم اس شہر میں کس کام سے آئے ہو؟ حضرت ابوذر نے کہا: اگر تم مجھ سے پکا وعدہ کرو کہ تم میری رہنمائی کرو گے تو میں تم کو بتا دیتا ہوں، حضرت علی نے وعدہ کیا، حضرت ابوذر نے اپنا مدعا بیان کیا، حضرت علی نے کہا: وہ سچے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ ہیں، جب صبح ہو تو تم میرے ساتھ چلنا، اگر میں نے تمہارے لیے کوئی خطرہ دیکھا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا، جیسے کوئی پانی بہاتا ہے، اگر میں چلتا رہوں تو تم بھی میرے ساتھ چلنا، حتیٰ کہ جہاں میں داخل ہوں تم بھی وہاں آ جانا، حضرت ابوذر حضرت علی کے پیچھے پیچھے چلتے رہے، حتیٰ کہ حضرت علی نبی ﷺ کے پاس گئے اور حضرت ابوذر بھی ساتھ گئے، حضرت ابوذر نے نبی ﷺ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ اسلام لے آئے، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنی قوم کے پاس واپس جاؤ اور انہیں دین کی تبلیغ کرو، حتیٰ کہ تمہارے پاس میرا حکم آئے، حضرت ابوذر نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے میں مکہ والوں کے سامنے اپنے اسلام کا اعلان کروں گا، حضرت ابوذر وہاں سے نکلے اور مسجد میں آئے اور باواز بلند کہا: اشہد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله پھر قوم ان پر ٹوٹ پڑی اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا، پھر حضرت عباس آئے اور ان پر جھک گئے اور کہا: تم پر افسوس ہے، کیا تم نہیں جانتے کہ یہ شخص قبیلہ غفار سے ہے؟ اور شام سے تمہاری تجارت کا راستہ ان کے پاس سے گزرتا ہے، پھر حضرت ابوذر کو ان سے چھڑا لیا، دوسرے روز پھر حضرت ابوذر نے اپنے اسلام کا اعلان کیا، لوگ پھر ان کو مارنے کے لیے ٹوٹ پڑے، پھر حضرت عباس ان پر جھکے اور ان کو چھڑا لیا۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 کے فضائل

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۲۹- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۳۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ

جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

اللّٰهُ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا حَجَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتِي إِلَّا ضَحِكًا. البخاری (۳۰۳۵-۳۸۲۲-۶۰۸۹) الترمذی (۳۸۲۰-۳۸۲۱) ابن ماجہ (۱۵۹)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے، ابن جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، نبی ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور دعا کی: اے اللہ! اس کو گھوڑے پر قائم رکھ اور اس کو ہادی اور مہدی کر دے۔

۶۳۱۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابُوُ اسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكُوتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا.

بخاری (۶۰۹۰)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مکان تھا جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور اس کو کعبہ یمانیہ یا کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کی فکر سے راحت دلاؤ گے؟ سو میں قبیلہ حمس کے ڈیڑھ سو لوگوں کے ساتھ اس کی جانب روانہ ہوا اور اس بت خانہ کو توڑ دیا اور جو لوگ وہاں پائے گئے ان سب کو قتل کر دیا، پھر میں نے آکر آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے ہمارے اور قبیلہ حمس کے لیے دعا کی۔

۶۳۱۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخُلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخُلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَانَا وَلَا أَحْمَسَ.

بخاری (۳۰۲۰-۳۰۷۶-۳۸۲۳-۴۳۵۵-۴۳۵۶)

۴۳۵۷-۶۳۳۳) ابوداؤد (۲۷۷۲)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے خثعم کے بت خانہ سے راحت نہیں دو گے جس کو کعبہ یمانیہ بھی کہتے ہیں؟ حضرت جریر کہتے ہیں کہ پھر میں ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ روانہ ہوا، میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے میرے سینہ پر اپنا مبارک ہاتھ مارا، اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو (گھوڑے پر) ثابت رکھ اور

۶۳۱۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَرِيرُ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخُلَصَةِ بَيْتٍ لَخَنَعَمَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةِ قَالَ فَنَفَرْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ

اس کو ہادی اور مہدی بنا، حضرت جریر کہتے ہیں کہ پھر وہ روانہ ہوئے اور اس بت خانہ کو جلادیا، پھر حضرت جریر نے ابورطاة کی کنیت والے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس خوشخبری دینے کے لیے روانہ کیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ ہم ذوالخلصہ کے بت خانہ کو ایک خارش زدہ اونٹ کی طرح چھوڑ کر آپ کے پاس آئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ دعا کی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، دوسری سند میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت جریر نے نبی ﷺ کے پاس جس شخص کو خوشخبری کے لیے روانہ کیا تھا اس کا نام ابورطاة حصین بن ربیعہ تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے، میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ جب آپ آئے تو آپ نے پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ صحابہ نے کہا: ایک روایت میں ہے، میں نے کہا: ابن عباس نے، آپ نے دعا دی: اے اللہ! اس کو دین میں سمجھ عطا فرما۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں استبرق (ریشم) کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت میں جس جگہ بھی جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا اڑ کر

ہادیًا مہدیًا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ مَتَا فَاتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرْكُنَا هَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرَجَلِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. سابقہ حوالہ (۶۳۱۵)

۶۳۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ (يَعْنِي الْفَزَارِيَّ) ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بِشِيرٍ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ. سابقہ حوالہ (۶۳۱۵)

۳۰- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۶۳۱۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَرْزٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللَّهُمَّ فَقَّهْهُ. البخاری (۱۴۳)

۳۱- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۶۳۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَنَكِيُّ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

اس جگہ آ جاتا ہے، میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا، حضرت حفصہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: میرا گمان ہے کہ عبد اللہ (ابن عمر) نیک آدمی ہے۔

عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةً اسْتَبْرَقِي وَلَيْسَ مَكَانُ ارِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُ حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرَأَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا.

بخاری (۱۱۵۶-۱۱۵۷-۷۰۱۵-۷۰۱۶) الترمذی (۳۸۲۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں جو شخص بھی کوئی خواب دیکھتا وہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرتا، میری بھی یہ تمنا تھی کہ میں کوئی خواب دیکھوں اور اس کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں، میں ایک مجرد (کنوارا) نوجوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد میں سویا کرتا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھ کو پکڑ کر جہنم کی طرف لے گئے میں نے دیکھا کہ دوزخ کنویں کی طرح گہری ہے اور کنویں کی طرح اس پر دو کڑیاں رکھی ہیں اور دوزخ میں کچھ لوگ تھے جن کو میں نے پہچان لیا، میں کہنے لگا: میں دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، میں دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، میں دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر ان سے ایک اور فرشتہ ملا اور مجھ سے کہا: تم کو (اس سے) کوئی اندیشہ نہیں ہے، میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب بیان کیا، حضرت حفصہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ خوب آدمی ہے، کاش! یہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا، سالم کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں رات کو مسجد میں سوتا تھا (اس وقت) میری شادی نہیں ہوئی تھی، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مجھے ایک کنویں کی طرف لے جایا گیا ہے۔ اس کے بعد نبی ﷺ کا وہ ارشاد ہے جو اس سے پہلی روایت میں بیان کیا گیا ہے۔

۶۳۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ (وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ) قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًا عَزَبًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَ يَأْخُذُنِي فَذَهَبَ بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَةٌ كَطَيِّ الْبُسْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيْ الْبُسْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدَّعَرَتْهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تَرَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نِعَمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا.

بخاری (۱۱۲۱-۱۱۲۲-۳۷۳۸-۳۷۳۹-۳۷۴۰)

۳۷۴۱-۷۰۲۸-۷۰۲۹-۷۰۳۰-۷۰۳۱) ابن ماجہ (۳۹۱۹)

۶۳۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا أُنْطَلِقُ بِنِي إِلَى بَيْتٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

سابقہ حوالہ (۶۳۲۰)

۳۲- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ أَدْعَى اللَّهَ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ.

البخاری (۶۳۷۸-۶۳۷۹) الترمذی (۳۸۲۹)

۶۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

البخاری (۶۳۳۴-۶۳۸۰-۶۳۸۱)

۶۳۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ. سابقه حوالہ (۶۳۲۲)

۶۳۲۵ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُوَيْدُكَ أَدْعَى اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي أَحْسَنِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ. سابقه حوالہ (۱۴۹۹)

۶۳۲۶ - حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اسْحَقُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ جَاءَتْ بَنِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَرَزْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّئَنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَنَسُ ابْنِي أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ أَنَسُ فَوَ اللَّهُ إِنْ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنْ وَلَدِي وَوَلَدُ وَلَدِي لَيَتَعَادُونَ عَلَيَّ نَحْوَ الْمِائَةِ يَوْمًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے آپ اس کے لیے دعا کیجئے، آپ نے کہا: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور اس کو جو کچھ دیا ہے اس میں برکت دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، پھر حسب سابق حدیث ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، اس وقت گھر میں صرف میں، میری والدہ اور میری خالہ ام حرام تھیں، میری والدہ نے کہا: یا رسول اللہ! انس آپ کا چھوٹا خادم ہے، اس کے حق میں اللہ سے دعا کیجئے، آپ نے میرے لیے ہر خیر کی دعا کی، آپ نے میرے لیے جو دعا کی اس کے اخیر میں کہا: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور اس میں اس کو برکت دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گئیں، انہوں نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر آدھے دوپٹے کی میری چادر بنا دی، میری والدہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ انس میرا بیٹا ہے، میں آپ کی خدمت کے لیے اس کو آپ کے پاس لائی ہوں، آپ اس کے حق میں اللہ سے دعا کیجئے، آپ نے کہا: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر، حضرت انس نے کہا: بہ خدا! میرا مال بہت زیادہ

ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد سو کے لگ بھگ ہیں۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ گزرے میری والدہ ام سلیم نے آپ کی آواز
سنی انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا
ہوں یہ چھوٹا انس ہے اس کے لیے دعا فرمائیے پھر رسول اللہ
ﷺ نے میرے لیے تین دعائیں کیں جن میں سے دو کی
قبولیت کو میں نے دنیا میں دیکھ لیا اور تیسری کی قبولیت کے
متعلق میں آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا
تھا آپ نے ہمیں سلام کیا اور مجھ کسی کام کے لیے بھیج دیا سو
مجھے اپنی والدہ نے پاس جانے میں دیر ہو گئی جب میں پہنچا تو
والدہ نے پوچھا: تم کو کس وجہ سے دیر ہوئی؟ میں نے کہا: مجھے
رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے بھیجا تھا میری والدہ نے
پوچھا: وہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا: وہ ایک راز ہے میری والدہ
نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کا راز کسی پر افشاء نہ کرنا حضرت
انس نے کہا: اے ثابت! اگر میں وہ راز کسی کو بتاتا تو تم کو بتایا۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک راز کی بات کی میں نے اب
تک وہ راز کسی کو نہیں بتایا میری والدہ حضرت ام سلیم نے اس
کے متعلق پوچھا تھا میں نے ان کو بھی نہیں بتایا۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ
کہتے تھے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام کے علاوہ میں نے زمین پر
چلنے والے کسی زندہ شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں
سنا کہ وہ جنتی ہے۔

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۸۹)

۶۳۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ (يَعْنِي ابْنَ
سُلَيْمَانَ) عَنِ الْجَعْفَرِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُ أُمَّتِي أُمَّ سُلَيْمٍ
صَوْتَهُ فَقَالَتْ يَا بَنِي وَامْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنِيسُ قَدْ عَارِلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَيْنِ فِي
الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ. الترمذی (۳۸۲۷)

۶۳۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي إِلَى
حَاجَةٍ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمَّتِي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ
قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ
أَنَّهَا سَرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسَرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا قَالَ
أَنَسُ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۳۶۴)

۶۳۲۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ ابْنُ
الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَسْرَأَ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ سَرًّا فَمَا
أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا
أَخْبَرْتُهَا بِهِ. البخاری (۶۲۸۹)

۳۳- بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۳۳۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ
عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

البخاری (۳۸۱۲)

۶۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرُ مَنْ خُشِيعَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأَحَدِيكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتُهَا وَغَشَبُهَا وَخُضْرَتُهَا وَوَسَطَ الرَّوْضَةِ عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ اسْفَلَهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي أَرَقَهُ فَقُلْتُ لَهُ لَا اسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مُنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمُنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بَشَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعُمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدْ اسْتَيْقِظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ.

(بخاری (۳۸۱۳-۷۰۱۰-۷۰۱۴)

قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے کچھ لوگوں کی مجلس میں تھا، جن میں نبی ﷺ کے بعض صحابہ بھی تھے اس وقت ایک شخص آیا جس کے چہرے پر خدا خونی کا اثر تھا، مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: یہ شخص اہل جنت میں سے ہے یہ شخص اہل جنت میں سے ہے اس آدمی نے اختصار سے دو رکعت نماز پڑھی، پھر اٹھ کر چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے پیچھے گیا، حتیٰ کہ وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہو گیا، میں بھی داخل ہوا، پھر ہم باتیں کرنے لگے، جب وہ کچھ مانوس ہو گیا تو میں نے کہا: جب آپ اس سے پہلے مسجد میں آئے تھے تو آپ کے متعلق ایک شخص نے اس اس طرح کہا تھا، اس نے کہا: سبحان اللہ! کسی شخص کو یہ سزاوار نہیں ہے کہ وہ بغیر علم کے کوئی بات کہے اور میں تمہیں اس کا سبب ابھی بتاتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک خواب دیکھا، میں نے آپ کے سامنے وہ خواب بیان کیا، میں نے اپنے آپ کو باغ میں دیکھا جو بہت وسیع پھل دار اور بہت سرسبز تھا، باغ کے وسط میں لوہے کا ستون تھا جو نیچے سے زمین کے اندر تھا اور اس کا اوپر کا حصہ آسمان میں تھا اس کے اوپر کی جانب ایک حلقہ تھا مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھو، میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک منصف آیا، ابن عون نے کہا: منصف خادم کو کہتے ہیں اس نے میرے پیچھے سے کپڑے اٹھائے اور اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا، پھر میں اس پر چڑھا حتیٰ کہ میں ستون کے اوپر کی جانب پہنچ گیا، پھر میں نے اس حلقہ کو پکڑ لیا، مجھ سے کہا گیا: اس کو پکڑے رہو، پھر میں بیدار ہوا درآں حالیکہ وہ حلقہ اس وقت بھی میرے ہاتھ میں تھا، میں نے نبی ﷺ کے سامنے وہ خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا: وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ عروہ و ثقی ہے اور تم تاحیات اسلام پر قائم رہو گے، وہ شخص حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جماعت میں بیٹھا تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر بھی

۶۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ

تھے اتنے میں حضرت عبد اللہ بن سلام وہاں سے گزرے لوگوں نے کہا: یہ شخص اہل جنت سے ہے میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا: آپ کے متعلق لوگ اس طرح کہہ رہے تھے انہوں نے کہا: سبحان اللہ! انہیں بغیر علم کے ایسی بات نہیں کہنی چاہیے میں نے خواب میں دیکھا کہ سرسبز باغ میں ایک ستون رکھا گیا ہے اس ستون کی چوٹی پر ایک حلقہ ہے اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا ہے مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھو میں اس پر چڑھا حتیٰ کہ میں نے اس حلقہ کو پکڑ لیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے وہ خواب بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ اس حال میں فوت ہوگا کہ اس نے عروہ و ثقیل پکڑا ہوا ہوگا۔

خرشہ بن خربان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اس میں ایک حسین و جمیل بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا وہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے وہ لوگوں سے بہت اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ چلے گئے تو لوگوں نے کہا: جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھ کو خوش ہونا چاہتا ہو وہ اس آدمی کو دیکھ لے میں نے دل میں کہا: میں ضرور اس شخص کا پیچھا کروں گا اور اس کا ٹھکانا معلوم کروں گا پھر میں ان کے پیچھے چل پڑا وہ چلتے رہے حتیٰ کہ شہر سے باہر نکلنے کے قریب ہو گئے پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے میں نے ان سے آنے کی اجازت طلب کی انہوں نے اجازت دے دی انہوں نے کہا: اے بھتیجے! کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں سے یہ سنا ہے کہ جس شخص کو کوئی جنتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو اسے اس شخص کو دیکھنا چاہیے تو مجھے آپ کے ساتھ رہنا اچھا معلوم ہوا انہوں نے فرمایا: اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اہل جنت کون ہیں؟ اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ کس وجہ سے ایسا کہتے ہیں جس وقت میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس ایک شخص آیا اور مجھ سے کہا: اٹھو! پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا میں نے بائیں جانب ایک راستہ دیکھا میں اس میں جانے لگا اس نے کہا: اس طرف نہ جاؤ یہ کفار کے راستے ہیں

مَحْمَدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَانَ عُمُودًا وَوُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مَنْصَفٌ وَالْمَنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقُهُ فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى. سابقہ حوالہ (۶۳۳۱)

۶۳۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلَقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تَبْعَنَّهُ فَلَا عِلْمَنَ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَأَنْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَّتْكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاحِدَتِكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذَا تَأَنَّى رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَآخِذْ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَآخَذْتُ لِأَخِذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَإِذَا جَوَادُ مِنْهُجٍ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَهُنَا فَآتَى بَنِي جَبَلًا فَقَالَ لِي أَصْعَدُ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْتِنَى قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ

ذَلِكَ مَرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بَنِي عُمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَاسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلَقَةٌ فَقَالَ لِي أَصْعَدُ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هَذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَآخِذْ بِيَدِي فَرَجَلْ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلَقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعُمُودَ فَخَرَّ قَالَ فَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلَقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطَّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطَّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعُمُودُ فَهُوَ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ. ابن ماجه (۳۹۲۰)

پھر دائیں جانب ایک راستہ ملا، اس نے کہا: اس طرف چلے جاؤ، پھر ایک پہاڑ آیا، اس نے کہا: اس پر چڑھو، میں اس پر چڑھنے لگا تو میں سرین کے بل گر پڑا، میں نے بار بار چڑھنا چاہا اور ہر بار گرا، پھر وہ شخص مجھے لے کر چلا، حتیٰ کہ ایک ستون آیا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور اس کا نچلا حصہ زمین میں تھا اور اس کی چوٹی پر ایک حلقہ تھا، اس نے مجھ سے کہا: اس کے اوپر چڑھو، میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھوں؟ اس کی چوٹی تو آسمان میں ہے، پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر چڑھا دیا، پھر میں نے دیکھا کہ میں اس حلقہ کو پکڑے ہوئے تھا، پھر اس نے اس ستون پر ضرب لگائی جس سے وہ گر پڑا اور میں حلقے سے متعلق رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پھر میں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر یہ خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا: تم نے بائیں طرف جو راستے دیکھے وہ اصحاب شمال کے راستے ہیں اور دائیں طرف جو راستے دیکھے وہ اصحاب یمن کے راستے ہیں اور جو پہاڑ دیکھا وہ شہداء کا مقام ہے جس کو تم نہیں پاسکو گے (یعنی شہادت کی موت نہیں مرو گے) اور جو ستون دیکھا وہ اسلام ہے اور جو حلقہ دیکھا وہ عروہ اسلام ہے اور تم مرتے دم تک اس کو تھامے رہو گے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے درآں حالیکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے، حضرت عمر نے گھور کر ان کی طرف دیکھا، حضرت حسان نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے افضل شخص موجود تھے، پھر انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کی طرف مڑ کر کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میری طرف سے جواب دو اے اللہ! اس کی روح القدس سے تائید فرما۔ انہوں

۳۴- بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۳۳۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانٍ وَهُوَ يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدْكَ اللَّهُ أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَحِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ آيِدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ.

البخاری (۴۵۳-۳۲۱۲-۶۱۵۲) ابوداؤد (۵۰۱۳-۵۰۱۴)

نے کہا: ہاں۔

ابن مسیب کہتے ہیں کہ ایک حلقہ میں حضرت ابو ہریرہ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت حسان نے ان سے کہا: اے ابو ہریرہ! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے اس کے بعد حسب سابق ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ گواہی طلب کی میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دو اے اللہ! اس کی روح القدس کی طرف سے تائید فرما؟ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: ہاں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان (کافروں) کی ہجو کرو اور جبرائیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بہت کچھ کہا تھا (یعنی تہمت لگانے والوں کے ساتھ شامل تھے) میں نے ان کو برا کہا، حضرت عائشہ نے فرمایا: اے بھتیجے! اس کو چھوڑ دو، کیونکہ وہ رسول اللہ کی طرف سے کافروں کو جواب دیتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۳۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَانَ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۶۳۳۴)

۶۳۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهَدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَا حَسَانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ آيِدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ.

سابقہ حوالہ (۶۳۳۴)

۶۳۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ (وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ) قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ أَهْجُهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ.

البخاری (۶۱۵۳-۳۲۱۳-۴۱۲۳-۴۱۲۴)

۶۳۳۸ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۶۳۳۷)

۶۳۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَرَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَبَّهَتْ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۶۸۳۴)

۶۳۴۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. البخاری (۶۱۵۰-۳۵۳۱-۴۱۴۵)

مسروق کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ کے پاس گیا، درآں حالیکہ ان کے پاس حضرت حسان بیٹھے ہوئے ان کو اپنے اشعار سنارہے تھے انہوں نے کہا: ۔

وہ پاکیزہ عقل مند ہیں، ان پر کسی عیب کی تہمت نہیں ہے، وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)

حضرت عائشہ نے ان سے (تفتنا) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے، مسروق نے کہا: آپ ان کو اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اور جس نے ان میں سے اس (بہتان) میں سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے“۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: اندھے ہونے سے زیادہ اور کون سا بڑا عذاب ہوگا؟ حسان تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کو جواب دیتے تھے یا ان کی ہجو کرتے تھے۔

اسی سند کے ساتھ روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دیتے تھے اس روایت میں ”حصان رزان“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ابوسفیان کی ہجو کرنے کی اجازت دیجیے آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ میری جو قربت ہے اس کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو کرامت دی ہے میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بل نکال لیا جاتا ہے، پھر حضرت حسان نے یہ قصیدہ کہا:

آل ہاشم کی بزرگی کی کوہان
بنت مخزوم کی اولاد ہے اور تیرا باپ تو غلام تھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت

۶۳۴۱ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا. يُشِيبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ: حَصَانُ رَزَانٌ مَا تَزَنُّ بِرِيَّةٍ وَتَصْبِحُ غَرُثِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكَتَكَ لَسْتُ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِينَنَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ فَإِنَّ عَذَابَ أَشَدَّ مِنَ الْعَمَلِ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يَهَا جِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. البخاری (۴۱۶-۴۷۵۵-۴۷۵۶)

۶۳۴۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانُ رَزَانٌ. سابقہ حوالہ (۶۳۴۱)

۶۳۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا سُلْتَكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ حَسَانُ: ۔

وَإِنْ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُو بِنْتٍ مَخْزُومٍ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتُهُ هَذِهِ. مسلم تہذہ الاشرف (۱۷۲۹۹)

۶۳۴۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ حَدَّثَنَا

حسان بن ثابت نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا اور خمیر کی بجائے عجمین کا ذکر کیا۔

هَشَامُ بْنُ عَمْرٍوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْحَمِيرِ الْعَجِينِ.

(بخاری (۶۱۴۵-۳۵۳۱-۶۱۵۰))

۶۳۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدَّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالتَّبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ أَهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرِضْ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ أَنْ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنبِهِ ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا فَرِيَّتَهُمْ بِلِسَانِي فَرَى الْأَدِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا سَلَّتْكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانٍ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَا فَحَتَّ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَقِي وَاشْتَفَى قَالَ حَسَّانُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان پر اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے، پھر آپ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک کی طرف پیغام بھیجا، پھر حسان بن ثابت کی طرف پیغام بھیجا، جب حضرت حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: اب وقت آ گیا ہے آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے، پھر کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں ان کو اپنی زبان سے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، کیونکہ ابو بکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے، تاکہ ابو بکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں، حضرت حسان حضرت ابو بکر کے پاس گئے، پھر لوٹ آئے اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کا نسب الگ کر دیا گیا ہے، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک تم اللہ اور رسول کی طرف سے جواب دیتے رہتے ہو روح القدس تمہاری تائید کرتا رہتا ہے، نیز حضرت عائشہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، حسان نے کفار قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفاء دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور کفار کے دلوں کو بیمار کر دیا، حضرت حسان کے وہ اشعار یہ ہیں:

- (۱) هَجَوْتُ مُحَمَّداً فَاجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
- (۲) هَجَوْتُ مُحَمَّداً بَرًّا حَنِيفًا
رَسُولَ اللَّهِ شِمِيئَهُ الْوَفَاءُ
- (۳) فَإِنَّ ابْنِي وَالِدَتِي وَعِزِّي
لِعِزِّ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ
- (۴) ثَكَلْتُ بَنِيَّ إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّفْعَ مِنْ كَنَفِي كَدَاءُ
- (۵) يُكَارِيَنَّ الْأَعِنَّةَ مُضْعِدَاتٍ
عَلَى اكْتِافِهَا الْأَسْلُ الْظَمَاءُ
- (۶) تَظَلُّ حَيَاذُنَا مَتَمَطِّراتٍ
تُلَظِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
- (۷) فَإِنْ أَعْرَضْتُمْوَا عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
- (۸) وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِصِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ
- (۹) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ
- (۱۰) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْأَنْصَارُ عُرَضَتْهَا الْإِلْقَاءُ
- (۱۱) يَلَاقِي كُلَّ يَوْمٍ مِنْ مَعِدٍ
سَبَابُ أَوْ قِتَالٍ أَوْ هِجَاءُ
- (۱۲) فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحْهُ وَيَنْصُرْهُ سَوَاءٌ
- (۱۳) وَجَبَرِي نَلَّ رَسُولُ اللَّهِ فِينَا
وَرُوحُ الْقُدْسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

مسلم تحفة الاشراف (۱۷۷۴۴)

۳۵- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے حضور کی طرف سے
جواب دیا اور اس کی اصل جزاء اللہ ہی کے پاس ہے۔
تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی جو نیک اور ادیان باطلہ سے
اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ کے رسول ہیں اور ان کی
خصلت وفا کرنا ہے۔

بلاشبہ میرے ماں باپ اور میری عزت، تم سے محمد
ﷺ کی عزت بچانے کے لیے قربان ہے۔
میں خود پر گریہ کروں (یعنی مرجاؤں) اگر تم گھوڑوں کو
مقام کدائ کی طرف گرداڑاتے نہ دیکھو۔
وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے ہیں ان کے کندھوں
پر پیا سے نیزے ہیں۔

ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور ان کی
تھو تھنیوں کو عورتیں دوپٹوں سے صاف کریں گی۔
اگر تم ہم سے روگردانی کرو تو ہم عمرہ کر لیں گے پردہ اٹھ
جائے گا اور فتح حاصل ہو جائے گی۔
ورنہ اس دن کا انتظار کرو گے جس دن اللہ تعالیٰ جس کو
چاہے گا عزت دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ایک بندہ کو رسول بنایا ہے
جو حق کہتا ہے اور اس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ایک لشکر بنایا ہے جو انصار
ہیں اور ان کا مقصد صرف دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔
وہ لشکر ہر روز مذمت، جنگ یا ہجو کرنے کے لیے تیار
ہے۔

پس تم میں سے جو شخص رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے
تعریف کرے یا آپ کی مدد کرے سب برابر ہے۔
ہم میں اللہ کے رسول جبرائیل موجود ہیں، وہ روح
القدس ہیں جن کا کوئی کفو نہیں ہے۔

الدُّوسِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کے فضائل

۶۳۴۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ
الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ يَزِيدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُوا أُمَّيَ إِلَى
الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاسْمَعْتَنِي فِي
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا
أَبْكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُوا أُمَّيَ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاسْمَعْتَنِي فَبَكَتْ مَا
أَكْرَهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ ابْنِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ ابْنِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ
نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصَرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ
مُجَافٌ فَسَمِعْتُ أُمَّيَ خَشَفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَأَعْتَسَلْتُ
وَلَبَسْتُ ذِرْعَهَا وَعَجَلْتُ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ
قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَاتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَجِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ
قَدْ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ ابْنِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ
اللَّهُ وَأَنْشَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغِ
اللَّهُ أَنْ يَحْبِبَنِي أَنَا وَأُمَّيَ إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْبِبَهُمْ
إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَبْدَكَ هَذَا
يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ
الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خَلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي.

مسلم تحفة الاشراف (۱۴۸۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں، میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے ان کو دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی بات کہی جو مجھ کو ناگوار گزری، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے اس کو دعوت دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسا کلمہ کہا جو مجھے ناگوار گزرا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے“۔ میں رسول اللہ ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے روانہ ہوا، جب گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دروازہ بند تھا، ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی، اس نے کہا: اے ابو ہریرہ! اپنی جگہ ٹھہرو، پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، میری ماں نے غسل کیا اور قمیص پہنی اور جلدی میں بغیر دوپٹہ کے باہر آئیں، پھر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر میں خوشی سے روتا ہوا حضور کے پاس گیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، اللہ نے آپ کی دعا قبول کر لی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور کلمہ خیر فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری اور میری ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اپنے اس بندے (حضور کی مراد ابو ہریرہ تھی) اور اس کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں پیدا کر دے اور مومنوں کی محبت ان کے دل میں ڈال دے، پھر ایسا کوئی مسلمان پیدا نہیں ہوا جو میرا ذکر سن کر یا مجھے دیکھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔

ف: اے اللہ! قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے دلوں میں مصنف کی محبت پیدا کر دے اور تمام مسلمانوں کی محبت میرے

دل میں پیدا کر دے۔

اعرج بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: تم یہ گمان کرتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہے اللہ ہی حساب لینے والا ہے، میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، مہاجرین کو بازار کی خرید و فروخت سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے اموال کی حفاظت میں مشغول رہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی حدیث کوئی کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا حتیٰ کہ آپ نے اپنی حدیث پوری کر لی، پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے ساتھ چمٹا لیا، اس کے بعد آپ سے سنی ہوئی بات کو کبھی نہیں بھولا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہیں ہے: کون اپنا کپڑا پھیلاتا ہے؟ اخیر حدیث تک۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم کو ابو ہریرہ پر تعجب نہیں ہوتا، وہ آئے اور میرے حجرے کے پہلو میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرنے لگے، میں اس وقت تسبیح پڑھ رہی تھی وہ مجھ کو احادیث سنانے لگے اور میری تسبیح ختم ہونے سے پہلے اٹھ گئے، اگر مجھے بات کرنے کا موقع ملتا تو میں ان کو ٹوکتی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح جلدی جلدی نہیں بولتے تھے ابن مسیب نے کہا: حضرت ابو ہریرہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتے ہیں اور اللہ ہی حساب لینے والا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ کی طرح احادیث بیان نہیں

۶۳۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مُسْكِينًا أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَسْغُلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَسْغُلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسِيَ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. البخاری (۱۱۸-۲۳۵۰-۷۳۵۴) ابن ماجہ (۲۶۲)

۶۳۴۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مَعْنٌ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا أَنْتَهَى حَدِيثَهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرَّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۳۴۷)

۶۳۴۹ - وَ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ مُحَجَّرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَ كُنْتُ أَسْتَحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سَبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِ كُمْ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَ يَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَ سَأَخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ

إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِيهِمْ وَإِنَّ
إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالسَّوَاكِ
وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلٍّ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا
غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ
أَيْتَكُمْ يَسُطُ ثَوْبُهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى
صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى
فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ
ذَلِكَ الْيَوْمَ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْ لَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللَّهُ فِي
كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ
الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى إِلَى آخِرِ الْآيَتِينَ.

بخاری (۳۵۶۸) ابوداؤد (۳۶۵۵)

کرتے؟ میں تم کو اس کی وجہ بیان کرتا ہوں، میرے انصار
بھائیوں کو ان کی کھیتی باڑی کا کام مشغول رکھتا تھا اور مہاجرین
بھائیوں کو بازار کی خرید و فروخت مصروف رکھتی تھی اور میں
پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا
تھا، جب وہ غائب ہوتے تو میں حاضر ہوتا تھا اور جن باتوں کو
وہ بھول جاتے تھے میں ان کو یاد رکھتا تھا، ایک دن رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون شخص اپنا کپڑا بچھائے گا تاکہ
میری اس حدیث کو یاد رکھے، پھر اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگا
لے تو پھر وہ شخص کبھی کوئی سنی ہوئی بات نہیں بھولے گا، پھر میں
نے اپنی چادر بچھا دی، پھر اس کے بعد میں آج تک حضور کی
بیان کی ہوئی کوئی حدیث نہیں بھولا اور اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی
کتاب میں یہ دو آیتیں نازل نہ کی ہوتیں تو میں کبھی کوئی
حدیث بیان نہ کرتا: ”لوگوں کے لیے کتاب میں ہمارے بیان
فرمادینے کے بعد جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں
اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، بے شک اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور
(سب) لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ یہ کہتے
ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت بیان کرتا
ہے۔ پھر حسب سابق ہے۔

اہل بدر رضی اللہ عنہم کے فضائل اور حضرت
حاطب بن ابی بلتعہ کا عذر

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد کو روانہ کیا اور
فرمایا: خانہ کے باغ میں جاؤ، وہاں ایک مسافر ملے گی جس
کے پاس ایک خط ہوگا، تم اس سے وہ خط لے لینا، ہم لوگ
روانہ ہو گئے، ہم نے اپنے گھوڑوں کو دوڑایا، پھر ہم کو ایک عورت
ملی، ہم نے اس سے کہا: خط نکالو اس نے کہا: میرے پاس کوئی

۶۳۵۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ
أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ
بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ يَنْحُو حَدِيثَهُمْ. البخاری (۲۰۴۷)

۳۶- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَهْلِ بَدْرِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ

۶۳۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَ
زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
(وَاللَّفْظُ لِعَمْرِو) قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبٌ عَلَيَّ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا وَالزَّبِيرُ وَالْمَقْدَادُ فَقَالُوا انْتُوا رَوْحَةَ حَاجٍ فَإِنَّ
بِهَا طَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٍ بِنَا حَيْلُنَا
فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرَاةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ
كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ
مِنْ عَقَائِصِهَا فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ
بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُسْشِرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ
يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيفًا
لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ
الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ
فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ التَّسَبُّبِ فِيهِمْ أَنْ اتَّخَذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ
بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا
بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ
دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ
شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ
فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا
اسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ. البخاري (۴۲۷۴)

(۳۰۰۷-۴۸۹۰) ابوداؤد (۲۶۵۰) الترمذی (۳۳۰۵)

خط نہیں ہے، ہم نے اس سے کہا: خط نکالو ورنہ ہم تمہارے
کپڑے اتار دیں گے، اس نے اپنے بالوں کے چھتے سے خط
نکال کر دیا، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ خط لے کر آئے،
اس خط میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کے بعض
مشرکین کو خبر دی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے بعض منصوبوں
سے مطلع کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! کیا
معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے متعلق جلدی نہ
کریں، میں قریش کے ساتھ چسپاں تھا، سفیان نے کہا: وہ ان
کے حلیف تھے اور قریش سے نہ تھے، آپ کے ساتھ جو مہاجر
ہیں ان کی وہاں رشتہ داریاں ہیں، ان رشتہ داریوں کی بناء پر
قریش ان کے اہل و عیال کی حفاظت کریں گے، میں نے یہ چاہا
کہ ہر چند کہ میرا ان کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تاہم میں
ان پر ایک احسان کرتا ہوں جس کی وجہ سے وہ (مکہ میں)
میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں گے، میں نے یہ اقدام
(یعنی کفار کو خط لکھنا) کسی کفر کی وجہ سے نہیں کیا، نہ اپنے دین
سے مرتد ہونے کی بناء پر کیا ہے اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر
پر راضی ہونے کے سبب سے کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: اس
نے سچ کہا، حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں
میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، آپ نے فرمایا: یہ غزوہ بدر
میں حاضر ہوا ہے اور تم کیا جانو کہ اللہ تعالیٰ یقیناً اہل بدر کے
تمام حالات سے واقف ہے اور اس نے فرمایا: تم جو چاہو کرو
میں نے تم کو بخش دیا ہے، پھر اللہ عز و جل نے یہ آیت نازل
فرمائی: ”اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمنوں کو
دوست نہ بناؤ“ ابوبکر اور زبیر کی روایات میں اس آیت کا ذکر
نہیں ہے اور اسحاق نے اپنی روایت میں سفیان کی تلاوت کے
حوالے سے اس کا ذکر کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے مجھے، حضرت ابو مرثد غنوی اور حضرت زبیر بن عوام کو
روانہ کیا، ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے، آپ نے فرمایا: تم خانہ
کے باغ کی طرف روانہ ہو، وہاں ایک مشرکہ عورت ہوگی، اس

۶۳۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
اِذْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ اَلْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ
(يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ) كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ

کے پاس مشرکین کے نام حاطب کا ایک خط ہوگا۔ اس کے بعد حسب سابق ہے۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا مَرْثَدَ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاجٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ.

البخاری (۳۹۸۳-۶۲۵۹-۳۰۸۱-۶۹۳۹) ابوداؤد (۲۶۵۱)

۶۳۵۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ.

الترمذی (۳۸۶۴)

۳۷- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۳۵۴ - حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدُ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ نَجَّيَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۳۵۶)

۳۸- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۶۳۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجَعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور حضرت حاطب کی شکایت کرتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں داخل ہو جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا ہے۔

اصحاب شجرہ یعنی اہل بیعت رضوان رضی اللہ عنہم کے فضائل

حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ کے پاس نبی ﷺ سے یہ سنا: ”ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا، جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی“ حضرت حفصہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں آپ نے ان کو جھڑکا، حضرت حفصہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم میں سے ہر شخص جہنم سے گزرنے والا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر ہم پر ہیزگاروں کو (جہنم سے) نجات دے دیں گے اور ظالموں کو جہنم میں گھنٹوں کے بل چھوڑ دیں گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس وقت آپ مقام جعرانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان اترے تھے اور حضرت بلال بھی آپ کے ساتھ تھے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی شخص

فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَشِّرْ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتُ عَلَى مَنْ أَبَشَّرَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضَبَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَدَرْدُ الْبُشْرَى فَأَقْبَلَا أَنْتَمَا فَقَالَا قَبْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَسَّحَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنَحْوِرِكُمَا وَأَبَشِّرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَفْضَلَا لِمَكُمَا مِمَّا فِي إِيَّاكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

بخاری (۴۳۲۸-۱۹۶)

آیا اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ“۔ اس اعرابی نے آپ سے کہا: آپ نے مجھ سے بہت دفعہ کہا ہے: ”خوش ہو جاؤ“ رسول اللہ ﷺ غصہ کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال کی طرف متوجہ ہوئے، آپ نے فرمایا: اس شخص نے میری بشارت کو مستر دکر دیا ہے، اب تم دونوں میری بشارت کو قبول کر لو، ان دونوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے قبول کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، آپ نے اس پیالہ میں اپنے ہاتھ اور اپنا چہرہ دھویا اور اس میں کلی کی، پھر فرمایا: تم دونوں اس کو پی لو اور اس کو اپنے اپنے چہرے اور سینہ پر مل لو اور خوش ہو جاؤ، ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق کیا، پھر ان دونوں کو حضرت ام سلمہ ام المومنین نے پردہ کی اوٹ سے آواز دی: اس برتن میں جو بچا ہوا پانی ہے، وہ اپنی ماں کے لیے بھی لاؤ، پھر وہ اس میں سے کچھ پانی حضرت ام سلمہ کے لیے بھی لے گئے۔

حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابو عامر کو ایک لشکر کے ساتھ اوطاس کی طرف روانہ کیا، درید بن صمہ نے ان کا مقابلہ کیا، وہ قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو شکست دی، حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بھی آپ نے حضرت ابو عامر کے ساتھ روانہ کیا تھا، حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں تیر لگا تھا، بنو جشم کے ایک آدمی نے وہ تیر مارا تھا، وہ تیر ان کے گھٹنے میں گھس گیا تھا، میں ان کے پاس گیا اور پوچھا: اے چچا! آپ کو یہ تیر کس نے مارا تھا؟ حضرت ابو عامر نے حضرت ابو موسیٰ کو اشارہ کر کے بتایا: تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو، وہ میرا قاتل ہے، اسی نے مجھ کو تیر مارا ہے، حضرت ابو موسیٰ نے کہا: میں نے اس شخص کا ارادہ کیا اور اس کو جالیا، وہ مجھے دیکھ کر پشت پھیر کر بھاگا، میں نے اس کا پیچھا کیا، درآں حالیکہ میں اس سے کہہ رہا تھا: تجھے شرم نہیں آتی؟ کیا تو عرب نہیں ہے؟ کیا تو ٹھہرے گا نہیں؟ وہ ٹھہرا، پھر اس کا اور

۶۳۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ (وَالْفُظُّ لِأَبِي عَامِرٍ) قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا فَرَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ ابْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِي أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عِمَّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَأَعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَأْنِي وَلِي عَيْنِي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلَا تَنْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَأَخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ صَرْبَتَيْنِ فَضْرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَأَنْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ

أَخِي أَنْطَلِقُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقِرُّهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ
لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ وَاسْتَغْفِرْ لِي أَبُو
عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَ مَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ
مُرْمِلٍ وَ عَلَيْهِ فَرَأَشُ وَقَدْ أَثَرِ رِمَالِ السَّرِيرِ بَظْهَرِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَ جَنِبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ
لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ
فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِي أَبِي عَامِرٍ
حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ رِابْطِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَوْقَ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَكَ أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَادْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو
بُرْدَةَ أَحَدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْآخَرَى لِأَبِي مُوسَى.

بخاری (۲۸۸۴-۴۳۲۳-۶۳۸۳)

میرا مقابلہ ہوا ہم دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیے پھر میں نے تلوار سے ضرب لگا کر اس کو قتل کر دیا پھر میں حضرت ابو عامر کی طرف لوٹا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے قاتل کو قتل کر دیا ہے حضرت ابو عامر نے کہا: اب اس تیر کو نکالو میں نے تیر کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا انہوں نے کہا: اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ جا کر میرا سلام عرض کرو اور ان سے عرض کرنا کہ ابو عامر یہ کہتا تھا کہ میرے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں اور حضرت ابو عامر نے مجھے لوگوں کا امیر بنا دیا۔ وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے پھر فوت ہو گئے جب میں نبی ﷺ کی طرف لوٹا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بان کی ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بستر تھا اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ کی پشت اور دونوں پہلوؤں پر چارپائی کے بانوں کے نشانات تھے میں نے آپ کے سامنے اپنا اور حضرت ابو عامر کا ماجرا بیان کیا اور میں نے بتایا کہ انہوں نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنا کہ میرے لیے استغفار کریں رسول اللہ ﷺ نے پانی منگا کر اس سے وضو کیا پھر آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! عبید ابی عامر کی مغفرت فرما اے اللہ! اس کو قیامت کے دن اپنی بہت سی مخلوق پر فائق کر یا فرمایا: لوگوں پر فائق کر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ کو معاف فرما اور اس کو قیامت کے دن عزت کے مقام میں داخل فرما حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ ایک دعا حضرت ابو عامر کے لیے ہے اور ایک حضرت ابو موسیٰ کے لیے۔

اشعریین رضی اللہ عنہم

کے فضائل

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اشعری رفقاء کے قرآن مجید پڑھنے کی

۳۹- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ

آواز کو پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کے گھروں کو بھی پہچان لیتا ہوں، خواہ دن میں ان کے گھروں کو میں نے نہ دیکھا ہو، ان میں سے ایک شخص حکیم ہے، جب وہ شخص گھوڑے سواروں یا دشمن سے مقابلہ کرتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اشعری جب جہاد میں نادر ہوں، یا مدینہ میں ان کے اہل و عیال کا کھانا کم ہو تو ان کے پاس جو کچھ بچا ہو اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک ہی برتن سے آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں، میں ان سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں۔

حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بات کرتے تھے نہ ان کے ساتھ نشست برخاست کرتے تھے، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری تین باتیں قبول فرمائیے، آپ نے فرمایا: اچھا! انہوں نے کہا: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان عرب کی سب سے حسین و جمیل لڑکی ہیں میں آپ کا اس سے نکاح کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: اچھا! پھر انہوں نے کہا: حضرت معاویہ کو آپ اپنا کاتب بنا لیجئے، آپ نے فرمایا: اچھا! پھر کہا: آپ مجھے لشکر کا امیر بنا دیجئے تاکہ میں کفار سے جنگ کروں جس طرح میں مسلمانوں سے جنگ کرتا تھا، آپ نے فرمایا: اچھا! ابو زمیل نے کہا: اگر وہ خود نبی ﷺ سے درخواست نہ کرتے تو آپ یہ کام نہ کرتے لیکن آپ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ آپ کسی سائل کا سوال رد نہیں کرتے تھے۔

حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرْمَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ.

البخاری (۴۲۳۲)

۶۳۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ افْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فَيَأْكُلُ وَاحِدٌ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِتَّى وَأَنَا مِنْهُمْ. البخاری (۲۴۸۶)

۴۰- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۳۵۹ - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضَرُ (وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ) حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثُ أَعْطَيْنِيَهُنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَ أَجْمَلُهُ ثُمَّ حَبِيبَةُ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَرْوَجُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجَعَلَهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَوَمَّرَنِي حَتَّى أَقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أَقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْ لَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۵۶۷۴)

۴۱- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي

اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کے فضائل

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم یمن میں تھے تو ہم کو رسول اللہ ﷺ کی روانگی کی خبر ملی، میں اور میرے دو بھائی، ابو بردہ اور ابو رہم، ہم سب ہجرت کر کے آپ کی طرف روانہ ہوئے، میں ان دونوں سے چھوٹا تھا، ہمارے ساتھ ہماری قوم کے باون یا تیرپن آدمی بھی تھے، ہم کشتی میں سوار ہوئے، کشتی نے ہمیں حبشہ کی طرف جا پھینکا، وہاں پر ہماری حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، حضرت جعفر نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم بھی ہمارے ساتھ یہاں ٹھہرو، ہم ان کے ساتھ ٹھہرے، حتیٰ کہ ہم سب اکٹھے آئے، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تھا، آپ نے مال غنیمت میں سے ہمیں بھی حصہ دیا، ہمارے علاوہ جو لوگ غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے کسی کو حصہ نہیں دیا، البتہ جو لوگ غزوہ خیبر میں شریک تھے اور ہماری کشتی والے اور جعفر اور ان کے اصحاب کو مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پھر کچھ صحابہ ہم سے کہتے تھے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے، حضرت اسماء بنت عمیس بھی ہمارے ساتھ آنے والوں میں سے تھیں، وہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہ کی ملاقات کے لیے گئیں، حضرت اسماء نے بھی ہجرت کرنے والوں کے ساتھ نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی، حضرت عمرؓ حضرت حفصہ کے پاس آئے، اس وقت ان کے پاس حضرت اسماء بھی تھی، حضرت عمر نے حضرت اسماء کی طرف دیکھ کر پوچھا: یہ کون ہیں؟ حضرت حفصہ نے کہا: یہ اسماء بنت عمیس ہیں، حضرت عمر نے کہا: یہ حبشیہ اور بحریہ ہیں، حضرت اسماء نے کہا: ہاں! حضرت عمر نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے تم سے زیادہ حقدار ہیں، حضرت اسماء کو غصہ آ گیا اور انہوں نے ایک

طَالِبٌ وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَ أَهْلُ سَفِينَتِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۳۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَ أَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَ الْآخَرُ أَبُو رَهْمٍ أَمَا قَالَ بِضْعًا وَ أَمَا قَالَ ثَلَاثَةً وَ خَمْسِينَ أَوْ اثْنَيْنِ وَ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ أَصْحَابُهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنَا هُنَا وَ أَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَلَقِمْوْا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَ مَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَ أَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَغْنِي لَاهِلُ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ قَالَ فَدَخَلْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَ هِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَ أَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبْتُ وَ قَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتُ يَا عُمَرُ كَلَا وَ اللَّهُ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُطْعِمُ جَانِعَكُمْ وَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَ كُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي أَرْضٍ الْبُعْدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَ ذَلِكَ فِي اللَّهِ وَ فِي رَسُولِهِ وَ أَيْمُ اللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ كُنَّا نُؤْذِي وَ

نَحَافٌ وَسَاذُكُمْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَرْبِغُ وَلَا أَرْبِغُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلَا صَحَابِهِ هَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هَجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونَنِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنْ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.

البخاری (۳۱۳۶-۳۸۷۶-۴۲۳۰-۴۲۳۱)

بات کہی: اے عمر! تم نے غلط کہا، بخدا! تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے وہ تمہارے بھوکوں کو کھلاتے تھے اور تمہارے جالوں کو نصیحت کرتے تھے اور ہم دور دراز دشمنوں کے ملک حبش میں تھے اور ہمارا وہاں جانا محض اللہ اور اس کے رسول کی وجہ سے تھا اور بخدا! میں اس وقت تک کوئی چیز کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک کہ میں تمہاری کہی ہوئی بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر نہ کر دوں، حبشہ میں ہم کو ایذا دی جاتی تھی اور ہم کو خوف زدہ کیا جاتا تھا، میں عنقریب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ سے اس کے متعلق سوال کروں گی، بہ خدا! میں جھوٹ بولوں گی نہ کج بخشی کروں گی نہ اصل واقعہ پر زیادتی کروں گی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یا نبی اللہ! بے شک عمر نے اس طرح کہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کا مجھ پر تم سے زیادہ حق نہیں ہے، ان کی اور ان کے اصحاب کی ایک ہجرت ہے اور اے اہل سفینہ! تمہاری دو ہجرتیں ہیں، حضرت اسماء کہتی ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت ابو موسیٰ اور اصحاب سفینہ گروہ درگروہ آتے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق سوال کرتے، ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے زیادہ عظیم اور خوش کن نہیں تھی، ابو بردہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء نے کہا: حضرت ابو موسیٰ اس حدیث کو مجھ سے دہرایا کرتے تھے۔

حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے فضائل

عائذ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال کے پاس چند لوگوں کی موجودگی میں حضرت ابوسفیان آئے تو انہوں نے کہا: اللہ کی تلواریں، اللہ کے دشمن کی گردن میں اپنی جگہ پر نہیں پہنچیں، حضرت ابوبکر نے فرمایا: تم قریش کے شیخ اور سردار کے متعلق اس طرح کہتے ہو، پھر حضرت ابوبکر نے نبی ﷺ کے پاس جا کر آپ کو اس کی خبر دی، آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا،

۴۲- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَ صَهْبٍ وَ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

۶۳۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَزْدِ بْنِ عَمْرِو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَ صَهْبٍ وَ بِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا أَخَذْتُ سُيُوفَ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَا أَخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَ سَيِّدِهِمْ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَنْ كُنْتُ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاتَاهُمْ

اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا تو اپنے رب کو ناراض کر دیا، پھر حضرت ابو بکر ان کے پاس گئے اور کہا: اے میرے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کر دیا؟ انہوں نے کہا: نہیں اے بھائی! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

انصار کے فضائل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ہم میں نازل ہوئی ہے: ”جب تم میں سے دو جماعتوں نے بزدلی کا ارادہ کیا اور اللہ ان دونوں کا مددگار ہے“ یہ آیت بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے متعلق نازل ہوئی، ہماری یہ خواہش نہ تھی کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اللہ ان دونوں کو مددگار ہے“۔

ف: علامہ ابی مالکی نے لکھا ہے کہ غزوہ احد میں عبد اللہ بن ابی اپنے کثیر ساتھیوں کو لے کر عین لڑائی کے وقت لشکر سے نکل گیا، بنو سلمہ اور بنو حارثہ نے بھی ان کے ساتھ جانے کا ارادہ کیا تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ثابت قدم رکھا۔

(اکمال اکمال المعلم ج ۶ ص ۳۷۷)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما، انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے لیے استغفار کیا، راوی نے کہا: میرا گمان ہے آپ نے فرمایا: انصار کی اولاد اور انصار کے غلاموں کی مغفرت فرما، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغَضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَحْيَى. مسلم، تحفة الاشراف (۵۰۵۷)

۴۳- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

۶۳۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ (وَالْفُظُّ لِإِسْحَقَ) قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمُ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا بَنُو سَلَمَةَ وَ بَنُو حَارِثَةَ وَمَا نَحِبُّ أَنَّهُمَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا.

بخاری (۴۰۵۱-۴۵۵۸)

۶۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلْهَمَ أَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا بَنَاءَ الْأَنْصَارِ وَابْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بخاری (۴۹۰۶) الترمذی (۳۹۰۲ م)

۶۳۶۴ - حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ (وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ) أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ لَا أَشْكُ فِيهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۹۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انصار کے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ سیدھے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب زیادہ تم محبوب ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو آپ کی مراد انصار تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے علیحدگی میں بات کی اور تین بار فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۶۳۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ الْمُبَشِّ وَاللَّفْظُ لِرُحَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ (وَهُوَ ابْنُ صَهْبٍ) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ غُرَسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُمَثِّلًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۰۰۸)

۶۳۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ فَخَلَّابَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

البخاری (۳۷۸۶-۵۲۳۴-۶۶۴۵)

ف: یہ عورت یا تو رسول اللہ ﷺ کی محرم تھی یا یہ آپ سے کوئی ایسا مخفی امر پوچھنا چاہتی تھی جس کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا اس کو پسند نہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میرا معده اور زنبیل ہیں، (یعنی میرے خاص معتمد ہیں) اور لوگ بڑھتے رہیں گے اور انصار کم ہوتے رہیں گے، تم ان کی نیکیوں کو قبول کرنا اور ان کی لغزشوں کو درگزر کرنا۔

۶۳۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْفُرُونَ وَيَقْلُونَ فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

سابقہ حوالہ (۶۳۶۶) البخاری (۳۸۰۱) الترمذی (۳۹۰۷)

انصار کے بہترین
گھرانوں کا ذکر

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر

۴۴- فِي خَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۳۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

بنو النجار ہیں، پھر بنو عبد الاشہل ہیں، پھر بنو الحارث بن خزرج ہیں، پھر بنو ساعدہ ہیں اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے حضرت سعد نے کہا: میرا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر (اور لوگوں کو) فضیلت دی ہے ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی بہتوں پر فضیلت دی ہے۔

حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے البتہ اس حدیث میں حضرت سعد کا قول نہیں ہے۔

حضرت ابو اسید نے ابن عتبہ کے پاس خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کا بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے اور بنو عبد الاشہل کا گھرانہ ہے اور بنو حارث بن الخزرج کا گھرانہ ہے اور بنو ساعدہ کا گھرانہ ہے۔ بخدا! اگر میں انصار پر کسی خاندان کو ترجیح دیتا تو اپنے خاندان کو ترجیح دیتا۔

حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ یہ شہادت دیتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار کا گھرانہ ہے، پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو اسید نے کہا: کیا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط بات منسوب کر رہا ہوں؟ اگر میں جھوٹ بولتا تو اپنی قوم بنو ساعدہ سے ابتداء کرتا، یہ بات

سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ. البخاری (۳۷۸۹-۳۷۹۰-۳۸۰۷) الترمذی (۳۹۱۱)

۶۳۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۶۳۶۸)

۶۳۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمُحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ. البخاری (۵۳۰۰) الترمذی (۳۹۱۰)

۶۳۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللَّهُ لَوْ كُنْتُ مُؤْتَرًّا بِهَا أَحَدًا لَا ثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۱۸۸)

۶۳۷۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ أَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُمْ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي

بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ
وَقَالَ خَلِفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَسْرَ جُؤَالِي حِمَارِي أَيْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ ابْنُ أَخِيهِ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَذْهَبُ
لِتُرَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمُ أَوْ لَيْسَ
حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ.

بخاری (۶۰۵۳) الترمذی (۳۹۱۰م)

حضرت سعد بن عبادہ تک پہنچی تو ان کو رنج ہوا، انہوں نے کہا:
ہم کو پیچھے کر دیا گیا، ہم کو چاروں خاندانوں کے آخر میں رکھا
گیا، میرے گدھے پر زین کسویں رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں جانا، بتاؤ رسول! ان کے پیچھے نکلنے کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، کیا تمہارے لیے یہ
کافی نہیں ہیں کہ تم چوتھے درجہ میں ہو، پھر وہ لوٹ گئے اور کہا:
اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، یہ کہہ کر گدھے
سے زین اتارنے کا حکم دیا۔

حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ انصار میں سے
بہترین گھرانہ اس کے بعد حسب سابق ہے اور اس میں
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا قصہ نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی ایک عظیم مجلس میں فرمایا: میں تم کو
انصار کا بہترین گھرانہ بتاؤں؟ صحابہ نے کہا: جی، یا رسول اللہ!
آپ نے فرمایا: بنو عبد الشہل، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! پھر
کون ہیں؟ فرمایا: پھر بنو نجار ہیں، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ!
پھر کون ہیں؟ فرمایا: پھر بنو حارث بن خزرج ہیں، صحابہ نے
کہا: پھر کون ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا: پھر بنو ساعدہ ہیں، صحابہ
نے کہا: یا رسول اللہ! پھر کون ہیں؟ فرمایا: پھر انصار کے تمام
گھرانوں میں خیر ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے
گھروں کے نام لیے تو حضرت سعد بن عبادہ غصہ میں کھڑے
ہوئے اور یہ کہنے کا ارادہ کیا: یا رسول اللہ! ہم چاروں کے اخیر
میں ہیں؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کلام پر اعتراض کرنا
چاہا، ان کی قوم کے لوگوں نے کہا: بیٹھ جاؤ، کیا تم اس پر راضی
نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارا گھرانہ ان چار گھرانوں
میں رکھا ہے، حالانکہ جن گھروں کا آپ نے نام نہیں لیا ان کی

۶۳۷۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرِ حَدَّثَنِي أَبُو
دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ
بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ
عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. سابقہ حوالہ (۶۳۷۲)

۶۳۷۴ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
أَحَدُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا أَتُمِّنَّا يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوا أَتُمِّنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوا أَتُمِّنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ قَالُوا أَتُمِّنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ فِي كُلِّ
دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغَضَّبًا فَقَالَ أَنَحْنُ
آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَارَهُمْ فَأَرَادَ
كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا
تَرْضَى أَنْ سَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ
الَّتِي سَمَى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يَسْمِ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَى فَانْتَهَى

تعداد تو بہت زیادہ ہے، پھر حضرت سعد رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرنے سے رک گئے۔

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۱۱۴)

انصار خادم رسول ہونے کی وجہ سے لوگوں کے مخدوم بن گئے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی کے ساتھ ایک سفر میں گیا، وہ اس سفر میں میری خدمت کرتے تھے میں نے ان سے کہا: ایسا نہ کرو انہوں نے کہا کہ میں نے انصار کو جب سے نبی ﷺ کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ میں جب بھی کسی انصاری کے ساتھ جاؤں گا تو اس کی خدمت کروں گا، حضرت جریر انس سے بڑے تھے ابن بشار نے کہا: حضرت انس سے زیادہ عمر کے تھے۔

نبی ﷺ کی غفار اور اسلم کے لیے دعا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار کی اللہ مغفرت کرے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۴۵- بَابُ فِي حُسْنِ صُحْبَةِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۳۷۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عُرْعَرَةَ (وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَسَنُّ مِنْ أَنَسٍ. البخاری (۲۸۸۸)

۴۶- دُعَاءُ النَّبِيِّ ﷺ لِغِفَارٍ وَاسْلَمَ

۶۳۷۶ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعِيرَةِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَاسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۱۹۴۱)

۶۳۷۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَيْتُ قَوْمَكَ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۱۹۵۵)

۶۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۱۹۵۵)

امام مسلم نے سات سندوں کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور اللہ غفار کی مغفرت فرمائے۔

۶۳۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغَفَرَ غُفَرَ اللَّهُ لَهَا.

البخاری (۳۵۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار کی اللہ مغفرت کرے اور اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے یہ کوئی میرا قول نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

۶۳۸۰ - وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحْتَمٍ بْنِ عَرَكَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغَفَرَ غُفَرَ اللَّهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۱۵۸)

خفاف بن ایماء الغفاری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دعا کی: اے اللہ! بخوان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ہے اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔

۶۳۸۱ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خِفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَوةِ اللَّهِ الْعَنَ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذُكْوَانَ وَعَصِيَّةَ عَصُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ. سابقہ حوالہ (۱۵۵۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۶۳۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَعَصِيَّةَ عَصَتِ اللَّهُ

وَرَسُولُهُ. الترمذی (۳۹۴۱)

حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی، صالح اور اسامہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ ارشاد فرمایا۔

۶۳۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَأُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْمَنْبَرِ. البخاری (۳۵۱۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، پھر حسب سابق روایت ہے۔

۶۳۸۴ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هُؤَلَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۸۵۸۶)

غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طئی کے فضائل

۴۷- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَاسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَاشْجَعَ وَمَزِينَةَ وَتَمِيمٍ وَدَوْسٍ وَطَيِّئٍ.

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار، مزینہ، جہینہ، غفار اور اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد سے ہے وہ لوگوں کے علاوہ میرے مددگار ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان کا مددگار ہے۔

۶۳۸۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ (وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ) أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْصَارُ وَ مَزِينَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَاشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوَالِيَ دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ.

الترمذی (۳۹۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے مددگار ہیں اور ان کا اللہ اور رسول کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

۶۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَ مَزِينَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَاشْجَعُ مَوَالِيَ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

البخاری (۳۵۱۲-۳۵۰۴)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۶۳۸۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا فِيمَا اَعْلَمُ.

سابقہ حوالہ (۶۳۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ اور جو لوگ جہینہ سے ہیں یا جہینہ بنو تمیم سے بہتر ہیں اور بنو عامر اور دوحلیف اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۶۳۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ اَسَدٍ وَغُطَفَانَ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۹۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، غفار، اسلم، مزینہ اور جو جہینہ سے ہیں یا آپ نے جہینہ فرمایا اور جو مزینہ سے ہیں قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طلیء اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

۶۳۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي الْحَزَامِيَّ) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْاُخْرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارٌ وَاسْلَمٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَلِيٍّ وَغُطَفَانَ.

الترمذی (۳۹۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اور غفار اور کچھ مزینہ سے اور جہینہ یا کچھ جہینہ سے اور مزینہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، غطفان، ہوازن اور تمیم سے بہتر ہوں گے۔

۶۳۹۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ (يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ) حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا اَسْلَمَ وَغِفَارٌ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَغُطَفَانَ وَهَوَازَنَ وَتَمِيمٍ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۴۰۹)

حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اسلم، غفار اور مزینہ اور میرا گمان ہے کہ جہینہ بھی کہا (راوی کو شک ہے) یہ حاجیوں کا مال چرانے والے ہیں جنہوں نے آپ کی بیعت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اسلم، غفار اور مزینہ اور میرا گمان ہے کہ جہینہ بھی

۶۳۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اَنْ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّمَا

بنو تمیم بنو عامر اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا یہ ناکامی اور نقصان میں رہیں گے اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، بیشک یہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔

بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَ مُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدًا الَّذِي شَكَتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمَ وَغِفَارٌ وَ مُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَ أَسَدٍ وَ غَطَفَانَ أَخَابُوا وَ خَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَا خَيْرَ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ الَّذِي شَكَتَ.

البخاری (۳۵۱۵-۳۵۱۶-۶۶۳۵) الترمذی (۳۹۵۲)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے اس میں جہینہ کا بغیر شک کے ذکر ہے۔

۶۳۹۲ - حَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الصَّيْتِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَ جُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ. سابقہ حوالہ (۶۳۹۱)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ بنو تمیم اور بنو عامر اور دو حلیف بنو اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۶۳۹۳ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْصَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَسْلَمَ وَغِفَارٌ وَ مُزَيْنَةُ وَ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَ مِنْ بَنِي عَامِرٍ وَ الْحَلِيفِينَ بَنِي أَسَدٍ وَ غَطَفَانَ. سابقہ حوالہ (۶۳۹۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۶۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۶۳۹۱)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بتاؤ کہ اگر جہینہ، اسلم اور غفار بنو تمیم اور بنو عبد اللہ بن غطفان اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں؟ آپ نے آواز بلند کی، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! پھر وہ نامرادی اور نقصان میں رہیں گے، آپ نے فرمایا: بے شک وہ ان سے بہتر ہوں گے۔ ابو کریب کی روایت میں ہے: یہ بتاؤ کہ اگر جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار۔

۶۳۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كَرِيبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَ أَسْلَمُ وَ غِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَ مَدْيَبَهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَ خَسِرُوا قَالُوا فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي كَرِيبٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَ مُزَيْنَةُ وَ أَسْلَمُ وَ غِفَارٌ.

سابقہ حوالہ (۶۳۹۱)

عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن الخطاب کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: سب سے پہلا وہ صدقہ جس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے چہروں کو روشن کر دیا تھا، وہ بنو طی کے صدقہ کا مال تھا، جس کو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طفیل اور ان کے اصحاب آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! دوس نے کفر کیا اور اسلام لانے سے انکار کیا، آپ ان کے لیے دعا ضرر کیجئے، کہا گیا کہ اب دوس ہلاک ہو گئے، آپ نے فرمایا: اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو یہاں لے آ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بنو تمیم کے متعلق تین باتیں سنی ہیں جس کی وجہ سے میں ان سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ میری امت میں سب سے زیادہ دجال پر سخت ہیں، ایک مرتبہ ان کے صدقات آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور حضرت عائشہ کے پاس ان کی ایک باندی تھی، آپ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو، یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو تین باتیں سنی ہیں ان کی وجہ سے میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ اس کے بعد حسب سابق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو تمیم کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین باتیں سنی ہیں جس کی وجہ سے میں ان سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں، اس کے بعد حسب سابق ہے، البتہ اس میں دجال کا ذکر نہیں ہے اور یہ ہے کہ یہ لڑائی میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔

۶۳۹۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوُجُوهُ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيْبٍ جِئْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۰۶۰۷)

۶۳۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَيَقِيلَ هَلَكْتُ دَوْسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتَ بِهِمْ.

بخاری (۲۹۳۷-۴۳۹۲-۴۳۹۷)

۶۳۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدِّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْيَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

بخاری (۲۵۴۳)

۶۳۹۹ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. البخاری (۲۵۴۳-۴۳۶۶)

۶۴۰۰ - وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ الْمَازِنِيَّةُ إِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدَ وَ سَاقِ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ وَلَمْ يَذْكُرِ الدِّجَالَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۵۴۲)

۴۸- بَابُ خِيَارِ النَّاسِ

۶۴۰۱ - حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوْا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَّقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَا يُوْجِبُهُ وَهُوَ لَا يُوْجِبُهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۳۶۱)

۶۴۰۲ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَائِمِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ.

بخاری (۴۶۷۸-۶۵۷۵-۳۴۹۳)

۴۹- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ

۶۴۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي صَغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ. البخاری (۵۳۶۵)

۶۴۰۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّافِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

بہترین لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہوں گے، بہ شرطیکہ وہ دین میں فقیہ ہوں اور اس امر میں تم اسی شخص کو سب سے بہتر پاؤ گے جو اس امر میں واقع ہونے سے پہلے سب سے زیادہ اس سے متنفر تھا اور تم لوگوں میں سب سے برا اس کو پاؤ گے جس کے دو چہرے ہوں گے، ایک پاس ایک چہرے سے ملاقات کرے گا اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو معدنیات پاؤ گے، یہ حدیث زہری کی طرح ہے، البتہ ابو زرعد اور اعرج کی روایت میں ہے: تم اس امر میں سب سے بہتر اس کو پاؤ گے جو جاہلیت میں سب سے شدید اس سے متنفر تھا۔

قریش کی خواتین کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین وہ ہیں، ایک راوی نے کہا: جو قریش کی نیک عورتیں ہیں، دوسرے راوی نے کہا: وہ قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے بچوں پر کم سنی میں مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔

لہام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، البتہ اس میں یہ ہے: جو اپنی اولاد کی کم سنی میں زیادہ حفاظت کرتی ہیں، اس میں یتیم کا لفظ نہیں ہے۔

أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صَغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٌ.

سابقہ حوالہ (۶۴۰۳)

۶۴۰۵ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِنْ ذَلِكَ وَلَمْ تَرَكَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.

بخاری (۳۴۳۴)

۶۴۰۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ أُمَّ هَانِئَةَ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صَغَرِهِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۲۹۸)

۶۴۰۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صَغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ.

بخاری (۵۰۸۲)

۶۴۰۸ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ (وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ) حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هَذَا سَوَاءً.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۶۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو اونٹوں پر سفر کرتی ہیں، بچوں پر زیادہ شفیق ہوتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال کی زیادہ حفاظت کرتی ہیں، حضرت ابو ہریرہ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہتے تھے کہ حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کو نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے بچے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین عورتیں وہ ہیں جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ ہے: جو اپنے بچوں پر کم سنی میں زیادہ شفیق ہوتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورتیں اونٹوں پر سفر کرتی ہیں ان میں بہترین قریش کی نیک عورتیں ہیں جو اپنی اولاد پر کم سنی میں زیادہ شفیق ہوتی ہیں اور خاوند کے مال کی زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔

نبی ﷺ کا صحابہ کرام کو آپس میں بھائی بنانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت ابو طلحہ کو آپس میں بھائی بنایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام میں حلف نہیں ہے“ حضرت انس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے مکان میں قریش اور انصار کو ایک دوسرے کا حلیف بنایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں اپنے گھر میں قریش اور انصار کو ایک دوسرے کا حلیف بنایا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں حلف نہیں ہے، جس شخص نے جاہلیت میں کوئی حلف کیا تھا، اسلام میں وہ حلف اور منسوب ہوگا۔

نبی ﷺ کی بقاء کا صحابہ کے لیے اور صحابہ کی بقاء کا امت کے لیے امان ہونا

حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے (دل میں) کہا کہ اگر ہم بیٹھے رہیں اور آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھیں (تو بہتر ہوگا) ہم بیٹھے رہے، آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم جب سے یہیں بیٹھے ہو، ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم

۵۰- بَابُ مُوَآخَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

۶۴۰۹ - حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ (يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ) عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ. مُسْلِمٌ، تَفْهِيمُ الْأَشْرَافِ (۳۶۵)

۶۴۱۰ - حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَّغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ.

البخاری (۲۲۹۴-۶۰۸۳-۷۳۴۰) ابوداؤد (۲۹۲۶)

۶۴۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ. سَابِقُهُ حَوَالَهُ (۶۴۱۰)

۶۴۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَآيَمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً. ابوداؤد (۲۹۲۵)

۵۱- بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَانٌ لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءُ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلْأُمَّةِ

۶۴۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مَجْمَعِ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ

نے سوچا کہ ہم یہیں بیٹھے رہیں حتیٰ کہ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھیں، آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا، یا فرمایا: تم نے صحیح کیا، پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور آپ بکثرت آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے، آپ نے فرمایا: ستارے آسمانوں کے لیے امان ہیں اور جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز آجائے گی جس سے تم کو ڈرایا گیا ہے (یعنی قیامت) اور میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے ان کو ڈرایا گیا اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں اور جب وہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے اس کو ڈرایا گیا ہے۔

صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے فضائل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گی جس میں لوگوں کی چند جماعتیں جہاد کے لیے جائیں گی، ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں! پھر ان کو فتح حاصل ہوگی، پھر ایک جماعت جہاد کے لیے نکلے گی، ان سے پوچھا جائے گا: تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی زیارت کی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں! پھر ان کو بھی فتح حاصل ہوگی، پھر ایک جماعت جہاد کے لیے روانہ ہوگی، ان سے کہا جائے گا: کیا تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی زیارت کرنے والے کی زیارت کی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں! پھر ان کو بھی فتح حاصل ہوگی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لیے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے: دیکھو ان میں نبی ﷺ کا کوئی صحابی ہے؟ پھر ایک شخص مل

مَا زِلْنٰمْ هٰهٰنَا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّیْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰی نُصَلِّیَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصْبَحْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَاسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ کَثِیْرًا مِّمَّا یَرْفَعُ رَاسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اٰمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتْ النُّجُوْمُ اِلَى السَّمَاءِ مَا تُوَعَّدُ وَاَنَا اٰمَنَةٌ لِاصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبَتْ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوَعَّدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اٰمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوَعَّدُوْنَ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۰۹۱)

۵۲- بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ

۶۴۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَلَةَ الضَّبِّيُّ (وَالْكَفْظُ لِرُزْهِيٍّ) قَالَ لَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُوَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيَكُفُّمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيَكُفُّمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فَيَكُفُّمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ. البخاری (۲۸۹۷-۳۵۹۴-۳۶۴۹)

۶۴۱۵ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ زَعَمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ الْبَعَثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ

تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالثُ فَيَقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۴۱۴)

جائے گا اور ان کو اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا، لوگ کہیں گے: کیا ان میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے نبی ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا: دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی ﷺ کے اصحاب کے دیکھنے والوں کی زیارت کی ہو؟ پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: دیکھو تم ان میں کوئی ایسا شخص دیکھتے ہو جس نے نبی ﷺ کے اصحاب کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو، پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس قرن میں ہیں جو میرے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی شہادت اس کی قسم پر سابق ہوگی اور اس کی قسم اس کی شہادت پر سابق ہوگی، ہناد کی حدیث میں اس جگہ قرن کا ذکر نہیں کیا گیا اور قتیبہ نے قوم کی بجائے اقوام کہا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرا قرن ہے، (یعنی میرے زمانہ کے مسلمان لوگ) پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہوں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہوں، پھر ایک ایسی قوم آئے گی کہ ان کی شہادت ان کی قسم پر سبقت کرے گی اور ان کی قسم ان کی شہادت پر سبقت کرے گی، ابراہیم نے کہا: جس وقت ہم کم عمر تھے لوگ ہم کو قسم کھانے اور شہادت دینے سے منع کرتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ان حدیثوں میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا۔

۶۴۱۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَادُ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيئُ أَقْوَامٌ. (بخاری ۲۶۵۲-۳۶۵۱-۶۴۲۹-۶۶۵۸)

الترمذی (۳۸۵۹) ابن ماجہ (۲۳۶۲)

۶۴۱۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غُلَمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ.

سابقہ حوالہ (۶۴۱۶)

۶۴۱۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُشْتَىٰ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَجَرِيرٍ بِمَعْنَى
حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سابقہ حوالہ (۶۴۱۶)

۶۴۱۹ - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا
أَزْهَرُ بْنُ سَعْدِ السَّمَّانِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قُرْنِي
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ
فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مَنْ بَعْدَهُمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ
أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ. سابقہ حوالہ (۶۴۱۶)

۶۴۲۰ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ
أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِينَ بَعَثْتُ فِيهِمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ
يَخْلَفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ
يُسْتَشْهَدُوا. مسلم، تجلۃ الاشراف (۱۳۵۶۹)

۶۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ
ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ
أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثَةً. مسلم، تجلۃ الاشراف (۱۳۵۶۹)

۶۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ
الْمُشْتَىٰ وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ قَالَ ابْنُ الْمُشْتَىٰ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ
حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قُرْنِي ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ
عُمَرَانُ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ قُرْنِهِ مَرَّتَيْنِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرا قرن ہیں، پھر وہ لوگ
ہیں جو ان کے قریب ہوں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب
ہوں، مجھے یاد نہیں آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا، پھر ان کے
بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ ان میں سے کسی ایک کی شہادت قسم
سے پہلے ہوگی اور کسی ایک کی قسم شہادت سے پہلے ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ
کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان
کے قریب ہیں، اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے نمبر
کا ذکر کیا تھا یا نہیں، پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو فرہی کو پسند
کریں گے، وہ شہادت طلب کیے جانے سے پہلے شہادت دیں
گے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین لوگ میرا قرن ہیں،
پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب
ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں، حضرت عمران یہ کہتے
ہیں کہ حضور نے دو یا تین بار کے بعد فرمایا کہ ان کے بعد ایسے
لوگ ہوں گے جو بغیر شہادت طلب کیے جانے کے شہادت
دیں گے اور خیانت کریں گے، امانت دار نہیں ہوں گے، وہ نذر

مائیں گے اور اس کو پورا نہیں کریں گے۔

أَوْ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ
وَيُخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْدُرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ وَيُظْهَرُ
فِيهِمُ السَّمَنُ.

بخاری (۲۶۵۱-۳۶۵۰-۶۴۲۸-۶۶۹۵) النسائی (۳۸۱۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، ایک روایت میں ہے: مجھے یاد نہیں کہ ایک قرن یا دو قرون یا تین قرون کے بعد فرمایا، اور ایک روایت میں ہے: وہ نذر مائیں گے اور اس کو پورا نہیں کریں گے۔

۶۴۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِهِ زُحْرٌ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أَدْرِي أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ يَنْدُرُونَ وَلَا يُفُونَ وَفِي حَدِيثِ بِهِزٍ يُؤْفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ. سابقہ حوالہ (۶۴۲۲)

امام مسلم نے دو مزید سندیں بیان کیں، حضرت عمران بن حصین نے نبی ﷺ سے روایت کیا: اس امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، ابو عوانہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسری بار کا ذکر کیا تھا یا نہیں، اور قتادہ کی روایت میں ہے: وہ حلف طلب کیے جانے کے بغیر حلف اٹھائیں گے۔

۶۴۲۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّالِثِ أَمْ لَا يَمْثِلُ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عُمَرَ بْنَ زَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيُحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ.

ابوداؤد (۴۶۵۷) الترمذی (۲۲۲۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے یہ سوال کیا کہ کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس زمانہ میں میں ہوں، پھر دوسرے زمانہ کے پھر تیسرے زمانہ کے۔

۶۴۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ (وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ) عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَهْجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۲۹۲)

”جو لوگ اس وقت زندہ ہیں سو سال
بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں
ہوگا“ کا مطلب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخر میں ہمیں ایک رات عشاء کی نماز پڑھائی آپ سلام پھیر کر کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس رات پر غور کیا؟ جو لوگ اب روئے زمین پر ہیں ایک سو سال بعد ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کو لوگ ٹھیک نہیں سمجھے وہ ان احادیث میں ایک سو سال کی باتیں کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ جو لوگ اب روئے زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ زمانہ ختم ہو جائے گی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال سے ایک ماہ پہلے میں نے آپ سے یہ سنا: تم مجھ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہو، اس کا علم صرف اللہ کو ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ روئے زمین پر اب کوئی ایسا ذی روح نہیں ہے جس پر سو سال گزر جائیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں وصال سے ایک ماہ پہلے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۳- بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى نَفْسٌ مِّنْقُوسَةٍ مِّمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ

۶۴۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيْ أُخْرَى حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ كُفَيْتُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِّمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهْلَ النَّاسِ فِيْ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِّمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ.

ابوداؤد (۴۳۴۸) الترمذی (۲۲۵۱)

۶۴۲۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ خَالِدٍ بْنِ مَسَارِيرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ. البخاری (۶۰۱-۱۱۶)

۶۴۲۸ - حَدَّثَنِي هُرُؤُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرِ تَسَالُوتِ عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عَلِمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَ أَقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مِّنْقُوسَةٍ تَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ.

مسلم تحفة الاشراف (۲۸۶۶)

۶۴۲۹ - حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ لَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرِ. مسلم تحفة الاشراف (۲۸۶۶)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے وصال سے تقریباً ایک ماہ پہلے فرمایا: آج کوئی ایسا ذی روح نہیں ہے جو سو سال گزرنے کے بعد بھی اس وقت تک زندہ رہے، عبد الرحمن نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے اس کی مثل روایت کی اور عبد الرحمن نے اس کی یہ تفسیر کی کہ لوگوں کی عمریں کم ہو جائیں گی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو لوگوں نے آپ سے قیامت کے متعلق سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ذی روح آج زمین پر زندہ ہے اس پر سو سال نہیں گزریں گے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی ذی روح سو سال تک نہیں پہنچے گا، سالم کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر کے سامنے اس حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: اس سے مراد وہ انسان ہیں جو اس دن پیدا ہو چکے تھے۔

سب صحابہ کی تحریم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی خیرات

۶۴۳۰ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السَّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقَضَ الْعُمُرُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۱۰۶-۲۳۷۸)

۶۴۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۱۰۶)

۶۴۳۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٍ الْيَوْمَ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۱۸-۳۱۰۶)

۶۴۳۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكُرْنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۲۴۶)

۵۴- بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۴۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا

دے تو وہ صحابہ کے دیے ہوئے ایک مُد (ایک کلو گرام) بلکہ نصف مُد کے برابر بھی نہیں ہے۔

أَصْحَابِي لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۵۳۶)

حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید اور حضرت عبد الرحمان بن عوف کے درمیان کوئی مناقشہ تھا حضرت خالد نے ان کو برا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اصحاب میں سے کسی کو برا نہ کہو کیونکہ تم میں سے اگر کسی شخص نے احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خیرات کیا تو وہ ان میں سے کسی ایک کے دیے ہوئے مُد (ایک کلو گرام) یا نصف مُد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

۶۴۳۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْبُوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ. البخاری (۳۶۷۳) ابوداؤد (۴۶۵۸) الترمذی (۳۸۶۱) ابن ماجہ (۱۶۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کیں شعبہ اور کعب کی روایت میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کا تذکرہ نہیں ہے۔

۶۴۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَابْنِ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكَيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ. سابقہ حوالہ (۶۴۳۵)

حضرت اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ ایک وفد لے کر حضرت عمر فاروق کے پاس گئے وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اولیس سے مذاق کرتا تھا حضرت عمر نے پوچھا: یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے تو وہ شخص پیش ہوا حضرت عمر نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا اس کا نام اولیس ہوگا یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا اس کو برص کی بیماری تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی داغ اس سے دور کر دیئے تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو وہ اس سے اپنے لیے مغفرت

۵۵- بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسِ الْقُرْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۴۳۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَدُوا إِلَى عُمَرَوِ فِيهِمْ رَجُلٌ قَمَمٌ كَانَ يَسْحَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرَيْبِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ إِمَّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّبْنَارِ أَوْ الدَّرْهِمِ فَمَنْ لَقِيَهِ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۰۴۰۶)

کی دعا کرائے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تابعین میں سب سے افضل شخص ایک آدمی ہے جس کا نام اولیس ہوگا، اس کی ایک والدہ ہے اس کو برص کی بیماری ہے اس سے کہو وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس جب اہل یمن میں سے کوئی ملک آتی تو وہ ان سے سوال کرتے: کیا تم میں اولیس بن عامر ہے؟ حتیٰ کہ ایک دن حضرت اولیس ان کے پاس گئے، حضرت عمر نے کہا: کیا آپ اولیس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! کہا: آپ قبیلہ مراد سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ نے کہا: کیا آپ قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! کیا آپ کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا ہے اور باقی داغ ختم ہو گئے؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرت عمر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اہل یمن کی امداد کے ساتھ تمہارے پاس قبیلہ مراد سے قرن کے ایک شخص آئیں گے جن کا نام اولیس بن عامر ہوگا، ان کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہو چکی ہوگی، قرن میں ان کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتے ہیں، اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرے گا، اگر تم سے ہو سکے تو تم ان سے مغفرت کی دعا کرنا، سواب آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے، حضرت اولیس قرنی نے حضرت عمر کے لیے استغفار کیا، حضرت عمر نے کہا: اب آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: کوفہ میں، حضرت عمر نے کہا: کیا میں کوفہ کے عامل کی طرف آپ کے لیے خط نہ لکھ دوں؟ حضرت اولیس نے کہا: خاک نشیں لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے، جب دوسرا سال آیا تو کوفہ کے اشراف میں سے ایک شخص آیا، اس کی حضرت عمر سے ملاقات ہوئی، حضرت

۶۴۳۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ) عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمَرُّوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۰۴۰۶)

۶۴۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ تَمَّ مِنْ قَرْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ يَكُ بَرَصٌ فَبَرَأَتْ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ تَمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَتْ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرُّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَاَفْعَلْ فَاسْتَغْفِرُ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ابْنُ تَرِيدٍ قَالَ الْكُوفَةُ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ رَفِيَّ غُبَرَاءِ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ تَمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَتْ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرُّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَاَفْعَلْ فَاتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ

فَاسْتَغْفِرْلِي قَالَ اسْتَغْفِرْلِي قَالَ أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ
صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْلِي قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ
فَقَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسِيرٌ وَكَسَوْتُهُ
بُرْدَةً فَكَانَ كَلِمًا رَأَاهُ إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَيْنَ لَا وَيْسَ هَذِهِ
الْبُرْدَةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۰۴۰۶)

عمر نے اس سے حضرت اولیس کے متعلق پوچھا، اس نے کہا: میں ان کو کم سامان کے ساتھ شکستہ گھر میں چھوڑ کے آیا ہوں، حضرت عمر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ تمہارے پاس کمک کے ساتھ قبیلہ مراد سے اولیس بن عامر قرن سے آئیں گے، ان کو برص کی بیماری تھی، ایک درہم کی مقدار کے علاوہ وہ سب بیماری ٹھیک ہو گئی، ان کی ایک والدہ ہیں، وہ ان کے ساتھ بہت نیکی کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کسی کام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور کرتا ہے، اگر تم سے ہو سکے تو تم ان سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرانا، پھر وہ شخص حضرت اولیس کے پاس گیا اور ان سے کہا: میرے لیے استغفار کیجئے، انہوں نے کہا: تم ابھی اچھا سفر کر کے آ رہے ہو، تم میرے لیے استغفار کرو، اس نے پھر کہا: آپ میرے لیے استغفار کیجئے، انہوں نے کہا: تم ابھی نیک سفر کر کے آ رہے ہو، تم میرے لیے استغفار کرو، پھر کہا: کیا تمہاری حضرت عمر سے ملاقات ہوئی تھی، اس نے کہا: ہاں! پھر حضرت اولیس نے اس کے لیے استغفار کیا، تب لوگوں کو حضرت اولیس کے مقام کا علم ہوا اور وہ وہاں سے چلے گئے، اسیر نے کہا: میں نے حضرت اولیس کو ایک چادر اوڑھائی، جب بھی ان کو کوئی شخص دیکھتا تو کہتا کہ اولیس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟

ف: اس باب کی احادیث میں حضرت اولیس قرنی کے افضل التابعین ہونے کا بیان ہے اور اللہ کے نیک بندوں سے مغفرت کی دعا کرانے کا ثبوت ہے۔

اہل مصر کے متعلق نبی ﷺ کی وصیت

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب ایک زمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط (پیانے) کا ذکر کیا جائے گا، تم اس زمین کے رہنے والوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ تم پر ان کا حق اور رشتہ ہے، جب تم وہاں دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے لیے لڑنا دیکھو تو وہاں سے چلے جانا، پھر شرجیل بن حسنہ کے دو بیٹے ربیعہ اور عبد الرحمان ایک اینٹ کی جگہ میں لڑ رہے تھے تو حضرت ابو ذر

۵۶- بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ

۶۴۴۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الظَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ ح وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ (وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ التَّحِيْبِيِّ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُدْكِرُ فِيهَا الْفَقِيرَ أَطْ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَفْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ

وہاں سے نکل آئے۔

بَرَبِيعَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِي شَرْحِبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۹۶۲)

۶۴۴۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَ هُبُّ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يَحْدِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَ هِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْفَقِيرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَ رَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَ صَهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرْحِبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَ أَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۰۰۰)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں:

علماء نے کہا ہے کہ قیراط دینار یا درہم کا ایک جز ہے، اہل مصر اس لفظ کو بہت بولتے ہیں اور اس پیمانے کا بہ کثرت استعمال کرتے ہیں، ذمہ سے مراد حق ہے اور رشتہ سے مراد یہ ہے کہ حضرت اسماعیل کی والدہ حضرت حاجرہ مصر سے تھیں، اور سسرالی رشتہ سے مراد یہ ہے کہ حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ بھی مصر کی تھیں، ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا ظہور ہے، کیونکہ آپ نے یہ پیش گوئی کی کہ آپ کے بعد آپ کی امت کو شوکت اور قوت حاصل ہوگی اور وہ بڑے بڑے ملکوں کو فتح کریں گے اور مصر کو فتح کریں گے اور جن دو آدمیوں نے ایک اینٹ کے برابر جگہ پر جھگڑا کیا اس کی خبر دی، واللہ الحمد۔

اہل عمان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قبائل عرب میں سے کسی قبیلہ کے پاس بھیجا، ان لوگوں نے اس کو گالیاں دیں اور مارا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اہل عمان کے پاس جاتے تو وہ تم کو گالیاں دیتے نہ مارتے۔

۵۷- بَابُ فَضْلِ أَهْلِ عَمَانَ

۶۴۴۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ أَبَا بَرزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى مُحِطٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسُبُّهُ وَ ضَرْبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَهْلَ عَمَانَ آتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرْبُوكَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۵۹۵)

ف: علامہ نووی نے لکھا ہے کہ عمان بحرین کا ایک شہر ہے۔

۵۸- بَابُ ذِكْرِ كَذَابِ

ثَقِيفٍ وَ مُبِيرَهَا

۶۴۴۳ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

قبیلہ ثقیف کا کذاب

اور اس کا ظالم

ابونوفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن

يَعْنِي ابْنُ اسْحَقَ الْحَضْرَمِيَّ) أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلْتُ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَّفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حُبَيْبٍ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا وَصَوًّا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللَّهِ لَا أَمَّةُ أَنْتَ أَشْرَهَا لَا أَمَّةُ خَيْرُكُمْ نَفَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ عَنْ جَذْعِهِ فَأَلْقَى فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولُ لَتَأْتِيَنِي أَوْ لَا بُعْثَنَ إِلَيْكَ مَنْ يَسْحَبُكَ بِقُرُونِكَ قَالَ فَأَبَتْ وَفَالَتْ وَاللَّهِ لَا إِلَيْكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِنِّي فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَدَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ بَعْدُ وَاللَّهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللَّهِ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَمَا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَعْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي تَقْيِيفِ كَذَّابًا وَ مُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا أَحَالَكَ إِلَّا آيَاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا. مسلم تَحْقِيقُ الْأَشْرَافِ (١٥٧٣٦)

الزبير رضى الله عنهما کو مدینہ کی گھاٹی میں (سولی پر لٹکا ہوا) دیکھا اس جگہ سے قریش اور دوسرے لوگ گزر رہے تھے حتیٰ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضى الله عنهما کا وہاں سے گزر ہوا وہ وہاں ٹھہر گئے اور کہا: السلام عليك ابا حبيب، السلام عليك ابا حبيب، السلام عليك ابا حبيب، میں آپ کو اس (خلافت کے) اقدام سے منع کرتا تھا، سنیے بہ خدا! میں آپ کو اس سے منع کرتا تھا، بہ خدا! میں آپ کو اس سے منع کرتا تھا، سنیے بہ خدا! آپ بکثرت روزے رکھنے والے، بہت قیام کرنے والے، بہت صلہ رحمی کرنے والے تھے، بخدا! (دشمنوں کے زعم میں) آپ کی جو جماعت بری تھی وہ (درحقیقت) بہت اچھی تھی، اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رضى الله عنهما وہاں سے چلے گئے، جب حجاج کو حضرت ابن عمر کے وہاں کھڑے ہونے اور آپ کے اس کلام کی خبر ہوئی تو اس نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کی نفش کے پاس کسی کو بھیجا اور ان کی نفش کو سولی سے اتروایا اور یہود کے قبرستان میں پھینکوا دیا، پھر ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضى الله عنہا کو بلوایا، انہوں نے اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا، اس نے دوبارہ پیغام بھیجا کہ میرے پاس آؤ ورنہ میں کسی شخص کو بھیجوں گا جو تم کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا میرے پاس لے آئے گا، حضرت اسماء نے انکار کیا اور فرمایا: بہ خدا! میں اس وقت تک تیرے پاس نہیں آؤں گی جب تک تو مجھے بالوں سے پکڑوا کر گھسوا کر نہیں بلائے گا، حجاج نے کہا: میری جوتیاں لاؤ، پھر اس نے جوتیاں پہنیں اور اکڑتا ہوا حضرت اسماء رضى الله عنہا کے پاس گیا اور کہنے لگا: ”تو نے دیکھا میں نے اللہ کے دشمن کو کیسے قتل کیا“، انہوں نے فرمایا: تم نے اس کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری عاقبت برباد کر دی، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو اس کو دو کمر بندوں والی کا بیٹا کہتا ہے، تو سن! بہ خدا! میں دو کمر بندوں والی ہوں، کمر بند کے ایک ٹکڑے کے ساتھ تو میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضى الله عنہما کے ساتھ کو سواری کے ساتھ باندھا تھا اور دوسرا ٹکڑا وہ ہے جس سے کوئی عورت مستغنی نہیں ہوتی اور سن! رسول اللہ ﷺ

نے ہمیں یہ حدیث بیان فرمائی کہ ثقیف میں ایک کذاب اور ظالم ہوگا، کذاب کو تو ہم پہلے دیکھ چکے ہیں اور رہا ظالم تو میرے گمان میں وہ صرف تو ہی ہو سکتا ہے۔ راوی کہتا ہے: پھر حجاج وہاں سے چلا گیا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اہل فارس کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اس کو حاصل کر لیتا۔ یا فارس کی اولاد میں سے ایک شخص اس کو حاصل کر لیتا۔

۵۹- بَابُ فَضْلِ فَارِسَ

۶۴۴۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْحَدَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِّنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۸۲۸)

۶۴۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْعَبْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَنْهُ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ الْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ.

(۴۸۹۷-۴۸۹۸) ج ۲، ص ۳۳۱-۳۳۲ (۳۹۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اس کو حاصل کر لیتا۔ یا فارس کی اولاد میں سے ایک شخص اس کو حاصل کر لیتا۔

انسان اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سو میں سے ایک بھی سواری کے لائق نہیں ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انسانوں کو سو اونٹوں کی مثل پاؤ گے ان میں سے ایک بھی سواری کے لائق نہیں ہوگا۔

۶۰- بَابُ قَوْلِهِ ﷺ النَّاسُ كَابِلٍ مِّائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

۶۴۴۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ (وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ) قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَجِدُونَ النَّاسَ كَابِلٍ مِّائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً. الترمذی (۲۸۷۲۲)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
نیکی، صلہ رحمی اور اخلاق کا بیان

والدین سے حسن سلوک اور ان کو مقدم رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: کون لوگ میرے اچھے سلوک کے حق دار ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، کہا: پھر کون ہے؟ فرمایا: پھر تمہاری ماں، کہا: پھر کون ہے؟ فرمایا: پھر تمہاری ماں، کہا: پھر؟ فرمایا: پھر تمہارا باپ، قتیہ کی روایت میں ہے: میرے اچھے سلوک کا کون مستحق ہے؟ اس میں لوگوں کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کون لوگ میرے اچھے سلوک کے زیادہ مستحق ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، پھر ماں، پھر ماں، پھر تمہارا باپ، پھر جو تمہارے قریب ہو، پھر جو تمہارے قریب ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، اس کے بعد جریر کی روایت کی مثل ہے اور یہ اضافہ ہے کہ تمہارے باپ کی قسم! تم کو خبر دی جائے گی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، محمد بن طلحہ کی روایت میں ہے: کون لوگ میرے اچھے سلوک کے زیادہ حقدار ہیں؟ اس کے بعد پہلی روایت کی مثل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۵- کتاب البر والصلة والادب

۱- باب برّ الوالدین وإتھما أحقّ به

۶۴۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَمِيلٍ بْنُ طَرِيفٍ الشَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي فَقَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَفِي حَدِيثٍ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

البخاری (۵۹۷۱) ابن ماجہ (۲۷۰۶)

۶۴۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَذْنَاكَ ثُمَّ أَذْنَاكَ.

سابقہ حوالہ (۶۴۴۷)

۶۴۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَبِيكَ لَسَبَّانَ.

البخاری (۵۹۷۱) ابن ماجہ (۲۷۰۶)

۶۴۵۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثٍ وَهَيْبٌ مَنْ أَبْرَوُ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ النَّاسَ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. سابقہ حوالہ (۶۴۴۹)

۶۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: پھر ان کی خدمت میں جہاد کرو۔

حَرْبٌ فَلَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ) عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحْسَنُ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ. البخاری (۳۰۰۴-۵۹۷۲) ابوداؤد (۲۵۲۹) الترمذی (۱۶۷۱) النسائی (۳۱۰۳)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، پھر اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

۶۴۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ. سابقہ حوالہ (۶۴۵۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں۔

۶۴۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ مِسْعِرٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي اسْحَقَ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ. سابقہ حوالہ (۶۴۵۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر طلب کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ اس نے کہا: جی! دونوں زندہ ہیں، آپ نے فرمایا: تم اللہ سے اجر کے طالب ہو؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: اپنے والدین کے پاس جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔

۶۴۵۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبَايُغَكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ ابْتِغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ مِنْكَ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَتَّى قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعِي إِلَى وَالِدَيْكَ فَاحْسِنِي صُحْبَتَهُمَا. مسلم، تحفة الاشراف (۸۹۴۰)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا
نفل نماز وغیرہ پر مقدم ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جرتج اپنے معبد میں عبادت کر رہے تھے، اتنے میں ان کی ماں آئی

۲- بَابُ تَقْدِيمِ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ
بِالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

۶۴۵۵ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ
قَالَ حُمَيْدٌ قَوَّصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِيَصِفَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمُّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ
حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا
أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَقْتَهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي
فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا
جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي
فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي
وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تَيْمُمْتُهُ حَتَّى تُرِيَهُ
الْمُؤْمِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ فُفْتِنَ قَالَ وَكَانَ
رَاعِي ضَانٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ
الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ
لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا
بِقُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ
يَكَلِّمُهُمْ قَالَ فَاحْذَرُوا يَهْدُمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ
إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَسَمَّ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ
الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ ابْنِي رَاعِي الضَّانِ فَلَمَّا
سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا ابْنِي مَا هَذَا مِنْ دَيْرِكَ
بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ
عَلَاهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۶۶۱)

حمید کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے اس کی اس طرح صفت
بیان کی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان سے صفت بیان کی
تھی، جب ان کی ماں نے انہیں بلایا تو انہوں نے کس طرح
اپنی ہتھیلی اپنی بھوں پر رکھی تھی، پھر اس کی طرف سر اٹھا کر اس کو
آواز دی اور کہا: اے جرتج! میں تمہاری ماں ہوں، تم مجھ سے
بات کرو، جرتج اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، جرتج نے دل میں
کہا: اے اللہ! ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف نماز
ہے، پھر انہوں نے نماز کو اختیار کر لیا، ماں واپس لوٹ گئی، پھر
دوبارہ آئی اور کہا: اے جرتج! میں تمہاری ماں ہوں، مجھ سے
بات کرو، جرتج نے (دل میں) کہا: اے اللہ! ایک طرف میری
ماں ہے اور ایک طرف نماز ہے، پھر انہوں نے نماز کو اختیار کیا،
ان کی ماں نے کہا: اے اللہ! یہ جرتج میرا بیٹا ہے، میں اس سے
بات کرتی ہوں اور یہ انکار کرتا ہے، اے اللہ! اس کو اس وقت
تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے،
آپ نے فرمایا: اگر وہ یہ دعا کرتی کہ جرتج فتنہ میں پڑ جائے تو
وہ فتنہ میں پڑ جاتا، آپ نے فرمایا: ایک دنبوں کا چرواہا تھا جو
جرتج کے معبد میں ٹھہرتا تھا، ایک دن بستی سے ایک عورت نکلی تو
اس چرواہے نے اس کے ساتھ بدکاری کی، وہ عورت حاملہ ہو گئی
اور اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا، اس عورت سے پوچھا گیا: یہ کس کا
بچہ ہے؟ اس عورت نے کہا: اس معبد والے کا بچہ ہے، لوگ
اپنے پھاڑے اور کلہاڑے لے کر آئے اور اس کو آواز دی،
جرتج اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے ان لوگوں سے
بات نہیں کی، لوگوں نے اس معبد کو گرانا شروع کر دیا، جب
جرتج نے یہ معاملہ دیکھا تو ان کے پاس اتر کر آئے، لوگوں نے
ان سے کہا: دیکھو یہ عورت کیا کہتی ہے؟ جرتج مسکرائے، پھر
انہوں نے اس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: تیرا باپ کون
ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ دنبوں کا چرواہا ہے، جب لوگوں نے
یہ جواب سنا تو انہوں نے کہا: ہم نے تمہارے معبد کو گرایا ہے،
اس کے عوض سونے اور چاندی کا معبد بنا دیتے ہیں، جرتج نے
کہا: نہیں، تم اس کو پہلے کی طرح مٹی کا ہی بنا دو، یہ کہہ کر وہ پھر

اوپر چلے گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پنگھوڑے (پالنے) میں صرف تین بچوں نے کلام کیا ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم اور صاحب جرتج نے، جرتج ایک عبادت گزار شخص تھا، اس نے ایک معبد بنایا۔ جس وقت وہ معبد میں نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اور کہا: اے جرتج! اس نے (دل میں) کہا: اے میرے رب! ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف میری نماز ہے، پھر وہ نماز پڑھتا رہا اور اس کی ماں واپس چلی گئی، دوسرے دن پھر وہ اس وقت آئی جب وہ نماز پڑھ رہا تھا، اس نے کہا: اے جرتج! اس نے کہا: اے میرے رب! ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف میری نماز ہے، پھر وہ نماز پڑھتا رہا اور ماں واپس چلی گئی، اگلے روز ماں پھر اس وقت آئی جب وہ نماز پڑھ رہا تھا، اس نے کہا: اے جرتج! جرتج نے کہا: اے میرے رب! ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف میری نماز ہے، پھر وہ نماز میں مصروف رہا، اس کی ماں نے کہا: اے اللہ! جب تک یہ فاحشہ عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے اس پر موت طاری نہ کرنا، بنو اسرائیل جرتج اور اس کی عبادت کا بہت چرچا کرتے تھے، بنو اسرائیل کی ایک عورت بہت خوبصورت تھی، اس نے کہا: اگر تم چاہو تو میں جرتج کو فتنہ میں مبتلا کر دوں، وہ عورت جرتج کے پاس گئی، جرتج نے اس کی طرف توجہ نہیں کی، ایک چرواہا جرتج کے معبد میں رہتا تھا، اس عورت نے اس چرواہے کو اپنے نفس کی دعوت دی، چرواہے نے اس سے اپنی خواہش پوری کی، وہ عورت حاملہ ہو گئی، جب اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا تو اس نے کہا: یہ جرتج کا بچہ ہے، لوگ آئے اور انہوں نے جرتج کو معبد سے اتارا اور معبد کو گرا دیا، لوگوں کو جرتج کو مارنا شروع کر دیا، جرتج نے پوچھا: تمہارے اس ہنگامے کا کیا سبب ہے؟ لوگوں نے کہا: تم نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور تم سے یہ بچہ پیدا ہوا ہے، جرتج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس بچہ کو لے کر آئے، جرتج نے کہا: ٹھہرو! مجھے نماز پڑھنے دو، اس نے نماز

۶۴۵۶ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجُ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَاتَتُهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَأَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدَاةِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَأَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدَاةِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَمْتُهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهِ الْمُؤْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغْيِي يَتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَا فِتْنَتَهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضْتُ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَاتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمَكْنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاتَوَهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَيْنَتْ بِهَذِهِ الْبَغْيِي فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيِّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أَصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا عَلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فَلَانُ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يَقْبَلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبِيُّ لَكَ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهُمَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارَاهُ وَشَادَهُ حَسَنَةً فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الشَّدْيَ وَأَقْمَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْضَعُ قَالَ فَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي أَرْيَاضَهُ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا

وَيَقُولُونَ زَيْنَتٌ سَرَقَتْ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاءَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهَنَّاكَ تَرَا جَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلَفِي مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَتٌ سَرَقَتْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلُ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَيْنَتٌ وَلَمْ تَزِنْ وَ سَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا.

بخاری (۳۴۳۶-۲۴۸۲)

پڑھی، پھر فارغ ہو کر بچہ کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں انگلی چھو کر کہا: اے بچہ! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: فلاں چرواہا، حضور نے کہا: پھر لوگ جرتج کی طرف مڑے اس کو بوسہ دینے لگے اور حصول برکت کے لیے اس کو چھونے لگے اور کہا: ہم آپ کے لیے سونے کا معبد بنا دیتے ہیں۔ جرتج نے کہا: نہیں تم اس کو اسی طرح مٹی کا بنا دو، پھر انہوں نے ویسا ہی بنا دیا۔ (تیسرے نوزائیدہ بچے کے کلام کرنے کا قصہ یہ ہے) ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا، اتنے میں ایک شخص عمدہ سواری پر اچھی پوشاک پہنے ہوئے گزرا، اس کی ماں نے کہا: ”اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے“ بچہ دودھ چھوڑ کر اس شخص کی طرف مڑا اور دیکھتا رہا، پھر کہا: ”اے اللہ! مجھ کو اس جیسا نہ بنا“ پھر پستان کی طرف مڑا اور دودھ پینے لگا، راوی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا، آپ اپنی انگشت سبابہ کو منہ میں ڈال کر اس کو چوستے ہوئے بچہ کے دودھ پینے کی حکایت کر رہے تھے، پھر ان کا گزر ایک باندی سے ہوا جس کو لوگ مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تو نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے اور وہ جواب میں کہتی تھی: مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے، اس بچہ کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا، اس بچہ نے دودھ چھوڑ دیا اور اس باندی کی طرف دیکھ کر کہا: ”اے اللہ! مجھے اس جیسا بنانا“ تب ماں بیٹے میں مناظرہ ہوا۔ ماں نے کہا: اے سرمنڈے! ایک شخص اچھی حیثیت کا گزرا اور میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے، تو نے کہا: اے اللہ! مجھ کو اس کی مثل نہ بنا اور اس لونڈی کو لوگ مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تو نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے سو میں نے دعا کی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس کی طرح نہ کرنا، تو تو نے کہا: اے اللہ! مجھ کو اس کی مثل کرنا، بچہ نے کہا: وہ شخص ایک ظالم آدمی تھا تو میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھ کو اس جیسا نہ بنانا اور جس باندی کو یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ تو نے زنا کیا ہے، حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا تھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ تو نے چوری کی ہے، حالانکہ اس نے چوری نہیں کی تھی اس

لیے میں نے دعا کی: ”اے اللہ! مجھ کو اس جیسا بنادے۔“

والدین کے نافرمان کی

سزا کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو اس کے بعد مثل سابق ہے۔

والدین کے دوستوں سے نیکی

کرنے کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا، حضرت عبد اللہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار تھے اس دیہاتی کو بھی اس پر سوار کر لیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اس کو عطا کر دیا، ابن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، یہ دیہاتی لوگ ہیں، یہ معمولی چیز سے بھی راضی ہو جاتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا: اس شخص کا باپ حضرت عمر بن الخطاب کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

۳- بَابُ رَغَمٍ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

۶۴۵۷ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۹۵)

۶۴۵۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۱۷)

۶۴۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِمَ أَنْفُهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۸۰)

۴- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ أَصْدِقَاءِ

الْأَبِ وَالْأُمِّ وَنَحْوِهِمَا

۶۴۶۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَّحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَإِنَّهُمْ يَرْضُونَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وَدَّ الْعُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ

ہے: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ جاتے تو سہولت کے لیے اپنے گدھے کو ساتھ لے جاتے، جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے اور اپنے سر پر عمامہ باندھتے تھے، ایک دن وہ اپنے گدھے پر جا رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا، حضرت ابن عمر نے اس سے پوچھا: کیا تم فلاں بن فلاں کے بیٹے نہیں ہو، اس نے کہا: کیوں نہیں! حضرت ابن عمر نے اس کو اپنا گدھا دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اور اپنا عمامہ اس کو دیا اور فرمایا: اس کو اپنے سر پر باندھ لو، حضرت ابن عمر سے ان کے بعض اصحاب نے کہا: آپ نے اس دیہاتی کو یہ گدھا دے دیا حالانکہ آپ کو اس سے سہولت تھی اور آپ نے وہ عمامہ دے دیا جس کو آپ باندھتے تھے، حضرت ابن عمر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے انتقال کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ نیکی کرے اور اس کا باپ حضرت عمر فاروق کا دوست تھا۔

نیکی اور گناہ کی تفسیر

نواس بن سمان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: اچھا خلق نیکی ہے اور گناہ وہ چیز ہے جو تمہارے دل میں کھٹکتی رہے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

نواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَبْرَأَ بَرٍّ صَلَوةُ الْوَلَدِ أَهْلٌ وَدَّ آيِهِ. الترمذی (۱۹۰۳)

۶۴۶۱ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبْرَأُ بَرٍّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدَّ آيِهِ. ابوداؤد (۵۱۴۳)

۶۴۶۲ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبُ الرَّاحِلَةِ وَ عِمَامَةٌ يَشْدُبُهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنُ فُلَانٍ بْنُ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ازْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ أَشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَ عِمَامَةً كُنْتَ تَشْدُبُهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبْرَأِ بَرٍّ صَلَوةَ الرَّجُلِ أَهْلٌ وَدَّ آيِهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنْ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ. سابقه حوالہ (۶۴۶۱)

۵- بَابُ تَفْسِيرِ الْبَرِّ وَالْإِثْمِ

۶۴۶۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبَرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. الترمذی (۲۳۸۹-۲۳۸۹م)

۶۴۶۴ - حَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

ایک سال تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں رہا اور مجھے آپ سے سوالات کرنے کے سوا اور کوئی چیز ہجرت کرنے سے مانع نہیں تھی، ہم میں سے جو شخص بھی ہجرت کر لیتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کرتا تھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیکی اچھا خلق ہے اور گناہ وہ چیز ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

اللَّهُ بَنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ (بِعْنَى ابْنِ صَالِحٍ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهَجْرَةِ إِلَّا الْمَسْئَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ.

سابقہ حوالہ (۶۴۶۳)

صلہ رحم کا حکم اور قطع رحمی کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا حتیٰ کہ جب وہ ان سے فارغ ہو گیا تو رحم نے کھڑے ہو کر کہا: یہ قطع رحم سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم اس سے راضی ہو نہیں ہو کہ میں اس سے واصل ہوں گا جو تم سے واصل ہوگا اور اس سے منقطع ہوں گا جو تم سے منقطع ہوگا، رحم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا حق ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیات پڑھو: (ترجمہ:) ”تو کیا تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر تم حکومت حاصل کر لو تو زمین میں فساد ہی پھیلاؤ اور اپنی قطع رحمی کرو، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو ان کو بہرا بنادیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا، تو کیا یہ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے مجھ سے تعلق جوڑا اللہ اس کے ساتھ تعلق جوڑے گا اور جس نے میرے ساتھ تعلق منقطع کیا اللہ تعالیٰ اس سے تعلق منقطع کرے گا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

۶- بَابُ صَلَاةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا

۶۴۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الشَّقْفِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ مُعَاوِيَةَ (وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ) حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَارِزِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَاكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقْطِعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا.

البخاری (۵۹۸۷-۴۸۳۲-۴۸۳۱-۴۸۳۰-۷۵۰۲)

۶۴۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ.

البخاری (۵۹۸۹)

۶۴۶۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا

ﷺ نے فرمایا: قاطع (رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سفیان نے کہا: یعنی قاطع رحم۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاطع رحم جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

اسی سند کے ساتھ اس کی مثل مروی ہے، حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے یا اس کی عمر دراز کی جائے وہ صلہ رحم کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے یا اس کی عمر دراز کی جائے وہ صلہ رحم کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرے (بعض) رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بردباری کے ساتھ پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت آمیز سلوک کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر تم درحقیقت ایسا ہی کرتے ہو جیسا کہ تم نے کہا ہے تو ان کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس روش

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ.

البخاری (۵۹۸۴) ابوداؤد (۱۶۹۶) الترمذی (۱۹۰۹)

۶۴۶۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الصَّبْعِيِّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٍ.

سابقہ حوالہ (۶۴۶۷)

۶۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ . سابقہ حوالہ (۶۴۶۷)

۶۴۷۰ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

البخاری (۲۰۶۷) ابوداؤد (۱۶۹۳)

۶۴۷۱ - وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ فِي رِزْقِهِ وَ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. البخاری (۵۹۸۶)

۶۴۷۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَلْعَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي قَرَابَةً أَصْلَهُمْ وَ يَفْطَعُونِي وَ أَحْسِنُ إِلَيْهِمْ يُسَيِّئُونَ إِلَيَّ وَ أَحْلُمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَيْسَ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأْتَمَا تَسِفُّهُمْ الْمَلَّ وَ لَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ عَلَى ذَلِكَ. مسلم تحفة الاشراف (۱۴۰۲۹)

پر رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں تمہارا ایک مددگار رہے گا۔

حسد، بغض اور کسی سے روگردانی کرنے کی حرمت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ، ایک مسلمان کے لیے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنا جائز نہیں ہے۔
امام مسلم نے اس حدیث کی دو مزید سندیں بیان کیں۔

۷- بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

۶۴۷۳ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ. البخاری (۶۰۶۵-۶۰۷۶) ابوداؤد (۴۹۱۰)

۶۴۷۴ - حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ح وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۳۴-۱۵۶۹)

۶۴۷۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَمْرُو النَّاقِئُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوا. الترمذی (۱۹۳۵)

۶۴۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ (يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكِرَ وَرِوَايَةُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابُرُوا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۴۴)
۶۴۷۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

یہ حدیث ایک اور سند سے مروی ہے اس میں ”لا تقطعوا“ ”قطع تعلق نہ کرو“ کے الفاظ ہیں۔

عبدالرزاق کی روایت میں ہے: حسد نہ کرو، ترک تعلق نہ کرو اور نہ ایک دوسرے سے روگردانی کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ کرو اور قطع تعلق نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ نَضْرِ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ
بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَمَا أَمَرَ كُمْ
اللَّهُ: مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۸۴)

یہ حدیث ایک اور سند سے مروی ہے اس میں ہے: جیسا
کہ تم کو اللہ نے حکم دیا ہے۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: تدابر کا معنی ہے ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا یا ایک دوسرے سے قطع تعلق کرنا کیونکہ پھر ہر شخص
دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیر لیتا ہے اور حسد کا معنی ہے کسی شخص کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا یہ حرام ہے اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ
اس کا معنی یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کا سا معاملہ کرو اور شفقت، محبت اور ایک دوسرے کے ساتھ نیکی میں تعاون کرتے
رہو اور خلوص اور صاف دل کے ساتھ رہو اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے رہو، بعض علماء نے کہا: بغض کی ممانعت سے مقصود یہ ہے
کہ ان اسباب اور بری خواہشات سے باز رہو جو بغض کو پیدا کرتی ہیں۔

بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ
ترک تعلق کرنے کی حرمت

۸- بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلَا
عُذْرٍ شَرْعِيٍّ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز
نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے ترک تعلق
رکھے، دونوں باہم ملیں یہ اس سے منہ موڑے، وہ اس سے منہ
موڑے، ان دونوں میں بہتر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں
پہل کرے۔

۶۴۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي
أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَ
يُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

بخاری (۶۰۷۷-۶۲۳۷) ابوداؤد (۴۹۱۱) الترمذی (۱۹۳۲)

امام مسلم نے اس حدیث کی پانچ سندیں بیان کیں ان
سب میں یہ الفاظ ہیں: ”فیصد هذا ویصد هذا“۔

۶۴۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ
بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا
حَارِجُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ
ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
وَ عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ
الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ
هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا فَاتَهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرُ
مَالِكٍ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا. سابقہ حوالہ (۶۴۷۸)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے لیے تین دن کے بعد
ترک تعلق جائز نہیں ہے۔

۶۴۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
فَدْيِكٍ أَخْبَرَنَا الصَّحَّاحُ (وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۷۷۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے بعد ترک تعلق جائز نہیں ہے۔

بدگمانی، تجسس اور حرص کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب مت تلاش کرو، حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے ترک تعلق مت کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور کسی کا عیب تلاش نہ کرو اور کسی کی بیع پر بیع نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب مت تلاش کرو، تباہی نہ کرو (کسی کو پھانسنے کے لیے کسی چیز کی زیادہ قیمت نہ لگاؤ) اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

اسی سند سے روایت ہے: ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے بھائی بھائی بن جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو، حرص نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی

۶۴۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۶۲)

۹- بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَنَحْوِهَا

۶۴۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا. البخاری (۶۰۶۶) ابوداؤد (۴۹۱۷)

۶۴۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَهْجَرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۶۳)

۶۴۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۳۴۸)

۶۴۸۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ نَصْرِ الْجَهْصَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۴۰۳)

۶۴۸۶ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا جَبَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَ
كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۵۹)

۱۰- بَابُ تَحْرِيمِ ظَلَمِ الْمُسْلِمِ وَ خَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ

۶۴۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا
دَاوُدُ (يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا
تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى
بَيْعِ بَعْضٍ وَ كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ
لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هُنَا وَيُشِيرُ إِلَى
صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ
أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ
وَعِرْضُهُ. ابن ماجه (۴۲۱۳-۳۹۳۳)

۶۴۸۸ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ
السَّرِّحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَسَامَةَ (وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ) أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ
حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ أَنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ
إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ
وَإِشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ. سابقه حوالہ (۶۴۸۷)

۶۴۸۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ
وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. ابن ماجه (۴۱۴۳)

۱۱- بَابُ التَّهْنِئَةِ عَنِ الشُّحْنَاءِ

۶۴۹۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ

مسلمان پر ظلم کرنے، اس کو رسوا کرنے اور اس کو حقیر جاننے کی حرمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، تباہی نہ کرو،
ایک دوسرے سے بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ
کرو، کسی کی بیع پر بیع نہ کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ،
مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہ کرے نہ اس کو رسوا
کرنے نہ حقیر جانے، حضور نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر
کے تین بار فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، کسی شخص کی برائی کے لیے
یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو برا جانے، ایک مسلمان
پورا پورا دوسرے مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون، اس کا مال اور
اس کی عزت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی طرف دیکھتا
ہے نہ تمہاری صورتوں کی طرف، اور اپنے سینہ کی طرف اپنی
انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا: لیکن وہ تمہارے دلوں کی طرف
دیکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے
مالوں کی طرف نہیں دیکھتا، البتہ وہ تمہارے دلوں اور عملوں کی
طرف دیکھتا ہے۔

کینہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے
کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی

جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا، سو اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ایک روایت میں ”متہاجرین“ اور دوسری روایت میں ”مہتجرین“ کا لفظ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً بیان کیا کہ ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، سو اس شخص کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہے، کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے اعمال ہر ہفتہ میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں، پیر اور جمعرات کو، اور ہر مسلمان بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے، سو اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو، کہا جاتا ہے: ان کو چھوڑ دو یا مہلت دو، حتیٰ کہ یہ رجوع کر لیں۔

اللہ کے لیے محبت کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری جلال ذات سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں رکھوں گا۔ میرے سایہ کے علاوہ آج

الْخَمِيسَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا (۱۲۷۴۴)

۶۴۹۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْبِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ إِلَّا الْمُتَهَاجِرِينَ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ إِلَّا الْمُهْتَجِرِينَ. الترمذی (۲۰۲۳)

۶۴۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۸۸۱)

۶۴۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَ عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا أَوْ اَرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا. الترمذی (۷۴۷) ابن ماجہ (۱۷۴۰)

۱۲- بَابُ فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ

۶۴۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ

کسی کا سایہ نہیں ہے۔

بِجَلَالِي الْيَوْمَ أَظْلَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۳۸۸)

۶۴۹۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدَرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ تَرِيدٍ قَالَ أُرِيدُ أَخًا فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرَبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتُهُ فِيهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۶۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ کو اس کے انتظار کے لیے بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے، فرشتہ نے پوچھا: کیا تم نے اس پر کوئی احسان کیا ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ کے لیے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

☆ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوِيَّةَ الْقُسَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۳ - بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۶۴۹۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ.

الترمذی (۹۶۷-۹۶۸-۹۶۸م)

۶۴۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ.

سابقہ حوالہ (۶۴۹۶)

مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریض کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی وہ برابر جنت کے باغ میں رہتا ہے حتیٰ کہ لوٹ آئے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان جب مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک برابر جنت کے باغ میں رہتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ خرفہ جنت میں رہے گا! آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! خرفہ جنت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جنت کا باغ۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۶۴۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ. سابقہ حوالہ (۶۴۹۶)

۶۴۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ (وَهُوَ أَبُو قَلَابَةَ) عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّاهَا. سابقہ حوالہ (۶۴۹۶)

۶۵۰۰ - حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۶۴۹۶)

۶۵۰۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تُعِدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تُعِدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عِدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۶۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عبادت نہیں کی، وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تیری کیسے عیادت کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا حالانکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو تو اس کو میرے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ کو کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو تو اس کو میرے پاس پاتا۔

مومن کو غم، پریشانی یا بیماری کی بناء پر ملنے والے ثواب کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بہ نسبت کسی شخص میں سخت درد نہیں دیکھا، عثمان کی روایت میں ”الوجع“ کی جگہ ”وجعاً“ کا لفظ ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی پانچ سندیں بیان کیں۔

۱۴- بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيْمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَّرَضٍ أَوْ حُزْنٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ

۶۵۰۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا.

(بخاری (۵۶۴۶) ابن ماجہ (۱۶۲۲))

۶۵۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ. سابقہ حوالہ (۶۵۰۲)

۶۵۰۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسْتُ يَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَغَمًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجَلُ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجَلُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سِنَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسَسْتُ يَدِي.

(بخاری (۵۶۴۷-۵۶۴۸-۵۶۶۰-۵۶۶۱-۵۶۶۷))

۶۵۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کو بخار تھا، میں نے آپ کو ہاتھ لگا کر دیکھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! مجھے تم میں سے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے، میں نے عرض کیا: کیا اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دگنا اجر ملتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کو بھی مرض یا کوئی اور مصیبت لاحق ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے، جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں، زہیر کی حدیث میں ہاتھ لگا کر دیکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں، ابو معاویہ کی سند میں ہے: ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

قدرت میں میری جان ہے روئے زمین پر ہر مسلمان کو۔ آخر حدیث تک۔

الْتَرَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ الْخ. سابقہ حوالہ (۶۵۰۳)

اسود بیان کرتے ہیں کہ کچھ قریشی نو جوان منیٰ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ ہنسنے لگے حضرت عائشہ نے پوچھا: تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا: فلاں شخص خیمہ کی رسی پر گر پڑا جس سے اس کی گردن ٹوٹ جاتی یا آنکھ ضائع ہو جاتی حضرت عائشہ نے فرمایا: ہنسومت کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ مسلمان کو کاٹنا چھ جائے یا اس سے بھی کم تکلیف پہنچے تو اس کا ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

۶۵۰۶ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَابَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمَنَى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يَضْحَكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طَبِّ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَ مُحِيتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۵۹۹۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جب کوئی کاٹنا چھتا ہے یا اس سے بھی کم کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے یا اس کا گناہ مٹا دیتا ہے۔

۶۵۰۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرِيمٍ (وَاللَّفْظُ لَهُمَا) ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَقَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ. الترمذی (۹۶۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جب کوئی کاٹنا چھے یا اس سے کم کوئی تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

۶۵۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۱۹۲)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۵۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۲۰۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو مصیبت بھی لاحق ہو خواہ کاٹنا چھے اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔

۶۵۱۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ

یُشَاكُهَا. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۶۶۰۷-۱۶۷۱۴)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر جو مصیبت آئے خواہ کتنا چھپے اسے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے راوی کہتے ہیں: پتا نہیں عروہ نے ”قص بھا من خطایاہ“ کہا تھا یا ”کفر بھا من خطایاہ“۔ کہا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن پر جو مصیبت آئے خواہ کتنا چھپے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا اس کے بدلے میں ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا: مسلمان پر جو مصیبت آئے خواہ بیماری ہو، تھکاوٹ ہو، تکلیف ہو، غم ہو یا کوئی پریشانی ہو، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ:) ”جس شخص نے جو برائی کی اس کو اس کی سزا دی جائے گی“ مسلمانوں کو اس سے سخت تشویش ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میانہ روی اور درست روی پر قائم رہو، مسلمان پر جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کو ٹھوکر لگے یا کٹنا چھپے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سائب یا حضرت المسیب کے پاس رسول اللہ ﷺ

۶۵۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى الشُّوْكَةِ إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيْتَهُمَا قَالَ عُرْوَةُ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۳۶۲)

۶۵۱۲ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشُّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۹۵۳)

۶۵۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنِ حَتَّى الْهَمُّ يُهْمَهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ. البخاری (۵۶۴۱-۵۶۴۲) الترمذی (۹۶۶)

۶۵۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ (وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ مُحَيْصِنٍ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ ابْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَيْتُجْزَ بِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَارِبُوا وَسِدُّوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى التَّكْبَةُ يَنْكُبُهَا أَوْ الشُّوْكَةُ يُشَاكُهَا. قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ. الترمذی (۳۰۳۸)

۶۵۱۵ - حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي أَبُو

تشریف لے گئے آپ نے فرمایا: اے ام سائب یا ام المسیب! تم کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے کہا: مجھے بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے آپ نے فرمایا: بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ بنو آدم کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔

الزُبَيْرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمُّ الْمُسَيَّبِ تُزْفِرِينَ قَالَتْ الْحُمَى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْبِي الْحُمَى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ حُبُّ الْحَدِيدِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۶۸۱)

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابن عباس نے مجھ سے کہا: کیا میں تم کو ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ میرے لیے دعا کیجئے، آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس پر صبر کرو اور تم کو جنت مل جائے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ تم کو صحت عطا فرمائے گا، اس عورت نے کہا: میں صبر کرتی ہوں، اس نے کہا: میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ یہ دعا فرمادیں کہ میرا ستر نہ کھلے، پھر آپ نے اس کے لیے دعا کر دی۔

۶۵۱۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرَانُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ أَمْرًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي أَضْرَعُ وَإِنِّي أَتَكْشِفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكْشِفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكْشِفُ فَدَعَا لَهَا.

بخاری (۵۶۵۲-۵۶۵۲)

ظلم کی حرمت

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اللہ عز وجل سے یہ روایت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سو اس کے جس کو میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تم کو ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سو اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم کو کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سو اس کے جس کو میں لباس پہناؤں، لہذا تم مجھ سے لباس مانگو، میں تم کو لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو،

۱۵- بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

۶۵۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعَمُونِي أَطْعِمُكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ يَا عِبَادِي أَنْتُمْ تَخْطُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا صَبْرِي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا

میں تم کو بخش دوں گا، اے میرے بندو! تم کسی نقصان کے مالک نہیں ہو کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم کسی نفع کے مالک نہیں کہ مجھے نفع پہنچا سکو، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو میرے ملک میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جائیں تو میرے ملک سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمہارے انسان اور جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہو گا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکا لے سے) اس میں کمی ہوتی ہے، اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لیے جمع کر رہا ہوں، پھر میں تم کو ان کی پوری پوری جزاء دوں گا، پس جو شخص خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جس کو خیر کے سوا کوئی چیز (مثلاً آفت یا مصیبت) پہنچے وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ سعید بیان کرتے ہیں کہ ابو ادریس خولانی جس وقت یہ حدیث بیان کرتے تھے تو گھٹنوں کے بل جھک جاتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

نَفَعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ كَانُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ كَانُوا عَلَى أَفَجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفِيكُمْ بِهَا يَا هَؤُلَاءِ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۹۳۶)، مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۹۳۶)

۶۵۱۷م - حَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرُوانَ أَتَمَّهُمَا حَدِيثًا. قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا يَشْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۹۳۶)

۶۵۱۸م - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَكِلاَهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرُونِي عَنْ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي حَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَالُمُوا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے اوپر اور اپنے بندوں کے اوپر ظلم کو حرام کر دیا ہے، سو ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اس کے بعد حسب سابق پوری روایت ہے۔

وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ
الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا مِنْ هَذَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۹۹۹)

۶۵۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا
دَاوُدُ (يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ
الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ
أَهْلَكَ مَنْ كَانَ فَبَلَّغْتُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ
وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۳۹۰)

۶۵۲۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجَشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ. البخاری (۲۴۴۷) الترمذی (۲۰۳۰)

۶۵۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي
حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ
كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مَنْ كُتِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ
سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

البخاری (۲۴۴۲-۶۹۵۱) ابوداؤد (۴۸۹۳) الترمذی (۱۴۲۶)
۶۵۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّدُرُونَ مَا الْمُفْلِسُ
قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ
الْمُفْلِسَ مَنْ أَمْتِيَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَ
زَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا
وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَ
هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَيَسَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ
أَخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۰۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو کیوں کہ ظلم قیامت کے
دن کی تاریکیاں ہیں اور بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو
بخل نے ہلاک کر دیا، اس بخل نے ان کو خوریزی کرنے اور
حرام کو حلال کرنے پر برا بیچنے کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن کی تاریکیاں ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم
کرے نہ اس کو تباہ کرے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی
میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں رہتا ہے جو
شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن اس کی مصیبت دور کر دے گا جو شخص کسی مسلمان کا پردہ
رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟
صحابہ نے کہا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس
درہم ہو نہ کوئی متاع ہو آپ نے فرمایا: میری امت کا مفلس
وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے
اور اس شخص نے (دنیا میں) کسی کو گالی دی تھی، کسی کو تہمت
لگائی تھی، کسی کا مال کھایا تھا، کسی کا خون بہایا تھا، کسی کو مارا تھا،
پھر اسے اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور اسے اس کی نیکیاں مل
جائیں گی اور اگر ان کے حقوق پورے ہونے سے پہلے اس کی
نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں
گے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم سے حقداروں کے حقوق وصول کیے جائیں گے، حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے اور جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ:) ”اور اسی طرح آپ کے رب کی گرفت ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے بے شک اس کی گرفت سخت دردناک ہے۔“

بھائی کی مدد کرنا خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو لڑکوں کا آپس میں جھگڑا ہوا، ایک مہاجرین میں سے تھا اور دوسرا انصار میں سے، مہاجر چلایا: اے مہاجرین! اور انصاری چلایا: اے انصار! ناگاہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کر رہے ہو، صحابہ نے عرض کیا: صرف یہ دو لڑکے آپس میں لڑ پڑے ہیں اور ایک نے دوسرے کی سرین پر ضرب لگائی ہے، آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، انسان کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر اس کا بھائی ظالم ہو تو اس کو ظلم سے روکے، یہی اس کی مدد ہے اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، انصاری نے کہا: اے انصار! مدد کرو، مہاجر نے کہا: اے مہاجر! مدد کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار ہے؟ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، آپ نے فرمایا: اس معاملہ کو چھوڑو، یہ ایک ناشائستہ حرکت ہے،

۶۵۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَفُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَتُؤَدَّنَ الْحَقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجِلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۰۱)

۶۵۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِكُ لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ.

البخاری (۴۶۸۶) الترمذی (۳۱۱۰-۳۱۱۰) ابن ماجہ (۴۰۱۸)

۱۶- بَابُ نَصْرِ الْأَخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

۶۵۲۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْتَلُ غُلَامَيْنِ غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ يَا لِلْمُهَاجِرُونَ وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا دَعَا أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ أَقْتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى قَالَ فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۳۱)

۶۵۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيٍّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ) قَالَ ابْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عُمَرُو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا

عبداللہ بن ابی نے یہ سنا تو کہنے لگا: اچھا! انہوں نے ایسا کیا ہے، یہ خدا! جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو ہم میں سے عزت والا ذلت والے کو نکال دے گا، حضرت عمرؓ نے کہا: مجھے اس منافق کی گردن اڑانے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا: اس کو رہنے دو، کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے اصحاب کو قتل کر رہے ہیں۔

بَالَ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتَهَى فَمِيعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعُهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

البخاری (۴۹۰۵-۴۹۰۷) الترمذی (۳۳۱۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بدلہ کی درخواست کی، آپ نے فرمایا: اس معاملہ کو چھوڑو، یہ ایک ناشائستہ حرکت ہے، عمرو کی روایت میں ”سمعت جابرا“ کے الفاظ ہیں۔

۶۵۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتَهَى قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَتِهِ عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۵۰۶)

مومنین کی ایک دوسرے کے ساتھ

محبت اور اتحاد

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے بہ منزلہ عمارت ہے، جس طرح ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے۔

۱۷- بَابُ تَرَاحِمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ

وَتَعَاظُدِهِمْ

۶۵۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا. البخاری (۴۸۱-۴۴۶-۶۰۲۶)

الترمذی (۱۹۲۸) النسائی (۲۵۵۹)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے۔

۶۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحِمِهِمْ وَتَعَاظِفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالشَّهْرِ وَالْحُمَى. البخاری (۶۰۱۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۵۳۰ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَطْرِفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. سابقہ حوالہ (۶۵۲۹)

حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان (باہم) ایک شخص کی طرح ہیں، اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے۔

۶۵۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَى وَالسَّهْرِ. سابقہ حوالہ (۶۵۲۹)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان (باہم) ایک شخص کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔

۶۵۳۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنَهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ اشْتَكَى كُلُّهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۶۱۸)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی۔

۶۵۳۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۶۵۲۹)

گالی دینے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص ایک دوسرے کو گالیاں دیں تو اس کا گناہ ابتداء کرنے والے کو ہوگا بہ شرطیکہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۸ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ

۶۵۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتِدِ الْمَظْلُومُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۰۲)

عفو اور انکسار کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، بندے کے معاف کرنے سے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص بھی اللہ کی رضا کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

۱۹ - بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ

۶۵۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۰۳)

ف: علامہ ابی مالکی لکھتے ہیں: اس حدیث میں ہے کہ صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اس حدیث کے دو محمل ہیں یا تو صدقہ کرنے

سے اللہ تعالیٰ دنیا میں مال میں زیادتی کرتا ہے یا صدقہ کرنے سے دنیا میں جو مال میں کمی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں آخرت میں اجر عطا فرما کر اس کی کوپورا کر دیتا ہے۔

اس حدیث کا دوسرا جز ہے: بندے کے معاف کرنے سے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اس حدیث کے بھی دو محمل ہیں ایک یہ کہ جس شخص کا قصور معاف کیا جائے اس کے دل میں معاف کرنے والے کی عزت بڑھ جاتی ہے دوسرا محمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے کی آخرت میں عزت بڑھائے گا۔

اس حدیث کا تیسرا جز ہے: جو شخص بھی اللہ کی رضا کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے اس حدیث کے بھی دو محمل ہیں ایک محمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کا درجہ بلند کرے گا بایں طور کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دے گا دوسرا محمل یہ ہے کہ آخرت میں اس کے درجات بلند ہوں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں میں اس کے درجات بلند ہوں۔

غیبت کی حرمت

۲۰- بَابُ تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہو؟ آپ نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے اس عیب کا ذکر کرو جس کا ذکر اس کو ناپسند ہو کہا گیا: یہ بتائیے کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم نے وہ عیب بیان کیا جو اس میں ہے تبھی تو تم نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر وہ عیب بیان کیا ہے جو اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔

۶۵۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَفْتِيَّةً وَابْنُ حَجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَكَرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۸۵)

جس شخص کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں

پردہ پوشی کی اس کو آخرت میں

پردہ پوشی کی بشارت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص (کے عیب) پر اللہ تعالیٰ دنیا میں پردہ رکھتا ہے قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ اس کا پردہ رکھے گا۔

۲۱- بَابُ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَيْبَهُ

فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يُسْتَرَّ عَلَيْهِ

فِي الْآخِرَةِ

۶۵۳۷ - حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ (يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) حَدَّثَنَا رُوْحٌ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی کے عیب کا پردہ رکھے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیب کا پردہ رکھے گا۔

۶۵۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ

یَوْمَ الْقِيَمَةِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۷۵۸)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ اس کی شرح میں دو احتمال ہیں، ایک یہ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو اہل محشر سے مخفی رکھے گا، دوسرا احتمال یہ ہے کہ ان کے عیوب کا حساب نہیں لے گا اور ان کا ذکر نہیں فرمائے گا، لیکن پہلا احتمال زیادہ ظاہر ہے، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا، پھر فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی تھی اور آج تمہیں بخش دیتا ہوں۔

جس شخص سے درشت کلامی کا خدشہ

ہو اس سے نرم گفتگو کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو، یہ شخص اپنے قبیلہ کا برا آدمی ہے، جب وہ شخص آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی، حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کے متعلق وہ فرمایا جو فرمایا تھا، پھر آپ نے اس سے نرمی سے بات کی، آپ نے فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا ترک کر دیں۔

۲۲- بَابُ مُدَارَاةٍ مَنْ يَتَّقِي

فُحْشَهُ

۶۵۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ (وَ اللَّفْظُ لِرَازِهِ) قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ (وَ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ) عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَبَسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَنَسَ رَجُلٌ الْعَشِيرَةَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ الْآنَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ الْذِي قُلْتَ ثُمَّ اَنْتَ لَهُ الْقَوْلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَّعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ.

البخاری (۶۰۵۴-۶۰۳۲) ابوداؤد (۴۷۹۱) الترمذی (۱۹۹۶)

یہ حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے اس میں 'بنس' اخو القوم اور 'ابن العشیرہ' کا لفظ ہے۔

۶۵۴۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَنَسَ أَخُو الْقَوْمِ وَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ. سابقہ حوالہ (۶۵۳۹)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اس شخص کا نام عیینہ بن حصن تھا، یہ اس وقت مسلمان نہیں ہوا تھا، اگرچہ اس نے اسلام ظاہر کر دیا تھا، نبی ﷺ کا ارادہ یہ تھا کہ اس کا حال بیان کریں تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں اور جو شخص اس کا حال نہ جانتا ہو وہ اس سے دھوکا نہ کھائے، نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں اور آپ کی حیات ظاہرہ کے بعد اس سے ایسے امور صادر ہوئے جو اس کے ضعف ایمان پر دلالت کرتے تھے، یہ مرتدین کے ساتھ مرتد ہو گیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس قید کر کے لایا گیا، نبی ﷺ کا اس کے متعلق یہ ارشاد کہ "یہ اپنے قبیلہ کا برا آدمی ہے" آپ کی نبوت کی دلیل ہے، کیونکہ آپ نے جس طرح فرمایا تھا اسی طرح ظاہر ہوا، نبی ﷺ کا اس کے ساتھ نرم گفتاری سے پیش آنا، اس کی اور اس جیسے لوگوں کی تالیف کے لیے تھا تاکہ ان کو اسلام پر مائل کیا جا سکے، اس حدیث میں فاسق معلن کی غیبت کے جواز کا بیان ہے۔

۲۳- بَابُ فَضْلِ الرَّفْقِ

نرمی کی فضیلت

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ملائمت سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ملائمت سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

۶۵۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يَحْرِمَ الرَّفْقَ يَحْرِمَ الْخَيْرَ. ابوداؤد (۴۸۰۹) ابن ماجہ (۳۶۸۷)

۶۵۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ (يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ) كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لهُمَا) قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يَحْرِمَ الرَّفْقَ يَحْرِمَ الْخَيْرَ.

سابقہ حوالہ (۶۵۴۱)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ملائمت سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

۶۵۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَرَّمَ الرَّفْقَ حَرَّمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يَحْرِمُ الرَّفْقَ يَحْرِمُ الْخَيْرَ. سابقہ حوالہ (۶۵۴۱)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور رفیق اور نرمی کو پسند کرتا ہے، وہ نرمی کی وجہ سے اتنی چیزیں عطا کرتا ہے جو سختی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتا۔

۶۵۴۴ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَةَ (يَعْنِي بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۹۵۲)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی

۶۵۴۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُقْدَامِ (وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ بْنِ هَانِئٍ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ

نکال دی جاتی ہے اس کو بد صورت کر دیتی ہے۔

الرَّفَقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنَزَّعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۱۴۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک سرکش اونٹ پر سوار ہوئیں اور اس کو چکر دینے لگیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! نرمی کرو اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۶۵۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْمُقَدَّامَ بْنَ سُرَيْحٍ بْنِ هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةً فَجَعَلَتْ تَرْدِدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالرَّفَقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۱۴۹)

جانوروں وغیرہ پر لعنت کرنے کی ممانعت

۲۴- بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے انصار کی ایک عورت اونٹنی پر سوار تھی، اچانک وہ اونٹنی مضطرب ہوئی، اس عورت نے اس پر لعنت کی، رسول اللہ ﷺ نے سن لیا، آپ نے فرمایا: اونٹنی پر جو سامان ہے وہ لے لو اور اس اونٹنی کو چھوڑ دو، کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے، حضرت عمران کہتے ہیں کہ میری آنکھوں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان پھر رہی ہے اور اس سے کوئی شخص تعرض نہیں کر رہا۔

۶۵۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُلَيَّةٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَانَتِي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ. ابوداؤد (۲۵۶۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ایک سند سے مروی ہے، حضرت عمران نے کہا: گویا کہ میں اس خاکی اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں، دوسری سند میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے: جو سامان اس اونٹنی پر ہے وہ لے لو اور اس کی پیٹھ کو خالی کر کے چھوڑ دو، کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔

۶۵۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرُقَاءً وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَاعْرِضُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ. سابقہ حوالہ (۶۵۴۷)

حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان رکھا ہوا تھا، اچانک اس نے نبی ﷺ کو دیکھا درآں حالیکہ ان کے درمیان پہاڑ کا تنگ درہ تھا، اس باندی نے کہا: ”چل اے اللہ! اس پر لعنت کر“ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ وہ اونٹنی

۶۵۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ (يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) حَدَّثَنَا الثَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلِّ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ

نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہے۔

النَّبِيُّ ﷺ لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۶۰۴)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کی ہیں، ایک سند کے ساتھ آپ کا یہ ارشاد ہے: ”بہ خدا! ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔“

۶۵۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَحَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ لَا أَيْمُ اللَّهِ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللَّهِ أَوْ كَمَا قَالَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۶۰۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدیق کو زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔

۶۵۵۱ - حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ (وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصَدِيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۲۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۶۵۵۲ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۹۰)

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے اپنے پاس سے حضرت ام درداء کو گھر کا کچھ آرائشی سامان بھیجا، پھر ایک رات کو عبد الملک اٹھا اور اپنے خادم کو آواز دی، اس نے دیر کر دی، عبد الملک نے اس پر لعنت کی، جب صبح ہوئی تو حضرت ام درداء نے کہا: میں نے رات کو سنا، تم نے جس وقت اپنے خادم کو بلایا تم نے اس پر لعنت کی اور میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن شفاعت کریں گے نہ گواہی دیں گے۔

۶۵۵۳ - حَدَّثَنِي سُورِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَانَتْ أَبْطَا عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَكُونُ اللَّعَانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ابوداؤد (۴۹۰۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں اور بیان کیں۔

۶۵۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ.

سابقہ حوالہ (۶۵۵۳)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن شہادت دیں گے نہ شفاعت کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: مشرکین کے خلاف دعا کیجئے آپ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں مبعوث کیا گیا، مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

نبی ﷺ کا غیر مستحق پر لعنت کرنا یا اس کے خلاف دعائے ضرر کرنا اس کے لیے اجر اور رحمت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو شخص آئے اور نہ جانے کسی مسئلہ پر آپ سے گفتگو کی جس کے نتیجہ میں انہوں نے آپ کو ناراض کر دیا، آپ نے ان پر لعنت کی اور ان کی مذمت کی، جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا: ان دونوں کو جو مصیبت پہنچی ہے وہ کسی اور کو نہ پہنچی ہوگی، آپ نے فرمایا: وہ کیسے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے ان کو لعنت اور سب کی ہے، آپ نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں ہے میں نے اپنے رب سے کیا شرط کی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ! میں صرف بشر ہوں، سو میں جس مسلمان کو لعنت یا سب کروں تو تو اس لعنت کو اس کے گناہوں کی پاکیزگی اور اجر کا سبب بنا دے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، عیسیٰ کی سند سے مروی ہے، آپ نے ان سے خلوت میں ملاقات کی، ان پر سب اور لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

۶۵۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَابْنِ حَازِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّائِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. سابقہ حوالہ (۶۵۵۳)

۶۵۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ (بِعَيْنَيَّانِ الْقَرَارِيِّ) عَنْ يَزِيدَ (وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعْنًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۴۵۲)

۲۵- بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَاجِرًا وَرَحْمَةٌ

۶۵۵۷ - حَدَّثَنَا زَهْرَبْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَأَغَضِبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَا قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا قَالَ أَوْ مَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَّيْتُهُ فَأَجْعَلْ لَهُ زَكَاةً وَاجِرًا. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۶۴۸)

۶۵۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاسْتَحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ قَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلَّوْا بِهِ فَسَبَّهُمَا

وَلَعْنَهُمَا وَآخَرَجَهُمَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۶۴۸)

۶۵۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَّتهُ اَوْ لَعْنتهُ اَوْ جَلَدتهُ فَاَجْعَلْهَا لَهُ زَكٰوةً وَ رَحْمَةً. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۴۲۲)

۶۵۶۰ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ فِيهِ زَكٰوةً وَآجُرًا. مسلم، تحفة الاشراف (۲۳۱۶)

۶۵۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو مُرْيَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَآجُرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَ رَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۳۱۶)

۶۵۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَامِي) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفْنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُوْمِنِيْنَ اَذِيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعْنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاَجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَزَكٰوةً وَ قُرْبَةً تَقْرِبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۰۵)

۶۵۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَوْ جَلَدْتُهُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةٌ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ اِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۷۱۷)

۶۵۶۴ - وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۶۲۸)

۶۵۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں صرف بشر ہوں، سو میں جس مسلمان کو سب کر دوں یا اس پر لعنت کروں یا اس کو سزا دوں تو اس کو اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت بنا دے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی اس میں پاکیزگی اور اجر کا ذکر ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ایک سند سے اجر اور دوسری سے رحمت مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تو عہد کے خلاف نہیں کرتا، میں صرف ایک بشر ہوں، سو میں جس بشر کو اذیت دوں اس کو سب کر دوں، اس پر لعنت کروں یا اس کو سزا دوں، اس سب وغیرہ کو اس شخص کے لیے رحمت، پاکیزگی اور ایسا درجہ قرب بنا دے کہ وہ قیامت کے دن تیرے قریب ہو۔

حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ”او جلدتہ“ ہے، ابو الزناد نے کہا: یہ ابو ہریرہ کی لغت ہے، یہ لفظ ”جلدتہ“ ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! محمد (ﷺ) صرف بشر ہے، جس طرح بشر کو غصہ آتا ہے اسے غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تو عہد کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کرتا، سو میں جس مومن کو ایذا دوں، یا سب کروں یا اس کو سزا دوں تو اس کو اس کے لیے کفارہ اور ایسا قرب بنا دے کہ وہ قیامت کے دن تیرے قریب ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میں جس بندہ مومن کو سب کروں تو اس کو اس بندے کے لیے قیامت کے دن قرب بنا دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں تو عہد کے خلاف نہیں کرتا، میں جس مومن کو بھی سب کروں یا سزا دوں تو قیامت کے دن اس کو اس کے لیے کفارہ بنا دے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ میں بشر ہوں اور میں نے اپنے رب عز وجل سے یہ عہد کیا ہے کہ میں جس بندہ مسلمان کو سب و شتم کروں تو اس سب و شتم کو اس کے لیے پاکیزگی اور اجر بنا دے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم کے پاس ایک پتھر لڑکی تھی اور یہ ام انس تھی،

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بِشَرٍّ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تَخْلِفَنِي فَإِنَّمَا مُؤْمِنٌ أَذِيَّتُهُ أَوْ سَبِيَّتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَ قُرْبَةً تَقْرِبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۹۲۷)

۶۵۶۶ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَإِنَّمَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ سَبِيَّتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. البخاری (۶۳۶۱)

۶۵۶۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تَخْلِفَنِي فَإِنَّمَا مُؤْمِنٌ سَبِيَّتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۴۹)

۶۵۶۸ - حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي عَبْدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبِيَّتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَ أَجْرًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۵۹)

۶۵۶۹ - حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۵۹)

۶۵۷۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: تو تو وہی ہے تو بڑی ہو گئی ہے تیری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی روتی ہوئی حضرت ام سلیم کے پاس گئی، حضرت ام سلیم نے پوچھا: اے بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ نے میرے لیے دعائے ضرر کی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو اب میری عمر ہرگز زیادہ نہ ہوگی یا کہا: اب میرا زمانہ زیادہ نہیں ہوگا، حضرت ام سلیم جلدی سے دوپٹہ اوڑھتی ہوئی نکلیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے ملیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے ام سلیم! کیا بات ہے؟ حضرت ام سلیم نے کہا: یا نبی اللہ! کیا آپ نے میری یتیم لڑکی کے خلاف دعاء ضرر کی ہے؟ آپ نے پوچھا: اس سوال کا کیا سبب ہے؟ حضرت ام سلیم نے کہا: وہ کہتی ہے کہ آپ نے دعا کی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو یا فرمایا: اس کا قرن زیادہ نہ ہو، رسول اللہ ﷺ ہنسے پھر آپ نے فرمایا: اے ام سلیم! کیا تم کو یہ علم نہیں ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ عہد لیا ہے کہ میں ایک بشر ہوں، جس طرح بشر راضی ہوتے ہیں، میں راضی ہوتا ہوں اور جس طرح بشر غصہ ہوتے ہیں میں غصہ ہوتا ہوں، میں اپنی امت میں سے جس غیر مستحق کے لیے دعائے ضرر کروں اس دعا کو اس کے لیے پاکیزگی، رحمت اور ایسا قرب بنا دے جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن اللہ کے قریب ہو، راوی ابو معن نے تینوں جگہ تصغیر کے ساتھ یتیمہ کہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اچانک رسول اللہ ﷺ آ گئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، آپ نے آ کر میرے شانوں کے درمیان تھکی دی اور فرمایا: جاؤ میرے لیے معاویہ کو بلا کر لاؤ، میں نے آپ سے آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں؟ آپ نے پھر مجھ سے فرمایا: جاؤ معاویہ کو بلاؤ، میں نے پھر آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے“۔ ابن المشی کہتے ہیں: میں نے امیہ سے ”حطانی“ کے معنی پوچھا، انہوں نے کہا: تھکی دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں

بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ أَنْتِ هِيَ لَقَدْ كَبُرَتْ لَكَ بَدْرُ سُنِّكَ فَرَجَعْتَ الْيَتِيمَةَ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَالِكُ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلِيُّ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَكْبُرَ سَنَتِي فَلَا أَنْ لَا يَكْبُرَ سَنَتِي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلَوْتُ خِمَارَهَا حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَالِكُ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعُوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سَنَتَهَا وَلَا يَكْبُرَ قَرْنَهَا قَالَ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرِطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرِطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَإِنَّمَا أَحَدٌ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهَا بِهَا مِنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ يَتِيمَةٌ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۹۲)

۶۵۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَّائِي حَطَاةً وَقَالَ أَذْهَبَ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَا كُلُّ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي أَذْهَبَ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَا كُلُّ فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللَّهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمِّيَّةَ مَا حَطَّائِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً. مسلم، تحفة الاشراف (۶۳۲۴)

۶۵۷۲ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ

بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسول اللہ ﷺ آئے تو میں آپ سے چھپ گیا۔

شَمِيلٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۳۲۴)

دور خے آدمی کی مذمت

۲۶- بَابُ ذِي الْوَجْهَيْنِ

وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدترین شخص وہ ہے جو دور خا ہو، ان لوگوں سے ایک چہرے میں ملاقات کرے اور ان لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ۔

۶۵۷۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۸۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدترین شخص وہ ہے جو دو چہروں والا ہو، ان لوگوں کے ساتھ ایک چہرے سے ملاقات کرے اور ان لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ ملاقات کرے۔

۶۵۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۱۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دیکھو گے کہ لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جس کے دو چہرے ہوں، ان لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملاقات کرے اور ان لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ۔

۶۵۷۵ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۳۶۷)

ف: علامہ ابی مالکی لکھتے ہیں: قاضی عیاض نے کہا ہے کہ دور خا شخص وہ ہے جو فساد اور باطل نیت سے ایک شخص کے سامنے اس کے کاموں کی تعریف اور دوسرے کی مذمت کرے اور دوسرے کے سامنے اس کی تعریف اور پہلے کی مذمت کرے، اس کے برخلاف اصلاح اور مدارات میں ہر ایک کے سامنے دوسرے کی طرف سے معذرت اور اس کے کام کی کوئی عمدہ توجیہ پیش کی جاتی ہے۔

علامہ خطابی نے کہا ہے کہ اصلاح میں دور خا پین محمود ہے خواہ اس کو جھوٹ بولنا پڑے جیسا کہ عنقریب حدیث میں آئے گا کہ جو شخص لوگوں میں صلح کرائے وہ جھوٹا نہیں ہے، کلمہ خیر کہے اور دوسرے کی طرف خیر منسوب کرے۔

جھوٹ کی حرمت اور اس کے
جواز کی صورتیں

۲۷- بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَ

بَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا جو ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے ابتداء ہجرت کی اور نبی ﷺ سے بیعت کی، وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرائے، اچھی بات کہے اور دوسرے کی طرف اچھی بات منسوب کرے، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے صرف تین موقعوں پر جھوٹ کی اباحت سنی ہے: جنگ اور جہاد میں، دو آدمیوں میں صلح کرانے کے لیے اور ایک شخص کا بیوی (کو راضی کرنے کے لیے اس) سے جھوٹ بولنا اور عورت کا اپنے خاوند سے جھوٹ بولنا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس سند کے ساتھ ان تین باتوں میں جھوٹ کی اجازت حضرت ام کلثوم بنت عقبہ سے مروی ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس میں دوسرے کی طرف خیر کی نسبت کرنے کا ذکر ہے، اس کے بعد حدیث کا باقی حصہ نہیں ہے۔

ف: قرآن مجید کی آیات، احادیث، آثار صحابہ اور فقہاء کی تفسیرات سے یہ ثابت ہے کہ جس جگہ کسی مصلحت سے جھوٹ بولنا پڑے تو توریہ اور تعریض سے کام لینا چاہیے۔ تاہم بعض مواقع پر صراحتہ جھوٹ بولنے کی بھی گنجائش ہے، اس کا تفصیل ذکر امام غزالی اور علامہ شامی نے کیا ہے کہ مسلمان کے لیے اپنی جان، مال اور عزت بچانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے لیکن یہ رخصت ہے اور عزیمت اس کے برعکس ہے اور دوسرے مسلمان کی جان، مال اور عزت بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اس بحث کی مکمل تفصیل جاننے کے لیے شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۹۶-۲۹۰ کا مطالعہ کریں۔

چغلی کی حرمت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ کیا چیز سخت حرام ہے؟ یہ چغلی ہے جو لوگوں کے درمیان پھیل

۶۵۷۶ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمُّ كَلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بِنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّائِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَ يَسْمِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يَرْخُصْ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

البخاری (۲۶۹۲) ابوداؤد (۴۹۲۰-۴۹۲۱) الترمذی (۱۹۳۸)
۶۵۷۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي صَالِحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَرْخُصْ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُمِثِلُ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ. سابقہ حوالہ (۶۵۷۶)

۶۵۷۸ - وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمِي خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. سابقہ حوالہ (۶۵۷۶)

۲۸- بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

۶۵۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَخْوِصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

جاتی ہے اور حضرت سیدنا محمد ﷺ نے فرمایا کہ انسان سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

جھوٹ کا قبح اور سچ کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے، ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ فسق کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور فسق جہنم کا راستہ دکھاتا ہے، ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سچ نیکی ہے اور نیکی جنت کی رہنمائی کرتی ہے اور بندہ سچ کا قصد کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ فسق ہے اور فسق جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بندہ جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”عن النبی ﷺ“ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچ کو لازم رکھو کیونکہ سچ نیکی کی ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی ہدایت دیتی ہے۔ انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کا قصد کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے اجتناب کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور جہنم کی طرف لے جاتا ہے، انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے

إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ لَا أُبَيِّنُكُمْ مَا الْعَصَةُ هِيَ النَّيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۵۱۴)

۲۹- بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ

الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ

۶۵۸۰ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَصْدُقَ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَكْذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا.

البخاری (۶۰۹۴)

۶۵۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الصِّدْقَ يَرْوِيَنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. سابقہ حوالہ (۶۵۸۰)

۶۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَكَيْعُ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى

الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا.

حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

ابوداؤد (۴۹۸۹) الترمذی (۱۹۷۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، عیسیٰ کی روایت میں ہے: صدق کا قصد کرتا ہے اور کذب کا قصد کرتا ہے اور ابن مسہر کی روایت میں ہے: حتیٰ کہ اللہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

۶۵۸۳ - حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عَيْسَى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتَّى يُكْتَبَ اللَّهُ.

سابقہ حوالہ (۶۵۸۲)

ف: علماء نے بیان کیا ہے کہ ان احادیث میں صدق کا قصد کرنے پر اور کذب سے اجتناب کرنے پر براہِ نیختہ کیا ہے اور لکھنے سے مراد یہ ہے کہ فرشتوں کے نزدیک لکھ دیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں اور ان کی زبانوں پر لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص صادق یا کاذب ہے۔

غصہ کے وقت نفس پر قابو پانے کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ رقب کا کیا معنی سمجھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جو شخص لا ولد ہو آپ نے فرمایا: یہ رقب نہیں ہے رقب وہ شخص ہے جس نے (آخرت میں پیشوائی کے لیے) پہلے اولاد کو نہ بھیجا ہو آپ نے فرمایا: تم پہلوان کہتے ہو؟ ہم نے کہا: جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں، آپ نے فرمایا: وہ پہلوان نہیں ہے، پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۳۰- بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَ بَابِ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ

۶۵۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ) قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَعْدُونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولِدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْدَمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعْدُونَ الصُّرْعَةَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. ابوداؤد (۴۷۷۹)

۶۵۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ. سابقہ حوالہ (۶۵۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص طاقت ور نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ

۶۵۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَالَا كِلَاهُمَا قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ

دے، پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت خود کو قابو میں رکھ سکے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص طاقتور نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دے، صحابہ نے پوچھا: پھر طاقتور کون ہے؟ یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: جو خود کو غصہ میں قابو رکھ سکے۔

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے نبی ﷺ کی اس روایت کو ذکر کیا۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے دو آدمی جھگڑے، دو میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گردن کی رگیں پھول گئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر وہ کلمہ یہ شخص کہہ دے تو اس کا غصہ چلا جائے گا، وہ ہے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اس شخص نے کہا: کیا آپ کے خیال میں میں پاگل ہوں؟ ابن العلاء کی روایت میں فقط ”هل ترى“ کا لفظ ہے ”رجل“ نہیں ہے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے دو آدمی لڑے، ان میں سے ایک کا غصہ سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا، نبی ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ کلمہ یہ شخص کہہ دے تو اس سے اس کا غصہ چلا جائے گا، وہ کلمہ ہے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ایک شخص نے نبی ﷺ سے سن کے اس شخص کو جا کر یہ بات

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. البخاری (۶۱۱۴)

۶۵۸۷ - حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّهُ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۲۸۵)

۶۵۸۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ بَهْرَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۲۸۵)

۶۵۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمُرُ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْ دَاجَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا عَرَفَ كَلِمَةَ لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بَنِي مِنْ جُنُونَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلُ.

البخاری (۳۲۸۲-۶۰۴۸-۶۱۱۵-۶۷۸۱) ابوداؤد (۴۷۸۱)

۶۵۹۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضِبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَظَنَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ

بتائی اور کہا: کیا تم جانتے ہو ابھی نبی ﷺ نے کیا فرمایا ہے کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کو یہ شخص کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا وہ کلمہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ہے اس شخص نے کہا: کیا تمہارے خیال میں میں پاگل ہوں؟ امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

رَجُلٌ مَّمَّنُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْفًا قَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَمَجُونًا تَرَانِي. سابقہ حوالہ (۶۵۸۹)

۶۵۹۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۶۵۸۹)

ف: علامہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں: حدیث نمبر ۶۵۸۴ میں اولاد کی موت کی فضیلت اور ان کی موت پر صبر کے اجر کا بیان ہے اور یہ اس بات کو متضمن ہے کہ نکاح کرنا تجرد سے افضل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے نیز اس حدیث میں غصہ کو ضبط کرنے اور انتقام لینے اور جھگڑا کرنے سے اپنے آپ کو روکنے کی فضیلت ہے حدیث نمبر ۶۵۸۹ میں جس غضب ناک شخص کے متعلق نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر یہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا اور اس نے جواب میں یہ کہا: کیا تمہارے خیال میں میرا دماغ خراب ہے؟ یہ شخص یا تو منافق تھا یا سخت دل اعرابی تھا اس شخص کو اللہ کے دین کی سمجھ نہیں تھی اور نہ اس کا دل انوار شریعت سے منور تھا اور اس کو یہ وہم تھا کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھنا صرف مجنونوں کے ساتھ خاص ہے اور اس کو یہ علم نہیں تھا کہ غصہ کا سبب شیطان ہے اور غصہ کی وجہ سے انسان حالت اعتدال سے نکل جاتا ہے اور اعمال باطلہ اور افعال مذمومہ کرتا ہے۔

بے قابو ہونا انسان کی سرشت میں ہے

۳۱- بَابُ خُلُقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی صورت بنائی تو جب تک چاہا ان (کے جسد) کو وہاں رکھا ابلیس اس کے ارد گرد گھوم کر دیکھنے لگا جب اس نے یہ دیکھا کہ یہ جسم اندر سے کھوکھلا ہے تو اس نے جان لیا کہ یہ ایسی سرشت پر پیدا کیا گیا کہ یہ خود پر قابو نہیں رکھ سکے گا۔

۶۵۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرَكَهُ فَجَعَلَ ابْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَأَاهُ اجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۶۵۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۶)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: انسان شہوات پر قابو پانے کی طاقت نہیں رکھتا یا وسوسوں کو دفع نہیں کر سکتا یا غصہ کے وقت خود پر قابو نہیں رکھ سکتا ذکر حضرت آدم کا ہے اور مراد جنس انسان ہے۔

چہرے پر مارنے کی ممانعت

۳۲- بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔

۶۵۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي الْجَزَامِيَّ) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ

أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوُجْهَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۸۹۲)

ایک اور سند سے یہ الفاظ مروی ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص مارے۔

۶۵۹۵ - حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَةَ النَّاقِدِ وَ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو چہرہ کو مارنے سے اجتناب کرے۔

۶۵۹۶ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوُجْهَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۹۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے پر طمانچہ نہ مارے۔

۶۵۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوُجْهَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۸۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

۶۵۹۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوُجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۸۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔

۶۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ الْمُرَاغِي (وَهُوَ أَبُو أَيُّوبَ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوُجْهَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۸۵۸)

انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید کا بیان

حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا ملک شام میں کچھ لوگوں پر گزر ہوا، جن کو دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا اور ان کے سروں پر روغن زیتون بہایا جا رہا تھا، انہوں نے پوچھا: ان کو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بتایا گیا کہ ان کو خراج (نہ دینے) کی وجہ سے یہ سزا دی جا رہی ہے

۳۳- بَابُ الْوَعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

۶۶۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَاسٍ وَقَدْ أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يَعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا.

ابوداؤد (۳۰۴۵)

حضرت ہشام بن حکیم بن حزام نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا شام کے چند قبطیوں پر گزر ہوا جو دھوپ میں کھڑے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا: ان کو یہ عذاب کیوں ہو رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: ان کو جزیہ وصول کرنے کے لیے بند کیا گیا ہے، حضرت ہشام نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ایک سند میں ہے: اس وقت ان کا فلسطین میں امیر عمیر بن سعد تھا، ہشام ان کے پاس گئے، ان کو حدیث سنائی تو اس نے ان کو چھوڑنے کا حکم دیا اور ان کو چھوڑ دیا۔

حضرت ہشام بن حکیم نے دیکھا کہ حمص کے حاکم نے کچھ قبطیوں کو ادائے جزیہ کے لیے دھوپ میں کھڑا کر رکھا ہے، پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

۶۶۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ بِنِ حَزَامٍ عَلَى أَنَاثٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حُبُّوا فِي الْجَزْيَةِ فَقَالَ هِشَامُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يَعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا. سابقہ حوالہ (۶۶۰۰)

۶۶۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَأَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عَمِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فَلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُوا. سابقہ حوالہ (۶۶۰۰)

۶۶۰۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمَصٍ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبْطِ فِي آدَاءِ الْجَزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يَعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا. سابقہ حوالہ (۶۶۰۰)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں کہ یہ احادیث ناحق سزا دینے پر محمول ہیں اور جس شخص کو اس کے واقعی جرم پر سزا دی جائے وہ اس میں داخل نہیں ہے، مثلاً قصاص، حدود اور تعزیر کے مطابق سزا دی جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

جو شخص مسجد، بازار اور مجموعوں میں نیزے لے کر چلے تو اس کے پیکان پکڑے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں چند تیرے لے کر گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے تیروں کے پیکان پکڑ لو۔

۳۴- بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُمْسِكَ بِنَصَالِهَا

۶۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي

الْمَسْجِدِ بِسَهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكْ
بِنِصَالِهَا.

البخاری (۴۵۱-۷۰۷۳) الترمذی (۷۱۷) ابن ماجہ (۳۷۷۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
ایک شخص مسجد میں چند تیر لے کر گزرا جن کے پیکان کھلے
ہوئے تھے آپ نے حکم دیا کہ وہ ان کے پیکان پکڑ لے تاکہ
وہ کسی مسلمان کے چہرہ نہ جائیں۔

۶۶۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَبُو
الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا
مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نِصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ
بِنِصُولِهَا كَيْ لَا يَخْدُشَ مُسْلِمًا. البخاری (۷۰۷۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص
مسجد میں تیر صدقہ کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو یہ حکم دیا
کہ وہ تیروں کے پیکان پکڑ کر مسجد میں آیا کرے ابن ربیع نے
”یصدق بالنبل“ کہا ہے۔

۶۶۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي
الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ أَخِذٌ بِنِصُولِهَا وَقَالَ ابْنُ
رُمَحٍ كَانَ يَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ. ابوداؤد (۲۵۸۶)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد یا بازار میں
جائے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہو تو وہ اس کے پیکان کو پکڑ لیا
کرے پھر اس کے پیکان کو پکڑے پھر اس کے پیکان کو
پکڑے حضرت ابو موسیٰ نے کہا: (اور ہمارا حال یہ ہے کہ) بہ
خدا! ہم میں سے بعض لوگ تاحیات ایک دوسرے کے چہروں
پر تیر مارتے رہے۔

۶۶۰۷ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سَوْقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ
فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ
فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مَتْنَا حَتَّى سَدَدْنَا هَا بَعْضَنَا فِي
وُجُوهِ بَعْضٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۰۸۰)

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں
جائے اور اس کے پاس تیر ہو تو وہ اس کے پیکان کو اپنے ہاتھ
سے پکڑ لے تاکہ کسی مسلمان کو کوئی چیز چہرہ نہ جائے یا
فرمایا: اس کے پیکان کو اپنے قبضہ میں رکھے۔

۶۶۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ
بْنُ الْعَلَاءِ (وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ) قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا
مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سَوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ
فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يَصِيبَ أَحَدًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا.

البخاری (۴۵۲-۷۰۷۵) ابوداؤد (۲۵۸۶) ابن ماجہ (۳۷۷۸)

ف: ہر ضرر دینے والی چیز کا یہی حکم ہے اس چیز کو اس طرح رکھا جائے کہ اس سے کسی مسلمان کو ضرر پہنچنے کا خطرہ نہ رہے۔

مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ

۳۵- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ

کرنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس اشارہ کو ترک نہیں کرتا، خواہ وہ اس کا سگ بھائی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث ذکر کیں ان میں سے یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھین کر کسی کو لگا دے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

ف: اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس جگہ لوگوں کا اجتماع ہو وہاں ہتھیاروں کو اس طرح پکڑ کر نہ لے جایا جائے جس سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جس سے مسلمانوں کو ضرر ہو اس سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا

دینے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا راستہ میں اس نے ایک خاردار شاخ دیکھی اس نے اس کو اٹھا کر ایک طرف کر دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کر لی اور اس کو بخش دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راستہ میں درخت کی ایک شاخ کے پاس سے گزرا اس نے کہا: بہ خدا! میں اس شاخ کو مسلمانوں کے راستہ سے ہٹا دوں گا تا کہ یہ ان کو ایذا نہ دے پھر وہ شخص جنت میں داخل کر دیا گیا۔

بِالسَّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ

۶۶۰۹ - حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۳۶)

۶۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۷۲)

۶۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنبِيهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقْعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ. البخاری (۷۰۷۲)

۳۶- بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى

عَنِ الطَّرِيقِ

۶۶۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَعَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. سابقہ حوالہ (۴۹۱۷)

۶۶۱۳ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ رَجُلٌ بِعُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا نَحِينُ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو جنت میں پھرتے ہوئے دیکھا کیونکہ اس نے راستہ میں گرے ہوئے ایک درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک درخت مسلمانوں کو ایذا دیتا تھا ایک شخص نے اس کو کاٹ دیا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایسی چیز بتائیے جس سے میں نفع حاصل کروں آپ نے فرمایا: مسلمانوں کے راستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کر دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا شاید آپ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپ کے بعد رہ جاؤں سو آپ مجھے آخرت کے لیے کوئی زادراہ بیان کر دیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کرو اس طرح کرو (راوی ابو بکرہ نے ابو ہریرہ کا نسب بھی بیان کیا تھا) اور راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرو۔

ف: اس باب کی احادیث میں راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کی فضیلت اور اجر و ثواب کا بیان ہے خواہ وہ کوئی درخت ہو درخت کی شاخ ہو پتھر ہو کسی پھل کا پھسلانے والا چھلکا یا شیشہ کا ٹکڑا ہو یا کوئی گندگی اور مردار ہو۔

بلی اور دیگر ایذا نہ دینے والے جانوروں کو عذاب دینے کی حرمت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کو عذاب دینے کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا حتیٰ کہ وہ مر گئی اور وہ اس سبب سے جہنم میں داخل ہو گئی کیونکہ

۶۶۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمِيدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۴۰۸)

۶۶۱۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۶۵۶)

۶۶۱۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَاظِ حَدَّثَنِي أَبُو بَرَزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ أَعِزِّلِ الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ. ابن ماجہ (۳۶۸۱)

۶۶۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ أَبِي الْوَاظِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرَزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَدرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَرَوَدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْعَلْ كَذَا أَفْعَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسَبَهُ وَأَمَرَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ.

سابقہ حوالہ (۶۶۱۶)

۳۷- بَابُ تَحْرِيمِ تَغْذِيبِ الْهَرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي

۶۶۱۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدِ الصُّبُعِيِّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ (يَعْنِي ابْنَ أَسْمَاءَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّهَارَ لَا هِيَ

عورت نے جب بلی کو باندھا تو اس نے اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو کھولا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کے سبب سے عذاب دیا گیا جس نے بلی کو باندھے رکھا، اس کو کھانے کو دیتی تھی نہ پینے کو دیتی تھی اور نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت اپنی بلی ہی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہو گئی جس کو اس نے باندھ کر رکھا تھا، اس کو خود کھلایا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی چبا لیتی حتیٰ کہ وہ لاغری سے مر گئی۔

تکبر کی حرمت

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عزت اللہ عزوجل کی ازار ہے اور کبریا کی اس کی ردا ہے جو شخص مجھ سے ان صفات کو لینے کی کوشش کرے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔

أَطْعَمَتَهَا وَسَقَتَهَا إِذْ هِيَ حَبْسَتَهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ . سابقہ حوالہ (۵۸۱۳)

۶۶۱۹ - حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ . سابقہ حوالہ (۵۸۱۵)

۶۶۲۰ - وَحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ أَوْ ثَقْتَهَا فَلَمْ تُطْعِمَهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ . سابقہ حوالہ (۵۸۱۴)

۶۶۲۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ . سابقہ حوالہ (۵۸۱۴)

۶۶۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَاءِ هَرَّةٍ لَهَا أَوْ هَرٍّ رَبَطْتُهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتَهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَرْتِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَرًّا . سابقہ حوالہ (۵۸۱۹)

۳۸- بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبَرِ

۶۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرَابِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِزَّازَةُ وَالْكِبَرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يَنَازِعُنِي عَذَبْتُهُ . مسلم، تحفة الاشراف (۳۹۶۸)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: ازار وہ چادر ہے جس کو کمر پر باندھتے ہیں اور ردا وہ چادر ہے جس کو کندھوں پر ڈالتے ہیں یہ دونوں چادریں لباس ہیں اور لباس اجسام کے خواص میں سے ہے اور اللہ عزوجل جسم سے متزہ ہے لہذا ان چادروں سے مراد اس کی صفات ہیں یعنی عزت اور کبریا اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں جو شخص ان صفات سے متصف ہونے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دے گا۔

۳۹- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ

مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید
کرنے کی ممانعت

حضرت جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کہا: بہ خدا! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کون شخص ہے جو میرے متعلق یہ قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا، میں نے اس فلاں شخص کو بخش دیا اور تیرے عمل کو ضائع کر دیا، یا جس طرح فرمایا۔

۶۶۲۴ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍوَانِ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَالَى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاحْبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ. مسلم تحفة الاشراف (۶۶۲۴)

ف: علامہ ابی مالکی لکھتے ہیں: اس شخص نے قطعی طور پر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا، یہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے جہالت ہے اور اس نے قسم کھا کر یہ بتلایا کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مقام یہ ہے کہ جس طرح وہ کہے گا اللہ ویسا کر دے گا اور اللہ کے نزدیک وہ گناہ گار بہت ذلیل ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ادب سے کلام کرنا لازم ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی دعویٰ نہیں کرنا چاہیے، قاضی عیاض نے کہا: اس میں اہل سنت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے بھی گناہ بخش دیتا ہے، معزز لہ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہوں سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، لیکن اس میں ان کی دلیل نہیں ہے کیونکہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی بخشش سے مایوسی پر قطعی حکم لگایا وہ کافر ہو گیا اور کفر سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

۴۰- بَابُ فَضْلِ الضَّعْفَاءِ وَالْحَامِلِينَ

ضعیفوں اور خاک نشینوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے غبار آلودہ کھڑے ہوئے بالوں، دروازوں سے دھتکارے جانے والے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی قسم میں سچا کر دیتا ہے۔

۶۶۲۵ - حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَبِّ أَشَعْتُ مَذْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ. مسلم تحفة الاشراف (۶۶۲۴)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: اگر یہ خاک نشین لوگ کسی کام کے ہونے کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کام کو کر دیتا ہے اور ان کی دعا قبول فرما لیتا ہے اور ان کی قسم کو جھوٹی ہونے سے محفوظ رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مرتبہ عظیم ہوتا ہے اگرچہ لوگ ان کو حقیر جانتے ہیں۔

علامہ ابی مالکی لکھتے ہیں:

قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اگر وہ کسی کام کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول فرما لیتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں قسم کھانا مراد ہو، علامہ خطابی نے کہا: یہاں قسم سے دعا مراد لینا بہت بعید ہے، اس کی تائید یہ ہے کہ ایک بار کفار کے خلاف جنگ بہت طویل ہو گئی تو حضرت براء نے کہا: اے اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ان کافروں پر ہم کو فتح عطا کر اور مجھے اپنے نبی کے ساتھ لاحق کر دے، سو ایسا ہی ہو گیا۔

علامہ ابی لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ ایک حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو مخفی رکھا ہے، ان میں سے ایک اللہ کا ولی ہے جس کو اللہ نے لوگوں سے مخفی رکھا ہے، اس کی تائید میں بے شمار واقعات ہیں۔

یہ کہنے کی ممانعت کہ ”لوگ ہلاک ہو گئے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص یہ کہے کہ ”لوگ ہلاک ہو گئے ہیں“ تو وہ ان سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۴۱- بَابُ النَّهْيِ مِنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

۶۶۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ قَالَ أَبُو اسْحَقَ لَا أَذْرِي أَهْلُكُهُمْ بِالتَّصْبِ أَوْ أَهْلُكُهُمْ بِالرَّفْعِ. ابوداؤد (۴۹۸۳)

۶۶۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۴۳-۱۲۶۷۶)

ف: علامہ ابی مالکی لکھتے ہیں: اس حدیث کا محمل یہ ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو حقیر سمجھتے ہوئے اور اپنی برتری ظاہر کرتے ہوئے کہے: لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ شخص خود تکبر کے عذاب میں ہلاک ہونے والا ہے اور اگر کوئی شخص صالحین کے فوت ہو جانے کے تاسف کے اظہار کے لیے کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے یا قحط کسی آفت اور بلاء کے نازل ہونے کے وقت کہے: لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

ہم سایہ کے ساتھ حسن سلوک

اور خیر خواہی کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جبریل ہمیشہ مجھ کو ہم سایہ کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ہم سایہ کو وارث بنادیں گے۔

۴۲- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَ

الْإِحْسَانِ إِلَيْهِ

۶۶۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَبِزْدُ بْنُ هُرُونَ كُلُّهُمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (وَالْفُظُّ لَهُ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي الثَّقَفِي) سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ (وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ) أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُورِثَنِي.

بخاری (۶۰۱۴) ابوداؤد (۵۱۵۱) الترمذی (۱۹۴۲) ابن ماجہ (۳۶۷۳)

۶۶۲۹ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّافِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

حضرت عائشہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت

کی۔

أَبَى حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفة الاشراف (۱۷۰۲۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل ہمیشہ مجھ کو پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنادیں گے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! جب تم سالن پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ رکھو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھو۔

۶۶۳۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ. البخاری (۶۰۱۵)

۶۶۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ) قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيَّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍَا الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ.

الترمذی (۱۸۳۳) ابن ماجہ (۳۳۶۲)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے یہ وصیت کی کہ جب تم سالن پکاؤ تو اس میں شوربہ زیادہ رکھو پھر اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھو اور اچھی چیز ان کو بھیج دو۔

۶۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي ﷺ أَوْصَانِي إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِ مَنْ جِيرَانِكَ فَأَصْبِهِمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ. سابقہ حوالہ (۶۶۳۱)

ملاقات کے وقت کشادہ چہرے سے ملنے کا استحباب

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: کسی نیکی کو حقیر نہ جانو، خواہ اپنے بھائی کے ساتھ کشادہ روئی سے ملنا ہو۔

۴۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاةِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْإِقَاءِ

۶۶۳۳ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ (بُعْنَى الْخَزَّازَ) عَنْ أَبِي عَمْرٍَا الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلْقَى أَحَاكَ بِوَجْهِ طَلِقْ. الترمذی (۱۸۳۳)

ف: اس حدیث میں ملاقات کے وقت کشادہ روئی سے ملنے کا استحباب ہے نبی ﷺ کا یہی خلق کریم تھا۔

جو کام حرام نہ ہوں ان میں شفاعت کا استحباب

۴۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تو آپ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: تم (اس کی) شفاعت کرو تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے وہی حکم جاری کرے گا جو اس کو پسند ہوگا۔

۶۶۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاهُ طَالِبٌ حَاجَةً أَقْبَلَ عَلَى جُلُوسَاتِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَلَيَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ. البخاری (۱۴۳۲) (۶۰۲۷-۷۴۷۶) ابوداؤد (۵۱۳۱) الترمذی (۲۶۷۲)

ف: علامہ ابی مالکی لکھتے ہیں: قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جن لوگوں کو بادشاہ یا کسی حاکم کے ہاں کوئی جائز کام ہو ان کی سفارش کرنا مستحب ہے اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها ومن يشفع شفاعة سيئة يكن له كفل منها. (النساء: ۸۵)

جو اچھی سفارش کرے اس میں سے اس کے لیے حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے اس میں سے اس کے لیے حصہ ہے۔

جو شخص قول یا فعل سے کسی نیک کام میں مدد دیتا ہے اس کو بھی اجر ملتا ہے اگر کسی شخص سے کوئی لغزش ہو جائے تو اس کی معافی کے لیے سفارش کرنی چاہیے بشرطیکہ وہ اس پر نادم ہو اور اس کی اصلاح کی امید ہو لیکن جو شخص کسی باطل کام پر اصرار کرے اس کے حق میں شفاعت نہیں کرنی چاہیے اور حدود میں شفاعت کرنا جائز نہیں ہے۔

نیکوں کی صحبت اختیار کرنے اور بروں کی صحبت سے اجتناب کرنے کا استحباب

۴۵- بَابُ اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ قُرْنَاءِ السُّوءِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے مشک والا یا تو تم کو یونہی مشک دے دے گا یا تم اس سے مشک خرید لو گے ورنہ کم از کم تم کو اس سے اچھی خوشبو آئے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلادے گا ورنہ تم کو اس سے بدبو تو آئے گی۔

۶۶۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ كَحَامِلِ الْمُسْكِ وَنَافِخِ الْكِبْرِ فَحَامِلُ الْمُسْكِ إِمَّا أَنْ يُخْذِيكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِبْرِ إِمَّا أَنْ يُجْزِقَ رِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً. البخاری (۲۱۰۱-۵۵۳۴)

بیٹیوں کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت

۴۶- بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں: میرے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس نے مجھ سے

۶۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَادٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ

(کھانے کا) سوال کیا، میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہیں تھا، میں نے وہ کھجور اس کو دے دی، اس نے وہ کھجور لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے اور ان کو اپنی دو بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہیں کھایا، پھر وہ کھڑی ہوئی اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں چلی گئیں، نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے آپ کے سامنے اس عورت کا واقعہ بیان کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر ان بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے حجاب ہو جاتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ وَابُو بَكْرٍ بْنُ اسْحَقَ (وَاللَّفْظُ لَهُمَا) قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ جَاءَ نَبِيُّ امْرَأَةٍ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

بخاری (۱۴۱۸-۵۹۹۵) الترمذی (۱۹۱۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی، جس نے دو بیٹیاں اٹھائی ہوئی تھیں، میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی، پھر جس کھجور کو وہ کھانا چاہتی تھی اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ بھی ان کو کھلا دی، مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کا ایثار بیان فرمایا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کے لیے جنت کو واجب کر دیا (فرمایا:) اس کو دوزخ سے آزاد کر دیا۔

۶۶۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ (يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ) عَنْ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُهُ يَحْدِثُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ نَبِيُّ مِسْكِينَةٍ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعْتُ إِلَيْهَا فِيهَا تَمْرَةً لَنَا كُلَّهَا فَاسْتَطْعَمْتُهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۳۳۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی بلوغت تک پرورش کی، قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے، آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

۶۶۳۸ - حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۰۸۴)

ف: حدیث نمبر ۶۶۳۶ میں دخول جنت کی بشارت اس شخص کے لیے ہے جو لڑکیوں کی پرورش میں مبتلاء ہو، اس حدیث پر یہ سوال ہے کہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اس پرورش کو بلاء سمجھے یہ اس کے لیے بشارت ہے اور جو خوشی سے ان کی پرورش کرے اس کے لیے یہ بشارت نہیں ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ عام طور پر لوگ لڑکیوں کی پیدائش سے ناخوش ہوتے ہیں اور ان کی پرورش کو بلاء اور بار سمجھتے ہیں اس لیے آپ کا ارشاد اکثر اور اغلب لوگوں کے اعتبار سے ہے۔

بچوں کی وفات پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اس کو آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ صرف قسم پوری ہونے کے لیے آگ میں داخل ہوگا۔

۴۷- بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ

۶۶۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

البخاری (۶۶۵۶) الترمذی (۱۰۶۰) النسائی (۱۸۷۴)

۶۶۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَيُلْجِ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

البخاری (۱۲۵۱) ابن ماجہ (۱۶۰۳)

۶۶۴۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ أُمْرَأَةٌ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْ اثْنَيْنِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۱۵)

۶۶۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قُضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتْ أُمْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَأَجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا تَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلِمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَاتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ مِنْ أُمْرَأَةٍ تَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا قَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ أُمْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان پر صبر کرے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گی ان میں سے ایک عورت نے کہا: یا دو یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: یا دو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت نے آکر کہا: یا رسول اللہ! آپ کی احادیث تو مرد لے گئے، آپ ہمارے لیے ایک دن مقرر فرمادیں جس میں ہم آپ کے پاس حاضر ہوں اور آپ ہم کو ان چیزوں کی تعلیم دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم کی ہیں، آپ نے فرمایا: تم فلاں، فلاں دن جمع ہونا، ہم جمع ہوئیں، پھر ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم دیا تھا اس میں سے ان کو تعلیم دی، آپ نے فرمایا: تم میں سے جو عورت خود سے پہلے اپنے تین بچے روانہ کرے گی وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب ہو

وَأَثْنَيْنِ. البخاری (۱۰۱-۱۲۴۹-۷۳۱۰)

جائیں گے ایک عورت نے کہا: اور دو، اور دو، اور دو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور دو، اور دو اور دو!

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔ شعبہ کی روایت میں ہے، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: تین ایسے بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں۔

۶۶۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَزَادَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ.

بخاری (۱۰۲-۱۲۵۰)

ابو حسان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا: میرے دو بچے فوت ہو گئے، کیا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث سنا سکتے ہیں جس سے اپنے فوت شدہ لوگوں کے متعلق ہمارے دلوں کی تسلی ہو، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: ہاں! چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہیں، ان میں سے جس کی ملاقات اپنے باپ یا ماں باپ سے ہوگی، وہ اس کے ہاتھ یا اس کے دامن کو پکڑ لے گا جیسے میں تمہارا یہ دامن پکڑ رہا ہوں، پھر اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک کہ اس کو اور اس کے باپ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں کر دے گا۔

۶۶۴۴ - حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى (وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ) قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السَّيِّلِ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي اثْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَا مَيْتُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدَهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ يَتَوَبَّهُ أَوْ قَالَ يَبْدِيهِ كَمَا أَخَذُ أَنَا بِصَنْفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يَدْخُلَهُ اللَّهُ وَ أَبَاهُ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ سُؤَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّلِ.

اسی سند سے مروی ہے: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی حدیث سنی ہے جس سے ہمارے فوت شدہ لوگوں کے متعلق ہمارے دلوں کو تسلی ہو، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: ہاں۔

وَحَدَّثَنِيهِ عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۸۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنے بچے کو لے کر آئی اور کہا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا کیجئے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا: تم نے بچوں کو دفن کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: تمہارے لیے دوزخ سے مضبوط بندش ہو گئی۔

۶۶۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصُ (يَعْنُوْنَ ابْنَ غِيَاثٍ) ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ أَمْرَأَةً النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ احْتَطَرْتَ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ عَمَرُ بْنُ بَنِيهِمْ عَنْ

جَدِّهِ وَقَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ.

النسائی (۱۸۷۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر آئی، اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بیمار ہے اور مجھے اس (کی موت) کا خدشہ ہے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا: تم نے دوزخ سے مضبوط آڑ مہیا کر لی۔

۶۶۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مَعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ أَبِي غِيَاثٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ لَقَدْ اخْتَضَرْتَ بِحِطَّاءٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ. سابقہ حوالہ (۶۶۴۵)

ف: قرآن مجید میں ہے: ”وَأَن مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا“ (مریم: ۷۱) ”تم میں سے ہر شخص دوزخ سے گزرے گا“ اس سے پہلے قسم مقدر ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ آیا پل صراط سے گزرنے سے اس آیت کا تقاضا پورا ہو جائے گا یا ہر شخص کو نفسِ جہنم سے گزرنا ہوگا اس باب کی احادیث کا یہ مطلب ہے کہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے ان لوگوں کا جہنم سے گزر ہوگا۔

۴۸- بَابُ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَمَرَ جَبْرِئِيلَ فَاحَبَّهُ وَآحَبَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو سو جبرئیل اس سے محبت کرتا ہے پھر جبرئیل آسمان میں ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی فلاں سے محبت کرو پھر آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبرائیل کو بلا کر فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں تم اس سے بغض رکھو سو جبرائیل اس سے بغض رکھتا ہے پھر وہ آسمان والوں میں ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے بغض رکھتا ہے تم اس سے بغض رکھو سو وہ اس سے بغض رکھتے ہیں پھر اس کے لیے زمین میں بغض رکھ دیا جاتا ہے۔

۶۶۴۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جَبْرِئِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فَلَانًا فَاحَبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ يَنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَاحَبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جَبْرِئِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغِضُ فَلَانًا فَابْغِضُوهُ قَالَ فَيَبْغِضُهُ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ يَنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ فَلَانًا فَابْغِضُوهُ قَالَ فَيَبْغِضُونَهُ ثُمَّ تَوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۶۲۰)

۶۶۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں علماء بن

مستحب کی روایت میں بغض کا ذکر نہیں ہے۔

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي (وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
(يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي) ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ
أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَحَدَّثَنِي هُرُونُ
بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ (وَهُوَ
ابْنُ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَهْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ
الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ.

الترمذی (۳۱۶۱)

۶۶۴۹ - حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونٍ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ
لَأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللَّهَ يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ
وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ
يَا بَيْتَكَ أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَحْدِثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سَهْلٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۹۷) سنی ہوگی۔

سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں کہ ہم عرفہ میں تھے
حضرت عمر بن عبد العزیز کا وہاں سے گزر رہا تھا وہاں
حج کے امیر تھے لوگ کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے میں نے
اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اللہ
تعالیٰ عمر بن عبد العزیز سے محبت کرتا ہے انہوں نے پوچھا: اس
کا کیا سبب ہے میں نے کہا: کیونکہ لوگوں کے دلوں میں ان کی
محبت ہے انہوں نے کہا: تمہیں اپنے باپ کی قسم! تم نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث
سنی ہوگی۔

ف: اللہ تعالیٰ کی بندہ سے محبت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لیے اس کی خیر اور صلاح کا ارادہ فرمائے اس کو ہدایت
فرمائے اور اس پر انعام فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے بغض کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دے اور حضرت جبرائیل اور دیگر
فرشتوں کی محبت کا معنی یہ ہے کہ وہ بندے کے لیے استغفار کریں اور اس کی تعریف و توصیف کریں۔

روحیں باہم مجتمع تھیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام روحیں باہم مجتمع تھیں جن کا (اس وقت)
تعارف تھا ان میں الفت ہو گئی اور جو (اس وقت) اجنبی تھیں
وہ مختلف رہیں۔

۴۹- بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

۶۶۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
(يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ
مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ
لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح معدنیات ہیں جو زمانہ
جاہلیت میں اچھے تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ
فقیہ ہوں تمام روحیں باہم مجتمع تھیں جن کا (اس وقت) تعارف

۶۶۵۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ
هَشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنٌ كَمَعَادِنِ
الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي

تھا ان میں الفت ہو گئی اور جو اس وقت اجنبی تھیں وہ مختلف رہیں۔

جو شخص جس کے ساتھ محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت آپ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ رہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کسی بڑی عبادت کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا کہ لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اس کے بعد مثل سابق ہے البتہ اس روایت میں ہے کہ میں نے اتنی زیادہ تیاری نہیں کی جس پر میں اپنی تعریف کروں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تم نے قیامت کی کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت آپ نے فرمایا: تم اسی کے ساتھ رہو گے جس سے محبت ہوگی، حضرت انس کہتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد

الإِسْلَامَ إِذَا فَفَقَهُوا لِأَرْوَاحِ جَنُودٍ مُّجْتَنِدَةٍ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا إِنْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا إِخْتَلَفَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۸۲۴)

۵۰- بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

۶۶۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا قَالَ حُبَّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۰)

۶۶۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعَدَدْتُ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ قَالَ فَانْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۸۹)

۶۶۵۴ - حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۴۵)

۶۶۵۵ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعَدَدْتُ لِلْسَّاعَةِ قَالَ حُبَّ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسُ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ

ہم کو نبی ﷺ کے اس ارشاد سے بڑھ کر اور کسی چیز سے خوشی نہیں ہوئی ”تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی“ حضرت انس کہتے ہیں: سو میں اللہ اس کے رسول اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا ہر چند کہ میرے اعمال ان کے اعمال کی طرح نہیں ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی اس حدیث کو روایت کیا اس حدیث میں حضرت انس کا یہ قول کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور اس کے بعد والا جملہ نہیں ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں اور رسول اللہ ﷺ مسجد سے جا رہے تھے تو مسجد کی چوکھٹ کے پاس ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس نے کہا: یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کیا تیاری کی ہے؟ وہ خاموش سا ہو گیا پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے قیامت کے لیے زیادہ (نفل) نمازیں، زیادہ (نفل) روزے اور زیادہ (نفل) صدقات تو تیار نہیں کیے، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: تم کو جس کے ساتھ محبت ہوگی اسی کے ساتھ رہو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

أَحْبَبْتُ قَالَ أَنَسُ فَإِنَّا أَحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرْجُوا أَنِ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِن لَّمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ
البخاری (۳۶۸۸)

۶۶۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ فَإِنَّا أَحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ.
مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۲)

۶۶۵۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَارِجِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سِدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَوةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلِكِنِّي أَحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. البخاری (۶۱۷۱-۷۱۵۳)

۶۶۵۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الشُّكْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. سابقہ حوالہ (۶۶۵۷)

۶۶۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مَعَاذُ (يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ. البخاری (۶۱۶۷)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے متعلق کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہو اور ان سے واصل نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: جو شخص جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: ان احادیث سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور صالحین اور اہل خیر کے ساتھ محبت رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی خواہ وہ حیات ہوں یا نہ ہوں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی سب سے افضل محبت یہ ہے کہ ان کے احکام کی اطاعت کی جائے اور جن کاموں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے ان سے اجتناب کیا جائے اور مستحبات شرعیہ پر عمل کیا جائے۔ صالحین سے محبت کی شرط یہ نہیں ہے کہ ان کے اعمال کے مطابق عمل کیا جائے، نیز صالحین اور اہل خیر کے ساتھ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو ان کا درجہ من کل الوجوه مل جائے گا۔

نیک آدمی کی تعریف اس کے حق میں بشارت ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یہ فرمائیے کہ ایک شخص اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ مومن کی فوری بشارت ہے۔

۶۶۶۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. البخاری (۶۱۶۸-۶۱۶۹)

۶۶۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَوْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۶۶۶۰)

۶۶۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَرَأَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. البخاری (۶۱۷۰)

۵۱- بَابُ إِذَا أَتَى عَلَى الصَّالِحِ فِيهِ بُشْرَى وَلَا تَضَرُّهُ

۶۶۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنْ

الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى
الْمُؤْمِنِ. ابن ماجہ (۴۲۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کیں، ایک روایت میں ہے: لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔

۶۶۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَادُ. سابقہ حوالہ (۶۶۶۳)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

تقدیر کا بیان

ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی کیفیت
اس کے رزق، مدت حیات، عمل اور سعادت
و شقاوت کا لکھا جانا

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صادق اور مصدوق اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفے کی صورت میں رہتا ہے، پھر چالیس دن جے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے، پھر اتنے ہی دن گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے، پھر فرشتہ کو بھیجا جاتا ہے وہ اس میں روح پھونک دیتا ہے، پھر اس کو چار کلمات لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، اس کا رزاق، اس کی مدت حیات، اس کا عمل اور اس کا شقی یا سعید ہونا لکھ دیا جاتا ہے، پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تم میں سے ایک شخص جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر اس پر تقدیر غالب آتی ہے، پھر وہ جہنمیوں کے عمل کرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جہنمیوں کے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس شخص اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۶- کتاب القدر

۱- بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْإِنْسَانِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ
وَ كِتَابَةِ رِزْقِهِ وَ أَجَلِهِ وَ عَمَلِهِ
وَ شَقَاوَتِهِ وَ سَعَادَتِهِ

۶۶۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ أَحَدَكُمْ يُجَمَّعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَ يَوْمَئِذٍ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَ أَجَلَهُ وَ عَمَلَهُ وَ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَأَوَّلُ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آتی ہے وہ جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں، وکیع کی روایت میں ہے: تم میں سے ہر شخص کی خلقت اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک ہوتی ہے، شعبہ کی روایت میں چالیس راتوں یا چالیس دنوں کا ذکر ہے، جریر اور عیسیٰ کی روایت میں چالیس دنوں کا ذکر ہے۔

حذیفہ بن اسید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چالیس یا پینتالیس راتوں تک نطفہ رحم میں ٹھہر جاتا ہے تو فرشتہ (رحم میں) داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے رب! یہ شقی ہے یا سعید ہے؟ پھر یہ امر لکھ دیئے جاتے ہیں، پھر کہتا ہے کہ یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر یہ امر لکھ دیئے جاتے ہیں، پھر اس کے عمل، اثر، مدت حیات اور اس کا رزق لکھ دیا جاتا ہے، پھر صحیفہ لپیٹ دیے جاتے ہیں اور ان میں کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شقی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں شقی ہو اور سعید وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت قبول کرے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص آئے جن کا نام حضرت حذیفہ بن اسید غفاری تھا، عامر بن وائلہ نے ان کو حضرت ابن مسعود کا یہ قول سنایا، انہوں نے کہا: وہ شخص کوئی عمل کیے بغیر شقی کیسے ہو جاتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: کیا آپ اس پر تعجب کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان، آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں

بخاری (۳۲۰۸-۳۳۳۲-۶۵۹۴-۷۴۵۴) ابوداؤد (۴۷۰۸)

الترمذی (۲۱۳۷-۲۱۳۷) ابن ماجہ (۷۶)

۶۶۶۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ فِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا. سابقہ حوالہ (۶۶۶۵)

۶۶۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ يَلْعُقُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النَّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْقَرُ فِي الرَّحِمِ بَارْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةَ أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِي أَوْ سَعِيدٌ فَيَكْتُبَانِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَذْكَرُ أَوْ أُنْثَى فَيَكْتُبَانِ وَيَكْتُبُ عَمَلُهُ وَآثَرُهُ وَاجِلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تَطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يَرَادُ فِيهَا وَلَا يَنْقُصُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۲۹۸)

۶۶۶۸ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ بَغِيرِهِ فَأَتَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقَالُ لَهُ حَدِيفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغَفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْفَى رَجُلٌ بَغِيرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالنَّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا

بناتا ہے پھر کہتا ہے: اے رب! یہ مذکر ہے یا مونث؟ پھر تمہارا رب جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے: اے رب! اس کی مدت حیات؟ پھر تمہارا رب جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے اس میں اللہ کے حکم پر کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَىٰ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَىٰ مَا أُمِرَ لَا يَنْقُصُ.

سابقہ حوالہ (۶۶۶۵)

۶۶۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ التَّوْفَلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَ سَاقَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ.

سابقہ حوالہ (۶۶۶۵)

۶۶۷۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي حَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي سَرِيحَةَ حَدِيقَةَ بْنِ أَبِي الْعَفَّارِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْذُنِي هَاتَيْنِ يَقُولُ إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَىٰ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَىٰ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خَلْقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا. سابقہ حوالہ (۶۶۶۵)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رحم میں چالیس راتیں نطفہ ٹھہرا رہتا ہے پھر فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے زہیر نے کہا: میرا گمان ہے تخلیق کرتا ہے پھر کہتا ہے: اے میرے رب! مذکر یا مونث؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو مذکر یا مونث بنا دیتا ہے پھر کہتا ہے: اے رب! اس کو کامل الاعضاء بناؤں یا ناقص الاعضاء بناؤں؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو کامل الاعضاء یا ناقص الاعضاء بنا دیتا ہے پھر کہتا ہے: اے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی مدت حیات کتنی ہے؟ اس کے اخلاق کیسے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو شقی یا سعید بنا دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رحم پر ایک فرشتہ مقرر ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے تو چالیس اور کچھ راتیں گزارنے کے بعد۔۔۔۔۔ پھر حسب سابق حدیث ہے۔

۶۶۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كَلْثُومٍ حَدَّثَنَا أَبِي كَلْثُومٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ أَبِي سَرِيحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مَلَكًا مَوْكَلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِإِذْنِ اللَّهِ لِيُضَعَ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (۶۶۶۵)

۶۶۷۲- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے۔

اے رب! یہ نطفہ ہے، اے رب! یہ جما ہوا خون ہے، اے رب! یہ گوشت کا لوتھڑا ہے، جب اللہ تعالیٰ کوئی مخلوق پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے رب! مذکر یا مؤنث؟ شقی یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی مدت حیات کتنی ہے؟ پھر اس کے مطابق اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَ رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ نُطْفَةٍ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٍ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيُّ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

(بخاری (۶۵۹۵-۳۳۳۳-۳۱۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بقیع غرقہ میں ایک جنازے کے ساتھ تھے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر بیٹھ گئے، آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ نے سر جھکایا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص، ہر جاندار شخص کا ٹھکانا جنت یا جہنم اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے اور اس کا سعید ہونا یا شقی ہونا بھی اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اپنے متعلق لکھے ہوئے پر اعتماد کیوں نہ کر لیں اور عمل کو ترک کیوں نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اہل سعادت میں سے ہوگا وہ عنقریب اہل سعادت کے عمل کی طرف راجع ہوگا اور جو شخص اہل شقاوت میں سے ہوگا وہ عنقریب اہل شقاوت کے عمل کی طرف راجع ہوگا، پھر آپ نے فرمایا: عمل کرو، اہل سعادت کے لیے نیک اعمال آسان کر دیے جائیں گے اور اہل شقاوت کے لیے برے اعمال آسان کر دیے جائیں گے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ:) ”جس نے صدقہ کیا اور اللہ سے ڈرا اور نیکی کی تصدیق کی ہم اس کے لیے نیکیوں کو آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور لاپرواہی کی اور نیکی کی تکذیب کی ہم اس کے لیے برائیوں کو آسان کر دیں گے۔“

۶۶۷۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقِدِ فَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَ مَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَكَسَّ فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مِمَّنْ نَفْسٌ مَنُوسَةٌ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَمُكُّ عَلَى كِتَابِنَا وَ نَدْعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اْعْمَلُوا فَكُلُّكُمْ مَيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسِّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسِّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ قَامًا مَنْ أَعْطَى وَ اتَّقَى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَيُسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخَلَ وَ اسْتَغْنَى وَ كَذَبَ بِالْحُسْنَى فَسَيُسِّرُهُ لِلْعُسْرَى.

(بخاری (۱۳۶۲-۴۹۴۵-۴۹۴۶-۴۹۴۷)

(۴۹۴۸-۴۹۴۹-۶۲۱۷-۶۶۰۵-۷۵۵۲) الترمذی (۲۱۳۶)

(۳۳۴۴) ابن ماجہ (۷۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے پڑھا۔

۶۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَ قَالَ فَآخَذَ عَوْدًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سابقہ حوالہ (۶۶۷۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس سے آپ زمین کرید رہے تھے آپ نے اپنا سر اقدس اٹھا کر فرمایا: تم میں سے ہر ذی روح کا جنت یا دوزخ میں ایک مقام ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم کس لیے عمل کریں؟ ہم اس (لکھے ہوئے) پر تکیہ کیوں نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: تم عمل کرو ہر شخص کے لیے انہی کاموں کو آسان کیا جاتا ہے جن کے لیے اس کی تخلیق کی گئی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ:) ”جس نے صدقہ کیا اور اللہ سے ڈرا اور نیکی کی تصدیق کی، ہم اس کے لیے نیکیوں کو آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور لا پرواہی کی اور نیکی کی تکذیب کی ہم اس کے لیے برائیوں کو آسان کر دیں گے۔“

حضرت علی نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے دین کو بیان کیجئے گویا کہ ہم ابھی پیدا کیے گئے ہیں، ہم آج جو عمل کر رہے ہیں کیا یہ ان چیزوں کے متعلق ہے جن کو لکھ کر قلم خشک ہو چکے ہیں، یا ہم نیا عمل کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں تمہارا عمل اس کے مطابق ہے جس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکے ہیں اور جو تقدیر الہی میں مقرر ہو چکا ہے، انہوں نے کہا: پھر ہم کس لیے عمل کریں؟ زہیر کہتے ہیں: پھر ابو الزبیر نے کوئی کلمہ کہا جس کو میں سمجھ نہیں سکا، میں نے پوچھا: آپ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ نے فرمایا تھا: عمل کرو، ہر ایک کے لیے اس کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لیے اس کا

۶۶۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عَوْذُ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ تَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا تَنْكِيلُ قَالَ لَا أَعْمَلُوا أَفْكَلَ مَيْسَرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنِيَرُهُ لِلْعُسْرَى. سابقہ حوالہ (۶۶۷۳)

۶۶۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. سابقہ حوالہ (۶۶۷۳)

۶۶۷۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكٍ ابْنِ جَعْشِمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ أَفِيمَا جَعَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيمَا جَعَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ أَعْمَلُوا أَفْكَلَ مَيْسَرٌ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۷۴۱)

۶۶۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَامِلٍ مُّيسَّرٌ لِّعَمَلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۹۷)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا اہل نار سے اہل جنت کا علم متعین ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کہا: پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ آپ نے فرمایا: ہر شخص جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، عبدالوارث کی سند میں ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

۶۶۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الصَّبْعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْلِمُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ مُّيسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ. البخاری (۶۵۹۶-۷۵۵۱) ابوداؤد (۴۷۰۹)

۶۶۸۰- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

سابقہ حوالہ (۶۶۷۹)

۶۶۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَ يَكْدَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَ مَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا آتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَ ثَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَ مَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظُلُمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَرَعَا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ وَ مَلَكَ يَدِهِ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِيْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَحْزَرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مَّزِينَةِ آتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَ يَكْدَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَ مَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا آتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَ ثَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ

ابوالاسود دلیلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصین نے کہا: مجھے یہ بتاؤ کہ آج لوگ کس لیے عمل کر رہے ہیں اور مشقت برداشت کر رہے ہیں؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے متعلق حکم ہو چکا ہے اور تقدیر الہی مقرر ہو چکی ہے؟ یا نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور دلائل ثابتہ کے مطابق اسے سر نو عمل کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں ان کا عمل ان چیزوں کے متعلق ہے جن کا حکم ہو چکا ہے اور تقدیر ثابت ہو گئی ہے انہوں نے کہا: کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ وہ کہتے ہیں: میں اس بات سے بہت زیادہ خوف زدہ ہوا، میں نے کہا: ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس کی ملکیت ہے اور اس کے قبضہ میں ہے وہ اپنے کسی فعل پر جواب دہ نہیں ہے اور مخلوق سے ہر چیز کے متعلق سوال ہوگا، انہوں نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے میں اپنے اس سوال سے صرف آپ کی عقل کا امتحان لینا چاہتا تھا، مزینہ کے دو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آج لوگ کس لیے عمل کر رہے

قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَامْضَى فِيهِمْ وَتَصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَ
تَقْوَاهَا. مسلم، تحفة الاشراف (١٠٨٧٠)

اور عمل کی مشقت اٹھا رہے ہیں؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے متعلق حکم ہو چکا ہے اور تقدیر الہی ثابت ہو چکی ہے؟ یا نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور دلائل ثابتہ کے مطابق وہ از سر نو عمل کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ (ان کا عمل) اس کے مطابق ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اس کی تقدیر ثابت ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق اللہ عز و جل کی کتاب میں ہے: (ترجمہ:) ”قسم ہے انسان کی اور جس نے اس کو بنایا اور اس کو نیکی اور بدی کا الہام فرمایا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص مدت طویل تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کا اہل نار کے اعمال پر خاتمہ ہوتا ہے اور ایک شخص زمانہ دراز تک اہل نار کے عمل کرتا رہتا ہے اور اس کا اہل جنت کے اعمال پر خاتمہ ہوتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص لوگوں کے نزدیک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل نار میں سے ہوتا ہے اور ایک شخص لوگوں کے نزدیک اہل نار کے سے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔

حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ ہوا، حضرت موسیٰ نے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں اور آپ نے ہمیں نامراد کیا اور جنت سے نکال دیا، حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم موسیٰ ہو، تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے دست قدرت سے تمہارے لیے تورات لکھی، کیا تم مجھے اس چیز پر ملامت کر

٦٦٨٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ ثُمَّ يَخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. مسلم، تفة الاشراف (١٤٠٦٦)

٦٦٨٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ
عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدَوُ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ
الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ فِيمَا يَبْدَوُ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ. سابقه حواله (٣٠٢)

۲- بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَ مُوسَى
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

٦٦٨٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ) قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا خَیْتِنَا وَآخَرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ

لَكَ بِسِيْدِهِ اَتْلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرِ قَدَرَهُ اللّٰهُ عَلٰى قَبْلِ اَنْ يَّخْلُقْنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَجَّ اَدَمُ مُوسٰى فَحَجَّ اَدَمُ مُوسٰى وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ بِسِيْدِهِ.

البخاری (۶۶۱۴) ابوداؤد (۴۷۰۱) ابن ماجہ (۸۰)

۶۶۸۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَاجَّ اَدَمُ وَمُوسٰى فَحَجَّ اَدَمُ مُوسٰى فَقَالَ لَهُ مُوسٰى اَنْتَ الَّذِيْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاٰخَرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اَدَمُ اَنْتَ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاَصْطَفَاهُ عَلٰى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرِ قَدَرَهُ عَلٰى قَبْلِ اَنْ اُخْلَقَ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۸۵۳)

۶۶۸۵م- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِحْتَجَّ اَدَمُ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى اَنْتَ اَبُوْنَا الَّذِيْ اٰخَرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ اَدَمُ اَنْتَ مُوسٰى الَّذِيْ اَصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ بِسِيْدِهِ؟ فَبِمَ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرِ قَدَرَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقْنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَجَّ اَدَمُ مُوسٰى فَحَجَّ اَدَمُ مُوسٰى.

۶۶۸۶- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ حَدَّثَنِى الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ دُبَابٍ عَنْ يَزِيْدٍ (وَهُوَ ابْنُ هُرَيْرَةَ) وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجُ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَّ اَدَمُ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

رہے ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے مقدر کر دیا تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: سو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب ہو گئے، سو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب ہو گئے۔ ایک روایت میں حضرت آدم کے کلام میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تمہارے لیے تورات لکھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام میں مباحثہ ہوا، سو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب ہو گئے، حضرت موسیٰ نے کہا: تم وہ آدم ہو جس نے لوگوں کو گمراہ کیا اور ان کو جنت سے نکال دیا، حضرت آدم نے فرمایا: تم وہ ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم دیا اور جس کو رسالت کے سبب سے لوگوں پر فضیلت دی؟ انہوں نے کہا: ہاں! فرمایا: کیا تم مجھے اس چیز پر ملامت کر رہے ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے پیدا کیے جانے سے پہلے مقدر کر دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام میں مباحثہ ہوا، حضرت موسیٰ نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں جس نے ہمیں جنت سے نکال دیا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے کہا کہ آپ وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے فضیلت دی اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے تورات لکھی۔ کیا تم مجھے اس چیز پر ملامت کر رہے ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے مقدر کر دیا تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: سو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب ہو گئے، سو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب ہو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے اپنے رب کے سامنے مباحثہ کیا، سو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب ہو گئے، حضرت موسیٰ نے کہا: تم وہ آدم ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تم میں اپنی پسندیدہ

عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدَيْهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَاسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَاسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَابَ فِيهَا تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبَكَمَّ وَجَدْتَ اللَّهُ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّعَيْنِ عَمَّا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَعَوَى قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي يَا رَبِّعَيْنِ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۶۴۳)

روح پھونکی اور فرشتوں سے تم کو سجدہ کرایا اور تم کو اپنی جنت میں رکھا، پھر تم نے اپنی خطا کے سبب لوگوں کو جنت سے زمین کی طرف نکالا، حضرت آدم نے فرمایا: تم وہ موسیٰ ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے فضیلت دی اور تم کو (تورات کی) وہ تختیاں دیں جن میں ہر چیز کا بیان ہے اور تم کو سرگوشی کے لیے اپنا مقرب بنایا، بتاؤ تمہاری معلومات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے میرے پیدا کیے جانے سے کتنا عرصہ پہلے تورات کو لکھ دیا تھا، حضرت موسیٰ نے کہا: چالیس سال پہلے، حضرت آدم نے کہا: کیا تم نے تورات میں یہ پڑھا ہے کہ آدم نے اپنے رب کی (ظاہراً) معصیت کی اور وہ (صورۃ) گمراہ ہوا، انہوں نے کہا: ہاں! حضرت آدم نے فرمایا: کیا تم میرے اس عمل پر ملامت کر رہے ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے لکھ دیا تھا کہ میں یہ عمل کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب ہو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام میں بحث ہوئی، حضرت موسیٰ نے فرمایا: تم وہ آدم ہو جس کی خطا نے اس کو جنت سے نکالا، حضرت آدم نے کہا: تم وہ موسیٰ ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنی ہم کلامی سے مشرف کیا، پھر تم مجھ کو اس چیز پر ملامت کر رہے ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے پیدا کیے جانے سے پہلے مقدر کر دیا تھا، پھر حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب ہو گئے۔

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت ذکر کی۔

حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت

ذکر کی۔

۶۶۸۷- حَدَّثَنَا حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قَدَّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى. البخاری (۷۵۱۵-۳۴۰۹)

۶۶۸۸- حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ التَّجَارِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ. البخاری (۴۷۳۸)

۶۶۸۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الصَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۵۵۴)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا اور عرش پانی پر تھا۔

۶۶۹۰- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَرْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

الترمذی (۲۱۵۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ عرش پانی پر تھا۔

۶۶۹۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ التِّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ (يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ) كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. سابقہ حوالہ (۶۶۹۰)

اللہ تعالیٰ کا جس طرح چاہے
دلوں کو پھیر دینا

۳- بَابُ تَصْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى
الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام بنو آدم کے قلوب رحمن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک قلب کے منزلہ میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔

۶۶۹۲- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يَصْرِفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ مُصْرِفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۸۸۵۱)

ہر چیز کا تقدیر سے وابستہ ہونا

۴- بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعدد اصحاب سے ملاقات کی وہ سب کہتے تھے کہ ہر چیز تقدیر سے وابستہ ہے اور میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۶۶۹۳- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَادٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ

سے سنا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز تقدیر سے متعلق ہے حتیٰ کہ عجز اور قدرت یا قدرت اور عجز۔

مُسْلِمٌ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ أَوْ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ.

مسلم: تحفة الاشراف (۷۱۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین قریش تقدیر کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بحث کرتے ہوئے آئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ:) ”جس دن وہ جہنم میں اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے دوزخ کا عذاب چکھو بے شک ہم نے ہر چیز تقدیر کے ساتھ بنائی ہے۔“

۶۶۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُحَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ دُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ.

الترمذی (۲۱۵۷) ابن ماجہ (۸۳)

ابن آدم پر زنا وغیرہ کا

حصہ مقدر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں ”لسمم“ کی سب سے زیادہ صحیح تفسیر وہ ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا سے اس کا جو حصہ لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور ملے گا آنکھوں کا زنا (حرام چیزوں کو) دیکھنا زبان کا زنا (حرام بات) کہنا ہے، دل تمنا اور خواہش کرتا ہے اور فرج (شرمگاہ) اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ابن آدم پر جو اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ اس کو لا محالہ ملے گا پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سنا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے اور پیروں کا زنا چلنا ہے، دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور فرج اس کی تصدیق یا تکذیب کرتا ہے۔

۵- بَابُ قَدَرِ عَلَى ابْنِ آدَمَ

حَظُّهُ مِنَ الزَّانَا وَغَيْرِهِ

۶۶۹۵- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (وَاللَّفْظُ لِاسْحَقٍ) قَالَا اخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّانَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرَزْنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرَ وَزَنَا اللِّسَانَ النَّطْقَ وَالنَّفْسَ تَمَنَّى وَتَشْتَهَى وَالْفَرْجَ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ قَالَ عَبْدُ فِي رِوَايَةِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

البخاری (۶۶۱۲-۶۲۴۳) ابوداؤد (۲۱۵۲)

۶۶۹۶- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزَّانَا مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زَنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْأُذُنَانِ زَنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زَنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زَنَاهَا الْخَطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى

وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيَكْذِبُهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۵۷)

”ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے“ کا معنی اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم

۶- بَابُ مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمُ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مولود فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے جانور کا کامل الاعضاء بچہ پیدا ہوتا ہے، کیا تمہیں ان میں کوئی عضو کٹا ہوا جانور محسوس ہوتا ہے، پھر حضرت ابو ہریرہ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: (ترجمہ:) ”(اے لوگو!) اپنے اوپر اللہ کی بنائی ہو سرشت (دین اسلام) کو لازم کر لو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدا کی ہوئی سرشت میں کچھ رد و بدل نہیں ہو سکتا۔“

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، دوسری سند کے ساتھ یہ الفاظ ہیں: جیسے جانور کے ہاں جانور پیدا ہوتا ہے اور اس روایت میں سالم الاعضاء کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مولود فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر فرمایا: تم پڑھو: ”(اے لوگو!) اپنے اوپر اللہ کی بنائی ہوئی سرشت کو لازم کر لو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدا کی ہوئی سرشت میں کچھ رد و بدل نہیں ہو سکتا، یہی دین مستقیم ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی اور نصرانی اور مشرک بنا دیتے ہیں، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بتلائیے اگر وہ اس سے پہلے مر

۶۶۹۷- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَنَصْرَانِيهِ وَيَمَجْسَانِيهِ كَمَا تَنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تَحْسُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَقْرَؤُا إِنَّ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ الْآيَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۵۸)

۶۶۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تَنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۹۰)

۶۶۹۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَاحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ أَقْرَؤُا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ. البخاری (۱۳۵۹-۴۷۷۵)

۶۷۰۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يَلِدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَنَصْرَانِيهِ وَيَمَجْسَرَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ

جائے؟ آپ نے فرمایا: اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، ایک سند کے ساتھ یہ الفاظ ہیں: ہر مولود ملت پر پیدا ہوتا ہے اور دوسری سند کے ساتھ ہے: اس ملت پر پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ زبان سے اس چیز کا اظہار کر دے اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے: ہر مولود اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی زبان اس کی تعبیر کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں، ان میں سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مولود اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں جیسے اونٹ کا بچہ پیدا ہوتا ہے، کیا ان میں کوئی کان کٹا ہوتا ہے؟ بلکہ تم اس کے کان کاٹ دیتے ہو، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بتائیے جو بچپن میں مر جائے؟ آپ نے فرمایا: اللہ زیادہ جاننے والا ہے وہ بچے کیا کرنے والے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان کو اس کی ماں فطرت پر جنم دیتی ہے اور اس کے ماں باپ بعد میں اس کو یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں اور اگر ماں باپ مسلمان ہوں تو وہ مسلمان رہتا ہے اور ہر مسلمان کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو شیطان اس کی کونوں میں ٹھونگ لگاتا ہے ماسوا حضرت مریم اور ان کے بیٹے کے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

لَوَّمَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۳۵۳)

۶۷۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۴۲۴-۱۲۵۳۳)

۶۷۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ كَمَا تَنْتَجِبُونَ الْإِبِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَذْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ. البخاری (۶۵۹۹-۶۶۰۰)

۶۷۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي الدَّرَّأَوْرِدِي) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ بَعْدُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ وَيَمَجَّسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُرُهُ الشَّيْطَانُ فِي حُضْنِهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۰۶۵)

۶۷۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

البخاری (۱۳۸۴-۶۵۹۸) النسائی (۱۹۴۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں، اس حدیث میں اولاد کی بجائے مشرکین کی ذریت کا لفظ ہے۔

۶۷۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَهْرَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ) كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذَنْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَ مَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ. سابقہ حوالہ (۶۷۰۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ مشرکین کے جو بچے بچپن میں فوت ہو جائیں (ان کا آخرت میں کیا انجام ہوگا؟) آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

۶۷۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۷۱۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب ان کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا تھا کہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔

۶۷۰۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذَا خَلَقَهُمْ. البخاری (۱۳۸۳-۶۵۹۷) ابوداؤد (۴۷۱۱) الترمذی (۱۹۵۰-۱۹۵۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا اس کے دل پر کفر کی مہر لگی ہوئی تھی، اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو کفر اور سرکشی میں مبتلا کر دیتا۔

۶۷۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ كَلْفَرًا وَلَوْ عَاشَ أَبُوهُ طَغْيَانًا وَ كُفْرًا. ابوداؤد (۴۷۰۵) الترمذی (۳۱۵۰)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بچہ فوت ہوا تو میں نے کہا: اس کے لیے خوشی ہوئی تو جنت کی چیزوں میں سے ایک چڑیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور نار کو پیدا کیا اور اس کے لیے بھی کچھ لوگوں کو بنایا اور اس کے لیے بھی کچھ لوگوں کو بنایا۔

۶۷۰۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ جَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوَفِّي صَبِيٌّ فَقُلْتُ طَوَّبَى لَهُ عَصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ لَا تَدْرِينَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهَذِهِ أَهْلًا وَلِهَذِهِ أَهْلًا. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۸۸۰)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

۶۷۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک بچہ کا جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! اس کے لیے خوشی ہو یہ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، اس نے کوئی گناہ کیا نہ اس کا زمانہ پایا، آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ ہے، اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جنت کا اہل بنایا درآں حالیکہ وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے اور بعض لوگوں کو دوزخ کا اہل بنایا درآں حالیکہ وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں۔

طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عَصْفُورٍ مِّنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ الشُّوءَ وَلَمْ يَدْرِكْهُ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ.

ابوداؤد (۴۷۱۳) الترمذی (۱۹۴۶) ابن ماجہ (۸۲)

۶۷۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِإِسْنَادٍ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۷۱۰)

عمر اور رزق وغیرہ تقدیر میں مقرر ہیں، ان میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی

۷- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ نے دعا کی اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ ﷺ، اپنے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے متمتع کرنا، نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر ہیں، جو دن معین ہیں اور جو رزق تقسیم ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی چیز کو وقت سے مقدم کرے گا نہ وقت کے بعد مؤخر کرے گا، اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتیں کہ وہ تم کو عذاب نار یا عذاب قبر سے اپنی پناہ میں رکھے تو بہتر اور افضل ہوتا، راوی کہتے ہیں کہ کسی نے ان بندروں کا ذکر کیا اور شاید خزیروں کا بھی ذکر کیا، (آیا یہ انہی کی نسل سے ہیں جن کو مسخ کر دیا گیا تھا؟) انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ

۶۷۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرِيمٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ امْتِنِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِأَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالٍ مَّضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَّعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَّقْسُومَةٍ لَّنْ يُعْجَلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخَّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَذِّبَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابِ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذَكَرْتُ عَنْهُ الْفَرْدَةَ قَالَ مُسْعِرٌ وَارَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقَبًا وَقَدْ كَانَتْ الْفَرْدَةُ

شدہ قوم کی آگے نسل نہیں چلائی، بندر اور خنزیر اس سے پہلے بھی تو ہوتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں عذاب نار اور عذاب قبر کے الفاظ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ نے دعا کی: اے اللہ! میرے زوج رسول اللہ ﷺ، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی (کی درازی عمر) سے مجھے متمتع فرما، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر ہیں اور ان چلائے ہوئے قدموں کا جو معین ہیں اور رزقوں کا جو تقسیم ہو چکے ہیں، ان میں سے کوئی چیز وقت پورا ہونے سے پہلے مقدم ہوگی اور نہ وقت پورا ہونے کے بعد مؤخر ہوگی اور اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے اور قبر کے عذاب سے اپنی پناہ میں رکھے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوتا، ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا (موجودہ) بندر اور خنزیر انہی لوگوں کی نسل سے ہیں جن کو مخ کر دیا گیا تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک کر کے (یا فرمایا: کسی قوم کو عذاب دے کر اس کی آگے نسل نہیں چلائی، بیشک بندر اور خنزیر اس سے پہلے بھی تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۵۸۹)

۶۷۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرِ وَوَرَكِيْعٍ جَمِيعًا مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۵۸۹)

۶۷۱۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ (وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجْلِ مَضْرُوبَةٍ وَأَثَارٍ مُوْطُوَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يَعْجَلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَرْدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هُمَا مِمَّا مَسَخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْفَرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۵۸۹)

۶۷۱۵- حَدَّثَنِيهِ أَبُو دَاوُدَ سَلِيمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَثَارٌ مَبْلُوغَةٌ قَالَ ابْنُ مَعْبُدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ أَيْ نَزُولِهِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۵۸۹)

۸- بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالْقُوَّةِ وَتَرْكِ

الْعِجْزِ، وَالِاسْتِعَانَةِ بِاللَّهِ،

وَتَفْوِيضِ الْمَقَادِيرِ لِلَّهِ

۶۷۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا

طاقت حاصل کرنے، سستی کو چھوڑنے،

اللہ سے مدد طلب کرنے اور تقدیر

کو اللہ کے سپرد کر دینے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قوی مومن ضعیف مومن سے زیادہ اچھا اور زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر ہے جو چیز تم کو نفع دے اس میں حرص کرو اللہ کی مدد چاہو اور تھک کر نہ بیٹھو اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو یہ نہ کہو: کاش! میں ایسا ایسا کر لیتا البتہ یہ کہو: یہ اللہ کی تقدیر ہے اس نے جو چاہا کر دیا یہ کاش کا لفظ شیطان کا عمل کھولتا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

علم کا بیان

قرآن مجید میں اختلاف کرنے اور متشابہات قرآن مجید کے درپے ہونے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں (ترجمہ:) ”وہی ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی اس کی بعض آیتیں محکم ہیں (جن کا معنی صاف اور واضح ہے) وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری آیات متشابہ ہیں (جن کا معنی مخفی ہے) سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ ان کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو قرآن مجید میں متشابہ ہیں فتنہ کی طلب اور ان کے معنی تلاش کرنے کے لیے اور ان کی اصل مراد اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور جن کا علم پختہ ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت کو صرف عقل مند قبول کرتے ہیں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کے درپے ہیں تو ان سے بچو یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک آیت میں اختلاف کر

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ وَفَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. ابن ماجہ (۷۹)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۷- کتاب العلم

۱- بَابُ النَّهْيِ عَنْ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ مُتَبِعِيهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ

۶۷۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ابْنِ رَاهِمٍ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَأَحْذَرُوهُمْ.

البخاری (۴۵۴۷) ابوداؤد (۴۵۹۸) الترمذی (۲۹۹۳-۲۹۹۴)

۶۷۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درآں
حالیکہ آپ کے چہرے سے غضب نمودار تھا آپ نے فرمایا: تم
سے پہلے لوگ کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک
ہوئے ہیں۔

وَقَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ
أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۸۸۳۹)

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تمہارا دل زبان کی
موافقت کرتا رہے قرآن مجید پڑھتے رہو (یعنی جب تک
اکتاہٹ نہ ہو) اور جب دل اور زبان میں اختلاف ہو جائے تو
اٹھ جاؤ۔

۶۷۱۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو قُدَامَةَ
الْحَارِثُ بْنُ عُثَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ الْجَلِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرُوا الْقُرْآنَ مَا
اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا.

البخاری (۵۰۶۰-۵۰۶۱-۷۳۶۴)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تمہارا دل موافق رہے
قرآن مجید پڑھتے رہو اور جب دل موافق نہ رہے تو اٹھ جاؤ۔

۶۷۲۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَّ الْجَوْنِيَّ عَنْ
جُنْدَبِ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقْرُوا
الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا.

سابقہ حوالہ (۶۷۱۹)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھو یہ مثل سابق ہے۔

۶۷۲۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ
حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ قَالَ لَنَا
جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غُلَمَانُ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَقْرُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا. سابقہ حوالہ (۶۷۱۹)

جھگڑا شخص کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت مبغوض وہ شخص ہے
جو سخت جھگڑا ہو۔

۲- بَابُ فِي الْأَلَدِ الْخَصِمِ

۶۷۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصِمُ.

البخاری (۲۴۵۷- ۴۵۲۳- ۷۱۸۸) الترمذی (۲۹۷۶)

النسائی (۵۴۳۸)

۳- بَابُ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

یہود اور نصاریٰ کی اتباع کرنے کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے
طریقوں پر چلو گے بالشت کے برابر بالشت اور ہاتھ کے برابر

۶۷۲۳- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ
مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ

ہاتھ، حتیٰ کہ اگر وہ گاوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو تم بھی ان کی اتباع کرو گے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہود اور نصاریٰ؟ آپ نے فرمایا: اور کون؟
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی مزید ایک سند بیان کی۔

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ يَشْرَوْنَ بِذُرَاْعٍ حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا فِي حُجْرٍ صَبَّ لَا تَبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ قَالَ فَمَنْ. البخاری (۳۴۵۶-۷۳۲۰)

۶۷۲۴- وَحَدَّثَنَا عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ (وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرِفٍ) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۶۷۲۳)

۴- بَابُ هَلَكِ الْمُتَنَطِعُونَ

۶۷۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلَكَ الْمُتَنَطِعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا. ابوداؤد (۴۶۰۸)

۵- بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَ قَبْضِهِ وَ ظُهُورِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

۶۷۲۶- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُثَبَّتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيُظْهَرَ الزَّنا. البخاری (۸۰)

۶۷۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوا الزَّنا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمٌ وَاحِدٌ.

بال کی کھال نکالنے والوں کا بیان

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: بال کی کھال نکالنے والے ہلاک ہو گئے۔

آخر زمانہ میں علم کا اٹھ جانا اور جہل اور فتنوں کا غلبہ ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کا اٹھ جانا، جہل کا ہونا، شراب نوشی اور زنا کا ظہور قیامت کی علامات سے ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث نہ بیان کروں، میرے بعد تم کو کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث نہیں بیان کرے گا، آپ نے فرمایا: علم کا اٹھ جانا، جہل کا ظہور، زنا کا عموم، شراب نوشی، مردوں کا کم ہونا اور عورتوں کا باقی رہنا حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد کا نگران ہونا، قیامت کی علامات میں سے ہے۔

بخاری (۸۱) الترمذی (۲۲۰۵) ابن ماجہ (۴۰۴۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بعد تم کو کوئی شخص اس طرح حدیث نہیں بیان کرے گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۶۷۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشِيرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمْوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۰۹)

ابو وائل کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے چند دن پہلے علم اٹھ جائے گا، جہل پھیل جائے گا اور بکثرت خوزریزی ہوگی۔

۶۷۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابْنُ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ (وَالْفُظُّ لَهُ) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ. البخاری (۷۰۶۲-۷۰۶۳-۷۰۶۴-۷۰۶۵) الترمذی (۲۲۰۰)

ابن ماجہ (۴۰۵۰-۴۰۵۱)

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ بیان کیا، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے۔

۶۷۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّظْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّظْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ. سابقہ حوالہ (۶۷۲۹)

امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل حدیث بیان کی۔

۶۷۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۷۲۹)

ابو وائل کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابو موسیٰ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مثل سابق حدیث

۶۷۳۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم اٹھ جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے (دلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا، ہرج بکثرت ہوگا، صحابہ نے پوچھا: ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کشت و خون۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانہ باہم قریب ہو جائے گا، علم اٹھ جائے گا، پھر اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ باہم قریب ہو جائے گا، علم اٹھ جائے گا، پھر ان حدیثوں کی مثل حدیث ذکر کی۔

امام مسلم نے چار سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی ایک روایت ذکر کی، جو زہری کی روایت کی مثل ہے، البتہ اس میں بخل کے ڈالے جانے کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے نہیں چھینے گا، لیکن علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھا لے گا، حتیٰ کہ جب

ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۶۷۲۹)

۶۷۳۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتُظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْفَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

البخاری (۶۰۳۷-۷۰۶۱) ابوداؤد (۴۲۵۵)

۶۷۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۶۷۳۳)

۶۷۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا. البخاری (۷۰۶۱) ابن ماجہ (۴۰۵۲)

۶۷۳۶- حَدَّثَنَا بِحْيَى بْنُ أَبِي وَهَبٍ وَفَتِيَّةُ وَابْنُ حَجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْفَى الشُّحُّ.

البخاری (۸۵)

۶۷۳۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ

کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا، وہ بغیر علم کے جواب دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

الْعِلْمُ إِنْتِزَاعًا يَنْتَزَعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جَهْلًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

بخاری (۱۰۰-۷۳۰۷) الترمذی (۲۶۵۲) ابن ماجہ (۵۲)

امام مسلم نے اس حدیث کی آٹھ سندیں بیان کیں، آٹھویں سند میں ہے: سال کے اختتام پر عمر بن علی کی حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا: میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا، انہوں نے حسب سابق اس حدیث کو دہرایا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۶۷۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.

سابقہ حوالہ (۶۷۳۷)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔

۶۷۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۸۸۹۴)

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھتیجے! مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حج کے موقع پر ہمارے پاس سے گزرنے والے ہیں، تم ان سے ملاقات کر کے سوالات کرنا، کیوں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے بہت علم حاصل کیا ہے، عروہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے ان چند باتوں کے متعلق سوالات کیے جن کے بارے میں وہ رسول اللہ ﷺ کی

۶۷۴۰- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَّغْنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَارَيْنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسُئِلَهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنْ

النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَفْقِصُ الْعُلَمَاءُ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُقِي فِي النَّاسِ رُؤُوسًا جُهَالًا يَفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَانْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدْتُكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهْ ثُمَّ فَاتِحَهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَمَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ آرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ . سابقہ حوالہ (۶۷۳۸)

احادیث بیان کرتے تھے عروہ کہتے ہیں کہ اسی اثناء میں انہوں نے یہ ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں (کے دلوں) سے علم نہیں نکالے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا اور ان کے ساتھ علم کو اٹھالے گا اور لوگوں میں جاہل سردار رہ جائیں گے جو بغیر علم کے جواب دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے، عروہ کہتے ہیں: جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی تو انہوں نے اسے سخت جانا اور اس کا انکار کیا اور فرمایا: کیا انہوں نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح سنا ہے، عروہ کہتے ہیں کہ جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: حضرت ابن عمرو آگئے ہیں، تم ان سے ملاقات کرو اور پھر اسی حدیث کا سوال کرو، جو انہوں نے علم کے متعلق ذکر کی تھی، عروہ کہتے ہیں: میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے پھر پہلی بار کی طرح حدیث بیان کی، عروہ کہتے ہیں: جب میں نے حضرت عائشہ کو یہ حدیث سنائی تو آپ نے فرمایا: میرا گمان ہے کہ وہ سچے ہیں اور انہوں نے اس حدیث میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

۶- باب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ

مسلمانوں میں نیک طریقہ یا برے طریقہ کی ابتداء کرنے کا شرعی حکم

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اون کے کپڑے پہنے ہوئے کچھ دیہاتی حاضر ہوئے، آپ نے ان کی بد حالی اور ان کی ضرورت کو دیکھا، پھر آپ نے لوگوں کو صدقہ پر برا بیختہ کیا، لوگوں نے کچھ دیر کی، جس سے آپ کے چہرہ انور پر کسبیدگی کے آثار ظاہر ہوئے، پھر ایک انصاری درہموں کی تھیلی لے کر آیا، پھر دوسرا آیا اور پھر لانے والوں کا تانتا بندھ گیا، حتیٰ کہ نبی ﷺ کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں میں کسی نیک طریقہ کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو

۶۷۴۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الصُّخْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَوْا عَنْهُ حَتَّى رَوَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِنْ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا

اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے مسلمانوں میں کسی برے طریقے کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔

يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزِرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. سابقہ حوالہ (۲۳۵۱)

۶۷۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ. سابقہ حوالہ (۲۳۵۱)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ کسی نیک طریقہ کو ایجاد کرتا ہے جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۶۷۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يَعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ. سابقہ حوالہ (۲۳۵۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی چار مزید اسناد ذکر کی ہیں۔

۶۷۴۴- حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

سابقہ حوالہ (۲۳۴۸-۲۳۴۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر

۶۷۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حَجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُو ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ

گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ أَثَامٍ مِّنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَثَامِهِمْ
شَيْئًا. ابوداؤد (۴۶۰۹) الترمذی (۲۶۷۴)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ذکر و دعا اور توبہ و بخشش

کا بیان

ذکر الہی کی ترغیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۸- كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدَّعَاءِ

وَالْتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

۱- بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ

اللَّهِ تَعَالَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں تنہا اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اگر وہ بقدر ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں بہ قدر ایک ہاتھ میرے قریب ہوں اور اگر وہ بہ قدر ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں بہ قدر چار ہاتھ اس کے قریب ہوں، اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اگر وہ بہ قدر ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں بہ قدر چار ہاتھ اس کے قریب ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب بندہ بہ قدر ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف بہ قدر ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف بہ قدر ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں بہ قدر چار ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ بہ قدر چار ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف زیادہ تیزی سے بڑھتا ہوں۔

۶۷۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ) قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأِهِمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

مسلم تحفة الاشراف (۱۲۳۴۶)

۶۷۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا.

الترمذی (۳۶۰۳) ابن ماجہ (۳۸۲۲)

۶۷۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرِ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعٍ. مسلم تحفة الاشراف (۱۴۷۶۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے ایک راستہ میں جا رہے تھے آپ کا ایک پہاڑ سے گزر ہوا جس کو جمدان کہتے تھے آپ نے فرمایا: چلتے رہو یہ جمدان ہے مفردون سبقت لے گئے صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بہ کثرت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا بہ کثرت ذکر کرنے والی عورتیں۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کو یاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اللہ وتر (طاق فرد) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے ابن ابی عمر کی روایت میں ہے: جو ان کو شمار کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جس نے ان کو شمار کر لیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے: اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

اصرار سے دعا کرنے یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو دے دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے کیونکہ خدا کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

۶۷۴۹- حَدَّثَنَا أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ (يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفْرِدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۱۷)

۲- بَابُ فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا

۶۷۵۰- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّافِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ (وَاللَّفْظُ لِعُمَرَ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وَتُرُجِبُ الْوُتْرُ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا.

البخاری (۶۴۱۰) الترمذی (۳۵۰۸)

۶۷۵۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ وَتُرُجِبُ الْوُتْرُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۵۵-۱۴۷۶۵)

۳- بَابُ الْعَزْمِ بِالْدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ إِنْ شِئْتُ

۶۷۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعَزِّمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتُ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

بخاری (۶۳۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، لیکن وہ اصرار سے سوال کرے اور بہت رغبت کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز دینا مشکل نہیں ہے۔

۶۷۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيُعْزِمِ الْمُسْتَلَّةَ وَلِيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے! اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے! اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، وہ دعا میں اصرار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

۶۷۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيُعْزِمَ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ صَانِعُ مَا شَاءَ لَا مُكْرَهَ لَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۲۰۹)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عزم اور اصرار کے ساتھ سوال کرنا مستحب ہے اور دعا کو اس کی مشیت پر معلق کرنا مکروہ ہے، کیونکہ سوال کو اس وقت مشیت پر معلق کیا جاتا ہے جب جبر کی نفی کرنا مقصود ہو، یعنی تم چاہو تو دے دو تم پر کوئی جبر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ پر جبر غیر متصور ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ جب سوال کرنے والا یہ کہے کہ تم چاہو تو دو تو یہ صورت استغناء ہے اور سب اللہ کے محتاج ہیں اور کوئی اس سے مستغنی نہیں ہے۔

مصیبت پر موت کی تمنا نہ کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت آنے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے اور اگر اس نے خواہی خواہی موت کی تمنا کرنا ہو تو یوں کہے: اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے موت عطا کر۔

۶۷۵۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةٍ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضَرِّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بَدَ مَتَمَنِّيًّا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

بخاری (۶۳۵۱) الترمذی (۹۷۱) التسانی (۱۸۲۰)

امام مسلم نے دوسندوں کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل نبی ﷺ کی حدیث ذکر کی، البتہ اس میں ”نزل“ کی بجائے ”اصاب“ کا لفظ ہے۔

۶۷۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ) كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ ضَرِّ أَصَابَهُ.

(بخاری (۵۶۷۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر نبی ﷺ نے یہ نہ فرمایا ہوتا کہ ”تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے“ تو میں موت کی تمنا کرتا۔

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے درآں حالیکہ ان کے پیٹ پر سات داغ لگائے گئے تھے۔ انہوں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو موت کی دعا سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی چار سندیں بیان کیں۔

۶۷۵۷- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسُ يَوْمَئِذٍ حَتَّى قَالَ أَنَسُ لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتَهُ. البخاری (۷۲۳۳)

۶۷۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ اِكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. البخاری (۵۶۷۲-۶۳۴۹-۶۳۵۰)

۶۷۵۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَكِيعُ بْنُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۶۷۵۸)

۶۷۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۶۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے نہ موت آنے سے پہلے اس کی دعا کرے کیونکہ تم میں سے جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر زیادہ ہونے سے خیر ہی زیادہ ہوتی ہے۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: مرض، غربت، دشمن کا خوف اور دنیا کی کسی اور مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے، ہاں اگر کسی شخص کو اپنے دین میں کسی ضرر یا فتنہ کا خوف ہو تو پھر موت کی تمنا میں کوئی کراہت نہیں، کیونکہ حدیث میں دنیا کی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا سے منع کیا ہے اور اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ دین کے فتنہ کی وجہ سے موت کی تمنا جائز ہے اور سلف صالحین میں سے بہت سے بزرگوں نے دین میں فتنہ کی وجہ سے موت کی تمنا کی ہے۔

جو اللہ سے ملنے کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے

۵- بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملنے کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، میں نے کہا: اے نبی اللہ! کیا موت کی ناپسندیدگی بھی؟ ہم میں سے ہر شخص (طبعاً) موت کو ناپسند کرتا ہے، آپ نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے لیکن جب مومن کو اللہ کی رحمت، رضوان اور جنت کی بشارت دی جائے تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، سو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جائے تو وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے سو اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مثل فرمایا۔

۶۷۶۱- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ. البخاری (۶۵۰۷) الترمذی (۱۰۶۶)۔

(۲۳۰۹) النسائی (۱۸۳۵-۱۸۳۶)

۶۷۶۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۶۷۶۱)

۶۷۶۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجِيمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ فَكُنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

بخاری (۶۵۰۷) الترمذی (۱۰۶۷) النسائی (۱۸۳۷) ابن ماجہ (۴۲۶۴)

۶۷۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۶۷۶۳)

۶۷۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۱۴۲)

۶۷۶۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۱۴۲)

۶۷۶۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالذِّئْبِ تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشَرَ جِ الصَّدْرُ وَأَقْشَعَرَ الْجِلْدُ وَتَشْتَجَّتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

النسائي (۱۸۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور میں نے کہا: اے ام المؤمنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ کو رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اگر واقعی اسی طرح ہے تو ہم تو مارے گئے، حضرت عائشہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے قول سے جو ہلاک ہوا وہ واقعی ہلاک ہو گیا، بتاؤ وہ کیا حدیث ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور ہم میں ایسا کوئی نہیں ہوگا جو موت کو ناپسند نہ کرتا ہو، حضرت عائشہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا، لیکن اس کا وہ مطلب نہیں ہے جو تم نے سمجھا ہے، لیکن جب آنکھیں اوپر اٹھ جائیں اور سینہ میں دم گھٹ جائے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں اس وقت جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۷۶۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّاسٍ. سابقہ حوالہ (۶۷۶۷)

۶۷۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

البخاری (۶۵۰۸)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

۶- بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدَّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

۶۷۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. (ترمذی (۲۳۸۸)

۶۷۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ (وَهُوَ التَّيْمِيُّ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا آتَانِي يَمْشِي آتَيْتُهُ هَرَوَلَةً.

(بخاری (۷۵۳۶)

۶۷۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا آتَانِي يَمْشِي آتَيْتُهُ هَرَوَلَةً. (بخاری (۷۵۳۷)

۶۷۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ) قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَا ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأْ خَيْرٍ مِنْهُ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ آتَانِي يَمْشِي آتَيْتُهُ هَرَوَلَةً. (سابقہ حوالہ (۶۷۴۷)

۶۷۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

ذکر اور دعا کی فضیلت اور اللہ کے تقرب کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب بندہ مجھ سے بہ قدر ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے بہ قدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ مجھ سے بہ قدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے بہ قدر چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں اگر وہ میرا تہا ذکر کرے تو میں بھی اس کا تہا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ میرا جماعت میں ذکر کرے تو میں اس سے افضل جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ بہ قدر ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں بہ قدر ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے قریب ہو تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اسے اس کی دس مثل اجر ملتا ہے اور میں مزید اجر دیتا ہوں

اور زیادہ جزاء ملتی ہے اور جو شخص ایک برائی کرتا ہے اسے صرف ایک برائی کی سزا ملتی ہے، یا میں اس کو معاف کر دیتا ہوں اور جو بہ قدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے بہ قدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے بہ قدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے بہ قدر چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں اور جو شخص تمام روئے زمین کے برابر گناہ کر کے مجھ سے ملے اور اس نے شرک نہ کیا ہو تو میں اس سے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، البتہ اس میں یہ ہے کہ اسے اس کی دس مثل اجر ملتا ہے اور میں مزید اجر دیتا ہوں۔

دنیا میں سزا ملنے کی دعا کرنے کی کراہت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو چوزہ کی طرح لاغر ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتا تھا یا اس سے کسی چیز کا سوال کرتا تھا؟ اس نے کہا: جی! میں یہ سوال کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھ کو آخرت میں جو سزا دینے والا ہے سو اس کے بدلہ میں مجھے دنیا میں ہی سزا دے دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے یا فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے، تم نے یہ دعا کیوں نہ کی: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھی چیزیں عطا کر اور آخرت میں بھی عمدہ نعمتیں عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، راوی نے کہا: آپ نے اس کے لیے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے ان کو شفاء دے دی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں ”ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا“ تک حدیث ہے اور اس کے بعد نہیں ہے۔

فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَّاهُ سَيِّئَةً مِّثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يُمَشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ هَذَا الْحَدِيثِ. ابن ماجہ (۳۲۱)

۶۷۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ. سابقہ حوالہ (۶۷۷۴)

۷- بَابُ كَرَاهَةِ الدَّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا

۶۷۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ آيَاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَاهُ.

الترمذی (۳۴۸۸-۳۴۸۷)

۶۷۷۷- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ. سابقہ حوالہ (۶۷۷۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، وہ چوزہ کی طرح لاغر ہو گیا تھا، اس کے بعد حسب سابق ہے، البتہ اس میں یہ ہے: تم اللہ کے عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے، اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کے لیے دعا کی تو اللہ نے اس کو شفاء دے دی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا۔

۶۷۷۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَاهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۸)

۶۷۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۹۲)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں: اس باب کی احادیث میں دنیا میں سزا ملنے کی دعا کرنے کی ممانعت ہے اور دنیا اور آخرت کی نعمتوں کے حصول کی دعا کی فضیلت ہے، مریض کی عیادت کا استحباب ہے اور بلاء اور آزمائش میں دعا کا استحباب ہے، دنیا میں حسنہ یہ ہے کہ عبادت اور عافیت حاصل ہو اور آخرت میں حسنہ یہ ہے کہ مغفرت اور جنت حاصل ہو۔

محال ذکر کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے بعض دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، حتیٰ کہ زمین سے لے کر آسمان دنیا تک جگہ بھر جاتی ہے، جب ذاکرین مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ کر جاتے ہیں، پھر اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اس کو ان سے زیادہ علم ہوتا ہے: ”تم کہاں سے آئے ہو؟“ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو سبحان اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ کہہ رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں

۸- بابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ

۶۷۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فَضُلًا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَنْ آيَنَ جَنَّتُمْ فَيَقُولُونَ جَنْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ لَكَ فِي الْأَرْضِ مُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونَنِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ أَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونََنِي قَالُوا مِنْ نَّارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَاجْرَأْتُهُمْ

نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے تھے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے استغفار کرتے تھے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے ان کو پناہ دے دی! آپ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے میرے رب! ان میں فلاں بندہ خطا کا ارتکاب کیا وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا! یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں کیا جاتا۔

۹- باب أَكْثَرُ دُعَاءِهِ ﷺ

قادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کون سی دعا زیادہ کرتے تھے؟ حضرت انس نے کہا: آپ اکثر یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی دے اور آخرت میں بھی اچھائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا! راوی نے کہا کہ حضرت انس جب دعا کا ارادہ کرتے تو یہ دعا کرتے اور جب وہ کسی اور دعا کا ارادہ کرتے تو اس میں یہ دعا شامل کر لیتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فَلَانُ عَبْدُ خَطَاءٍ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ. البخاری (۶۴۰۸)

۶۷۸۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ (وَهُوَ ابْنُ صَهْبٍ) قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ أَنْسَا أَى دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُوبُهَا النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوبُهَا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ وَكَانَ أَنْسَى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَابُهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَابُهَا فِيهِ. البوداد (۱۵۱۹)

۶۷۸۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۴۵)

ف: اس دعا کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جامع دعا ہے، دنیا اور آخرت کی خیر کو شامل ہے، دنیا کی خیر سے مراد عبادت، یسر، مخلوق سے استغناء اور ثناء جمیل ہے اور آخرت کی خیر سے مراد اللہ کی رضا، رسول اللہ ﷺ کا قرب اور شفاعت، جنت کا حصول اور اجر و ثواب میں زیادتی ہے۔

لا الہ الا اللہ سبحان اللہ کہنے اور دعا کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دن میں سو مرتبہ یہ پڑھا: ”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير“ اس شخص کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے لیے سونکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے سوا گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور یہ کلمات صبح سے شام تک اس کی شیطان سے حفاظت کا سبب ہوتے ہیں اور کوئی شخص اس سے زیادہ افضل عمل نہیں کر سکتا، ماسوا اس شخص کے جو ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اور جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ ”سبحان اللہ وبحمدہ“ پڑھا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام کے وقت ”سبحان اللہ وبحمدہ“ سو مرتبہ پڑھتا ہے، قیامت کے دن کوئی شخص اس سے زیادہ افضل عمل نہیں کر سکتا، ماسوا اس شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ ان کلمات کو پڑھا ہو۔

عمر بن میمون بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے دس بار یہ پڑھا: ”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير“ اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا اجر ملے گا، سلیمان نے اس حدیث کو ربیع بن خثیم

۱۰- بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالْتَسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ

۶۷۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكِتَبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتُ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. البخاری (۳۲۹۳-۶۴۰۳-۶۴۰۵) الترمذی (۳۴۶۸) ابن ماجہ (۳۷۹۸)

۶۷۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلَيْهِ.

ابوداؤد (۵۰۹۱) الترمذی (۳۴۶۹)

۶۷۸۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ (يَعْنِي الْعَقَدِيُّ) حَدَّثَنَا عُمَرُ (وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَايِدَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ

سے روایت کیا، شععی کہتے ہیں: میں نے ربیع سے پوچھا: تم نے اس حدیث کو کس سے سنا؟ انہوں نے کہا: عمرو بن میمون سے، پھر میں نے عمرو بن میمون سے پوچھا: آپ نے اس حدیث کو کس سے سنا؟ انہوں نے کہا: ابن ابی لیلیٰ سے، پھر میں نے ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: تم نے اس حدیث کو کس سے سنا؟ انہوں نے کہا: میں نے اس حدیث کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے اور میزان پر بھاری ہیں اور اللہ کو محبوب ہیں: ”سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے کچھ کلمات پڑھنے کی تعلیم دیجئے، آپ نے فرمایا: یہ کہو: ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا، سبحان اللہ رب العلمین، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم“۔ اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ کہو: ”اللہم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی“ راوی نے کہا: مجھے ”عافنی“ کا بھی خیال ہے لیکن مجھے یاد نہیں ہے

كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وَلَدِ اسْمَاعِيلَ وَقَالَ: سَلِيْمَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مَتَى سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ فَاتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مَتَى سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ فَاتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مَتَى سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. البخاری (۶۴۰۴) الترمذی (۳۵۵۳)

۶۷۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْجَلِّيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

البخاری (۶۴۰۶-۷۵۶۳-۶۶۸۲) الترمذی (۳۴۶۷) ابن

ماجہ (۳۸۰۶)

۶۷۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. الترمذی (۳۵۹۷)

۶۷۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَالْفُظُّ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلَّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا رَبِّي قَمَلِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسَى أَمَا

امام ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں اس راوی کا قول ذکر نہیں کیا۔

ابو مالک اشجعی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جو شخص اسلام قبول کرتا، رسول اللہ ﷺ اس کو ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے: ”اللہم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی“۔

ابو مالک اشجعی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ اس کو نماز کی تعلیم دیتے، پھر اس کو ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے: ”اللہم اغفر لی وارحمنی واهدنی واعدنی وارزقنی“۔

ابو مالک اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اس نے کہا: یا رسول اللہ! جب میں اپنے رب سے دعا کروں تو کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: کہو: ”اللہم اغفر لی وارحمنی واعدنی وارزقنی“۔ آپ نے انگوٹھے کے سوا تمام انگلیاں جمع کیں اور فرمایا: یہ کلمات تمہاری دنیا اور آخرت کے لیے جامع ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے: آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے؟ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے۔

تلاوت قرآن اور ذکر کے

لیے اجتماع کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی

عافیتی فانما اتواہم وما أدروی ولم یذکر ابن ابی شیبہ فی حدیثہ قول موسیٰ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۴۰)

۶۷۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ (يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ) حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔ ابن ماجہ (۳۸۴۵)

۶۷۹۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي۔ سابقہ حوالہ (۶۷۸۹)

۶۷۹۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعْ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ۔ سابقہ حوالہ (۶۷۸۹)

۶۷۹۲- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ مَجْلِسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ۔ الترمذی (۳۴۶۳)

۱۱- بَابُ فَضْلِ الْاجْتِمَاعِ عَلَى

تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ

۶۷۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى)

مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کی اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کر دے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کر دے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی کرے گا اور جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم کو طلب کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کچھ لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت اور اس کے درس کے لیے جمع بھی جمع ہوتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور جو فرشتے اللہ کے پاس ہیں اللہ تعالیٰ ان فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کے اعمال اس کو پیچھے کر دیں اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ حدیث بھی مثل سابق ہے البتہ اس کی ایک سند کے ساتھ تنگ دست پر آسانی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے نبی ﷺ کے متعلق یہ گواہی دی کہ آپ نے فرمایا: جو قوم بھی اللہ عز و جل کے ذکر کے لیے بیٹھتی ہے اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا اپنے فرشتوں میں ذکر کرتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. ابوداؤد (۴۹۴۶) ابن ماجہ (۲۲۵)

۶۷۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْثِلُ حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ.

الترمذی (۲۶۴۶-۲۹۴۵)

۶۷۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يَحْدُثُ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ. الترمذی (۳۳۷۸) ابن ماجہ (۳۷۹۱)

۶۷۹۶- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۶۷۹۵)

۶۷۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجَلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجَلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جَبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ.

الترمذی (۳۳۷۹) النسائی (۵۴۴۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ کا گزر مسجد کے حلقے میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے کہا: تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے مسجد میں بیٹھے ہیں، انہوں نے کہا: بہ خدا! کیا تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا! ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں، حضرت معاویہ نے کہا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو میں سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ نے فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں اور اللہ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر جو ہم پر احسان کیا ہے اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا: بخدا! تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: بہ خدا! ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، لیکن ابھی میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

استغفار کرنے کا استحباب اور بہ کثرت

استغفار کرنے کا بیان

حضرت اغر مزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (یہ صحابی ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دل پر کبھی (انوار کے غلبہ سے) ابر چھا جاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

نبی ﷺ کے صحابی حضرت اغر مزی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے توبہ کرو کیونکہ میں ایک دن میں سو

۱۲- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاسْتِغْفَارِ

وَالْاسْتِكْثَارِ مِنْهُ

۶۷۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ. ابوداؤد (۱۵۱۵)

۶۷۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْرَابِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَمَرَ قَالَ

بار اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا تو جس نے اس سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۳)
۶۸۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۳)

۶۸۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ (يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ) ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ (يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ) كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۵۱۱-۱۴۵۱۸-۱۴۵۷۰-۱۴۵۷۴)

جہاں شریعت نے ذکر بالجہر کی اجازت دی ہے اس کے سوا میں ذکر بالسر کرنے کا استحباب

۱۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے لوگ بلند آواز کے ساتھ اللہ اکبر کہنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ غائب کو، تم اس کو پکار رہے ہو جو سننے والا اور قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے، اس وقت میں آپ کے پیچھے یہ کہہ رہا تھا: لا حول ولا قوة الا باللہ۔ ”گناہوں سے پھرنا اور نیکی کی طاقت اللہ کے بغیر ممکن نہیں ہے“ آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمہاری جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر دلالت نہ کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: کہو: لا حول ولا قوة الا باللہ۔

۶۸۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا أَنْكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مَنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

البخاری (۲۹۹۲-۴۲۰۵-۶۳۸۴-۶۴۰۹-۶۶۱۰-۷۳۸۶)

ابوداؤد (۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸) الترمذی (۳۴۶۱) ابن ماجہ (۳۸۲۴)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۸۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۶۸۰۲)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گھائی پر چڑھ رہے تھے ایک شخص جب بھی کسی گھائی پر چڑھتا تو بلند آواز سے کہتا: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں: پھر نبی ﷺ نے فرمایا: تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ غائب کو، پھر کہا: اے ابو موسیٰ یا کہا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تم کو جنت کے خزانہ میں سے ایک کلمہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: وہ کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پھر اس کی مثل روایت ہے۔

۶۸۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَصِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ (يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالِ فَجَعَلَ رَجُلٌ كَلِمًا عَلَى ثَنِيَّةٍ نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا قَالِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. سابقہ حوالہ (۶۸۰۲)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے پھر اس کی مثل روایت ہے۔

۶۸۰۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۶۸۰۲)

۶۸۰۶- حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ. سابقہ حوالہ (۶۸۰۲)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے پھر اس حدیث کو بیان کیا اور اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری اونٹنی کی گردن سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور اس میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر نہیں ہے۔

۶۸۰۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَةٍ أَحَدِكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. سابقہ حوالہ (۶۸۰۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ پر دلالت نہ کروں؟ یا فرمایا: میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر دلالت نہ کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں آپ نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۶۸۰۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ شَمِيلٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ (وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ) حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ عَلَى كُنْزٍ مِّنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. سابقہ حوالہ (۶۸۰۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھ کو ایسی دعا سکھائیے جس کو میں نماز میں مانگا کروں، آپ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو (ترجمہ:) اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا ہے، قتیہ کی روایت میں ہے: بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشے گا، تو اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جس کو میں ہر نماز میں اور اپنے گھر میں مانگا کروں، پھر حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں ”ظلم کثیر“ کے الفاظ ہیں۔

فتنوں کے شر سے پناہ مانگنے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعائیں کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے دوزخ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور دولت کے فتنہ کے شر سے اور فقر کے فتنہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے قلب کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور میرے درمیان اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب میں دوری کی ہے، اے اللہ! میں سستی بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۶۸۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي وَحَدَّثَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ظُلْمًا كَثِيرًا.

بخاری (۸۳۴-۶۳۲۶) الترمذی (۳۵۳۱) النسائی (۱۳۰۱)

۱۴- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ وَغَيْرِهَا

۶۸۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ لَوَائِدِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّنِي قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. ابن ماجہ (۳۸۳۸)

۶۸۱۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَّعٌ عَنْ هِشَامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بخاری (۶۳۷۵-۶۳۷۷) ابن ماجہ (۳۸۳۸)

۱۵- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

وغيره

۶۸۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ
وَإِخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

البخاری (۲۸۲۳-۶۳۶۷-۶۳۷۱) ابوداؤد (۴۰) النسائی (۵۴۶۷)

۶۸۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كِلَاهُمَا عَنْ
التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنْ يَزِيدَ لَيْسَ
فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سابقہ حوالہ (۶۸۱۲)

۶۸۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
مُبَارَكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ.

سابقہ حوالہ (۶۸۱۲)

۶۸۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ
أَسَدٍ الْعَمَشِيُّ حَدَّثَنَا هُرُونُ الْأَعْوَرُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ
الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهِمْ لَوَاءِ
الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ
وَأَرَذِلُّ الْعُمُرَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

البخاری (۴۷۰۷)

۱۶- بَابُ فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ

وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ

۶۸۱۶- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّافِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ
دَرْكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جُهِدِ الْبَلَاءِ قَالَ

سستی اور عاجز ہونے سے پناہ

مانگنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں عاجز ہونے
سستی، بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور
میں قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری
پناہ میں آتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل
روایت کی ہے، البتہ اس روایت میں زندگی اور موت کی
آزمائشوں کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے کئی اشیاء سے پناہ مانگی جن میں بخل کا ذکر بھی
ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
یہ دعائیں کرتے تھے: اے اللہ! میں بخل، سستی، ارذل عمر،
عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا
ہوں۔

بری تقدیر اور بد بختی سے پناہ

مانگنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی
ﷺ بری تقدیر سے، بد بختی کے پانے سے، دشمنوں کی خوشی سے
اور سخت آزمائش سے پناہ مانگتے تھے۔

عَمُرُو فَيُحَدِّثُهُ قَالَ سُفْيَانُ أَشْكُ إِنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً
مِنْهَا. البخاری (۶۳۴۷-۶۶۱۶) النسائی (۵۵۰۶-۵۵۰۷)

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص کسی منزل
پر پہنچ کر یہ دعا کرے تو جب تک وہ اس جگہ سے روانہ نہیں ہوگا
اس کو کوئی چیز ضرر نہیں دے گی“ میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ کے
کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

۶۸۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ
أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السَّلَمِيَّةِ
تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ
قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ
شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ.

الترمذی (۳۴۳۷) ابن ماجہ (۳۵۴۷)

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں
نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے
کوئی شخص کسی منزل پر پہنچ کر یہ کلمات کہے: ”میں ہر مخلوق کے
شر سے اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں“ تو جب تک وہ
اس جگہ سے روانہ نہ ہو اس کو کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔

۶۸۱۸- وَحَدَّثَنَا هُرُودٌ بْنُ مَعْرُوفٍ وَابْنُ الطَّاهِرِ
كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ رُودٌ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو (وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ) أَنَّ
يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ
يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السَّلَمِيَّةِ أَنَّهَا
سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا
فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا
يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:
یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھ کو بچھونے کاٹ لیا، آپ نے فرمایا:
اگر تم شام کے وقت یہ کہہ دیجئے: ”میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ
کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں“ تو تم کو یہ بچھو ضرر نہ دیتا۔

فَقَالَ يَعْقُوبُ وَ قَالَ الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرِبٍ لَدَغْتَنِي
الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ. سابقہ حوالہ (۶۸۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
شخص نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو بچھونے کاٹ لیا، اس کے بعد
مثل سابق ہے۔

۶۸۱۹- وَحَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي
الَلَيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوبَ أَنَّهُ
ذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى عَطْفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَدَغْتَنِي عَقْرِبٌ
بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۸۸۷)

۱۷- بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے کے وقت کی دعا

۶۸۲۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَالْفُطَيْطِيُّ لِعُثْمَانَ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِی الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَإِنَّ مَتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مَتَّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لَا سَتَدُ كَرِهْنَنَ فَقُلْتُ أَمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ أَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. البخاری (۲۴۷-۶۳۱۱) ابوداؤد (۵۰۴۶-۵۰۴۷-۵۰۴۸) الترمذی (۳۳۹۴-۳۵۷۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنی خواب گاہ میں جانے لگو تو وضو کرو جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ، پھر یہ دعا کرو: اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا اور اپنی پشت تیری پناہ میں دے دی، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تیرا خوف کھاتے ہوئے، تیرے علاوہ تجھ سے بچنے کے لیے کوئی پناہ کی جگہ ہے نہ نجات کی جگہ، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور اس نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا، یہ دعا تمہارا آخری کلام ہونا چاہیے، اگر تم اسی رات فوت ہو جاؤ تو تم فطرت پر مرو گے، حضرت براء کہتے ہیں: میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لیے دہرایا تو میں نے ”امنت برسولک الذی ارسلت“ کہا: آپ نے فرمایا: ”امنت بنبیک الذی ارسلت“ کہو۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا میں جو کلمات منقول ہوں ان کو تبدیل کرنا صحیح نہیں ہے اور یہ کہ سونے سے پہلے وضو کرنا دائیں کروٹ لیٹنا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

حضرت براء بن عازب نے اس حدیث کو روایت کیا، اس روایت میں یہ اضافہ ہے: اگر تم صبح کو اٹھو گے تو خیر حاصل ہوگی۔

۶۸۲۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ (يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ) قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا أَتَمَّ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ ثَبُؤًا. سابقہ حوالہ (۶۸۲۰)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب تم رات کو اپنی خواب گاہ میں جاؤ تو یہ دعا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اور اپنی پشت تیری پناہ میں دے دی اور تیری طرف رغبت اور تیرے خوف سے اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، تیرے علاوہ تجھ سے بچنے کے لیے کوئی پناہ کی جگہ ہے نہ نجات کی، میں تیری اس کتاب پر

۶۸۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَنَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهَرِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً

ایمان لایا جس کو تو نے نازل کیا اور تیرے اس رسول پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا، سو اگر وہ شخص مر گیا تو فطرت پر مرے گا، ابن بشار نے اپنی روایت میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

من اللیل. سابقہ حوالہ (۶۸۲۰)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں شخص! جب تم اپنے بستر پر جاؤ، اس کے بعد حسب سابق ہے، البتہ اس روایت میں ہے: اور میں اس نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا، اگر تم اس رات کو فوت ہو گئے تو فطرت پر فوت ہو گے اور اگر تم صبح کو اٹھو گے تو خیر پاؤ گے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا، پھر اس کی مثل روایت ہے، اگر تم صبح کو اٹھو گے تو خیر پاؤ گے، اس روایت میں یہ جملہ نہیں ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب خواب گاہ میں جاتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! میں تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام سے وفات پاؤں گا اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: اللہ کی حمد ہے جس نے ہم کو وفات دینے کے بعد زندہ کر دیا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کرے: اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اس کو فوت کرے گا، موت اور زندگی تیرے ہی لیے ہے، اگر تو اس جان کو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت کر اور اگر تو اس کو فوت کرے تو اس کی مغفرت کر، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث حضرت عمر سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر سے بہتر شخص سے سنی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

وَرَهْبَةُ إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ. سابقہ حوالہ (۶۸۲۰)

۶۸۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَرَو بْنِ مَرْثَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبَنِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا. البخاری (۷۴۸۸)

۶۸۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا. البخاری (۶۳۱۳)

۶۸۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا آمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۹۲۵)

۶۸۲۶- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ وَابُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُندَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَهَا فَاعْفُ رُفْهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ. مسلم، تحفة الاشراف (۷۱۲۱)

سہیل کہتے ہیں کہ ابو صالح ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو بستر پر دائیں کروٹ لیٹے، پھر دعا کرے: اے آسمانوں کے رب! اے زمین کے رب! عرش عظیم کے رب! اے ہمارے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کے چیرنے والے! تورات، انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے، اے اللہ! تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے، اے اللہ! تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے، تو باطن ہے تجھ سے دور کوئی چیز نہیں ہے، ہم سے قرض کو دور کر دے اور ہم کو فقر سے مستغنی کر دے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ جب ہم سونے کے لیے جائیں تو یہ دعا کریں، اس کے بعد مثل سابق ہے اور فرمایا: میں ہر اس جانور کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو تو نے پیشانی سے پکڑا ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے خادم مانگا، آپ نے فرمایا: تم کہو: اے اللہ! سات آسمانوں کے رب۔ پھر سہیل سے اپنے والد سے روایت کی مثل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو تہبند کے اندرونی حصہ کو بستر پر جھاڑے اور بسم اللہ پڑھے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد بستر پر کون (جانور) آیا تھا اور جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو دائیں کروٹ لیٹے اور یہ

۶۸۲۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَتَّضِجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالتَّوَيَّ وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَآغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرَوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۵۹۹)

۶۸۲۸- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (بِعْنَى الطَّحَّانِ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذْنَا مَضْجَعَنَا أَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا. ابوداؤد (۵۰۵۱) الترمذی (۳۴۰۰)

۶۸۲۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ آتَتْ فَاطِمَةَ النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ.

الترمذی (۳۴۸۱) ابن ماجہ (۳۸۳۱)

۶۸۳۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَاخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيَسَمِّ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ

دعا کرے: اے اللہ! میرے رب! تو پاک ہے، میں تیرے نام کے ساتھ کروٹ لیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ اٹھوں گا، اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کو بخش دینا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں ہے: یہ دعا کرے: اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے کروٹ لی، اگر تو میری جان کو زندہ رکھے تو اس پر رحم فرما۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر جاتے تو یہ دعا کرتے: اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہم کو کافی ہوا اور ہم کو ٹھکانا دیا کیونکہ کتنے لوگوں کا کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانے دینے والا۔

جو کام کیے اور جو نہیں کیے ان سے پناہ مانگنے کا بیان

فروہ بن نوفل اشجعی کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے کیا دعائیں کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے کہا: آپ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں نے جو کام کیے ہیں ان کے شر سے اور جو کام میں نے نہیں کیے ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

فروہ بن نوفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیا دعا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے کہا: آپ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں نے جو کام کیے ہیں ان کے شر سے اور جو کام میں نے نہیں کیے ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، ایک سند کے ساتھ ”ومن شر ما لم اعمل“ کے الفاظ مروی ہیں۔

بَعْدَهُ عَلَى فَرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَاعْفُ رُفْعَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

بخاری (۶۳۲۰) ابوداؤد (۵۰۵۰)

۶۸۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لَيْقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا.

سابقہ حوالہ (۶۸۳۰)

۶۸۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فَرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا فَاكُم مِّمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَوَّى. ابوداؤد (۵۰۵۳) الترمذی (۳۳۹۶)

۱۸- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ

۶۸۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرُوةَ بْنِ نُوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللَّهُ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ. ابوداؤد (۱۵۵۰) النسائی (۱۳۰۶-۵۵۴۰-۵۵۴۱) ابن ماجہ (۳۸۳۹)

۶۸۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرُوةَ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ. سابقہ حوالہ (۶۸۳۳)

۶۸۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ

جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ. سابقہ حوالہ (۶۸۳۳)

۶۸۳۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ بَنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ. سابقہ حوالہ (۶۸۳۳)

۶۸۳۷- حَدَّثَنِي حَبَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُصَلِّينِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَيُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ.

بخاری (۷۳۸۳)

۶۸۳۸- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَاسْتَحَرَّ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَايَةِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَفْضَلِ عَلَيْنَا عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ.

ابوداؤد (۵۰۸۶)

۶۸۳۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطِيئِي وَعَمْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمَقْدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں فرماتے تھے: اے اللہ! میں نے جو کام کیے ہیں ان کے شر سے اور جو کام میں نے نہیں کیے ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں نے تیری اطاعت کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے جنگ کی، اے اللہ! میں تیرے گمراہ کرنے سے تیری عزت کی پناہ میں آتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تو ہی زندہ ہے جس کو موت نہیں آئے گی اور سب جن اور انس مرجائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی سفر میں صبح اٹھتے تو یہ دعا فرماتے: سننے والے نے اللہ کی حمد کو اور اس کی ہم پر آزمائش کے حسن کو سن لیا، اے اللہ! ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما، درآں حالیکہ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگنے والے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میری خطا، میری نادانی، میرے معاملہ میں میری زیادتی کو اور جن کاموں کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے ان کو معاف فرما دے، اے اللہ! جو کام میں نے سنجیدگی سے کیے اور جو مذاق سے کیے، جو خطا کیے اور جو قصداً کیے اور ہر وہ کام جو میرے نزدیک گناہ ہیں معاف فرما، اے اللہ! ان کاموں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے اور جو میں نے بعد میں کیے اور جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں

شَيْءٍ قَدِيرٌ. البخاری (۶۳۹۸-۶۳۹۸-۶۳۹۹)

نے ظاہر کیے اور جن کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے تو مقدم کرنے والا ہے اور تو مؤخر کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

ف: یہ دعا تعلیم امت کے لیے ہے یا آپ نے تواضعاً یہ دعا کی یا آپ نے تبلیغی مصلحت سے جو خلاف اولیٰ کام کیے ان کی معافی چاہی اور امور طبعیہ اور امور مباحہ میں شغل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ میں جو فرق آیا اپنے رفیع مقام کے اعتبار سے آپ نے ان کو ذنب قرار دیا اور ان پر معافی چاہی ورنہ نبی ﷺ معصوم ہیں اور آپ سے کسی قسم کا کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۶۸۴۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۶۸۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے جو میرے معاملہ کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری روزی ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنادے اور میری وفات کو ہر شر سے میری راحت بنادے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں عفت کا لفظ ہے۔

۶۸۴۱- حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطْنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَيْعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۸۵۷)

۶۸۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقْيَ وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.

الترمذی (۳۴۸۹) ابن ماجہ (۳۸۳۲)

۶۸۴۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ فِي رَوَايَتِهِ وَالْعَفَّةَ

سابقہ حوالہ (۶۸۴۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم سے اسی طرح کہتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا آپ فرماتے تھے: اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخلی، بڑھاپے (ارذل عمر) اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اس کو پاکیزہ کر تو

۶۸۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ ابْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ

سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو اسی کا ولی اور مولیٰ ہے، اے اللہ! جو علم نفع نہ دے، جو دل ڈرتا نہ ہو، جو نفس سیر نہ ہو اور جو دعا قبول نہ ہو میں اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيِّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. الترمذی (۵۴۷۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شام کے وقت یہ دعا کرتے تھے: ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی، اللہ کے لیے حمد ہے، اللہ وحدہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، اللہ کا کوئی شریک نہیں، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ ہی کے لیے ملک ہے، اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور اس رات کے شر سے اور اس رات کے بعد کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں سستی سے، اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

۶۸۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ التَّخَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَآمَسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اسْئَلْكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

ابوداؤد (۵۰۷۱) الترمذی (۳۳۹۰)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ شام کے وقت یہ دعا کرتے: ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ وحدہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، راوی کہتے ہیں: اور میرا خیال ہے کہ آپ نے ان کلمات میں یہ بھی فرمایا: اللہ کے لیے ہی ملک ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے رب! میں تجھ سے اس رات کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے بعد کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے بعد کے شر سے اور اس رات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں سستی سے اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جب صبح ہوتی تو

۶۸۴۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَآمَسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اسْئَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكْ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ. سابقہ حوالہ (۶۸۴۵)

آپ صبح بھی یہ دعا کرتے: ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شام کے وقت یہ دعا کرتے تھے: ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ وحدہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اللہ کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی خیر کا اور جو کچھ اس رات میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور جو کچھ اس رات میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، بڑھاپے کی خرابی، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، ایک روایت میں ہے: آپ نے فرمایا: اللہ وحدہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اللہ وحدہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، جس نے اپنے لشکر کو غلبہ عطا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا لشکروں کو مغلوب کیا ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا کرو: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھا رکھ اور ہدایت کے وقت تمہیں راستہ کی ہدایت اور سیدھا کرنے کی دعا کے وقت تیرے سیدھے ہونے کو یاد کرو۔

اسی سند کے ساتھ ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور راستی کا سوال کرتا ہوں۔

۶۸۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَزَادَنِي فِيهِ زَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. سابقہ حوالہ (۶۸۴۵)

۶۸۴۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ. البخاری (۴۱۱۴)

۶۸۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّهْمِ. ابوداؤد (۴۲۲۵) الترمذی (۵۲۲۷-۵۳۹۱)

۶۸۵۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ (يَعْنِي ابْنَ أَدْرِيسَ) أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۶۸۴۹)

سوتے وقت اور علی الصباح
تسبیح کرنے کا بیان

۱۹- بَابُ التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

۶۸۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّذِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزَنْتُ بِمَا قُلْتُ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَ رِضَا نَفْسِهِ وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

الترمذی (۳۵۵۵) النسائی (۱۳۵۱) ابن ماجہ (۳۸۰۸)

۶۸۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ اسْحَقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَشْدِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَهَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. سابقہ حوالہ (۶۸۵۱)

۶۸۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ أَنَّ فَاطِمَةَ اسْتَكْتَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبِيٌّ فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةَ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ مَكَانُكُمْمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمْمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْمَا مِنْ خَادِمٍ. البخاری (۳۱۱۳-۳۷۰۵)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح کو ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں آپ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو؟ حضرت جویریہ نے عرض کیا: جی! نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا، اللہ کی حمد اور تسبیح ہے اس کی مخلوق کے عدد اس کی رضا اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، پھر حسب سابق روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے: اللہ کی تسبیح مخلوق کے عدد کے برابر اللہ کی تسبیح اللہ کی رضا کے برابر اللہ کی تسبیح اس کے عرش کے وزن کے برابر اللہ کی تسبیح اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چکی پینے کی وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے تھے نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی (یعنی غلام) تھے، حضرت فاطمہ حضور سے ملنے گئیں، لیکن حضور سے ملاقات نہیں ہوئی، حضرت عائشہ سے ملاقات ہوئی، حضرت فاطمہ نے ان کو اپنے حال کی خبر دی، جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے حضور سے حضرت فاطمہ کے آنے کا ذکر کیا (حضرت فاطمہ فرماتی ہیں:) پھر جب ہم بستر میں لیٹے ہوئے تھے اس وقت ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف لائے، ہم اٹھنے لگے تو اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو، پھر آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے، حتیٰ کہ میں نے اپنے سینے کے پاس نبی ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی آپ نے فرمایا: تم نے جو مجھ

(۵۰۶۲) ابو داؤد (۶۳۱۸-۵۳۶۲-۵۳۶۱)

سے سوال کیا ہے کیا میں تم کو اس سے اچھی چیز کی خبر نہ دوں؟
جب تم دونوں اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر کہو اور
تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار الحمد للہ کہو تو یہ تمہارے
لیے خادم سے بہتر ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کیں۔

۶۸۵۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ.

سابقہ حوالہ (۶۸۵۳)

۶۸۵۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبِيدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْحُو حَدِيثَ
الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيُّ مَا
تَرَكَهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَقِينَ
قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صَقِينَ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَقِينَ. البخاری (۵۳۶۲)

۶۸۵۶- حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
(يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) حَدَّثَنَا رَوْحٌ (وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ) عَنْ سُهَيْلٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أُمَّ النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ
خَادِمًا وَشَكَّتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا الْفَيْيْهِ عِنْدَنَا قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ
عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ
تُحَمِّدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ
تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۴۷)

۶۸۵۶ م- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا
حَبَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۶۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل
روایت کی اس روایت میں یہ اضافہ ہے: حضرت علی نے فرمایا:
جب سے میں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو سنا ہے اس کا
پڑھنا ترک نہیں کیا، کہا گیا کہ صفین کی رات کو بھی ترک نہیں
کیا؟ آپ نے فرمایا: صفین کی رات کو بھی ترک نہیں کیا، ایک
روایت میں ہے: ابو لیلیٰ نے کہا: میں نے حضرت علی سے کہا:
صفین کی رات کو بھی نہیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت
فاطمہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ سے کام کی شکایت کی
اور خادم کا سوال کیا، آپ نے فرمایا: تم کو ہمارے پاس خادم تو
نہیں ملے گا، کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر
ہے؟ تم جب بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار
الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

ف: بیوی پر گھر کا کام کاج کرنا اور کھانا پکانا لازم نہیں ہے، البتہ شوہر سے تعاون کرنا مستحب ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر میں چکی سے آٹا بیستی تھیں، جس سے آپ کے ہاتھوں پر نشان پڑ جاتے تھے، روٹی پکاتی تھیں جس سے چہرہ متغیر ہو جاتا تھا، گھر کی صفائی کرتی تھیں جس سے آپ کے بال گرد سے اٹ جاتے تھے، اس لیے خواتین کو حضرت فاطمہ اور ازواج مطہرات امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی پیروی کرنی چاہیے۔

مرغ کی بانگ کے وقت دعا کا استحباب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

مصیبت کے وقت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کرب کے وقت یہ دعا کرتے تھے: اللہ عظیم، حلیم کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، عرش عظیم کے رب کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے اور کرب کے وقت فرماتے تھے، پھر حسب سابق کلمات ذکر کیے، البتہ قتادہ نے کہا: آسمانوں اور زمین کے رب۔

۲۰- بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ

صِيَا حِ الدِّيَكِ

۶۸۵۷- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَا حِ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا.

البخاری (۳۳۰۳) ابوداؤد (۵۱۰۲) الترمذی (۳۴۵۹)

۲۱- بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ

۶۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نِسَى اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

البخاری (۳۴۵) ۶۳۴۶- ۷۴۲۶- ۷۴۳۱) الترمذی

(۳۴۳۵) ابن ماجہ (۳۸۸۳)

۶۸۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَتَمُّ.

سابقہ حوالہ (۶۸۵۸)

۶۸۶۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ ابْنَ الْعَالِيَةِ الرَّيَّاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ وَيَقُولُ لَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. سابقہ حوالہ (۶۸۵۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کو کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو آپ فرماتے، اس کے بعد حسب سابق کلمات ہیں، اس روایت میں یہ کلمات زائد ہیں: اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں جو عرش کریم کا رب ہے۔

۶۸۶۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

سابقہ حوالہ (۶۸۵۸)

سبحان اللہ و بحمدہ کی فضیلت

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں یا اپنے فرشتوں کے لیے منتخب فرمایا ہے: ”سبحان اللہ و بحمدہ“۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے بتلائیے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام یہ ہے: ”سبحان اللہ و بحمدہ“۔

۲۲- بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

۶۸۶۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُسْرِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ أَىَّ الْكَلَامِ أَفْضَلَ قَالَ مَا اصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ. الرزى (۳۵۹۳)

۶۸۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

سابقہ حوالہ (۶۸۶۲)

مسلمانوں کے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے آقا نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے

۲۳- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۶۸۶۴- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْوَكِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرْبُزٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلِ. ابوداؤد (۱۵۳۴)

۶۸۶۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هُرُونَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ

سنا ہے کہ جس شخص نے اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کی تو جو فرشتہ اس کے ساتھ مقرر ہے وہ کہتا ہے: آمین اور تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔

عَبْدُ بْنُ كَرِيْزٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِيْ سَيِّدِيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ دَعَا لِأَخِيْهِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ أَمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ.

سابقہ حوالہ (۶۸۶۴)

صفوان بن عبد اللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ میں شام میں حضرت ابو درداء کے گھر گیا وہ نہیں ملے حضرت ام درداء تھیں انہوں نے کہا: کیا تم اس سال حج کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: جی! انہوں نے کہا: ہمارے لیے خیر کی دعا کرنا، کیونکہ نبی ﷺ فرماتے تھے: مسلمان کا اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا مستجاب ہوتا ہے اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے: تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو وہ کہتے ہیں: میں بازار گیا تو میری حضرت ابو درداء سے ملاقات ہوئی انہوں نے بھی نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی مجھے دعا کے لیے کہا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۸۶۶- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ) وَكَانَتْ تَحْتَهُ أُمُّ الْمَكْدُودَاءِ قَالَتْ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتَرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعِ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلُّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ أَمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذَلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ابن ماجہ (۲۸۹۵)

۶۸۶۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ.

سابقہ حوالہ (۶۸۶۶)

کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا استحباب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات سے راضی ہوتا ہے کہ بندہ کھانا کھا کر اس کا شکر ادا کرے یا پانی پی کر اس کا شکر ادا کرے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۲۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ

۶۸۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا.

وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

الترمذی (۱۸۱۶)

۲۵- بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَالَمَ يُعَجَّلْ

۶۸۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمَ يُعَجَّلْ فَيَقُولَ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجِبْ لِي.

البخاری (۶۳۴۰) ابوداؤد (۱۴۸۴) الترمذی (۳۳۸۷) ابن

ماجہ (۳۳۸۷)

۶۸۷۰- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ لَيْثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثَنِي عَفِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَاءِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمَ يُعَجَّلْ فَيَقُولَ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجِبْ لِي.

سابقہ حوالہ (۶۸۶۹)

۶۸۷۱- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ (وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ) عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمَ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَجِمَ مَالَمَ يَسْتَعِجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَاسْتَعْجَلَ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجِبْ لِي فَلْيَسْتَحْسِرْ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ. مسلم تحفة الاشراف (۱۳۵۴۸)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۰۰۰- كِتَابُ الرِّقَاقِ

۲۶- بَابُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

۶۸۷۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيِّ

جب تک قبولت کی جلدی نہ کرے دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے وہ یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کوئی شخص جلدی نہ کرے یہ نہ کہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تک کوئی بندہ گناہ کی یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اور قبولیت کی جلدی نہ کرے اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جلدی کا کیا معنی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کہے: میں نے دعا کی اور میں نے دعا کی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی، پھر وہ ناامید ہو کر دعا کرنا ترک کر دے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

دل کو نرم کرنے والی باتیں

اہل جنت اکثر فقراء ہوں گے اور اہل دوزخ اکثر عورتیں ہوں گی

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو

جنت میں داخل ہونے والے عموماً مساکین تھے اور مالداروں کو جنت میں داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا البتہ دوزخیوں کو دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دے دیا گیا تھا اور جب میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دوزخ میں داخل ہونے والی عموماً عورتیں تھیں۔

ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مُحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ. البخاری (۵۱۹۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے جنت میں زیادہ تر فقراء کو دیکھا اور دوزخ پر مطلع ہوا تو میں نے دوزخ میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا۔
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۶۸۷۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إسماعيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ أَظْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ. البخاری (۶۴۴۹) الترمذی (۲۶۰۲)

۶۸۷۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۶۸۷۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نار پر مطلع ہوئے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

۶۸۷۵- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَظْلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ. سابقہ حوالہ (۶۸۷۳)

۶۸۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍوَةَ سَمِعَ أَبَا رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۶۸۷۳)

۶۸۷۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْوَاهُمَا فَقَالَتِ الْأُخْرَى جِئْتُ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةٍ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عَمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءَ.

۶۸۷۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنَى

ابو التياح بیان کرتے ہیں کہ مطرف بن عبد اللہ کی دو بیویاں تھیں وہ ایک بیوی کے پاس سے آئے تو دوسری نے کہا: تم فلانیہ کے پاس سے آئے ہو انہوں نے کہا: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے آیا ہوں اور انہوں نے ہم کو یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

مطرف بیان کرتے ہیں کہ ان کی دو بیویاں تھیں جس طرح معاذ کی حدیث میں ہے۔

حَدِيثُ مُعَاذٍ. مُسْلِمٌ تَحْفَظُهُ الْأَشْرَافُ (۱۰۸۵۴)

۶۸۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ. ابوداؤد (۱۵۴۵)

۶۸۸۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ التَّهْدِيّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

البخاری (۵۰۹۶) الترمذی (۲۷۸۰) ابن ماجہ (۳۹۹۸)
۶۸۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنْ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بَنِي عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. سابقہ حوالہ (۶۸۸۰)

۶۸۸۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۶۸۸۰)

۶۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنِي وَبَيْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا تھی: اے اللہ! میں تیرے نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ مضر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بعد لوگوں میں مردوں پر عورتوں سے زیادہ مضر فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر وہ دیکھے گا کہ تم اس میں کس طرح عمل کرتے ہو سو تم دنیا سے اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنو اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں تھا اور ابن بشار کی حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ دیکھے گا تم کس طرح عمل کرتے ہو۔

النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۴۵)

ف: ان احادیث کا منشاء یہ ہے کہ امراء اپنے معاصی کی وجہ سے رکے رہیں گے اور فقراء کے پانچ سو سال بعد ان سے حساب لیا جائے گا، ان احادیث میں فقراء اور ضعفاء کی فضیلت ہے اور عورتوں کے بہ کثرت دوزخ میں جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ عموماً نماز نہیں پڑھتیں، شوہر کے حقوق ادا نہیں کرتیں، اس کی تعظیم و تکریم اور شکر بجا نہیں لاتیں اور ستر اور حجاب کے احکام کی اکثر مخالفت کرتی ہیں۔

۲۷- بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ وَ

التَّوَسُّلُ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ

۶۸۸۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ حَدَّثَنِي

أَنَسُ (يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ أَبَا ضَمْرَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَتَمَشُّونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَّأُوا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَضَتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَنْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَنْظَرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَأَذْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَأُمْرَاتِي وَلِي صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ أَرْغَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَتِي فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ أَتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَبِحَنْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُرْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصَّبِيَّةَ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاعُونَ عِنْدَ قَدَمَتِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ ذَائِبِي وَذَابَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَأَوَّأُوا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عِمٌّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْتَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَوَعَدْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَبِحَنْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی جا رہے تھے کہ ان کو بارش نے آلیا، تو انہوں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی، اتنے میں غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان آگری اور یہ لوگ بند ہو گئے، پھر انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم لوگوں نے جو اللہ کے لیے نیک اعمال کیے ہیں ان پر غور کرو اور ان اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو شاید اللہ تعالیٰ تم سے یہ مصیبت دور کر دے، سو ان میں سے ایک نے یہ دعا کی: اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے، میری بیوی تھی اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں بکریاں چراتا تھا، جب میں واپس آتا تو دودھ دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا، ایک دن درختوں نے مجھے دور پہنچا دیا اور میں رات سے پہلے نہ لوٹ سکا، جب میں آیا تو ماں باپ سو چکے تھے، میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور ایک برتن میں دودھ ڈال کر ماں باپ کے سر ہانے کھرا ہو گیا، میں ان کو نیند سے بیدار کرنا ناپسند کرتا تھا اور ان سے پہلے بچوں کو دودھ پلانا بھی ناپسند کرتا تھا، حالانکہ بچے میرے قدموں میں چیخ رہے تھے، فجر طلوع ہونے تک میرا اور میرے والدین کا یونہی معاملہ رہا، اے اللہ! یقیناً تجھے علم ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا، تو ہمارے لیے کچھ کشادگی کر دے اور ہم اس غار سے آسمان کو دیکھ لیں، سو اللہ تعالیٰ نے کچھ کشادگی کر دی اور انہوں نے اس غار سے آسمان کو دیکھ لیا، پھر دوسرے آدمی نے دعا کی: اے

اللہ! میری ایک عم زاد تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جیسا کہ مردوں کو عورتوں سے لگاؤ ہوتا ہے، میں نے اس سے مقاربت کی درخواست کی، اس نے انکار کیا اور کہا: پہلے سودینار لاؤ، میں نے بہت مشقت کر کے سودینار جمع کیے، میں اس کے پاس وہ دینار لے کر گیا، جب میں اس کے ساتھ جنسی عمل کرنے کے لیے بیٹھا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور ناجائز طریقہ سے مہر نہ توڑ، سو میں اسی وقت اس سے الگ ہو گیا، اے اللہ! تجھے یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ فعل تیری رضا مندی کے لیے کیا تھا، پس تو ہمارے لیے اس غار کو کچھ کھول دے، تو اللہ نے غار کو (مزید) کھول دیا اور تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک شخص کو ایک فرق (ایک پیانہ آٹھ کلوگرام) چاولوں کی اجرت پر رکھا تھا، جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو اس نے کہا: مجھے میری اجرت دو، میں نے اس کو مقررہ اجرت دے دی، اس نے اس سے اعراض کیا، میں ان چاولوں کی کاشت کرتا رہا، حتیٰ کہ میں نے اس (آمدنی) سے نیل اور چرواہے جمع کر لیے، پھر ایک دن وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈرو اور میرا حق نہ مارو، میں نے کہا: یہ نیل اور چرواہے لے جاؤ اور اپنا حق لے لو، اس نے کہا: اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو، میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا، یہ نیل اور چرواہے لے لو وہ ان کو لے کر چلا گیا، تجھ کو یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا، تو اب تو غار کا باقی ماندہ منہ بھی کھول دے، سو اللہ نے غار کا باقی ماندہ منہ بھی کھول دیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی چار سندیں بیان کیں، موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ غار سے نکل کر چل دیے اور صالح کی روایت میں ”یتماشون“ کا لفظ ہے اور عبید کی روایت میں ”خروجوا“ کا لفظ ہے۔

بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا يَفْرِقُ أَرْضَ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرِغْتُ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرِعَاءَ هَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلُمْنِي حَقِّي قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى بَيْتِكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخَذَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئِي بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خَذْ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرِعَاءَ هَا فَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ مَا بَقِيَ.

بخاری (۲۲۱۵-۲۳۳۳)

۶۸۸۵- وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَ رَقِةُ بْنُ مَسْقَلَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ)

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي صُمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ وَخَرَجُوا يَمْشُونَ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَشُّونَ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا. البخاری (۳۴۶۵)

۶۸۸۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوَاهُمُ الْمَيِّتُ إِلَى غَارٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَلَلَّهُمْ كَانُوا لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَاْمْتَنَعْتُ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَ نَبِيُّ فَأَعْطَيْتُهَا عَشْرَيْنِ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ. البخاری (۲۲۷۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۹- کتاب التوبة

۱- بَابُ فِي الْحَضِّ عَلَى

التَّوْبَةِ وَالْفَرَجِ بِهَا

۶۸۸۷- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهُ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدٍ كُمْ يَجِدُ صَالَتَهُ بِالْفَلَاقَةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبِيرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں تین شخص روا نہ ہوئے، حتیٰ کہ انہوں نے رات کو ایک غار میں پناہ لی، اس کے بعد حسب سابق ہے، البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے اللہ! میرے دو بوڑھے ماں باپ تھے، میں رات کو ان سے پہلے اپنے بال بچوں کو دودھ نہیں پلاتا تھا، اور دوسرے نے کہا: اس لڑکی نے انکار کیا حتیٰ کہ ایک سال وہ قحط میں مبتلا ہوئی، پھر وہ میرے پاس آئی تو میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیے اور تیسرے شخص نے کہا: میں نے اس کو اس کی مزدوری کا پھل دیا حتیٰ کہ مال میں بہت اضافہ ہو گیا اور وہ مال موجیں مارنے لگا، پھر وہ غار سے نکل کر روانہ ہو گئے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

توبہ کا بیان

توبہ کی ترغیب دینے اور توبہ کرنے

پر خوش ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جہاں وہ ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور بہ خدا! اللہ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کی جنگل میں گم شدہ سواری مل جائے اور جو شخص بہ قدر ایک بالشت میرا قرب حاصل کرتا ہے میں بہ قدر ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں

اور جو بہ قدر ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں بہ قدر چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک شخص کے توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کی گم شدہ سواری مل جائے۔

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی۔

حارث بن سويد کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لیے گیا، انہوں نے مجھ کو دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ مومن کی توبہ پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ ایک شخص کسی ہلاکت خیز سنان جنگل میں اپنی سواری پر جائے جس پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں ہوں وہ سو جائے اور جب وہ بیدار ہو تو سواری گھیس جا چکی ہو وہ اس سواری کی تلاش کرتا رہے حتیٰ کہ اس کو سخت پیاس لگ جائے پھر وہ کہے: میں واپس اسی جگہ جاتا ہوں جہاں پر میں پہلے تھا، میں وہاں سو جاؤں گا حتیٰ کہ مر جاؤں گا، وہ کلائی پر اپنا سر رکھ کر لیٹ جاتا ہے تاکہ مر جائے، پھر وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کے پاس اس کی سواری ہوتی ہے اور اس پر اس کی خوراک اور کھانے اور پینے کی چیزیں رکھی ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کو بندہ مومن کی توبہ کرنے پر اس شخص کی سواری اور زادراہ (کے ملنے) سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔ اس روایت میں ہے کہ ایک شخص جنگل کی زمین میں تھا۔

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۳۲۰)

۶۸۸۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيَّ) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا. الترمذی (۳۵۳۸)

۶۸۸۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۷۷۴)

۶۸۹۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَعُوذُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَذْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَنَامَ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ.

بخاری (۶۳۰۸) الترمذی (۲۴۹۷-۲۴۹۸)

۶۸۹۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ.

سابقہ حوالہ (۶۸۹۰)

۶۸۹۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَللَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. سابقہ حوالہ (۶۸۹۰)

۶۸۹۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ قَالَ خَطَبَ التُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَذَرَ كَتَمَهُ الْقَائِلَةَ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحُتْ شَجَرَةٍ فَعَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَأَنْسَلَ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعَى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَاقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلَهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلَى حَالِهِ قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ التُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۶۳۰)

حارث بن سويد کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ کو دو حدیثیں بیان کیں، ایک حدیث رسول اللہ ﷺ کی طرف سے روایت کی اور دوسری حدیث انہوں نے از خود بیان کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اس کے بعد جریر کی روایت کی طرح ہے۔

سماک کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں کہا: اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس نے اپنی خوراک اور مشک کو اونٹ پر لادنا، پھر کسی جنگل کی زمین میں سفر کے لیے روانہ ہوا، دوپہر کو اسے نیند آنے لگی وہ ایک درخت کے نیچے اترا اور سو گیا اور اس کا اونٹ کسی طرف کو نکل گیا، جب وہ بیدار ہوا تو ایک ٹیلہ پر چڑھ کر دیکھا، اسے کچھ نظر نہ آیا، وہ دوبارہ ایک ٹیلے پر چڑھا، اسے پھر بھی کچھ نظر نہیں آیا، وہ تیسری بار ٹیلے پر چڑھا، اسے پھر بھی کچھ نظر نہ آیا، وہ پھر اسی جگہ لوٹ آیا جہاں وہ سویا تھا، پھر جس جگہ وہ بیٹھا تھا اچانک وہاں پر وہ اونٹ چلتے چلتے آ پہنچا اور اپنی مہار لا کر اس شخص کے ہاتھ میں دے دی تو اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جبکہ یاس کے عالم میں اس کو اونٹ مل جاتا ہے، سماک کہتے ہیں کہ شععی کا خیال ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر نے اس بیان کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی کسی سنان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی نکل جائے، جس سر زمین میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو اور اس اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں لدی ہوں، وہ شخص اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے، پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گزرے اور اس کی نکیل اس تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں

۶۸۹۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ جَعْفَرُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِدْرِيسٍ لَقِيتُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَجِ رَجُلٍ انْفَلَتَ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ مَا مَهَا بِأَرْضٍ قَفِيرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَ شَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذَلٍ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا وَاللَّهِ لَللَّهِ أَشَدُّ

انکی ہوئی مل جائے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ شخص بہت خوش ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! یہ خدا! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی سواری (کے ملنے) کی بہ نسبت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب تم میں سے کوئی شخص جنگل کی زمین میں اپنی سواری پر جائے اور سواری اس سے نکل جائے جس پر اس کے کھانے اور پینے کی چیزیں ہوں، وہ اس سے مایوس ہو کر ایک درخت کے پاس آئے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے، جس وقت وہ سواری سے مایوس ہو کر لیٹا ہوا ہو، اچانک وہ سواری اس کے پاس کھڑی ہو، وہ اس کی مہار پکڑ لے، پھر خوشی کی شدت سے یہ کہے: ”اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں“، یعنی شدت مسرت کی وجہ سے الفاظ الٹ جائیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ کرنے سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہوتے ہی جنگل کی زمین میں اپنا اونٹ پالے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی۔

فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ قَالَ جَعَفَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِيهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۵۱)

۶۸۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَارِضٌ فَلَاةٌ فَأَنْفَلَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَأَيَسَ مِنْهَا فَاتَى شَجَرَةً فَاصْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ آيَسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطْمِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَجِ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَ أَنَا رَبُّكَ أَخْطَأْتُ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَجِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۹۱)

۶۸۹۶- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقِظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَصْلَهُ بَارِضٌ فَلَاةٌ.

وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. البخاری (۶۳۰۹)

ف: حدیث نمبر ۶۸۹۲ میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے، امام مسلم نے وہ حدیث نہیں بیان کی جو حضرت ابن مسعود نے اپنی طرف سے بیان کی تھی، امام بخاری نے اس کا بیان کیا ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود نے کہا: مومن اپنے گناہوں کو یوں خیال کرتا ہے گویا وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اس کو پہاڑ کے گرنے کا خوف ہو، اور فاجر اپنے گناہوں کو یوں خیال کرتا ہے جیسے اس کی ناک پر کبھی بیٹھی ہو، پھر انہوں نے ہاتھ سے مکھی اڑانے کا اشارہ کیا۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۳۳ مطبوعہ کراچی)

توبہ استغفار کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں
حضرت ابو ایوب انصاری نے وفات کے وقت فرمایا:
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے چھپا

۲- بَابُ سُقُوطِ الذُّنُوبِ بِالْإِسْتِغْفَارِ، تَوْبَةٍ
۶۸۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صَرْمَةَ عَنْ

رکھی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی مخلوق کو پیدا کرتا جو گناہ کرتی اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا۔

أَبَىٰ أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَصَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ لَا أَتَّكُمُ تَذُنُّونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذُنُّونَ يَغْفِرُ لَهُمْ. الترمذی (۳۵۳۹)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مغفرت کرنے کے لیے تمہارے گناہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو پیدا کرتا جس کے گناہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرتا۔

۶۸۹۸- حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَّاضُ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَهْرِيُّ) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ بْنِ رِقَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْطَبِيِّ عَنْ أَبِي صَرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَتَّكُمُ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَكُمْ لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ. سابقہ حوالہ (۶۸۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جاتا اور تمہارے بدلے میں ایک ایسی قوم لاتا جو گناہ کرتی اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتا۔

۶۸۹۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْجَرَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تَذُنُّوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذُنُّونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۸۲۹)

۳- بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ

۳- ذِکْرُ دَوَامِ أُمُورِ الْآخِرَةِ

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملاقات کی اور کہا: اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے کہا: حنظلہ منافق ہو گیا، حضرت ابو بکر نے کہا: سبحان اللہ! تم کیسی بات کر رہے ہو، میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی نصیحت کرتے ہیں، حتیٰ کہ ہم گویا کہ جنت اور دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر اپنی بیویوں، بچوں اور زمینوں کے معاملات میں مشغول ہوتے ہیں تو بہت ساری چیزیں بھول جاتے ہیں، حضرت ابو بکر نے کہا: بہ خدا! اس قسم کا معاملہ تو ہمیں بھی پیش

۶۹۰۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقَطْنُ بْنُ نَسِيرٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسَاسٍ الْجَرَرِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِقَيْسِنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَافِسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ

اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تَذْكِرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنِّي رَأَيْتُ عَيْنِي فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّيِّعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُوْمُونَ عَلَيَّ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الدِّكْرِ لَصَافِحَتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طَرَفِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

الترمذی (۲۴۵۲-۲۵۱۴) ابن ماجہ (۴۲۳۹)

آتا ہے، پھر میں اور حضرت ابو بکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! حظّہ منافق ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور نار کی نصیحت کرتے ہیں، حتیٰ کہ گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے جنت اور نار کو دیکھتے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر اپنی بیویوں، بچوں اور زمینوں میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم بہت ساری باتیں بھول جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، تم میرے پاس ذکر و فکر کی جس کیفیت میں ہوتے ہو اگر تمہاری وہ کیفیت ہمیشہ رہے تو تمہارے بستروں اور راستوں پر فرشتے تم سے مصافحہ کریں، لیکن اے حظّہ! یہ کیفیت ایک آدھ ساعت رہتی ہے، یہ آپ نے تین بار فرمایا۔

حضرت حظّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، آپ نے ہم کو نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر فرمایا، انہوں نے کہا: پھر میں گھر آیا اور بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق کیا اور بیوی کے خوش طبعی کی، پھر جب میں باہر نکلا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا، انہوں نے کہا: میں نے بھی اسی طرح کیا ہے، جس طرح تم ذکر کر رہے ہو، پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی، میں نے کہا: یا رسول اللہ! حظّہ منافق ہو گیا، آپ نے فرمایا: کیا کہتے ہو، تو میں نے آپ کے سامنے پورا واقعہ عرض کیا، حضرت ابو بکر نے کہا: جس طرح انہوں نے بیان کیا ہے میرے ساتھ بھی اسی طرح ہوا ہے، آپ نے فرمایا: اے حظّہ! یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے، جس طرح نصیحت کے وقت تمہارے دلوں کی کیفیت ہوتی ہے اگر یہ کیفیت ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں اور راستوں پر تم کو سلام کریں۔

حضرت حظّہ تمیمی اسیدی کا تب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہمیں جنت اور نار کی نصیحت کرتے تھے۔ پھر

۶۹۰۱- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَعَظُنَا فَذَكَرَ النَّارَ ثُمَّ قَالَ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَصَاحَكُمُ الصَّبِيَّانَ وَلَا عَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَافِقٌ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الدِّكْرِ لَصَافِحَتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطَّرِيقِ.

سابقہ حوالہ (۶۹۰۰)

۶۹۰۲- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَكَّيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا

عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَّرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَّرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا. سابقہ حوالہ (۶۹۰۰)

ف: حضرت حظلہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا کہ ”حظلہ منافق ہو گیا“ اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ان کو جو آخرت کا خوف لاحق ہوتا تھا اور خضوع اور خشوع کی کیفیت پیدا ہوتی تھی اس مجلس سے اٹھنے کے بعد جب وہ بال بچوں اور گھر کے امور میں مشغول ہوتے تھے تو وہ کیفیت نہیں ہوتی تھی اور نفاق کی اصل یہ ہے کہ دل میں پوشیدہ شر کے برعکس خیر کا اظہار کرے اس لیے حضرت حظلہ کو خوف ہوا کہ کہیں وہ منافق تو نہیں ہو گئے تب نبی ﷺ نے ان کو یہ بتایا کہ یہ نفاق نہیں ہے اور وہ خوف خدا کی اس کیفیت کو دائماً برقرار رکھنے کے مکلف نہیں ہیں البتہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے

غضب پر غالب ہے

۴- بَابُ فِي سَعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَانْهَآ

سَبَقَتْ غَضَبُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

۶۹۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي الْحِزَامِيَّ) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

البخاری (۳۱۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔

۶۹۰۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۷۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کر لیا تو اس نے اپنے پاس رکھی ہوئی کتاب میں یہ لکھ دیا، اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

۶۹۰۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْنَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۲۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو حصے کے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا، اسی ایک حصے سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ چوپایہ اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پیر ہٹا لیتا ہے تاکہ

۶۹۰۶- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَنَزَّاهُمْ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا

اس کو تکلیف نہ دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں، ایک رحمت اس نے اپنی مخلوق میں رکھی اور ننانوے رحمتیں اس نے اپنے پاس رکھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے ایک رحمت جن، انس، حیوانات اور حشرات الارض میں نازل کی جس سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں بچا رکھی ہیں، ان سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں روز قیامت کے لیے ہیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اس دن اس نے سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت آسمان اور زمین کے بھراؤ کے برابر ہے، اس نے ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل کی، اسی رحمت کی وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر رحمت کرتی ہے اور درندے اور پرندے ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کے ساتھ اپنی رحمتوں کو مکمل فرمائے گا۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں سے

عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصَيَّبَ. مُسْلِمٌ تَحْفَظُ الْأَشْرَافَ (۱۳۳۶۹) ۶۹۰۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً.

مُسْلِمٌ تَحْفَظُ الْأَشْرَافَ (۱۴۰۰۶)

۶۹۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَائِمِ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَآخَرُ اللَّهِ يَسْعَاوُ تَسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ابن ماجہ (۴۲۹۳)

۶۹۰۹- وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ التَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتَسْعَةُ وَتَسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ. مُسْلِمٌ تَحْفَظُ الْأَشْرَافَ (۴۵۰۰)

۶۹۱۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ. مُسْلِمٌ تَحْفَظُ الْأَشْرَافَ (۴۵۰۰)

۶۹۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طَبَاقٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فِيهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ. مُسْلِمٌ تَحْفَظُ الْأَشْرَافَ (۴۵۰۰)

۶۹۱۲- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ (وَاللَّفْظُ لِحَسَنِ) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی، اچانک قیدیوں میں سے اس کو اپنا بچہ مل گیا، اس نے اس بچہ کو اٹھا کر پیٹ سے چمٹا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی، تب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال دے گی؟ ہم نے کہا: نہیں بہ خدا! اگر اس سے ہو سکا تو یہ اس بچہ کو آگ میں نہیں ڈالے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ عورت اپنے بچہ پر جس قدر رحم کرنے والی ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مومن کو یہ علم ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب کتنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی جنت کی کوئی تمنا نہ کرتا اور اگر کافر کو یہ علم ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو اللہ تعالیٰ کی جنت سے کوئی مایوس نہ ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے کوئی نیکی نہیں کی تھی جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: اس کو جلا دینا، پھر اس کے نصف کو خشکی میں اڑا دینا اور نصف کو سمندر میں بہا دینا، کیونکہ خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر گرفت کی تو اس کو اتنا سخت عذاب نہیں دے گا کہ تمام جہانوں میں کوئی اس کو اتنا سخت عذاب دے سکتا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی وصیت کے مطابق کر دیا، اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات جمع کر دیے اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات جمع کر دیے، پھر فرمایا: تم نے اس طرح کرنے کا کیوں کہا تھا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تیرے ڈر کی وجہ سے اور تو زیادہ جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

معر کہتے ہیں: مجھ سے زہری نے کہا: میں تم کو دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو یہ

حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالْصَفْتُهُ بِطُحْيَا وَارْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَرُونَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلِدِهَا. البخاری (۵۹۹۹)

۶۹۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَفَتِيئَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۰۷)

۶۹۱۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ بْنُ بَنِي مَهْدِيٍّ عَنْ مِمْوْنٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لَأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ أَذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لِنُفْسِ قَدَرِ اللَّهِ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ الْبَرِّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَعَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

بخاری (۷۵۰۶)

۶۹۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ الْأَحْيَثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَامْتُ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ أَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَلَّى اللَّهُ لَيْنٌ قَدَرَ عَلَى رَبِّي لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِي مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشِيتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هَرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَرَّةٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لِنَلَا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَنَاسَ رَجُلٌ.

بخاری (۳۴۸۱) النسائی (۲۰۷۸) ابن ماجہ (۴۲۵۵)

وصیت کی: جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر مجھے راکھ کر کے ہوا اور سمندر میں منتشر کر دینا، کیونکہ بخدا! اگر میرے رب نے گرفت کی تو وہ مجھے اتنا عذاب دے گا کہ کوئی کسی کو اتنا عذاب نہیں دے سکتا، آپ نے فرمایا: اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: تو نے جو کچھ لیا ہے اس کو واپس کر، وہ شخص کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھ کو اس وصیت پر کس چیز نے برا بیچتے کیا تھا، اس شخص نے کہا: اے رب! تیری خشیت نے یا کہا: تیرے خوف نے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسی کو بخش دیا۔ (دوسری حدیث یہ ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہو گئی، اس نے اس بلی کو باندھ کر رکھا، اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو آزاد کیا تا کہ وہ حشرات الارض کو کھا لیتی، حتیٰ کہ وہ بلی لاغری سے مر گئی۔ زہری نے کہا: ان حدیثوں کا منشاء یہ ہے کہ انسان اللہ کی رحمت پر کلیئہ اعتماد کرے (اور عمل ترک کر دے) اور نہ اس کی رحمت سے مایوس ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک بندے نے اپنے نفس پر زیادتی کی، جیسا کہ معمر کی روایت میں یہاں تک ہے کہ ”پس اللہ نے اسے بخش دیا“ اور بلی کے قصہ میں عورت کا ذکر نہیں ہے اور زہیدی کی روایت میں ہے: اللہ عزوجل نے ہر اس چیز سے فرمایا جس نے اس کی راکھ کا کچھ حصہ لیا تھا ”جو تم نے لیا ہے وہ واپس کر دو“۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد سے نوازا تھا، اس نے اپنی اولاد سے کہا: تم وہ ضرور کرنا جس کا میں تم کو حکم دوں، ورنہ میں تمہارے علاوہ کسی اور کو تمہارے مال کا وارث بنا دوں گا، جب میں مر جاؤں تو تم مجھ کو جلا دینا۔ اور مجھے زیادہ یاد یہ ہے کہ آپ نے

۶۹۱۶- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ يَنْحُو حَدِيثَ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهَرَّةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا إِذَا مَا أَخَذَتْ مِنْهُ. سابقہ حوالہ (۶۹۱۵)

۶۹۱۷- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَأَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لَوْلِيهِ لَتَفَعَلَنَّ مَا أَمَرَكُمْ بِهِ أَوْ لَا وَلِيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَامْتُ فَأَحْرِقُونِي وَاسْحَقُونِي أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُونِي وَأَذْرُونِي

فرمایا تھا: پھر مجھے راکھ کر کے ہوا میں اڑا دینا، کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی نیکی نہیں کی اور بے شک اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے پر قادر ہے، پھر اس نے اپنی اولاد سے پکا وعدہ لیا، سو اس کی اولاد نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھے اس کام پر کس چیز نے برا بیچتہ کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف نے، آپ نے فرمایا: پھر اس شخص کو اور کوئی عذاب نہیں ہوا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کیں، ابو عوانہ کی روایت میں ہے: ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی اور تیمی کی روایت میں ہے: اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی نیکی نہیں کی، اس کی قنادہ نے یہ تفسیر کی: اس نے اللہ کے نزدیک کوئی خیر نہیں کیا اور شبیان کی روایت میں ہے: کیونکہ اس نے بے شک اللہ کے نزدیک کوئی خیر نہیں کیا اور ابو عوانہ کی روایت میں ہے: اس نے کوئی نیکی نہیں کی۔

بِإِلَى الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَفَاهُ غَيْرَهَا. البخاری (۳۴۷۸-۶۴۸۱-۶۴۸۱-۷۵۰۸)

۶۹۱۸- وَحَدَّثَنَا بِحَيْثُ بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ يَكْلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادٍ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَ وَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْتَبِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا قَالَ فَفَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا أَمْتَارَ بِالْمَيْمِ. سابقہ حوالہ (۶۹۱۷)

گناہوں کی توبہ کا قبول ہونا خواہ گناہ اور توبہ بار بار ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا: اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، پھر دوبارہ وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! میرا گناہ معاف کر دے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، وہ بندہ پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب!

۵- بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

۶۹۱۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَذَنْبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَذَنْبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ

میرے گناہ کو معاف کر دے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کرتا ہے تم جو چاہو کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی، عبد الاعلیٰ نے کہا: مجھے یاد نہیں آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا تھا: جو چاہو کرو۔
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

يَاخُذُ بِالذَّنْبِ اَعْمَلُ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ اَعْمَلُ مَا شِئْتَ.

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوِيَّةَ الْقُرَشِيُّ الْقُسَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ التَّرُسِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. البخاری (۷۵۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بندے نے گناہ کیا یہ روایت حسب سابق ہے اس میں تین بار یہ ذکر ہے: اس نے گناہ کیا اور تیسری بار میں یہ ذکر ہے: میں نے اپنے بندے کو بخش دیا وہ جو چاہے سو کرے۔

۶۹۲۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَاضٍ يَقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

سابقہ حوالہ (۶۹۱۹)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عز و جل رات بھر ہاتھ پھیلائے رکھتا ہے کہ دن میں گناہ کرنے والا (رات کو) توبہ کرے اور دن بھر ہاتھ پھیلائے رکھتا ہے کہ رات کو گناہ کرنے والا (دن میں) توبہ کرے حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو (اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی)۔

۶۹۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۹۱۴۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۶۹۲۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۹۱۴۵)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں:

ان احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص سو بار یا ہزار بار یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ گناہ کا ارتکاب کرے اور ہر بار توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی اور اس کے گناہ ساقط ہو جائیں گے اور اگر تمام گناہوں کے بعد توبہ کرے تب بھی اس کی توبہ صحیح ہے۔ (علامہ یحییٰ بن شرف نووی متون ۶۷۶، شرح مسلم ج ۲ ص ۳۵۷، مطبوعہ نور محمد، المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ)

۶- بَابُ غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ

۶۹۲۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشِ. البخاری (۵۲۲۰-۷۴۰۳)

۶۹۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ.

سابقہ حوالہ (۶۹۲۳)

۶۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ.

البخاری (۴۶۳۴-۴۶۳۷) الترمذی (۳۵۳۰)

۶۹۲۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ

اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان اور بے حیائی کے کاموں کی ممانعت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص غیور نہیں ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فواحش (بے حیائی کے کاموں) کو حرام کر دیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ظاہر اور باطن کے تمام فواحش کو حرام کر دیا، اور نہ اللہ عزوجل سے زیادہ کوئی شخص تعریف کو پسند کرنے والا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تمام ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام کر دیا اور نہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف فرمائی ہے، اور نہ اللہ عزوجل سے زیادہ کوئی غیور ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فواحش کو حرام کر دیا اور نہ اللہ عزوجل سے زیادہ کسی کو عذر قبول کرنا پسند ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

کتاب نازل کی اور رسولوں کو بھیجا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو اس پر غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے، ایک اور سند سے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عز وجل سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی۔

حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عز وجل سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ غیرت کرتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

نیکیاں گناہوں کو
مٹا دیتی ہیں

اللَّهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۳۹۶)

۶۹۲۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِلُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ. قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. البخاری (۵۲۲۲-۵۲۲۳) الترمذی (۱۱۶۸)

۶۹۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۳۵۷-۱۵۳۶۶)

۶۹۲۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. سابقہ حوالہ (۶۹۲۸)

۶۹۳۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۶۴)

۶۹۳۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۳۲)

۷- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا، تب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ:) ”دن کے دنوں حصوں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم رکھو، بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔“ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ (بشارت) صرف اسی شخص کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے سب کے لیے ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے یہ ذکر کیا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے یا اس کو ہاتھ سے چھیڑا ہے یا کچھ اور کیا ہے، گویا کہ وہ اس کے کفارے کے متعلق سوال کر رہا تھا، تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

اسی سند سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیے بغیر کوئی کاروائی کی، وہ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس گیا، انہوں نے اس کو بہت بڑا گناہ قرار دیا، پھر وہ حضرت ابوبکر کے پاس گیا، انہوں نے بھی اس کو بہت سخت گناہ قرار دیا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے مدینہ کے آخری کنارے میں ایک عورت کو پکڑ لیا اور میں نے دخول کے علاوہ اس سے باقی کاروائی کر لی، اب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں، آپ میرے متعلق جو چاہیں فیصلہ فرمائیں، حضرت عمر نے اس شخص سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا تھا، کاش! تم بھی اپنا پردہ رکھتے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا، وہ شخص اٹھ کر چلا گیا، نبی ﷺ نے ایک آدمی

۶۹۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَمْرَأَةٍ قَبْلَةَ فَاتِي النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَتَزَلَّتْ أَقِيمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَ زَلْفَايَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِلَى هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا أَمْتِي.

بخاری (۵۲۶-۶۸۷) الترمذی (۳۱۱۳) ابن ماجہ (۱۳۹۸-۴۲۵۴)

۶۹۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ أَمْرَأَةٍ أَمَّا قَبْلَةَ أَوْ مَسَا بِيَدٍ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ. سابقہ حوالہ (۶۹۳۲)

۶۹۳۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ أَمْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَاتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَ الْمُعْتَمِرِ. سابقہ حوالہ (۶۹۳۲)

۶۹۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ أَمْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَ إِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرِدْ النَّبِيَّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَأَنْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَ تَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ

بھیج کر اس کو بلوایا اور اس کے سامنے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی: ”دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم رکھو بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں“ یہ ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔“ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ (بشارت) اسی کے ساتھ خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، سب لوگوں کے لیے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود نے نبی ﷺ سے اس روایت کو ذکر کیا، اس حدیث میں ہے کہ حضرت معاذ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ اسی کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے عام ہے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم سب کے لیے عام ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھ سے ایک ایسا جرم ہو گیا جس پر حد ہے آپ مجھ پر حد جاری کریں اتنے میں نماز تیار ہو گئی، اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب اس نے نماز پڑھ لی تو اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک حد لگنے والا کام کیا ہے آپ کتاب اللہ کے مطابق حد قائم کیجئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: تمہاری مغفرت کر دی گئی۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک حد والا کام کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اس نے دوبارہ کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک حد والا کام کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، نبی ﷺ خاموش رہے اور جماعت کھڑی ہو گئی، جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے ابو امامہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو وہ شخص آپ کے پیچھے گیا اور میں بھی

أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِ كَرِهْتُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَكَ خَاصَّةٌ قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً.

ابوداؤد (۴۴۶۸) الترمذی (۳۱۱۲)

۶۹۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا أَبُو التَّوَّامِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ خَاصَّةٌ أَوْ لَنَا عَامَّةٌ قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةٌ. سابقه حوالہ (۶۹۳۵)

۶۹۳۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ هَلْ حَضَرَتِ الصَّلَاةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ.

بخاری (۶۸۲۳)

۶۹۳۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گیا کہ دیکھوں آپ اس شخص کو کیا جواب دیتے ہیں، وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے ملا اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک حد والا کام کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ بتاؤ کہ جب تم گھر سے چلے تھے کیا تم نے اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: پھر تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟ اس نے کہا: ہاں! یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری حد کو یا فرمایا: تمہارے گناہ کو اس نماز سے معاف کر دیا۔

قاتل کی توبہ کا قبول ہونا خواہ اس نے زیادہ قتل کیے ہوں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے، پھر اس نے زمین والوں سے پوچھا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے ایک بڑے راہب (عیسائیوں میں تارک الدنیا عبادت گزار) کا پتا بتایا گیا، وہ شخص اس راہب کے پاس گیا اور یہ کہا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں، کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر کے پورے سول کر دیئے، پھر اس نے سوال کیا کہ روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو اس کو ایک عالم کا پتا دیا گیا، اس شخص نے کہا کہ اس نے سول کیے ہیں کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ عالم نے کہا: ہاں! توبہ کی قبولیت میں کیا چیز حائل ہو سکتی ہے جاؤ، فلاں، فلاں جگہ پر جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں، تم ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ جاؤ کیونکہ وہ بری جگہ ہے، وہ شخص روانہ ہوا، جب وہ آدھے راستہ پر پہنچا تو اس کو موت نے آلیا اور اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا، رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص توبہ کرتا ہوا اور دل سے اللہ تعالیٰ طرف متوجہ ہوتا ہوا آیا تھا اور

ﷺ أَنْظُرْ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ. ابوداؤد (۴۳۸۱)

۸- بَابُ قُبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ

۶۹۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَالْكَفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالََا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَالَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْ لَ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَالَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْ لَ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةً نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ أَنْ يَطْلُقَ إِلَى أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَأَعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَإِنْ طَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ أَدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَذْنِي فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَذْنِي إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَنَادَةُ فَقَالَ

الْحَسَنُ ذِكْرُنَا أَنَّهُ لَمَّا آتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ.

بخاری (۳۴۷۰) ابن ماجہ (۲۶۲۲)

عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے بالکل کوئی نیک عمل نہیں کیا، پھر ان کے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا، انہوں نے اس کو اپنے درمیان حکم بنالیا، اس نے کہا: دونوں زمینوں کی پیمائش کرو وہ جس زمین کے زیادہ قریب ہو اسی کے مطابق اس کا حکم ہوگا، جب انہوں نے پیمائش کی تو وہ اس زمین کے زیادہ قریب تھا جہاں اس نے جانے کا ارادہ کیا تھا، پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کر لیا، حسن نے بیان کیا ہے کہ جب اس پر موت آئی تو اس نے اپنا سینہ پہلی جگہ سے دور کر لیا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ یہ پوچھتا پھرتا تھا کہ کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ اس نے ایک راہب کے پاس جا کر یہ سوال کیا: کیا اس کی توبہ ہے؟ راہب نے کہا: تمہاری توبہ نہیں ہو سکتی، اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا، اس نے پھر سوال کرنا شروع کیا اور وہ اس بستی سے نکل کر دوسری بستی کی طرف جانے لگا، جس میں کچھ نیک لوگ رہتے تھے، جب اس نے راستہ کا کچھ حصہ طے کیا تھا تو اس کو موت نے آ لیا، اس نے اپنا سینہ کچھ دور کر دیا، پھر مر گیا، پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں بحث ہوئی، وہ ایک بالشت کے برابر نیک آدمیوں کی بستی کے قریب تھا، سو اس کو اس بستی والوں سے لائق کر دیا گیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس میں ہے: اللہ تعالیٰ نے اس زمین سے کہا: تو دور ہو جا اور اس زمین سے کہا: تو قریب ہو جا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرمائے گا: یہ جہنم سے تمہارا چھٹکارا ہے۔

حضرت ابو بردہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی

۶۹۴۰- حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصَّدِّيقِ النَّاجِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَ تَسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَذْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا. سابقہ حوالہ (۶۹۳۹)

۶۹۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي. سابقہ حوالہ (۶۹۳۹)

۶۹۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ دَفَعَ اللَّهُ عَرْوَجًا إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَكَ مِنَ النَّارِ. مسلم تحفة الاشراف (۹۱۰۲)

۶۹۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ

ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں ایک یہودی یا ایک نصرانی کو دوزخ میں داخل کرتا ہے، عمر بن عبد العزیز نے حضرت ابو بردہ کو تین بار اس ذات کی قسم دی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ واقعی ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے، انہوں نے قسم کھائی، قتادہ کہتے ہیں کہ سعید نے مجھ سے قسم لینے کا ذکر نہیں کیا اور نہ انہوں نے اس پر کوئی اعتراض کیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت ابو بردہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ مسلمان پہاڑ جتنے گناہ لے کر آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کے وہ گناہ بخش دے گا اور وہ گناہ یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا، جہاں تک مجھے گمان ہے ابو روح نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ شک کس کو تھا، حضرت ابو بردہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز کو بیان کی، انہوں نے کہا: تمہارے والد نے یہ حدیث نبی ﷺ سے روایت کی تھی؟ میں نے کہا: ہاں۔

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر سے پوچھا: آپ نے نبی ﷺ سے ”نجوی“ (سرگوشی) کے متعلق کس طرح سنا تھا، انہوں نے کہا: میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوسنا ہے کہ قیامت کے دن ایک مومن اپنے رب عزوجل کے قریب ہوگا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کے پر میں چھپالے گا، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا: کیا تو (اس گناہ کو) پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: ہاں میرے رب میں پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہ کو چھپایا تھا اور میں آج تیرے گناہ کو معاف

مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَوْنًا وَ سَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَوْنٍ قَوْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۰۹۰-۹۱۲۱)

۶۹۴۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۰۹۰-۹۱۲۱)

۶۹۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِيسِيُّ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيُغْفَرُهَا اللَّهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَيَمَّا أَحْسَبُ أَنَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ لَا أَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُو كَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۱۲۴)

۶۹۴۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُدْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَفَّهُ فَيَقْرُرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ.

بخاری (۲۴۴۱-۴۶۸۵-۶۰۷۰-۷۵۱۴) ابن ماجہ (۱۸۳)

کر دیتا ہوں، پھر اس کو اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا اور کفار اور منافقوں کو لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تکذیب کی تھی۔

۹- بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَ صَاحِبِيهِ

۶۹۴۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنُ سُرُجٍ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ ثَمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يَرِيدُ الزَّوْمَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَزَاَهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاقَبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِتْمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ غَيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعُقَبَةِ حِينَ تَوَافَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَدْكَرَفِي النَّاسَ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَرِّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَقَارًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ

حضرت کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں گئے اور آپ کا ارادہ روم اور شام کے نصاریٰ عرب کے خلاف جہاد کرنے کا تھا، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن کعب بن مالک نے (حضرت کعب کے نابینا ہونے کے بعد عبد اللہ ان کی رہنمائی کرتے تھے) حضرت کعب بن مالک کے رسول اللہ ﷺ سے غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا، حضرت کعب بن مالک نے کہا: میں غزوہ تبوک کے علاوہ کبھی کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، البتہ میں غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا اور غزوہ بدر میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی پر بھی آپ نے عتاب نہیں کیا تھا، رسول اللہ ﷺ اور مسلمان، قریش کے قافلہ کو لوٹنے کے ارادے سے روانہ ہوئے تھے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ان کے دشمنوں کے درمیان اچانک مقابلہ کرا دیا اور جب ہم نے اسلام کا عہد کیا تھا اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس عقبہ کی شب میں بھی حاضر ہوا تھا، ہر چند کہ مسلمانوں میں شرکاء بدر کی وقعت بہت زیادہ ہے لیکن میں شب عقبہ کی حاضری کے بدلہ میں اور کوئی فضیلت پسند نہیں کرتا، میرا واقعہ یہ ہے کہ جب میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا، اس وقت میں جس قدر قوی اور خوش حال تھا اس سے پہلے کبھی اس قدر قوی اور خوش حال نہیں تھا، اس وقت جہاد کے لیے میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں جو اس سے پہلے کبھی کسی جہاد کے وقت میرے پاس نہیں تھیں، رسول اللہ ﷺ سخت گرمی میں جہاد کے لیے روانہ ہوئے، آپ دور دراز سفر کے لیے صحرا میں کثیر

اللَّهُ ﷻ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ
الدِّيُونَ قَالَ كَعْبٌ فَقُلْ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ أَنَّ
ذَلِكَ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثَّمَارُ
وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَهَجَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقتُ أَغْدُوا إِلَيْكُمْ أَتَجْهَزُ مَعَهُمْ
فَارْجِعْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى
ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادِي بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ
بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ
مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ
أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادِي بِي حَتَّى اسْرِعُوا وَ
تَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَجِلَ فَأَذِرَ كُهُمْ فَيَا لَيْتَنِي
فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدِّرْ ذَلِكَ لِي فَطَفِقتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي
النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحْزَنُنِي آتِي لَا أَرَى لِي
أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَعْمُومًا عَلَيْهِ فِي التَّفَاقِي أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ
عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضَّعَفَاءِ وَلَمْ يَدْ كُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى
بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ تَبُوكَ مَا فَعَلَ
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
حَبَسَهُ بُرَادُهُ وَالنَّظَرُ فِي عِظْفِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ
يُنْسُ مَا قُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا
فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا
مُبِيتًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْ أَبَا
خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ
بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ
فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ
حَضَرَنِي بَشْيٌ فَطَفِقتُ أَتَذْكُرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمِ أَخْرُجُ
مِنْ سَخِطِهِ عَدَاً وَاسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ
أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَظَلَ قَادِمًا زَا حَ
عَيْنِي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا
فَاجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا

دشمنوں سے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے، آپ نے مسلمانوں
پر پورا معاملہ واضح کر دیا تھا تاکہ وہ دشمنوں سے جہاد کے لیے
پوری تیاری کر لیں۔ آپ نے مسلمانوں کو اپنے ارادہ سے
آگاہ کر دیا تھا، اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور
کسی رجسٹر میں مسلمانوں کی تعداد کا اندراج نہیں تھا، حضرت
کعب نے کہا: بہت کم کوئی ایسا شخص ہوگا جو اس غزوہ سے
غائب ہونے کا ارادہ کرے اور اس کا یہ گمان ہو کہ بغیر اللہ کی
وحی نازل کرنے کے آپ سے اس کا معاملہ مخفی رہے گا، جب
درختوں پر پھل آگئے تھے اور ان کے سائے گھنے ہو گئے اس
وقت رسول اللہ ﷺ نے اس غزوہ کا ارادہ کیا، میں اس وقت
پھلوں اور درختوں میں مشغول تھا اور رسول اللہ ﷺ اور
مسلمان جہاد کی تیاری میں تھے، میں ہر صبح جہاد کی تیاری کا
سوچتا اور واپس آ جاتا، میں کوئی فیصلہ نہیں کر پاتا اور یہ سوچتا کہ
میں جس وقت جانے کا ارادہ کروں گا جاسکوں گا، میں یہی سوچتا
رہا حتیٰ کہ مسلمانوں نے سامان سفر باندھ لیا اور ایک صبح رسول
اللہ ﷺ مسلمانوں کو لے کر روانہ ہو گئے، میں نے ابھی تیاری
نہیں کی تھی، میں صبح کو پھر گیا اور لوٹ آیا اور میں کوئی فیصلہ نہیں
کر سکا، میں یونہی سوچ بچار میں رہا حتیٰ کہ مجاہدین آگے بڑھ
گئے اور جنگ شروع ہو گئی اور میں یہی سوچتا رہا کہ میں روانہ ہو
کر ان کے ساتھ جاملوں گا، کاش! میں ایسا کر لیتا، لیکن یہ چیز
میرے مقدر میں نہیں تھی، رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے
جانے کے بعد مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا کہ میں جن لوگوں کے
درمیان چلتا تھا یہ صرف وہی لوگ تھے جو نفاق سے متہم تھے یا
وہ ضعیف لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے جہاد سے معذور رکھا تھا،
رسول اللہ ﷺ نے تبوک پہنچنے سے پہلے میرا ذکر نہیں کیا، جس
وقت آپ تبوک میں صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے
فرمایا: کعب بن مالک کو کیا ہوا؟ بنو سلمہ کے ایک شخص نے کہا: یا
رسول اللہ! اس کو دو چادروں اور اپنے پہلوؤں کو دیکھنے نے
روک لیا، حضرت معاذ بن جبل نے کہا: تم نے بری بات کہی
ہے، خدا! یا رسول اللہ! ہم اس کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكِعَ فِيهِ رَكَعَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ
لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخْلَفُونَ فَطَفِقُوا
يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعَّةٍ وَثَمَانِينَ رَجُلًا
فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِلَاتِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَاتِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا
سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسَّمَ الْمَغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فِجِئْتُ أَمَشِي
حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ
ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ
جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ إِنِّي سَاحِرُجٌ
مِنْ سَخِطِهِ بَعْدُ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ عَدْلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَنْ حَدَّثُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَيَّتِي
لِيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ وَلَنْ حَدَّثُكَ حَدِيثَ
صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَا رَجُؤَ فِيهِ عُقْبَى اللَّهِ وَاللَّهِ مَا
كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَمَنِي حِينَ
تَخَلَفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ
فَقُمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالُ مَنْ بَنِي
سَلِيمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا
قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ إِعْتَذَرْتَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخْلَفُونَ فَقَدْ كَانَ
كَافِيكَ ذَنْبَكَ اسْتَغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَ اللَّهُ
مَا زِلْنَا يُؤَيِّمُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَأَكْذَبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ
مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهِ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ
فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ
بْنِ الرَّبِيعَةِ الْعَامِرِيِّ وَهَلَالُ ابْنِ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيِّ قَالَ فَذَكَّرُونِي
لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَذْرًا فِيهِمَا أَسْوَةٌ قَالَ
فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَّرُونِي قَالُوا وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَفَ عَنْهُ
قَالَ فَاجْتَنَبَ النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنْكَرْتُ لِي فِي
نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَيْسَنَا عَلَى

نہیں جانتے رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے ابھی یہ بات ہو
رہی تھی کہ آپ نے ایک سفید پوش شخص کو ریگستان سے آتے
ہوئے دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو ابوخیثمہ ہو جا“ تو
وہ ابوخیثمہ انصاری ہو گیا یہ وہی شخص تھے جنہوں نے ایک
صاع (چار کلو گرام) چھوڑے صدقہ کیے تھے تو منافقین نے
انہیں طعنہ دیا تھا حضرت کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ
جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس آ رہے
ہیں تو میری پریشانی پھر تازہ ہو گئی میں جھوٹی باتیں بنانے کے
لیے سوچنے لگا اور یہ سوچنے لگا کہ میں کل حضور کی ناراضگی سے
کیسے بچوں گا اور اپنے گھر کے اصحاب رائے سے اس سلسلہ میں
مشورہ لینے لگا پھر جب مجھے یہ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ عنقریب
تشریف لا رہے ہیں تو میرے ذہن سے وہ سب جھوٹے بہانے
نکل گئے اور میں نے یہ جان لیا کہ میں کسی (جھوٹی) بات سے
کبھی نجات نہیں پاسکوں گا پھر میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ
کر لیا صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ جب
سفر سے آتے تھے تو پہلے مسجد میں جاتے تھے اور وہاں دو رکعت
نماز پڑھتے تھے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے جب حضور
معمول کے مطابق فارغ ہو گئے تو جو لوگ غزوہ تبوک میں
نہیں گئے تھے وہ آ کر عذر پیش کرنے لگے اور قسمیں کھانے
لگے یہ لوگ اسی سے زیادہ تھے رسول اللہ ﷺ نے ظاہری
اعتبار سے ان کے عذر کو قبول کر لیا تھا آپ نے ان سے
بیعت لی اور ان کے لیے استغفار کیا اور ان کے باطنی معاملہ کو
اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا حتیٰ کہ میں آیا جب میں نے سلام کیا تو
آپ مسکرائے جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے آپ نے فرمایا:
”اُو“ میں آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا:
”تمہارے نہ آنے کی کیا وجہ ہے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی
تھی میں نے کہا: یا رسول اللہ! بہ خدا! اگر میں آپ کے علاوہ
کسی دنیا دار کے پاس بیٹھا ہوتا تو مجھے معلوم ہے کہ میں کوئی
عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا کیونکہ مجھے کلام پر
قدرت عطا کی گئی ہے لیکن بہ خدا! مجھے معلوم ہے کہ اگر

ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَنَّا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ آخِرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَاتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَوْلُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكْتُ شَفْتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ وَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا انْتَفَتَحَتْ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ آتَى أَحَبُّ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِيٌّ مِنْ نَبْطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ بَيْعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَيَّ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَى حَتَّى جَاءَنِي فَقَدَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَيَا ذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَّغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِهِوَانٍ وَلَا مُضِيْعَةً فَالْحَقُّ بِنَانُواسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتَهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَنِيَا مَمْتُ بِهَا التَّنَوُّرُ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرَاتِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَطْلِقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ ائْغِزْ لَهَا فَلَا تَفْرُبْنَهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَتِي بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لَا مَرَاتِي الْحَقِيقِي بِأَهْلِكَ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَالِّحٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ

میں نے آج آپ سے کوئی جھوٹی بات کہہ دی حتیٰ کہ آپ اس سے راضی ہو بھی گئے تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ سے سچی بات کہوں تو آپ مجھ سے ناراض ہوں گے اور بے شک مجھ کو سچ میں اللہ تعالیٰ سے حسن عاقبت کی امید ہے، بہ خدا! میرا کوئی عذر نہیں تھا اور جس وقت میں آپ کے پیچھے رہ گیا تھا تو مجھ سے زیادہ خوش حال کوئی نہیں تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہر حال اس شخص نے سچ بولا ہے، تم یہاں سے اٹھ جاؤ، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کر دے میں وہاں سے اٹھا اور بنو سلمہ کے لوگ بھی اٹھ کر میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے کہا: بہ خدا! ہم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہو، کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس قسم کا کوئی عذر پیش کرتے جس طرح دیگر نہ جانے والوں نے عذر پیش کیے تھے تمہارے گناہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کا تمہارے لیے استغفار کرنا کافی تھا، بہ خدا! وہ مجھ کو مسلسل ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس دوبارہ جاؤں اور اپنے پہلے قول کی تکذیب کر دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا: کیا کسی اور کو بھی میرے جیسا معاملہ پیش آیا ہے، انہوں نے کہا: دو اور شخصوں نے بھی تمہاری مثل کہا ہے، ان سے بھی حضور نے وہی فرمایا ہے جو تم سے فرمایا تھا، میں نے پوچھا: وہ کون ہیں، انہوں نے کہا: وہ مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ واقفی ہیں، انہوں نے مجھ سے ان دونیک شخصوں کا ذکر کیا جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ میرے لیے نمونہ (آئیڈیل) تھے، جب ان لوگوں نے ان دو صاحبوں کا ذکر کیا تو میں اپنے پہلے خیال پر قائم رہا اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تینوں سے گفتگو کرنے سے منع فرمادیا جو آپ سے پیچھے رہ گئے تھے، پھر مسلمانوں نے ہم سے اجتناب کیا اور ہمارے لیے اجنبی ہو گئے، حتیٰ کہ زمین بھی میرے لیے اجنبی ہو گئی، یہ وہ زمین نہیں تھی جس کو میں پہلے پہچانتا تھا، ہم لوگوں کو اسی حال پر پچاس راتیں گزر گئیں

لَا وَلَیْکِنْ لَا یَقْرَبَنَّکَ فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَّکَ إِلَى شَیْءٍ وَاللّٰهُ مَا زَالَ یَبْکِیْ مُنْذُ کَانَ مِنْ أَمْرِہٖ مَا کَانَ إِلَى یَوْمِہٖ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِّیْ بَعْضُ أَهْلِیْ لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ أَمْرِاتِکَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةٍ هَلَالِ بْنِ أُمِّیَّةَ أَنْ تَخْدُمَہٗ قَالَ فَقُلْتُ لَا اسْتَأْذِنُ فِیْہَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا یُذَرِّبُنِیْ مَاذَا یَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتَہُ فِیْہَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَٰلِکَ عَشَرَ لَیَالٍ فَکَمَلْتُ لَنَاخُمْسُونَ لَیْلَةً مِنْ حِیْنَ نَهَیَ عَنْ کَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّیْتُ صَلَوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِینَ لَیْلَةً عَلَی ظَهْرِ بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِنَا فَبَیْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَیْ نَفْسِیْ وَضَاقَتْ عَلَی الْأَرْضِ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْ فِی عَلَی سَلْعٍ یَقُولُ بِأَعْلٰی صَوْتِہٖ یَا کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَادْنُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَیْنَا حِیْنَ صَلَّی صَلَوةَ الْفَجْرِ فَذَہَبَ النَّاسُ یُبَشِّرُونَنَا فَذَہَبَ قَبْلَ صَاحِبَتِیْ مَبْشِرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَیَّ فَرَسًا وَسَعٰی سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قَبْلِیْ وَأَوْفِی الْجَبَلِ فَکَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَ نِیَ الَّذِی سَمِعْتُ صَوْتَهُ یُبَشِّرُنِیْ فَنَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَیْ فَکَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبَشَارَتِہٖ وَاللّٰهُ مَا أَمْلِکُ غَیْرَهُمَا یَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَیْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ یَتَلَقَّانِیَ النَّاسُ قَوْجًا قَوْجًا یُهَنِّئُونِیْ بِالتَّوْبَةِ وَیَقُولُونَ لَتَهْنِئَنَّکَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَیْکَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدٍ اللّٰهُ یُہْرُوْلُ حَتَّى صَافَحَنِی وَهَنَانِیْ وَاللّٰهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ غَیْرُہُ قَالَ فَکَانَ کَعْبٌ لَا یَنْسَاہَا لِطَلْحَةَ قَالَ کَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ یَسْرُقُ وَجْہُہٗ مِنَ السُّرُورِ وَیَقُولُ أَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْکَ مُنْذُ وَلَدْتُکَ أُمُّکَ قَالَ فَقُلْتُ آمِنْ عِنْدَکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلَّ مِنْ عِنْدِ

میرے دوساتھی تو خانہ نشین ہو گئے تھے وہ اپنے گھروں میں ہی پڑے روتے رہتے تھے لیکن ان کی بہ نسبت میں جوان اور طاقتور تھا میں باہر نکلتا تھا نمازوں میں حاضر ہوتا تھا اور بازاروں میں گھومتا تھا مجھ سے کوئی شخص بات نہیں کرتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتا اور نماز کے بعد جب آپ اپنی نشست پر بیٹھتے تو میں آپ کو سلام عرض کرتا میں اپنے دل میں سوچتا کہ آیا حضور نے سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے ہونٹ ہلائے ہیں یا نہیں پھر میں آپ کے قریب نماز پڑھتا اور نظریں چرا کر آپ کو دیکھتا سو جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو مجھ سے اعراض کرتے حتیٰ کہ جب مسلمانوں کی بے رخی زیادہ بڑھ گئی تو میں ایک روز اپنے عم زاد حضرت ابوقحادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا وہ مجھ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے میں نے ان کو سلام کیا بہ خدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے ان سے کہا: اے ابوقحادہ! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم کو علم ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہوں وہ خاموش رہے میں نے دوبارہ ان کو قسم دے کر سوال کیا وہ خاموش رہے میں نے پھر ان کو قسم دی تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے دیوار پھاندی اور واپس آ گیا ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا تو اہل شام کا ایک شخص مدینہ میں غلہ بیچنے کے لیے آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ کوئی ہے جو مجھے کعب بن مالک سے ملا دے لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا میں چونکہ پڑھا لکھا تھا اس لیے میں نے اس کو پڑھا اس میں لکھا تھا: ”ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب نے تم پر ظلم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ذلت اور رسوائی کی جگہ میں رہنے کے لیے پیدا نہیں کیا تم ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہاری دلجوئی کریں گے۔“ میں نے جب یہ خط پڑھا تو میں نے کہا: یہ بھی

اللّٰهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَرَّ اسْتَسَارَ وَجْهَهُ كَاَنَّ
وَجْهَهُ قِطْعَةً فَمَرَّ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا
جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ
اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ
قَالَ فَقُلْتُ فَاَتَيْتُ اَمْسِكْتُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ قَالَ وَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اَتَمَّ اَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِي
اَنْ لَا اُحَدِّثُ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنْ
اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صَدَقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى يَوْمِي هَذَا اَحْسَنَ
مِمَّا اَبْلَانِي اللّٰهُ بِهِ وَاللّٰهُ مَا تَعَمَّدَتْ كَذِبُهُ مُنْذُ قُلْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى يَوْمِي هَذَا وَاَتَيْتُ لَا رَجُوءَ اَنْ
يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ تَابَ
اللّٰهُ عَلَيَّ النَّبِيَّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ
تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهُ بِهِمْ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ
خُلِفُوا حَتَّى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ
ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ حَتَّى بَلَغَ لَبَّائِهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَاللّٰهُ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اعْظَمَ فِي
نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذِبَتُهُ
فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِينَ
كَذَبُوا حِينَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَمًا قَالَ لَا حِدَ وَقَالَ اللّٰهُ
سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا اَنْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لَتَعْرِضُوْا عَنْهُمْ
فَاعْرِضُوا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رَجِسٌ وَ مَا وَهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا
كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لَتَرْضُوا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا
عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ
كُنَّا خَلِفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اَوْلَيْنَاكَ الَّذِينَ قَبْلَ مِنْهُمْ
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ
وَارْجَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ

میرے لیے ایک آزمائش ہے، میں نے اس خط کو تنور میں
پھینک کر جلادیا، حتیٰ کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر
گئے اور وحی رکی رہی تو ایک دن رسول اللہ ﷺ کا ایک قاصد
میرے پاس آیا، اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ تم کو یہ حکم دیتے
ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جاؤ، میں نے پوچھا: آیا میں
اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ تم
اس سے علیحدہ ہو جاؤ اور اس کے قریب نہ جاؤ، حضرت کعب
نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھیوں کو بھی یہی حکم بھیجا،
میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکہ چلی جاؤ اور وہیں رہو
حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی حکم نازل فرمائے، حضرت
کعب نے کہا: پھر حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ
کے پاس آئی اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! بے شک حضرت
ہلال بن امیہ بہت بوڑھے ہیں اور ان کی خدمت کرنے والا
کوئی نہیں ہے، کیا آپ اس کو ناپسند کرتے ہیں کہ میں ان کی
خدمت کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ تم سے مقاربت نہ
کرنے، ان کی بیوی نے کہا: یہ خدا! وہ تو کسی چیز کی طرف حرکت
بھی نہیں کر سکتے اور جب سے یہ معاملہ ہوا ہے، یہ خدا! وہ اس
دن سے مسلسل روتے رہتے ہیں، مجھ سے میرے بعض گھر
والوں نے کہا: تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح اجازت
لے لو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی
کو ان کی خدمت کرنے کی اجازت دے دی ہے، میں نے
کہا: میں اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں لوں
گا، مجھے پتا نہیں کہ اگر میں نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ
ﷺ اس معاملہ میں کیا فرمائیں گے اور میں ایک جوان شخص
ہوں، پھر میں اسی حال پر دس راتیں ٹھہرا رہا، پھر جب سے
رسول اللہ ﷺ نے ہم سے گفتگو کی ممانعت کی تھی، اس کو
پچاس دن گزر چکے تھے، حضرت کعب کہتے ہیں کہ پچاس روز
کے بعد ایک صبح کو میں اپنے گھر کی چھت پر صبح کی نماز پڑھ رہا
تھا، پھر جس وقت میں اسی حال میں بیٹھا ہوا تھا، جس کا اللہ
عز و جل نے ہمارے متعلق ذکر کیا ہے کہ مجھ پر میرا نفس تنگ ہو

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا تَخَلَّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخَلُّفُهُ إِيَّانَا وَارْجَاؤُهُ أَمْرًا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

البخاری (۴۴۱۸-۳۹۵۱-۲۷۵۷-۲۹۴۷-۳۵۵۶)

۳۸۸۹-۴۶۷۳-۴۶۷۶-۴۶۷۷-۴۶۷۸-۶۲۵۵-۶۶۹۰-

(۷۲۲۵) ابوداؤد (۲۲۰۲) النسائی (۳۴۲۳-۳۴۲۴-۳۴۲۵)

گیا اور زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی، اچانک میں نے سلع پہاڑ کی چوٹی سے ایک چلانے والے کی آواز سنی، جو بلند آواز سے کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک! بشارت ہو! (مبارک ہو) حضرت کعب نے کہا: میں اسی وقت سجدہ میں گر پڑا اور میں نے جان لیا کہ اب کشادگی ہو گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے، پھر لوگ آ کر ہم کو مبارک باد دیتے تھے، پھر میرے ان دو ساتھیوں کی طرف لوگ مبارک باد دینے کے لیے گئے اور ایک شخص گھوڑا دوڑاتا ہوا میری طرف روانہ ہوا اور قبیلہ اسلم کے ایک شخص نے پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے مجھے ندا کی اور اس کی آواز گھوڑے سوا رکے پہنچنے سے پہلے مجھ تک پہنچی، جب میرے پاس وہ شخص آیا، جس کی بشارت کی آواز میں نے سنی تھی، میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس شخص کو بشارت کی خوشی میں پہنا دیے، بہ خدا! اس وقت میرے پاس ان کپڑوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی اور میں نے کسی سے عاریہ کپڑے لے کر پہنے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے قصد سے روانہ ہوا، ادھر میری توبہ قبول ہونے پر فوج در فوج لوگ مجھ کو مبارک باد دینے کے لیے آ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تم کو اللہ تعالیٰ کا توبہ قبول کرنا مبارک ہو، جب میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ارد گرد صحابہ بیٹھے تھے، حضرت طلحہ بن عبید اللہ جلدی سے اٹھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی، بہ خدا! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ اور کوئی نہیں اٹھا تھا، حضرت کعب طلحہ کو نہیں بھولتے تھے، حضرت کعب نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو خوشی سے آپ کا چہرہ چمک رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے: مبارک ہو، جب سے تم کو تمہاری ماں نے جنا ہے اس سے زیادہ اچھا دن تمہارے لیے نہیں آیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ (قبولیت توبہ) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف

سے ہے اور جب رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ اس طرح منور ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو، حضرت کعب نے کہا: ہم اس علامت کو پہچانتے تھے، انہوں نے کہا: جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنی توبہ کی خوشی میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کچھ مال کو رکھ لو وہ تمہارے لیے بہتر ہے، میں نے کہا: میں اپنے اس مال کو رکھ لیتا ہوں جو خیر میں ہے، اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے صدق کی وجہ سے نجات دی ہے اور اب میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنی باقی زندگی میں ہمیشہ سچ بولوں گا، انہوں نے کہا: بہ خدا! مجھے یہ معلوم نہیں کہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اس طرح سزا میں مبتلا کیا ہو اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تھا اس وقت سے لے کر آج تک میں نے جھوٹ نہیں بولا اور آئندہ کے لیے بھی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں: (ترجمہ:) ”بے شک اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین اور انصار پر رحمت کے ساتھ رجوع کیا جنہوں نے سختی کے وقت نبی کا ساتھ دیا اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل اپنی جگہ سے ہل جائیں، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان ہے حد رحم فرمانے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی بھی توبہ قبول فرمائی جو مؤخر کیے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئی تھیں اور ان کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اللہ کے سوا ان کی کوئی جائے پناہ نہیں ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی، بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے حد رحم فرمانے والا ہے، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بچو کے ساتھ رہو۔“ حضرت کعب نے کہا: جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت اسلام کی نعمت دی ہے اس وقت سے لے کر اللہ تعالیٰ

نے میرے نزدیک مجھے اس سے بڑی کوئی نعمت نہیں دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچ بولا کیونکہ میں نے آپ سے جھوٹ بولا ہوتا تو میں بھی اسی طرح ہلاک ہو جاتا جس طرح وہ لوگ ہلاک ہو گئے جنہوں نے جھوٹ بولا تھا جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تو جتنی ان جھوٹوں کی مذمت فرمائی ہے کسی کی اتنی مذمت نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان (کی بد اعمالیوں) سے اپنی توجہ ہٹائے رکھو تو تم ان کی طرف التفات نہ کرو بے شک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ ان کے کاموں کی سزا ہے، وہ تم کو راضی کرنے کے لیے قسمیں کھائیں گے سوا اگر تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو بے شک اللہ نافرمانی کرنے والوں سے راضی نہیں ہوگا۔“

حضرت کعب نے کہا: ہم لوگوں کا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کیا گیا تھا جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے قسمیں کھائی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا عذر قبول کر لیا تھا، ان سے بیعت کر لی تھی اور ان کے لیے استغفار کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے معاملہ کو مؤخر کر دیا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کا فیصلہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی توجہ بھی قبول فرمائی جن کا معاملہ مؤخر کیا گیا تھا“ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غزوہ تبوک میں جو پیچھے رہ گئے تھے اس کا ذکر ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھانے والوں کی بہ نسبت ہمارے معاملہ کو مؤخر کر دیا گیا تھا جنہوں نے قسمیں کھائیں اور آپ نے ان کے عذر کو قبول فرمایا تھا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۶۹۴۸- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُسْتَنِي حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً. سابقہ حوالہ (۶۹۴۷)

۶۹۴۹- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ

عبید اللہ بن کعب بن مالک (آپ حضرت کعب کے نابینا ہونے کے بعد ان کی رہنمائی کرتے تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ سنا جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے گئے

تھے اس کے بعد حسب سابق حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ میں تشریف لے جاتے تو اس کا کنایہ ذکر فرماتے تھے لیکن اس غزوہ کا آپ نے صراحتہ ذکر فرمادیا تھا اس حدیث میں حضرت ابوخیثمہ اور ان کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لاحق ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

جب حضرت کعب نابینا ہو گئے تھے تو ان کے بیٹے عبید اللہ بن کعب ان کی رہنمائی کرتے تھے وہ اپنی قوم میں سب بڑے عالم اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے سب سے زیادہ حافظ تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ وہ ان تینوں میں سے ایک ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی تھی اور وہ کہتے تھے کہ دو غزووں کے سوا وہ کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہے پھر پوری حدیث بیان کی اور اس میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کیا تھا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی رجسٹر میں ان کا شمار نہیں تھا۔

تہمت کی حدیث اور تہمت لگانے والوں کی توبہ قبول کرنا

نبی ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے اور جس کے نام قرعہ نکل آتا اس کو رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں جا رہے تھے آپ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی اس میں میرے نام قرعہ نکل آیا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئی یہ حجاب نازل ہونے کے بعد کا واقعہ تھا مجھے اپنے محل میں سوار کیا جاتا اور

اللَّهُ بِنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَ زَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَمًا يَرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۱۵۷)

۶۹۵۰- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ (وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ) عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بَصَرُهُ وَ كَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزَوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنَاتٍ كَثِيرٌ يَزِيدُونَ عَلَى عَشْرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيَوَانٌ حَافِظٌ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۱۵۷)

۱۰- بَابُ فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ وَ قَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاضِي

۶۹۵۱- حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ وَ السِّيَاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ وَ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ يُونُسُ وَ مَعْمَرُ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ عُلْفَمَةُ بْنُ وَقَاصٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ

مَا قَالُوا فَبَرَّاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِّنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَىٰ لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثَبَتْ أَفْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَفْرَعُ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزِلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنُونَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَذِنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عَقْدِي مِنْ جُرْعِ ظَفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذَا ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهَيِّئْنَ وَلَمْ يَعْشَهُنَّ اللَّحْمَ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ ثِقَلِ الْهُودَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ قَبَعْتُ الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَذْبَحَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَيْتِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللَّهِ مَا يَكْلِمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً

جہاں ہم قیام کرتے وہاں مجھے محل سے اتار لیا جاتا، حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچے آپ نے ایک رات کوچ کا اعلان کر دیا، جب انہوں نے کوچ کا اعلان کیا تو میں اٹھ کر لشکر سے دور نکل گئی، قضاء حاجت کے بعد میں اپنے کجاوہ کی طرف آئی، میں نے اپنے سینہ کی طرف ہاتھ لگایا تو یمن کی سیپیوں کا جو ہار میں پہنے ہوئے تھے وہ نہیں تھا، میں نے واپس لوٹ کر ہار کو تلاش کیا اور اس کو تلاش کرنے نے مجھ کو روک لیا اور وہ لوگ آئے جو میرا کجاوہ اٹھاتے تھے انہوں نے میرا کجاوہ اٹھایا اور اس کو اس اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی، ان کا گمان یہ تھا کہ میں کجاوے میں بیٹھی ہوئی ہوں، اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، گوشت سے بھرپور اور فربہ نہیں ہوتی تھیں، بہت کم کھانا کھاتی تھیں، اس لیے ان لوگوں نے جب کجاوہ اٹھا کر اونٹ پر رکھا تو اس کے وزن کی طرف توجہ نہیں کی اور میں ویسے بھی کم سن لڑکی تھی۔ انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہو گئے، لشکر روانہ ہونے کے بعد مجھے ہار مل گیا، میں ان کے پڑاؤ پر آئی مگر وہاں پر کوئی پکارنے والا تھا نہ جواب دینے والا، میں نے اپنی اسی جگہ کا قصد کیا جہاں پر میں پہلے تھی اور میرا گمان یہ تھا کہ لوگ جب مجھے گم پائیں گے تو میری طرف لوٹیں گے، جس وقت میں اپنی جگہ بیٹھی ہوئی تھی تو مجھ پر نیند غالب آ گئی اور میں سو گئی، اور حضرت صفوان بن معطل سلمیٰ ذکوانی اخیر شب میں لشکر کے پیچھے رہ گئے تھے وہ صبح منہ اندھیرے میری جگہ کے پاس پہنچے، انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا جسم دیکھا تو وہ میرے پاس آئے، انہوں نے دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا، کیونکہ حجاب کے احکام نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا، انہوں نے مجھ کو پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور اس سے میں بیدار ہو گئی، میں نے اپنے چہرے پر اپنی چادر ڈال لی، بہ خدا! انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور سوا انا للہ وانا الیہ راجعون کے میں نے ان کے منہ سے کوئی بات نہیں سنی، انہوں نے اونٹنی کو اس کے اگلے پیروں پر بٹھایا

غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّىٰ اَنَاحَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا
فَرَكِبَتْهَا فَاَنْطَلَقَ يَقُوْدُبِي الرَّاحِلَةَ حَتَّىٰ اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ
مَا نَزَلُوا مُوْعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي
شَارِنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سُلُوْلٍ
فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاسْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ شَهْرًا
وَالنَّاسُ يُفِيضُوْنَ فِي قَوْلِ اَهْلِ الْاُفْكِ وَلَا اشْعُرُ بِشَيْءٍ
مِّنْ ذَلِكَ وَهُوَ يُرِيْنِي فِي وَجْعِي اَنِّي لَا اَعْرِفُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ اَرَى مِنْهُ حِيْنَ اسْتَكَيْتُ
اِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَسْلِمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تَبْكُمُ
فَذَاكَ يُرِيْنِي وَلَا اشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّىٰ خَرَجْتُ بَعْدَ مَا
نَقَهْتُ وَخَرَجْتُ مَعِي اَمْ مِسْطَحٌ قَبْلَ الْمَاصِعِ وَهُوَ
مُتَبَرِّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ اَنْ نَّتَّخِذَ
الْكُنْفَ قَرِيْبًا مِّنْ بَيْوتِنَا وَاَمَرْنَا اَمْرَ الْعَرَبِ الْاَوَّلِ فِي
التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَاذَى بِالْكُنْفِ اَنْ نَّتَّخِذَهَا عِنْدَ بَيْوتِنَا
فَاَنْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَمْ مِسْطَحٌ وَهِيَ بِنْتُ اَبِي رُحْمٍ بِنِ
الْمُطَلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرٍ بِنِ عَامِرٍ خَالَةُ
اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحٌ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَادِ بْنِ
الْمُطَلِبِ فَاقْبَلْتُ اَنَا وَبِنْتُ اَبِي رُحْمٍ قَبْلَ بَيْتِي حِيْنَ فَرَعْنَا
مِنْ شَارِنَا فَعَثَرْتُ اَمْ مِسْطَحٌ فِي مَرِّهَا فَقَالَتْ تَعَسَّ
مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِنْسَ مَا قُلْتُ اَنْتُسَيْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ
بَدْرًا قَالَتْ اَيُّ هُنَا اَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ
قَالَتْ فَاخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ الْاُفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلَى
مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَبْكُمُ قُلْتُ اَتَاذَنْ لِي اَنْ اَتِيَ
اَبُوِي قَالَتْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَتِيَنَّ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهِمَا
فَاِذَنْ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ اَبُوِي فَقُلْتُ لَا مَتِي يَا
اُمِّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةَ هَوْنِي عَلَيْكَ
فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ اَمْرًا قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا
وَلَهَا صَرَائِرُ اِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ
تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّىٰ

اور میں اس اونٹنی پر سوار ہو گئی، حتیٰ کہ لشکر کے پڑاؤ ڈالنے کے
بعد ہم اس سے آکر مل گئے، لشکر والے ٹھیک دوپہر کے وقت
پہنچے تھے میرے اس واقعہ میں جس شخص نے بھی (بدگمانی سے)
ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہو گیا اور جس شخص نے سب سے بڑی
تہمت لگائی وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا، ہم مدینہ پہنچ گئے اور
میں مدینہ پہنچنے کے بعد ایک ماہ تک بیمار رہی، ادھر لوگوں میں
تہمت لگانے والوں کا قول مشہور ہو رہا تھا اور مجھے ان باتوں
میں سے کسی چیز کا علم نہیں تھا، البتہ مجھ کو یہ چیز شک میں ڈالتی
تھی اور میرے درد میں اضافہ کرتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کا جو
لطف و کرم پہلے میری بیماری میں ہوتا تھا اس کو اب میں محسوس
نہیں کرتی تھی، رسول اللہ ﷺ آنے کے بعد صرف سلام
کرتے، پھر فرماتے: تمہارا کیا حال ہے؟ اس سے مجھے شک
پڑتا تھا، مگر مجھے کسی خرابی کا علم نہیں تھا، حتیٰ کہ میں کمزور ہونے
کے بعد ایک دن قضاء حاجت کے لیے باہر میدان میں گئی اور
ہم قضاء حاجت کے لیے وہیں جاتے تھے میرے ساتھ
حضرت ام مسطح بھی تھیں، ہم لوگ رات کے وقت جاتے تھے یہ
ہمارے گھروں میں بیت الخلاء بننے سے پہلے کا واقعہ ہے، ہمارا
حال عرب کے پہلے لوگوں کی طرح تھا، ہمیں گھروں میں بیت
الخلاء بنانے سے اذیت ہوتی تھی اور ہم اس سے اجتناب
کرتے تھے، میں اور حضرت ام مسطح گئیں، حضرت ام مسطح ابورہم
بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن
عامر کی بیٹی اور حضرت ابو بکر صدیق کی خالہ تھیں اور ان کا بیٹا
مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا، سو میں اور ابورہم کی بیٹی
(یعنی حضرت ام مسطح) اپنے گھر سے چل پڑیں، جب ہم قضاء
حاجت سے فارغ ہوئیں تو حضرت ام مسطح چادر میں الجھ کر
گریں، انہوں نے کہا: مسطح ہلاک ہو جائے، میں نے کہا: تم نے
بری بات کہی، تم ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہو جو بدر میں حاضر ہوا
تھا، انہوں نے کہا: اے خاتون! کیا تم کو اس کے قول کا علم نہیں
ہے؟ میں نے پوچھا: اس نے کیا کہا ہے؟ پھر انہوں نے تہمت
لگانے والوں کی تہمت سے مجھ کو باخبر کیا، یہ سن کر میری بیماری

أَصْبَحْتُ لَا يَرْقُلِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ
 أَبْنِيَّ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ أَسَامَةَ
 بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبَتْ الْوُحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
 قَالَتْ فَأَمَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ
 الْوَدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَ
 أَمَّا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُصِيقِ اللَّهُ عَلَيْكَ
 وَ التَّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَ أَنْ تَسَالَ الْجَارِيَةَ تَصُدِّقُكَ قَالَتْ
 فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيُّ بَرِيرَةٍ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ
 شَيْءٍ يُرِيْبُكَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَ الَّذِي بَعَثَكَ
 بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتِ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمَصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ
 أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيزٍ أَهْلَهَا فَنَاتِي
 الدَّاحِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ
 فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَنِي سَلُولٍ قَالَتْ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ
 يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَ اللَّهُ مَا
 عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَ مَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي
 فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ صَرَبْنَا عَنْقَهُ وَ إِنْ كَانَ مِنْ
 إِخْوَانِنَا الْخَزَرَجِ أَمَرْنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ
 عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ وَ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ
 اجْتَهَلَتْهُ الْحِمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا
 تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ وَهُوَ ابْنُ
 عِمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ
 لَنَقْتُلَنَّكَ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تَجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَارَ الْحَيَّانِ
 الْأَوْسُ وَ الْخَزَرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 حَتَّى قَامَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْقِظُهُمْ
 حَتَّى سَكَتُوا وَ سَكَتَ قَالَتْ وَ بَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ لَا يَرْقُلُ
 لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لِيَلْتَنِي الْمُقْبِلَةُ لَا
 يَرْقُلِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنَوْمٍ وَ أَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ

میں اور اضافہ ہو گیا، جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ نے سلام کیا اور پھر فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: کیا آپ مجھے یہ اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے ماں باپ کے گھر جاؤں، میرا یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ سے اس خبر کی تحقیق کروں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے پاس گئی، میں نے کہا: اے امی جان! یہ لوگ کیسی باتیں بنا رہے ہیں، انہوں نے کہا: اے بیٹی! اپنے اعصاب کو پرسکون رکھو، خدا!! ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے نزدیک بہت خوبصورت ہو اور وہ اسی سے محبت کرتا ہو اور اس کی سونکیں بھی ہوں اور وہ اس کے خلاف کوئی بات نہ بنائیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا واقعی لوگوں نے ایسی باتیں کہی ہیں؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں ساری رات روتی رہی اور صبح کو بھی میرے آنسو نہ رکے اور نہ میں نے نیند کو سرمہ بنایا، میں صبح کو رو رہی تھی، ادھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کو بلایا، آپ ان سے اپنی اہلیہ کو علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنا چاہتے تھے اس وقت وحی نازل نہیں ہوئی تھی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے تو رسول اللہ ﷺ کو وہی مشورہ دیا جس کا رسول اللہ ﷺ کو یقین تھا کہ آپ کی اہلیہ اس تہمت سے بری ہیں، کیونکہ اس کو رسول اللہ ﷺ کی محبت کا علم تھا، اس نے کہا: یا رسول اللہ! وہ آپ کی اہلیہ ہیں اور ہمیں ان کے متعلق صرف پارسائی کا یقین ہے، البتہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی اور ان کے سوا اور بھی بہت عورتیں ہیں اور آپ (ان کی) باندی سے سوال کیجئے وہ آپ سے سچی بات کہیں گی، حضرت عائشہ کہتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ کو بلایا اور فرمایا: کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے تم کو عائشہ کے متعلق کوئی شک ہو، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے علم کے مطابق اگر

فَالِقُ كَبِدِي فَيَنْمَاهُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي
 اسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنَتْ لَهَا فَجَلَسْتُ
 تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ
 لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحِي إِلَيَّ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ
 قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ
 يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ بِرَبِيئَةٍ
 فَسَيُرِيكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتَ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ
 وَتَوْبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ وَ
 مَعِيَ حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَحِبَّ عَنِّي
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ
 لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَحِبِّي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ
 وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي
 وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهِذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي
 نَفْسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بِرَبِيئَةٍ وَاللَّهِ يَعْلَمُ
 إِنِّي بِرَبِيئَةٍ لَا تُصَدِّقُونَنِي بِذَلِكَ وَلَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ
 وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي بِرَبِيئَةٍ لَتُصَدِّقُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي
 وَلكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهِ
 الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ
 عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ إِنِّي بِرَبِيئَةٍ وَأَنَّ
 اللَّهَ مُبَرِّئِي بَرَاءَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنْزَلَ
 فِي شَأْنِي وَحْيٌ يُتْلَى وَلِشَأْنِي كَانَ أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ
 يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ
 يَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ
 فَوَاللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ
 الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ فَآخَذَهُ
 مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ
 مِنْهُ مِثْلُ الْجَعَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ

کوئی چیز ان میں باعث عیب ہے تو وہ یہ ہے کہ وہ کم سن لڑکی
 ہیں، اپنے گھر کا آٹا گوندھتے گوندھتے سو جاتی ہیں اور بکری
 آکر وہ آٹا کھا جاتی ہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول
 اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور عبد اللہ بن ابی ابن سلول
 سے جواب طلب کیا، رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: اے
 مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی طرف سے مجھے کون جواب
 دے گا جس کی طرف سے مجھے اپنے اہل خانہ کے معاملہ میں
 اذیت پہنچی ہے، بہ خدا! مجھے اپنی اہلیہ کے متعلق پاکیزگی کے سوا
 اور کسی چیز کا علم نہیں ہے اور جس مرد کا انہوں نے ذکر کیا ہے
 مجھے اس کے متعلق بھی پاکیزگی کے سوا اور کسی چیز کا علم نہیں، وہ
 جب بھی میرے گھر گیا میرے ساتھ گیا، حضرت سعد بن معاذ
 انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کو اس شخص
 کی طرف سے جواب دیتا ہوں، اگر وہ شخص قبیلہ اوس میں سے
 ہو تو ہم اس کی گردن مار دیں گے اور اگر وہ ہمارے بھائی
 خزر ج میں سے ہو تو آپ اس کے متعلق حکم دیں ہم آپ کے
 حکم کی تعمیل کریں گے، حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے، وہ
 خزر ج کے سردار تھے اور نیک شخص تھے، لیکن قبائلی تعصب نے
 ان کو بھڑکا دیا، انہوں نے حضرت سعد بن معاذ سے کہا: تم نے
 جھوٹ بولا، اللہ کی قسم! تم اس کو قتل کرو گے نہ کر سکو گے، حضرت
 سعد بن معاذ کے عم زاد حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور
 انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ سے کہا: تم نے جھوٹ بولا، بہ
 خدا! ہم اس کو ضرور قتل کریں گے، تم خود بھی منافق ہو اور
 منافقوں کی طرف سے لڑ رہے ہو، پھر اوس اور خزر ج دونوں
 قبیلے جوش میں آ گئے اور ایک دوسرے سے لڑنے پر تیار ہو گئے،
 درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے، پھر
 رسول اللہ ﷺ ان کو مسلسل ٹھنڈا کرتے رہے، حتیٰ کہ وہ لوگ
 خاموش ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ بھی خاموش ہو گئے،
 حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں سارا دن روتی رہی، میرے آنسو
 رکے نہ میں نے نیند کو سرمہ بنایا اور میرے والدین یہ گمان کر
 رہے تھے کہ اس قدر رونے سے میرا جگر پھٹ جائے گا، پھر

الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ أَبَشِّرْ بِي يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَآكَ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ هُوَ الَّذِي أُنْزَلَ بَرَآءَتِي قَالَتْ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ عَشْرَ آيَاتٍ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ بَرَآءَتِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِّقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتِلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ جَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذِهِ آرَجِي آيَةً فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَا حُبَّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ التَّفَقُّةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا أُنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتَ أَوْ مَا رَأَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصْرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِئَتْ أَخْتُهَا حُمَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الرَّهْرِيُّ فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يُؤْنَسُ إِحْتِمَالُهُ الْحِمِيَّةُ الْبُخَارِيُّ (۲۶۳۷-۲۶۶۱-۴۰۲۵-۴۶۹۰-۴۷۵۰-۶۶۶۲-۶۶۷۹-۷۳۶۹-۲۸۷۹-۷۵۰۰-۷۵۴۵)

جس وقت میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی، انصار کی ایک خاتون نے آنے کی اجازت مانگی، میں نے اس کو اجازت دے دی، وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی: ابھی ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: جب سے میرے متعلق یہ باتیں بنائی گئی تھیں، آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک ماہ سے میرے متعلق آپ کے پاس کوئی وحی نہیں آئی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر کلمہ شہادت پڑھا، پھر فرمایا: اے عائشہ! مجھے تمہارے متعلق ایسی ایسی خبر پہنچی ہے، اگر تم (اس تہمت سے) بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری برات ظاہر فرما دے گا اور اگر (بالفرض) تم اس گناہ میں ملوث ہو گئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرو، کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات ختم کر لی تو میرے آنسو خشک ہو گئے حتیٰ کہ مجھے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا، میں نے اپنے والد سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو ان کی باتوں کا جواب دیجئے، انہوں نے کہا: بہ خدا! مجھے پتہ نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں، میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے، انہوں نے (بھی) کہا: بہ خدا! مجھے پتا نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں، حضرت عائشہ نے کہا کہ میں ایک کم عمر لڑکی ہوں، میں بہت زیادہ قرآن مجید نہیں پڑھتی، بہ خدا! مجھے یہ معلوم ہے کہ تم لوگوں نے اس تہمت کو سن لیا ہے اور یہ تم لوگوں کے دلوں میں جم گئی ہے اور تم نے اس کی تصدیق کر دی ہے، اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ میں بری ہوں تو تم میری تصدیق نہیں کرو گے اور اگر میں اس گناہ کا اعتراف کر لوں حالانکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے میں اس گناہ سے بری ہوں، تو تم میری تصدیق کرو گے اور بے شک بہ خدا! میں اپنے اور تمہارے درمیان صرف حضرت یوسف کے والد کی مثال پاتی ہوں، جنہوں نے کہا تھا: میں صبر

جیل کرتا ہوں اور تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس کے خلاف میں نے اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کی ہے، حضرت عائشہ کہتی ہیں: میں جا کر لیٹ گئی اور بہ خدا! مجھے یہ یقین تھا کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری برأت کو ظاہر کر دے گا اور بہ خدا! یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق قرآن مجید میں وحی نازل فرمائے گا اور میں اپنی حیثیت اس سے کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام نازل فرمائے گا جس کی (قیامت تک) تلاوت کی جائے گی، لیکن مجھے یہ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو نیند میں کوئی ایسا خواب دکھا دے گا جس میں اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرمائے گا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بہ خدا! ابھی رسول اللہ ﷺ اپنی مجلس سے اٹھے تھے نہ اٹھنے کا قصد کیا تھا اور نہ گھر والوں میں سے کوئی اور باہر گیا تھا، حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور نبی ﷺ پر نزول وحی کے وقت جو شدت طاری ہوتی تھی وہ طاری ہو گئی، حتیٰ کہ اس انتہائی سردی میں بھی آپ سے پسینہ کے قطرات موتیوں کی طرح ٹپکنے لگے، جب رسول اللہ ﷺ سے وہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ہنس رہے تھے اور آپ نے جو پہلی بات کی وہ یہ تھی: اے عائشہ! تم کو مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت ظاہر کر دی، میری والدہ نے مجھ سے کہا: حضور کے سامنے کھڑی ہو، میں نے کہا: میں صرف اللہ کے سامنے کھڑی ہوں گی اور میں صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری برأت نازل فرمائی: اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائی تھیں: ”بے شک تم لوگوں میں سے جس جماعت نے تہمت لگائی ہے، یہ دس آیات تھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں نازل فرمایا، حضرت ابو بکر مسطح سے قرابت اور اس کے فقر کی وجہ سے اس کو خرچ دیا کرتے تھے“ (اور حضرت مسطح بھی تہمت لگانے والوں میں تھے) حضرت ابو بکر نے کہا: مسطح نے جو عائشہ پر تہمت لگائی گئی ہے بہ خدا! اس کے بعد اس کو کبھی خرچ نہیں دوں گا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ”اور تم میں جو لوگ

صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں وہ یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) نہ دیں گے، اور انہیں چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، (اے ایمان والو!) کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے بے حد رحم فرمانے والا ہے۔“ عبد اللہ بن مبارک نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق قرآن مجید میں سب زیادہ امید افزاء یہ آیت ہے (جب یہ آیت نازل ہوئی تو) حضرت ابو بکر نے کہا: بہ خدا! میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے، پھر انہوں نے حضرت مسطح کو وہ خرچ دینا شروع کر دیا جو وہ پہلے دیا کرتے تھے اور کہا: میں اس خرچ کو کبھی نہیں روکوں گا، حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے میرے اس معاملہ کے متعلق دریافت کیا کہ ان کو کیا علم ہے؟ انہوں نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو محفوظ رکھتی ہوں، بہ خدا! مجھے ان کے متعلق پاکیزگی کے سوا اور کچھ علم نہیں، حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ حضرت زینب ہی نبی ﷺ کی ازواج میں میری ٹکری تھی، اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے محفوظ رکھا، مگر ان کی بہن حضرت حمزہ بنت جحش ان سے لڑیں اور تہمت کی ہلاکت میں مبتلا ہونے والوں دوسرے لوگوں کے ساتھ مبتلا ہو گئیں، زہری کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جو اس جماعت کے معاملہ کے متعلق ہم تک پہنچی ہے اور یونس کی روایت میں ہے کہ حضرت حمزہ کو تعصب نے تہمت لگانے پر ابھارا تھا۔

امام مسلم نے اس حدیث کو دو مزید سندوں کے ساتھ روایت کیا، فتح کی روایت میں ہے: اس کو تعصب نے جاہل بنا دیا اور صالح کی روایت میں ہے: اس کو تعصب نے ابھارا، نیز صالح کی روایت میں یہ اضافہ ہے: حضرت عائشہ، حضرت حسان کو برا کہنا ناپسند کرتی تھیں (حضرت حسان بھی تہمت لگانے والوں میں تھے) اور فرماتی تھیں: حسان کا یہ شعر ہے:

۶۹۵۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَ مَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرُ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ

الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ
كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ تَسُبَّ عِنْدَهَا حَسَنٌ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ
قَالَ ۝

فَإِنَّ أَبِيَّ وَالِدَهُ وَعِرْضِي

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءَ

وَزَادَ أَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ
الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لِيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَ الَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنْفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ
ذَلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ مَوْعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ
مَوْعِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ
مَوْعِرِينَ قَالَ الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ. سابقه حوالہ (۶۹۵۱)

۶۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا
عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيئًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَنَسَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي
أَنَاسِ أَبْنَاءِ أَهْلِي وَأَيْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ
قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَبْتُ فِي سَفَرٍ
إِلَّا غَابَ مَعِيَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتِي فَسَالَ جَارِيتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَُا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ
فَتَأْكُلُ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَتْ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا
بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدَقِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى
أَسْقَطُوا هَابَهُ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا
إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِعُ عَلَى تَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ
الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ
مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنْفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا
بِهِ مُسْطَحٌّ وَحَمَنٌ وَحَسَنٌ وَأَمَّا الْمَنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

”بے شک میرے باپ‘ میری ماں اور میری عزت محمد ﷺ کی عزت کے تحفظ کے لیے ہیں“ نیز اس روایت میں یہ اضافہ ہے: بہ خدا! جس آدمی کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی (یعنی حضرت صفوان بن معطل) وہ کہتے تھے: سبحان اللہ! بخدا! جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، میں نے کبھی کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا (یعنی وہ نامرد تھے) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: اس کے واقعہ کے بعد وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے، یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں ہے: ”موعرین فی نحر الظہیرۃ“ اور عبدالرزاق نے ”موعرین“ روایت کیا، عبد بن حمید کہتے ہیں: میں نے عبدالرزاق سے پوچھا: ”موعرین“ کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے کہا: ”وغر“ کا معنی ہے سخت گرمی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب میرے متعلق ایک ناگفتہ بہ بات کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا: مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی ہے، بہ خدا! میں نے اپنی اہلیہ پر کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی اور جس شخص کے ساتھ انہوں نے تہمت لگائی ہے بہ خدا! مجھے اس میں بھی کسی برائی کا علم نہیں ہے، وہ جب بھی میرے گھر گیا میرے ساتھ گیا اور میں جب کبھی گھر سے باہر گیا تو وہ میرے ساتھ باہر گیا، اس کے بعد حسب سابق واقعہ بیان کیا، اور اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لے گئے اور میری باندی (حضرت بریرہ) سے پوچھا: اس نے کہا: بہ خدا! مجھے ان کے متعلق اس کے سوا اور کسی عیب کا علم نہیں ہے کہ وہ سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے، ہشام کو شک ہے کہ عجین کہا یا خمیر۔ آپ کے بعض اصحاب (حضرت علی) نے اس کو ڈانٹا اور کہا: رسول اللہ ﷺ سے سچ بولو، حتیٰ کہ انہوں نے اس کو اس قول کی وجہ سے گرا دیا، اس نے کہا: سبحان اللہ! بہ خدا! میں تو ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنا خالص سونے کی سرخ ڈلی کو جانتا

ہے (یعنی وہ بے عیب ہیں) اور جب اس شخص تک یہ خبر پہنچی جس کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی تو اس نے کہا: بہ خدا! میں نے کبھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا، وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے تھے اور اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: جن لوگوں نے تہمت لگائی ان میں حضرت مسطح، حضرت حمزہ اور حضرت حسان بھی تھے اور رہا عبد اللہ بن ابی منافق تو وہ اس تہمت کو ہوا دیتا تھا اور وہ اور حمزہ بھی اس تہمت کو سب سے زیادہ پھیلانے والے تھے۔

نبی ﷺ کے حرم کی تہمت سے برأت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی ام ولد کے ساتھ متہم کیا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے کہا: جاؤ اس کی گردن اڑا دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو وہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: نکلو اور اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اس کو نکالو، دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا تھا، پھر حضرت علی اس کو قتل کرنے سے رک گئے اور نبی ﷺ کی خدمت میں جا کر یہ واقعہ عرض کیا اور کہا: یا رسول اللہ! اس کا عضو تناسل تو کٹا ہوا ہے۔

فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَشْتَرِ شَيْئَهُ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمْنَهُ. البخاری (۴۷۵۷) الترمذی (۳۱۸۰)

۱۱- بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرَّبِيَةِ ۶۹۵۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِإِمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَاتَاهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكْعَةٍ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ فَنَاولَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَالَهُ ذَكَرٌ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۶۹)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں:

بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ وہ شخص منافق تھا اور کسی اور وجہ سے قتل کا مستحق تھا، نبی ﷺ نے اس کے نفاق یا کسی اور سبب سے اس کے قتل کا حکم دیا تھا نہ کہ زنا کے سبب سے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر اس کے قتل سے رک گئے کہ آپ نے اس کے زنا کی وجہ سے اس کے قتل کا حکم دیا ہے اور ان کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اس نے زنا نہیں کیا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۵۰- کتاب صفات المنافقین

واحکامہم

۰۰۰- بَابُ صِفَةِ الْمُنَافِقِينَ وَاحْكَامِهِمْ

۶۹۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَاصْحَابِهِ

منافقین کی صفات اور ان

کے احکام

منافقین کی صفات اور ان کے احکام

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی، عبد اللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں جب تک وہ ان سے الگ

نہ ہو جائیں ان کو کچھ مت دوزہیر کہتے ہیں کہ یہ اس کی قرأت ہے جس نے ”من حوله“ پڑھا اور ابن ابی نے کہا: اگر ہم مدینہ کو لوٹ گئے تو عزت والے مدینہ سے ذلت والوں کو نکال دیں گے، حضرت زید بن ارقم نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر دی، آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلوا کر اس سے (اس بات کے متعلق) پوچھا: اس نے بہت کچی قسم کھائی کہ اس نے ایسا نہیں کہا اور (حضرت) زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا ہے حضرت زید نے کہا: مجھے ان لوگوں کی اس بات سے بہت رنج ہوا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں یہ آیت نازل کی: ”جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں“۔ پھر نبی ﷺ نے ان کی مغفرت طلب کرنے کے لیے ان کو بلوایا تو انہوں نے (تمسخر سے) اپنے سر لٹکائے اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ”گویا کہ وہ دیوار کے سہارے کھڑے ہوئے شہتیر ہیں“۔ حضرت زید نے کہا: ظاہر میں یہ لوگ بہت اچھے تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عبد اللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لائے، اس کو قبر سے نکال کر اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اس کو اپنی قمیص پہنائی، پس اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی کے دفن کیے جانے کے بعد نبی ﷺ اس کی قبر پر تشریف لائے۔ اس کے بعد حدیث سفیان کی مثل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی سلول مر گیا تو اس کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ

لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةُ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ لَيْنٌ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلُّ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَسَأَلَهُ فَأَجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّىٰ أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ ثُمَّ دَعَا هُمْ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوُوا رُؤُوسَهُمْ وَقَوْلُهُ كَانَهُمْ حُسْبٌ مُسْتَدَّةٌ وَقَالَ كَانُوا رَجَالًا أَجْمَلُ شَيْءٍ.

بخاری (۴۹۰۰-۴۹۰۱-۴۹۰۳-۴۹۰۴) الترمذی (۳۳۱۲)

۶۹۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيَّةِ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ) قَالَ ابْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ. البخاری (۱۲۷۰).

۶۹۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۵۶۰)

۶۹۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تَوَقَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يَكْفِيَنَّهُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَرَبُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ. بخاری (۴۶۷۲)

سے سوال کیا کہ آپ اپنی قمیص اس کو عطا فرمائیں، جس میں وہ اپنے باپ کو کفن دیں، آپ نے ان کو وہ قمیص عطا کی، پھر یہ سوال کیا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں، سورسول اللہ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، حضرت عمر نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑا اور کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم ان کے لیے استغفار کرو یا استغفار نہ کرو، اگر تم نے ان کے لیے ستر مرتبہ استغفار کیا“ اور میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔ حضرت عمر نے کہا: وہ منافق ہے، رسول اللہ ﷺ کے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”ان (منافقین) میں سے جو شخص بھی مرجائے آپ اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھائیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔“

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند ذکر کی، اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ نے منافقین پر نماز پڑھنے کو ترک کر دیا۔

۶۹۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ فِيهِمْ.

سابقہ حوالہ (۶۱۵۸)

۶۹۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَ ثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَ قُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فَفَهُ قُلُوبُهُمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ يُطُونُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اتَّرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ.

بخاری (۴۸۱۶-۴۸۱۷-۷۵۲۱) الترمذی (۳۲۴۸)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی جمع ہوئے، ان میں سے دو قرشی تھے اور ایک ثقفی تھا، یادو ثقفی تھے اور ایک قرشی تھا، قرشیوں کے دلوں میں دین کی سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی زیادہ تھی، ان میں سے ایک شخص نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے، اللہ ہماری بات سنتا ہے، دوسرے نے کہا: اگر ہم زور سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا، تیسرے نے کہا: جب وہ ہمارے زور سے بولنے کو سنتا ہے تو وہ ہمارے آہستہ بولنے کو بھی سنتا ہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”اور تم اپنے گناہ اس لیے نہیں چھپاتے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گے لیکن تم یہ گمان کرتے

تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کاموں کو نہیں جانتا اور تمہارے اپنے رب کے ساتھ تمہارے اسی گمان نے تمہیں ہلاک کر دیا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔“
امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

۶۹۶۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَقَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْه. الرزى (۳۲۵۰)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ احد پہاڑ کی طرف گئے، آپ کے ساتھ جانے والوں میں سے چند لوگ لوٹ آئے، پھر نبی ﷺ کے اصحاب میں ان لوٹنے والوں کے متعلق دو گروہ ہو گئے، بعض نے کہا: ہم ان کو قتل کر دیں گے اور بعض نے کہا: نہیں، تب یہ آیت نازل ہوئی: ”تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے متعلق تمہارے دو گروہ ہو گئے۔“

۶۹۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِّي (وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ) قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ فَرَقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقَلْنَهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلْتُ فَمَالَكُمْ فِي الْمَنَافِقِينَ فَنَتَيْنِ. سابقہ حوالہ (۳۳۴۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

۶۹۶۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عُذْرُكَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۶۹۶۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کچھ منافقین ایسے تھے کہ جب نبی ﷺ کسی جگہ جہاد کے لیے جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے اور جب نبی ﷺ واپس آتے تو آپ کے پاس آ کر بہانے بناتے اور قسمیں کھاتے اور یہ خواہش کرتے کہ لوگ ان کی ان کاموں پر تعریف کریں جو انہوں نے نہیں کیے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی: ”ان لوگوں کے متعلق گمان نہ کرو جو یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی ان کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے سوان کے متعلق عذاب سے نجات کا گمان نہ کرو۔“

۶۹۶۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمَنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَاحْبَبُوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبْتَهُمْ بِمَقَازٍ مِنَ الْعَذَابِ. البخاری (۴۵۶۷)

حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا: ”اے رافع! حضرت ابن عباس کے پاس جا کر

۶۹۶۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ (وَاللَّفْظُ لِرُزْهَيْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ

کہو کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کیے ہوئے کاموں پر خوش ہوتا ہے اور اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی ان کاموں پر تعریف کی جائے جو اس نے نہیں کیے اگر ایسے شخص کو عذاب دیا جائے تو پھر ہم سب کو عذاب ہوگا، حضرت ابن عباس نے فرمایا: تمہارا اس آیت سے کیا تعلق ہے؟ یہ آیت تو اہل کتاب کے متعلق نازل کی گئی، پھر حضرت ابن عباس نے یہ آیات تلاوت کیں: ”اور (یاد کرو) جب اللہ نے اہل کتاب سے یہ عہد لیا کہ تم اس کو لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اس کو نہیں چھپاؤ گے تو انہوں نے معمولی معاوضہ کے بدلہ اس عہد کو اپنے پس پشت پھینک دیا، تو جس چیز کو وہ خرید رہے ہیں وہ کیسی بری ہے، ان کو ہرگز نہ سمجھنا جو اپنے کاموں پر خوش ہوتے ہیں اور یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی ان کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے تو ایسے لوگوں کے بارے میں ہرگز یہ گمان نہ کرنا کہ وہ عذاب سے نجات پا گئے،“ حضرت ابن عباس نے کہا: کہ نبی ﷺ نے اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اس چیز کو نبی ﷺ سے چھپایا اور اس کے بجائے کسی اور چیز کی خبر دی اور آپ پر یہ ظاہر کرتے ہوئے نکلے کہ انہوں نے آپ کو وہ چیز بتادی ہے جس کا آپ نے ان سے سوال کیا تھا اور اس بتانے پر آپ سے تعریف کے طالب ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی سوال کی ہوئی چیز کے چھپانے پر خوش ہوئے۔

قیس نے کہا: میں نے حضرت عمار سے پوچھا: یہ بتائیں کہ آپ نے حضرت علی کے معرکہ میں جو کاروائی کی (یعنی ان کا ساتھ دیا) آیا یہ آپ کا اپنا اجتہاد تھا یا آپ سے رسول اللہ ﷺ نے اس کا عہد لیا تھا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی ایسا عہد نہیں لیا جس کا آپ نے تمام لوگوں سے عہد نہ لیا ہو، لیکن حضرت حذیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو لوگ میرے اصحاب کی طرف منسوب ہیں ان میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں

جُرَیج أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ أَذْهَبَ يَارَافِعُ لِزَوَائِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَيْسَ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مَتَّافِرٍ بِمَا أَتَى وَاحْتَبَ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنَعَذَبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِنَّمَا وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرَحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِنَّمَا مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ. البخاری (۴۵۶۸) الترمذی (۳۰۱۴)

۶۹۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شِئْنَا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهْدُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شِئْنَا لَمْ يَعْهْدَهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حَذِيفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ

مَا قَالَ شُعْبَةَ فِيهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۳۷۷)

داخل ہو جائے اور ان میں سے آٹھ کو دبیلا کافی ہوگا، راوی کہتے ہیں: اور چار کے متعلق مجھے یاد نہیں رہا کہ راوی نے کیا کہا تھا۔ (دبیلا سے مراد ایک قسم کا پھوڑا ہے)۔

قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ بتائیے کہ آیا آپ نے اس جنگ میں اپنی رائے سے حصہ لیا تھا کیونکہ رائے کبھی غلط ہوتی ہے اور کبھی صحیح یا اس معاملہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی عہد لیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا عہد نہیں لیا جو آپ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو، اور یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شعبہ نے کہا: میرا گمان ہے کہ حضرت حذیفہ نے بیان کیا تھا کہ) میری امت میں بارہ منافق ہیں، وہ اس وقت تک جنت میں نہیں جائیں گے نہ جنت کی خوشبو پائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل نہ ہو جائے، ان میں سے آٹھ کو دبیلا (ایک قسم کا پھوڑا) کافی ہوگا یعنی ان کے کندھوں میں آگ کا ایک چراغ پیدا ہوگا جو ان کے سینوں کو توڑتا ہوا نکل جائے گا۔

ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ اہل عقبہ میں سے ایک شخص کا حضرت حذیفہ کے ساتھ جھگڑا ہو گیا جیسا کہ عام طور پر لوگوں میں ہوتا ہے اس نے کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ اہل عقبہ کتنے تھے؟ لوگوں نے حضرت حذیفہ سے کہا: جب یہ آپ سے پوچھ رہا ہے تو اس کو بتائیے، انہوں نے کہا: ہم کو یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ چودہ ہیں، اگر تم بھی ان میں سے ہو تو پھر وہ پندرہ ہیں، انہوں نے کہا: میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ وہ ہیں جو دنیا میں اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے ہیں، ان میں تین آدمیوں نے یہ کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کی کوئی آواز نہیں سنی اور نہ ہم کو قوم کے ارادہ کی خبر ہے، اس وقت حضور ﷺ میں جا رہے تھے آپ نے فرمایا: پانی بہت کم ہے، مجھ سے پہلے کوئی پانی پر نہ پہنچے، آپ نے دیکھا کچھ لوگ آپ سے پہلے پانی پر پہنچ گئے، آپ نے ان پر لعنت فرمائی۔

۶۹۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَنَا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَ يُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهْدَ الْيَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أَرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي إِنْ شَأْنًا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةً مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمْ الدُّبَيْلَةَ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَطْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۳۷۷)

۶۹۶۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفِيلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقْبَةِ وَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقْبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ كُنَّا نَخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَ عَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْقِيَنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۳۶۰)

۶۹۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَصْعَدُ الشَّيْءَ ثِنْتَةَ الْمَرَارِ فَإِنَّهُ يَحْطُ عَنْهُ مَا حَظَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلًا خَيْلُ بَنِي الْخَزَرَجِ ثُمَّ تَتَأَمَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرَ فَاتَّبَعْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَي يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۰۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مراد کی گھائی پر کون چڑھے گا؟ کیونکہ اس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح بنو اسرائیل کے گناہ جھڑ گئے تھے، حضرت جابر نے کہا: تو سب سے پہلے اس گھائی پر ہمارے یعنی بنو خزرج کے گھوڑے چڑھے، پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرخ اونٹ والے کے سوا تم میں سے ہر شخص کی مغفرت ہو جائے گی، ہم اس کے پاس گئے اور اس سے کہا: چلو! رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے استغفار کریں گے، اس بد بخت نے کہا: بہ خدا! اگر مجھے اپنی گم شدہ چیز مل جائے تو وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارا پیغمبر میرے لیے استغفار کرے، وہ شخص اس وقت اپنی گم شدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مراد یا مرار کی گھائی پر کون چڑھے گا؟ یہ روایت حضرت معاذ کی حدیث کی مثل ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ وہ ایک اعرابی تھا جو اپنی گم شدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

۶۹۷۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَصْعَدُ ثِنْتَةَ الْمَرَارِ أَوْ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ بنو النجار میں سے ایک شخص تھا، اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ بھاگ گیا اور اہل کتاب کے ساتھ لاحق ہو گیا، انہوں نے اس چیز کو اٹھالیا اور کہا: یہ محمد (ﷺ) کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ اس سے بہت خوش ہوئے، تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن توڑ دی، انہوں نے گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دیا، صبح کے وقت زمین نے اس کو نکال کر باہر پھینک دیا، انہوں نے اس کو دوبارہ گڑھا کھود کر دفن کیا، صبح کو اسے زمین نے نکال کر پھر باہر پھینک دیا، انہوں نے سہ بارہ گڑھا کھود کر اس کو دفن کیا، صبح کے وقت زمین نے اس کو پھر باہر نکال پھینکا، پھر انہوں نے اس کو اسی طرح باہر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔

۶۹۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ) عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَتَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِسْرَاءِ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالَ هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأَعْجَبُوا بِهِ فَمَا لَيْتَ أَنْ قَصَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَبْرُودًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے آئے جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو بڑے سے زور سے آندھی چلی کہ سوار زمین میں دھنسے کے قریب ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے، جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص کی عیادت کے لیے گئے جس کو بخار تھا، میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا، میں نے کہا: بہ خدا! میں نے آج کی طرح کسی شخص کا بدن گرم نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس شخص کی خبر نہ دوں جو قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا، پھر آپ نے اپنے ہمراہیوں میں سے دو شخصوں کی طرف سے اشارہ کیا جو گھوڑوں پر سوار تھے اور منہ پھیرے کھڑے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو بکریوں کے دور ریوڑوں کے درمیان متردد رہتی ہے، کبھی اس ریوڑ میں جاتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حدیث بھی پہلی حدیث کی طرح ہے البتہ اس حدیث میں یہ ہے کہ کبھی وہ اس ریوڑ میں گھس جاتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔

قیامت اور جنت اور دوزخ کے احوال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بہت موٹا آدمی آئے گا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا،

۶۹۷۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ (يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ) عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِنَ الرَّائِكِبَ فَرَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدِمَاتٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۳۲۴)

۶۹۷۳۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مَوْعُوگًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُخْبِرُكُمْ أَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّائِكِبِينَ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينِيذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۵۲۶)

۶۹۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي الثَّقَفِيَّ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً. مسلم، تحفة الاشراف (۸۰۰۲-۷۸۶۸-۸۰۴۳)

۶۹۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَكَرَّرْتُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً. النسائي (۵۰۵۲)

۰۰۰۔ بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۶۹۷۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي الْحَزَامِيَّ) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي

تم پڑھو (ترجمہ:) ”پس ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔“

الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ
بَعُوضَةٍ أَقْرَوْا فَلَا نَقِيمَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا.

بخاری (۴۷۲۹)

۶۹۷۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا
فَضِيلُ (يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضَ) عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى إَصْبَعٍ
وَالْأَرْضِينَ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إَصْبَعٍ
وَالْمَاءَ وَالنَّارَ عَلَى إَصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إَصْبَعٍ ثُمَّ
يَهْزُهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا
قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا
يُشْرِكُونَ.

بخاری (۴۸۱۱-۷۴۱۴-۷۵۱۳) الترمذی (۳۲۳۸-۳۲۳۹)

۶۹۷۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ
جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ
فَضِيلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهْزُهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا
لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا
الْآيَةَ. سابقہ حوالہ (۶۹۷۷)

۶۹۷۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ
عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ
السَّمَوَاتِ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إَصْبَعٍ وَالشَّجَرَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ ایک یہودی عالم نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے محمد
(ﷺ)! یا کہا: اے ابا القاسم! بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر
اٹھالے گا اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور
پانی اور گیلی زمین کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور تمام مخلوق کو ایک
انگلی پر اٹھالے گا پھر ان کو ہلائے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ
ہوں میں بادشاہ ہوں رسول اللہ ﷺ اس یہودی عالم کی بات
پر تعجب اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنسے پھر آپ نے یہ
آیت پڑھی: ”انہوں نے اللہ کی اس طرح قدر نہیں کی جس
طرح قدر کرنی چاہیے تمام زمینیں قیامت کے دن اس کی مٹھی
میں ہوں گی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے
ہوں گے اور لوگ جس چیز کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں وہ
اس سے پاک ہے۔“

اسی سند کے ساتھ منصور سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ کے پاس ایک یہودی عالم آیا یہ روایت حسب سابق
ہے لیکن اس میں ہلانے کا ذکر نہیں ہے راوی کہتے ہیں: میں
نے رسول اللہ ﷺ کو اس بات پر تعجب اور تصدیق کر کے
ہنستے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ کی مبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں
پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ان لوگوں نے
اس طرح اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنی چاہیے
تھی۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ اہل کتاب سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
آیا اور اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی
سے اور زمینوں کو ایک انگلی سے اور درخت اور گیلی زمین کو ایک
انگلی سے اور تمام مخلوق کو ایک انگلی سے اٹھائے گا پھر فرمائے گا:

میں بادشاہ ہوں، حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ کی مبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: ”انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح قدر نہیں کی جس طرح قدر کرنی چاہیے تھی۔“

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کیں، ان سب کی روایتوں میں ہے: اور درختوں کو ایک انگلی پر اور گیلی زمین کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور جریر کی روایت میں یہ نہیں ہے: اور مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھائے گا، لیکن اس کی حدیث میں یہ ہے: اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: آپ نے اس کی بات کی تصدیق کی اور اس پر تعجب کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عز وجل قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، جبر کرنے والے کہاں ہیں، تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، جبر کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟

حضرت عبید اللہ بن مقسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا کہ وہ کس طرح رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑے گا

وَالثَّرَى عَلَى اصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى اصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ.

البخاری (۷۴۱۵-۷۴۵۱)

۶۹۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنْ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرِ عَلَى اصْبَعٍ وَالثَّرَى عَلَى اصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى اصْبَعٍ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ وَالْجِبَالِ عَلَى اصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجَّبًا لِمَا قَالَ. سابقہ حوالہ (۶۹۷۹)

۶۹۸۱- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِصْنِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ.

البخاری (۶۵۱۹-۷۳۸۲) ابن ماجہ (۱۹۲)

۶۹۸۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَطْوِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ. البخاری (۷۴۱۳) ابوداؤد (۴۷۳۲)

۶۹۸۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَأْخُذُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ

اور فرمائے گا: میں اللہ ہوں، آپ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے (اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، حضرت عبداللہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا منبر نیچے سے کچھ بل رہا تھا، حتیٰ کہ میں نے دل میں کہا: کیا وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے: جبار عزوجل آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لے گا۔

تخلیق کی ابتداء اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: اللہ عزوجل نے مٹی (زمین) کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن چوپایوں کو پھیلا دیا اور جمعہ کے دن تمام مخلوق کے آخر میں عصر کے بعد جمعہ کی آخری ساعات میں سے کسی ساعت میں حضرت آدم علیہ السلام کو عصر سے لے کر رات تک پیدا کیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

مردوں کے قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنے
اور قیامت کے دن زمین کی حالت
کیا ہوگی اس کا بیان

فَيَقُولُ اَنَا اللّٰهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهُ وَيَسْطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمَنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اَتٰى لَا قَوْلَ اَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ابن ماجہ (۱۹۸-۴۲۷۵)

۶۹۸۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ يَا خُذْ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ يَعْقُوبُ. سابقہ حوالہ (۶۹۸۳)

۱- بَابُ اِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۹۸۵- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْآحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النَّوْرَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي اٰخِرِ الْخَلْقِ فِي اٰخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ.

قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْبُسْطَامِيُّ (وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى) وَسَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ بَنْتٍ حَفْصٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۵۵۷)

۲- فِي الْبَعْثِ وَالنَّشُورِ وَصِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو سفید زمین پر جمع کیا جائے گا جو سرخی مائل ہوگی، جیسے میدے کی روٹی ہوتی ہے اور اس زمین میں کسی شخص کے لیے کوئی علامت نہیں ہو گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس قول کے متعلق سوال کیا: ”جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل دیا جائے گا)۔“ تو یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا: صراط پر۔

اہل جنت کی مہمان نوازی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ زمین روٹی کی طرح ہو جائے گی، اللہ اہل جنت کی مہمانی کے لیے اپنے ہاتھ سے اس زمین کو الٹ پلٹ دے گا جس طرح تم میں کوئی شخص سفر میں روٹی کو الٹ پلٹ کرتا ہے، حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ پھر ایک یہودی آیا اور کہنے لگا: اے ابو القاسم! رحمن آپ پر برکتیں نازل فرمائے، کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ قیامت کے دن اہل جنت کی کس چیز سے مہمانی ہوگی، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، اس نے کہا: زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا پھر آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں، اس نے کہا: کیا میں آپ کو ان کے سالن کی خبر نہ دوں، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، اس نے کہا: بالالام اور نون، صحابہ نے پوچھا: وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا: بیل اور مچھلی جن کی کلجی کے ایک ٹکڑے سے ستر ہزار آدمی کھا سکیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر دس یہودی (عالم) میری پیروی کر لیتے تو

۶۹۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقَرَصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ. البخاری (۶۵۲۱)

۶۹۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ فَإِنَّ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ.

الترمذی (۳۱۲۱) ابن ماجہ (۴۲۷۹)

۳- بَابُ نُزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۶۹۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً يَكْفُوها الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفُو أَحَدَكُمْ خُبْرَتُهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَاتَى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ بَلَى قَالَ إِدَامُهُمْ بِالْأَمِّ وَتُونُ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ تُونُ وَتُونُ يَأْكُلُ مِنْ زَايِدَةٍ كَيْدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا. البخاری (۶۵۲۰)

۶۹۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

روئے زمین پر ہر یہودی مسلمان ہو جاتا۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَابَعَنِي عَشْرَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَيَّ ظَهْرُهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ. البخاری (۳۹۴۱)

۴- بَابُ سُؤَالِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ، آيَةُ

یہودیوں کا نبی پاک ﷺ سے روح کے متعلق سوال کرنا اور آپ کا ان کو وحی الہی کے مطابق جواب دینے کا بیان

۶۹۹۰- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا زَأْبُكُمْ إِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَاسْكَتِ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا. البخاری (۱۲۵-۴۷۲۱-۷۲۹۷-۷۴۵۶-۷۴۶۲) الترمذی (۳۱۴۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا، نبی ﷺ نے ایک شاخ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، اتنے میں کچھ یہودی گزرے، ان لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا: ان سے روح کے متعلق سوال کرو، ان میں سے ایک نے کہا: تم کو اس میں کیا شبہ ہے؟ کہیں وہ ایسا جواب نہ دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو، انہوں نے کہا: ان سے سوال کرو، پھر ان میں سے بعض نے کھڑے ہو کر آپ سے روح کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ خاموش ہو گئے اور اس کو کوئی جواب نہیں دیا، پس مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کی طرف وحی کی جا رہی ہے، حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا، تب آپ پر یہ وحی نازل ہوئی: ”یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے اور تم کو صرف کم علم دیا گیا ہے۔“

۶۹۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ بَنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غَيْرٍ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا أُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ. سابقہ حوالہ (۶۹۹۰)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا، اس کے آگے حسب سابق روایت ہے، البتہ وکیع کی روایت میں ”وما اوتیتم من العلم الا قليلا“ ہے اور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں ”وما اوتوا“ ہے۔

۶۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَرْوِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کھجوروں کے ایک باغ میں ایک تنے سے ٹیک

لگائے ہوئے تھے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں ”وما اوتیتم من العلم الا قليلا“ ہے۔

مَرَّةً عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ وَمَا أُوْتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۹۵۷۱)

۶۹۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ (وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ) قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ اتَّقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبَعْتُ قَالَ وَاتَى لِمَبْعُوثٍ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسُوفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَتِنَا وَقَالَ لَا وَتَيْنَ مَالًا وَوَلَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَيَأْتِينَا فَرْدًا. البخاری (۲۰۹۱-۲۲۷۵-۴۷۳۲-۴۷۳۳-۴۷۳۴-۴۷۳۵) الترمذی (۳۱۶۲)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عاص بن وائل سے قرض لینا تھا میں نے اس کے پاس جا کر تقاضا کیا اس نے مجھ سے کہا: میں تم کو اس وقت تک قرض واپس نہیں کروں گا جب تک تم (حضرت) محمد (ﷺ) کے ساتھ کفر نہ کرو میں نے اس سے کہا: میں اس وقت تک (حضرت) محمد (ﷺ) کے ساتھ کفر نہیں کروں گا جب تک کہ تو مر کر دوبارہ اٹھایا نہ جائے اس نے کہا: جب میں مر کر دوبارہ اٹھایا جاؤں گا تو میرے پاس مال اور اولاد ہوگی اس وقت میں تمہارا قرض ادا کروں گا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ”تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا اور کہا: مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی“ کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے رحمن سے کوئی عہد لے لیا ہے ہرگز نہیں! جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اس کو لکھ لیں گے ہم اس کے قول کے وارث ہیں اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا۔“

حضرت خباب نے کہا: میں زمانہ جاہلیت میں لوہا رہتا میں نے عاص بن وائل کے لیے کام کیا پھر میں نے آ کر اس سے تقاضا کیا۔

۶۹۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثٍ وَكِيعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَأَتَيْتُهُ اتَّقَاضَاهُ. سابقہ حوالہ (۶۹۹۳)

۵- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ

لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾ الْآيَةِ

۶۹۹۵- حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الزِّيَادِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وما كان الله

ليعذبهم وانت فيهم“ کی تفسیر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا: اے اللہ! اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو تو آسمان سے ہم پر پتھر برسایا کوئی دردناک عذاب بھیج، تب

یہ آیت نازل ہوئی: ”جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ تعالیٰ ان پر عذاب بھیجنے والا نہیں ہے اور جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب بھیجنے والا نہیں ہے اور کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دے حالانکہ یہ (مسلمانوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں“ آخر آیت تک۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ان الانسان لیطغی“ کی تفسیر کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا: کیا (حضرت) محمد (ﷺ) تمہارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ کہا گیا: ہاں! اس نے کہا: لات اور عزریٰ کی قسم! اگر میں نے ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں (العیاذ باللہ) ان کی گردن کو روندوں گا یا ان کے چہرے کو مٹی میں ملاؤں گا، پھر جس وقت رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے وہ آپ کے پاس گیا اور آپ کی گردن روندنے کا ارادہ کیا، وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک پچھلے پاؤں لوٹا اور اپنے ہاتھوں سے کسی چیز سے بچ رہا تھا، اس سے پوچھا گیا کہ کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق تھی اور ہول اور بازو تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو نوچ لیتے تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی اور حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے یا کسی طریقہ سے انہیں معلوم ہوا: (ترجمہ:) ”حقیقت یہ ہے کہ انسان بلاشبہ ضرور سرکشی کرتا ہے“ (کیونکہ) اس نے اپنے آپ کو مستغنی سمجھ لیا ہے، بے شک آپ کے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے، کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جو ہمارے بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے، آپ بتائیے کہ اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا تقویٰ کا حکم دیتا (تو یہ بہتر نہ تھا) آپ بتائیے کہ اگر وہ جھٹلائے اور پیٹھ پھیرے (تو وہ اللہ کے عذاب سے کیسے بچے گا) کیا اس نے یہ نہیں جانا کہ اللہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے؟ یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ہم یقیناً پیشانی کے بال پکڑ کر

مِنْ عِنْدِكَ فَاْمُطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوْ اُنْزِلْ عَلَيْنَا لَوْلَا اَنْتَ لَكُنَّا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَىٰ اٰخِرِ الْاٰیَةِ. البخاری (۶۶۴۸-۶۶۴۹)

۶- بَابُ قَوْلِهِ ﴿ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِۦٓ لَكٰٔظِمٌ ۝۱۰﴾

اَنْ رَّاهُ اسْتَغْنٰی

۶۹۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَا طَانَ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ لَا عَفِرَتْ وَجْهَهُ فِي التَّرَابِ قَالَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَّاعِلِي رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فِجَنَّهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقَبِيهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقَاتُ نَارٍ وَهُوَ لَا أَجْنَحَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْتَطَفْتُهُ الْمَلَائِكَةُ عَصُورًا عَصُورًا قَالَ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَذْرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِيَطْغَىٰ أَنْ رَّاهُ اسْتَغْنَىٰ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ أَرَأَيْتَ الَّذِي يُنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ أَوْ أَمَرَ بِالْتَّقْوَىٰ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ (يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ) أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تَطْعُهُ زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمْرُهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۳۴۳۶)

کھینچیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی اور گناہ گار ہے، اسے چاہیے کہ وہ مجلس میں (اپنے مددگاروں کو) پکارے، ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے، ہرگز نہیں، آپ اس کی اطاعت نہ کریں۔“

دھوئیں کا بیان

مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص نے آ کر کہا: اے ابو عبد الرحمان! کندہ کے دروازوں پر ایک قصہ گو بیان کر رہا ہے اور اس کا یہ زعم ہے کہ قرآن مجید میں جو دخان (دھوئیں) کی آیت ہے وہ دھواں آنے والا ہے اور وہ کفار کے سانسوں کو روک لے گا اور مسلمانوں کو اس سے صرف زکام جیسی کیفیت ہوگی، حضرت عبد اللہ بن مسعود غصہ سے اٹھ کر بیٹھ گئے، انہوں نے کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو، تم میں سے جس شخص کو جس چیز کا علم ہو وہ اس کو بیان کرے اور جس کو علم نہ ہو وہ کہے: ”اللہ زیادہ جاننے والا ہے“ کیونکہ علم کی یہی دلیل ہے، جس کو کسی چیز کا علم نہ ہو وہ کہے: اللہ جاننے والا ہے، کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: آپ کہیے: میں تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں اور بلاشبہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی دین سے روگردانی دیکھی تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانہ کی طرح سات سال قحط نازل فرما۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: پھر ان پر قحط نازل ہوا جس نے ہر چیز کو ختم کر دیا، حتیٰ کہ انہوں نے بھوک کی شدت سے کھالوں اور مردار کو کھا لیا، ان میں سے کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا اس کو دھوئیں کی شکل نظر آتی، پھر نبی ﷺ کے پاس ابوسفیان آیا اور اس نے کہا: اے محمد! بلاشبہ آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحم کا حکم دینے کے لیے آئے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہوگئی، آپ ان کے لیے اللہ سے دعا کیجئے، اللہ عزوجل نے فرمایا: (ترجمہ:) ”تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان سے بالکل واضح دھواں اٹھے گا جو

۷- بَابُ الدَّخَانِ

۶۹۹۷- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُصْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقْصُ وَيَزْعُمُ اَنَّ اَيَّةَ الدَّخَانِ تَجِيءُ فَتَاخُذُ بِانْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَاخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزَّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانٌ يَايَهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ اَعْلَمُ فَإِنَّهُ اَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ اَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ قُلْ مَا أَسْأَلُكَ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّعْ كَسْبِعَ يُوسُفَ قَالَ فَآخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى كَهَيْئَةِ الدَّخَانِ فَاتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ اِلَيْهِ اَلِى قَوْلِهِ اِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ اَفَيَكْشِفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى اِنَّا مُنْتَقِمُونَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اَيَّةُ الدَّخَانِ وَالْزَّامُ وَاَيَّةُ الرُّومِ.

بخاری (۱۰۰۷- ۱۰۲۰- ۴۶۹۳- ۴۸۰۹- ۴۷۷۴-

۴۸۲۱- ۴۸۲۲- ۴۸۲۳- ۴۸۲۴) الترمذی (۳۲۵۴)

لوگوں کو ڈھانپ دے گا، یہ دردناک عذاب ہے، یہ آیت ”بے شک تم لوٹنے والے ہو“ تک ہے، انہوں نے کہا: کیا آخرت کا عذاب اٹھ سکتا ہے؟ ”جس دن ہم سب بڑی گرفت کے ساتھ پکڑیں گے“ (اس دن) بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں، اس گرفت سے مراد بدر کا دن ہے اور دھواں، گرفت، لازم اور روم کی نشانیاں گزر چکی ہیں۔

مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میں مسجد میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرتا ہے ”جب آسمان سے واضح دھواں اٹھے گا“ اس کی وہ یہ تفسیر کرتا ہے کہ ”قیامت کے دن لوگوں کے پاس ایک دھواں آئے گا جو لوگوں کے سانس روک دے گا، جس سے ان کو زکام کی کیفیت ہو جائے گی“ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا: جس شخص کو جو علم ہو وہ اس کو بیان کرے اور جس کا اسے علم نہ ہو وہ کہے: اللہ زیادہ جاننے والا ہے کیونکہ انسان کی عقلندی یہ ہے کہ جس چیز کا اسے علم نہ ہو وہ کہے کہ اللہ اس کو زیادہ جاننے والا ہے بات یہ ہے کہ جب قریش نے نبی ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان کے خلاف دعا ضرر کی کہ اللہ تعالیٰ ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح قحط مسلط کر دے پھر ان پر قحط اور مصیبت آئی، حتیٰ کہ ایک شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان مصیبت کی وجہ سے دھواں سا دکھائی دیتا، حتیٰ کہ ان لوگوں نے ہڈیاں کھالیں، پھر نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مضر کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے کیونکہ وہ ہلاک ہو رہے ہیں، آپ نے فرمایا: تم نے مضر کے لیے بڑی ہمت کی ہے، پھر آپ نے ان کے لیے اللہ سے دعا کی، تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ:) ”بے شک ہم تھوڑے عرصہ کے لیے عذاب دور کر دیتے ہیں (مگر) بے شک تم پھر (کفر کی طرف) لوٹنے والے ہو“ حضرت عبد اللہ نے کہا: پھر ان پر بارش ہوئی اور جب وہ خوش حال ہو گئے تو وہ پھر اپنی بدعتیگی

۶۹۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبَّاحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَفْسِرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يَفْسِرُ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنْ قُرِئَ لِمَا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِتِينَ كِسْفًا يَوْسُفَ فَاصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يُنْظَرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ لِمَضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمَضَرَ إِنَّكَ لَجَرِي قَالَ فَدَعَا اللَّهُ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ فَمِطْرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّفَاحِيَةُ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبُطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. سابقہ حوالہ (۶۹۹۷)

کی طرف لوٹ گئے تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان سے واضح دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ دردناک عذاب ہے جس دن ہم بڑی گرفت کے ساتھ پکڑیں گے بے شک ہم انتقام لینے والے ہیں“ اس سے مراد بدر کا دن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پانچ چیزیں گزر چکی ہیں: دھواں، لزام، روم، گرفت اور (شق) قمر۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ہم ان کو بڑے عذاب سے کم ہلکا عذاب ضرور چکھائیں گے انہوں نے کہا: اس سے مراد دنیا کے مصائب ہیں: روم اور گرفت یا دھواں، شعبہ کو شک ہے دھواں کہا تھا یا گرفت۔

چاند کا پھٹ جانا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑا

۶۹۹۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحَيْ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خُمُسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانَ وَاللِّزَامَ وَالرُّومَ وَالْبَطْشَةَ وَالْقَمَرَ. (بخاری (۴۷۶۷-۴۸۲۰-۴۸۲۵))

۷۰۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۶۹۹۹)

۷۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْوَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومَ وَالْبَطْشَةَ أَوِ الدُّخَانَ شُعْبَةُ الشَّاكُ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخَانِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۶۱)

۸- بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

۷۰۰۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الشَّافِعِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشِقَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْهَدُوا.

بخاری (۳۶۳۶-۳۸۶۹-۳۸۷۱-۴۸۶۴-۴۸۶۵)

الترمذی (۳۲۸۵-۳۲۸۶)

۷۰۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ

پھٹ کر پہاڑ کے پیچھے چلا گیا اور دوسرا دوسری طرف رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مِنْ جَابِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَنْى إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فَلَقْتَيْنِ فَكَانَتْ فَلَقَةً وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفَلَقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِشْهَدُوا. سابقہ حوالہ (۷۰۰۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے ڈھانپ لیا اور دوسرا اس کے اوپر تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہ۔

۷۰۰۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَقْتَيْنِ فَتَسَرَّ الْجَبَلُ فَلَقَةً وَكَانَتْ فَلَقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اشْهَدْ. سابقہ حوالہ (۷۰۰۲)

۷۰۰۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ. الترمذی (۲۱۸۲-۳۲۸۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی مثل روایت بیان کی۔

ابن ابی عدی کی روایت میں ہے: گواہ ہو جاؤ، گواہ ہو جاؤ۔

۷۰۰۶- وَحَدَّثَنِيهِ بِشَرِّ بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوا إِشْهَدُوا. سابقہ حوالہ (۷۰۰۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اہل مکہ نے یہ سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں، آپ نے انہیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دوبار دکھا دیا (یعنی ایک ہی واقعہ کو انہوں نے آنکھیں مل مل کر دوبار دیکھا)۔

۷۰۰۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمْ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. البخاری (۳۶۳۷-۳۸۶۸-۴۸۶۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۷۰۰۸- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ. الترمذی (۳۲۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، ابو داؤد کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

۷۰۰۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفَنِي حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(بخاری (۴۸۶۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا۔

۷۰۱۰- حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(بخاری (۴۸۶۶-۳۸۷۰-۳۶۳۸)

اللہ تعالیٰ کا اذیت ناک باتوں پر صبر کرنے کا بیان

۹- بَابُ لَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى مَنِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی اذیت ناک باتوں پر صبر کرنے والا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے اس کے لیے بیٹا بنایا جاتا ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کو عافیت کے ساتھ رکھتا ہے اور رزق دیتا ہے۔

۷۰۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرِكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.

(بخاری (۷۳۷۸-۶۰۹۹)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ حدیث بھی حسب سابق ہے البتہ اس میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹا بنایا جاتا ہے۔

۷۰۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ. سابقہ حوالہ (۷۰۱۱)

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تکلیف دہ باتوں کو سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے شریک بناتے ہیں اور اس کا بیٹا بناتے ہیں اور وہ اس کے باوجود ان کو رزق دیتا ہے ان کو عافیت کے ساتھ رکھتا ہے اور ان کو عطا کرتا ہے۔

۷۰۱۳- وَحَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ. سابقہ حوالہ (۷۰۱۱)

کافر سے زمین بھر سونا فدیہ دینے کا

۱۰- بَابُ طَلِبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ

بِمِلِّ الْأَرْضِ ذَهَبًا

۷۰۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا هَوْنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أَدْخِلُكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشُّرْكَ.

البخاری (۳۳۳۴-۶۵۵۷)

۷۰۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا أَدْخِلُكَ النَّارَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ. سابقه حوالہ (۷۰۱۴)

۷۰۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاسْتَحْقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اسْتَحْقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَقُولُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلُّ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ قَدْ سُلِّتَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ. البخاری (۶۵۳۸)

۷۰۱۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ) كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُلِّتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ. البخاری (۶۵۳۸)

۱۱- بَابُ يُخْشَرُ الْكَافِرُ

عَلَى وَجْهِهِ

مطالبہ اور وہ تیار مگر اب بیکار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جہنمیوں میں سب سے کم عذاب ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تمہیں دنیا اور اس کی سب چیزیں مل جائیں تو کیا تم ان کو اس عذاب سے نجات کے لیے فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس وقت تم آدم کی پشت میں تھے اس وقت میں نے تم سے اس کی بہ نسبت کم چیز کا ارادہ (مطالبہ) کیا تھا وہ یہ کہ تم اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو (راوی کہتا ہے: میرا گمان ہے آپ نے فرمایا تھا:) تو میں تم کو جہنم میں داخل نہیں کروں گا، مگر تم نے شرک کے سوا کوئی بات نہیں مانی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ حدیث مثل سابق ہے البتہ اس میں یہ قول نہیں ہے کہ میں تم کو دوزخ میں داخل نہ کرتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا: یہ بتاؤ اگر تمہارے پاس روئے زمین کے برابر سونا ہو تو کیا تم اس کو عذاب سے نجات کے لیے دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں! اس سے کہا جائے گا: تم سے اس کی بہ نسبت بہت آسان چیز کا ارادہ (مطالبہ) کیا گیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ حدیث بھی اس کی مثل ہے البتہ اس میں یہ مذکور ہے: اس سے کہا جائے گا: تم نے جھوٹ بولا، تم سے اس کی بہ نسبت بہت آسان چیز کا سوال کیا گیا تھا۔

قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل

اٹھانے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کافر کو کس طرح قیامت کے دن منہ کے بل اٹھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جس نے اس کو پاؤں کے بل چلایا ہے کیا وہ اس کو قیامت کے دن منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟ قتادہ نے کہا: کیوں نہیں! ہمارے رب کی عزت و جلال کی قسم۔

۷۰۱۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ (وَاللَّفْظُ لِيُزْهَرِي) قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّسَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَ عَزَّةَ رَبِّنَا. البخاری (۶۵۲۳-۴۷۶۰)

دنیا کے سب سے بڑے سرمایہ دار کو دوزخ میں ایک غوطہ دینے اور دنیا کے سب سے تنگ دست کو جنت کا ایک چکر لگا کر ایک بات پوچھنے کا بیان

۱۲- بَابُ صَبْغِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ، وَ صَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس جہنمی کو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملی تھیں اس کو قیامت کے دن بلایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی خیر دیکھی تھی؟ وہ کہے گا: نہیں! اے میرے رب! پھر اہل جنت میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں رہا تھا اس کو جنت کا ایک چکر لگوا دیا جائے گا اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ کیا تم کو کبھی کوئی تکلیف لاحق ہوئی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! اے خدا! اے میرے رب! مجھے کبھی کوئی تکلیف پہنچی ہے نہ کبھی کوئی سختی پہنچی ہے۔

۷۰۱۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتَى بِأَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ.

النسائی (۳۱۶۰)

مومن کو اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا اور کافر کو صرف دنیا میں

۱۳- بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ تَعْجِيلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مومن کو دنیا میں کوئی نیکی دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر ظلم نہیں کرے گا اس کو آخرت میں

۷۰۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِيُزْهَرِي) قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

بھی جزاء دی جائے گی، رہا کافر تو اس نے دنیا میں جو اللہ کے لیے نیکیاں کی ہیں ان کا اجر اس کو دنیا میں دے دیا جائے گا اور جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کو جزاء دینے کے لیے کوئی نیکی نہیں ہوگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ کافر جب کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا لقمہ اس کو دنیا میں ہی کھلا دیا جاتا ہے اور رہا مومن تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو آخرت کے لیے ذخیرہ کرتا ہے اور اس کی عبادت کے صلہ میں اس کو دنیا میں رزق عطا فرماتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت بیان کی۔

اللَّهُ ﷻ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا قَضَىٰ إِلَى الْآخِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَىٰ بِهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۱۹)

۷۰۲۱- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَذْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۳۳)

۷۰۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۱۰)

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں:

علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جو کافر کفر پر مر جائے اس کو آخرت میں کوئی ثواب نہیں ملے گا اور اس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے جو کام کیے ہوں گے اس کو ان کی کوئی جزاء نہیں ملے گی، اور اس باب کی احادیث میں یہ تصریح ہے کہ اس نے دنیا میں صلہ رحم، صدقہ، غلاموں کو آزاد کرنا، مہمان نوازی اور جو دوسری نیکیاں کی ہیں ان کی جزاء اس کو دنیا میں دے دی جائے گی، اور مومن کی نیکیوں کو آخرت کے لیے جمع کیا جائے گا، اس کے باوجود اس کو دنیا میں بھی اجر ملے گا۔

۱۴- بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَ مَثَلِ الْكَافِرِ!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیت کی طرح ہے جس کو ہوا مسلسل جھونکے دیتی رہتی ہے، مومن پر بھی مصیبتیں آتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو ہلتا جلتا ہی نہیں حتیٰ کہ اس کو کاٹ دیا جاتا ہے۔

۷۰۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مِنْ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ الْأَرْضُ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ.

الترمذی (۲۸۶۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۷۰۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ تَفِينُهُ.

سابقہ حوالہ (۷۰۲۳)

حضرت کعب بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال سرکندے کے کھیت کی طرح ہے جس کو ہوا جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی اس کو گرا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے، حتیٰ کہ وہ سوکھ جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے، کوئی چیز اس کو ادھر ادھر نہیں جھکاؤی حتیٰ کہ وہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

عبدالرحمن بن کعب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال سرکندے کے کھیت کی طرح ہے، جس کو ہوا جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی اس کو گرا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے حتیٰ کہ اس کی اجل آ جاتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر کھڑا رہتا ہے، اس پر کوئی آفت نہیں آتی، بالآخر وہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

عبداللہ بن کعب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، البتہ محمود کی روایت میں یہ ہے: کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اور ابن حاتم نے منافق کی مثال کہا جس طرح زہیر کی روایت میں ہے۔

عبداللہ بن کعب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ان کی مثل نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور ان سب کی روایات میں یہ ہے: کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے۔

۷۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالََا حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَ تَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهْبِجَ وَ مَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْدِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً. البخاری (۵۶۴۳)

۷۰۲۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَ تَعْدِلُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْدِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱۵۰)

۷۰۲۷۔ وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَالََا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدًا قَالَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ بِشْرِ وَ مَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ وَ أَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ. سابقہ حوالہ (۷۰۲۵)

۷۰۲۸۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالََا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقُطَّانُ) عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْسَحُو حَدِيثَهُمْ وَقَالََا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيَى وَ مَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ. سابقہ حوالہ (۷۰۲۵)

۱۵۔ بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ مَثَلِ النَّخْلَةِ

مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے

۷۰۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَانْهَارُهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدَّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدَّثَنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتُ هِيَ النَّخْلَةُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا. البخاری (۶۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ درخت مسلمان کی طرح ہے مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں کا دھیان جنگل کے درختوں کی طرف گیا، حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا: میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن مجھے (بتانے سے) حیا آئی، پھر صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں بتائیے وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں: میں نے اس بات کا حضرت عمر سے ذکر کیا، حضرت عمر نے فرمایا: اگر تم یہ بتا دیتے کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو مجھے فلاں فلاں چیز سے زیادہ پسند ہوتا۔

۷۰۳۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ الضَّبْعِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلْقَى فِي نَفْسِي أَوْرُوعِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ النَّخْلَةُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے جس کی مثال مومن کی طرح ہے؟ صحابہ جنگل کے درختوں میں سے کسی درخت کا ذکر کرنے لگے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ چیز ڈالی گئی کہ یہ کھجور کا درخت ہے، میں نے اس کو بتانے کا ارادہ کیا، مگر وہاں بڑی عمر کے لوگ تھے، میں ان کے سامنے بات کرنے سے ڈرا، جب سب صحابہ چپ رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

بخاری (۶۱-۲۲۰۹-۵۴۴۴-۵۴۴۸)

۷۰۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاتَى بِجُمَارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

مجاہد کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ میں رہا، میں نے ان سے صرف ایک حدیث سنی، انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

سابقہ حوالہ (۷۰۳۰)

۷۰۳۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ اتَّبَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجُمَارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (۷۰۳۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا، اس کے بعد ان کی طرح حدیث بیان کی۔

۷۰۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحْسِرُؤُنِي بِشَجَرَةٍ شَبَّهِ أَوْ
كَالْتَرَجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتَّ وَرَقُهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ
مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي أَكْلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي
أَيْضًا وَلَا تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي
نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ
فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ
قُلْتُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. البخاری (۴۶۹۸)

ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: مجھے اس
درخت کے متعلق بتاؤ جس کے پتے نہیں جھڑتے، وہ مسلمان
کی طرح ہے، امام مسلم کہتے ہیں کہ اس روایت میں ہے: وہ ہر
وقت پھل دیتا ہے، لیکن میں نے اپنے علاوہ دوسرے محدثین
کے پاس اسی طرح روایت دیکھی ہے کہ وہ درخت ہر وقت
پھل نہیں لاتا، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال
آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، (مگر) میں نے دیکھا کہ حضرت
ابو بکر اور حضرت عمر کلام نہیں کر رہے تو مجھے کچھ کہنا ناگوار ہوا،
حضرت عمر نے کہا: اگر تم بتا دیتے تو مجھے یہ فلاں فلاں چیز سے
زیادہ پسند ہوتا۔

۱۶- بَابُ تَحْرِيشِ الشَّيْطَانِ وَبَعْثِهِ سَرَايَاهُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ

۷۰۳۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ. الترمذی (۱۹۳۷)

۷۰۳۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۷۰۳۴)

۷۰۳۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
يَقُولُ إِنَّ عَرَشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعُثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ
النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۳۱۸)

۷۰۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاسْحَقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ) قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے شیطان کا اپنے لشکر کو روانہ کرنا اور برا بیچتہ کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: جزیرہ عرب میں اپنی عبادت کیے جانے سے شیطان
مایوس ہو گیا ہے لیکن وہ ان کو آپس میں (لڑائی کے لیے)
بھڑکائے گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی سند بیان کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابلیس کا تخت سمندر پر
ہے، وہ لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے اپنے لشکر کو روانہ کرتا ہے،
شیطان کے نزدیک سب سے بڑے درجہ والا وہ ہے جو سب
سے زیادہ فتنہ ڈالے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے، پھر وہ اپنے لشکر
کو روانہ کرتا ہے، اس کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب وہ ہوتا

ہے جو سب سے زیادہ فتنہ ڈالتا ہے اس کے لشکر میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے، وہ کہتا ہے: تم نے کچھ نہیں کیا، پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایک شخص کو اس حال میں چھوڑا کہ اس کی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کرا دی، وہ اس کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے: ہاں! تم نے کام کیا ہے، اعمش نے کہا: میرا گمان ہے وہ اس کو گلے لگا لیتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شیطان اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے جو لوگوں میں فتنہ ڈالتے ہیں، اس کے نزدیک زیادہ مرتبہ والا وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو زیادہ فتنے میں ڈالتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان (ہم زاد) مسلط کر دیا گیا ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی، وہ مسلمان ہو گیا اور وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں، سفیان کی روایت میں ہے: ہر شخص کے لیے ایک ہم زاد جن اور ایک ہم زاد فرشتہ مقرر کر دیا ہے۔

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے پاس سے اٹھ کر گئے، مجھے اس پر غیرت آئی، پس آپ آئے اور دیکھا کہ میں کیا کر رہی ہوں، آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا بات ہے، کیا تم نے غیرت کی ہے؟ میں نے کہا: مجھ جیسی عورت کو آپ جیسے مرد پر

اللہ ﷻ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاذْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةٌ أَكْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُذْنِبُهُ مِنْهُ وَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۳۱۸)

۷۰۳۸- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَكْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةٌ أَكْظَمُهُمْ فِتْنَةً.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۶۲)

۷۰۳۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنِّي إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۶۰۱)

۷۰۴۰- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (بَعِيَانِ ابْنُ مَهْدِيٍّ) عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۶۰۱)

۷۰۴۱- حَدَّثَنِي هُرُوفُ بْنُ سَعِيدٍ الْإِيلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَعَرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَالِكِ يَا عَائِشَةُ أَغْرَبْتُ فَقُلْتُ وَمَالِي لَا

يَغَارُ وَ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَعِيَ شَيْطَانُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ رَبِّي أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۳۶۶)

غیرت نہیں آئی چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا تھا؟ حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے کہا: ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن اس کے مقابلہ میں میرے رب نے میری مدد کی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

رحمت الہی کے بغیر کوئی شخص محض اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے چھپالے البتہ تم سیدھے راستہ پر چلو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند ذکر کی اس میں رحمت اور فضل کا ذکر ہے اور اس میں ”سدودا“ کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں ہاں! مگر یہ کہ میرا رب مجھے اپنی رحمت میں چھپالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت میں مجھ کو چھپالے گا ابن عون نے اس طرح اپنے ہاتھ سے سر

۱۷- بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُ الْجَنَّةِ

بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۷۰۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۲۱۰)

۷۰۴۳- وَحَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَكِنْ سَدِّدُوا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۲۱۰)

۷۰۴۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۲۲)

۷۰۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ وَلَا

کی طرف اشارہ کیا: اور مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ اپنی رحمت اور مغفرت میں مجھ کو چھپالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں، آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں، البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں لے لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے فضل اور رحمت میں ڈھانپ لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میانہ روی برقرار رکھو اور سیدھی راہ پر چلو اور یہ یقین رکھو کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں، ہاں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس کی مثل فرمایا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس کی مثل فرمایا، اور اس میں یہ اضافہ ہے: ”خوش خبری ہو“۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۷۴)

۷۰۴۶- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَذَرَكَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۰۵)

۷۰۴۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ. البخاری (۵۶۷۲۳)

۷۰۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۴۲۷)

۷۰۴۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۳۲۶)

۷۰۵۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۳۴۷)

۷۰۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَمِثْلُهُ وَزَادَ وَابْشُرُوا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۵۳۲)

۷۰۵۲- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل کرے گا نہ دوزخ سے محفوظ رکھے گا، اور نہ مجھ کو البتہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔

أَعَيْنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۹۶۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدھی راہ پر چلو، میانہ روی رکھو اور خوش خبری دو، بے شک کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھ کو چھپالے اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس میں سب سے زیادہ دوام ہو، خواہ وہ عمل کم ہو۔

۷۰۵۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِدِّدُوا قَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يَدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ.

بخاری (۶۴۶۷-۶۴۶۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس روایت میں ”ابشروا“ مذکور نہیں ہے۔

۷۰۵۴- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أَبْشِرُوا.

سابقہ حوالہ (۷۰۵۳)

زیادہ عمل کرنے اور عبادت میں کوشش کرنے کی ترغیب

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس قدر نمازیں پڑھیں کہ آپ کے قدم مبارک سو ج گئے، آپ سے کہا گیا کہ آپ اس قدر مشقت اٹھا رہے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب کی مغفرت کر دی ہے، آپ نے فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس قدر قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک سو ج گئے، صحابہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب

۱۸- بَابُ اكْثَارِ الْأَعْمَالِ وَ الْاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ

۷۰۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عُلَافَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَكَلَّفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. البخاری (۱۱۳۰-۴۸۳۶-۶۴۷۱) الترمذی (۴۱۲)

التسائی (۱۶۴۳) ابن ماجہ (۱۴۱۹)

۷۰۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عُلَافَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ

کی مغفرت کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز میں اس قدر قیام کرتے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوج جاتے، حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب کی مغفرت کی دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. سابقہ حوالہ (۷۰۵۵)

۷۰۵۷۔ حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قَسِطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُ قَامَ حَتَّى تَفْطِرَ رَجُلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّصَعُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۳۶۵)

ف: ذنب کا حقیقی معنی ہے جرم اور گناہ یہاں ذنب کا اطلاق مجازاً ہے اس سے مراد ہے آپ کے بظاہر خلاف اولیٰ کام۔

نصیحت میں اعتدال

۱۹۔ بَابُ الْإِفْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

شقیق کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے انتظار میں ان کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی کا گزر ہوا، ہم نے کہا: ان کو ہمارے آنے کی اطلاع کر دو وہ ان کے پاس گئے، پھر تھوڑی دیر میں حضرت عبد اللہ آ گئے اور فرمایا: مجھے تمہارے آنے کی اطلاع تھی اور مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ چیز مانع تھی کہ کہیں تم ملول خاطر نہ ہو جاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ بھی ہم کو ہمارے اکتا جانے کے خدشہ سے صرف بعض ایام میں نصیحت کرتے تھے۔

۷۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ (وَالْفُظُّ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا أَعْلِمَهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أَمْلِكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا.

بخاری (۶۸-۶۴۱۱) الترمذی (۲۸۵۵-۲۸۵۵م)

۷۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا مُنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مُنْجَابٌ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۷۰۵۸)

۷۰۶۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ

ابو دائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ہم کو صرف

مَنْصُورٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَيْقِيٍّ أَبِي وَأَنْبِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمٍ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنُشْتَهِيهِ وَلَوْ دِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةٌ أَنْ أُمْلِكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا. البخاری (۷۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۵۱- کتاب الجنة وصفة

نعيمها واهلها

۰۰۰- بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

۷۰۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنِبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ. الترمذی (۲۵۵۹)

۷۰۶۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۲۹)

۷۰۶۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشِيرٍ مُصَدِّقٌ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

بخاری (۳۲۴۴-۴۷۷۹) الترمذی (۳۱۹۷)

۷۰۶۴- حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ

جمعرات کے دن وعظ کیا کرتے تھے ایک شخص نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! ہم آپ کی باتوں کو پسند کرتے ہیں اور ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ ہمیں ہر دن وعظ کیا کریں، حضرت ابن مسعود نے کہا: مجھے تم کو ہر روز وعظ کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ میں تمہاری اکتاہٹ کو ناپسند کرتا ہوں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ بھی ہماری اکتاہٹ کے خدشہ سے بعض ایام میں ہمیں وعظ فرماتے تھے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

جنت کی نعمتوں، اس کی صفات

اور جنتیوں کا بیان

جنت کی صفات کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کا تکالیف نے احاطہ کیا ہوا ہے اور دوزخ کا نفسانی خواہشوں نے احاطہ کیا ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے اور قرآن مجید میں اس کا مصداق یہ آیت ہے: (ترجمہ:) ”کسی انسان کو معلوم نہیں کہ ان کے نیک کاموں کے صلہ میں جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ رکھی گئی ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی

لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشِيرٍ ذُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۶۷۱)

۷۰۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشِيرٍ ذُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

البخاری (۴۷۸۰) ابن ماجہ (۳۲۲۸)

۷۰۶۶- حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرَانُ أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِي يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ ﷺ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشِيرٍ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۶۷۱)

۱- بَابُ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيرُ

الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا

۷۰۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ. الترمذی (۲۵۲۳)

۷۰۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي

کان نے سنا ہے نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا، ان نعمتوں کا ذکر چھوڑو جن پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مطلع کر دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ان کا کسی بشر کے دل میں خیال آیا، ان نعمتوں کا ذکر چھوڑو جن پر اللہ تعالیٰ نے تم کو مطلع کر دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ:) ”کسی انسان کو معلوم نہیں کہ ان کے نیک کاموں کے صلہ میں جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ رکھی گئی ہے۔“

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں موجود تھا جس میں آپ نے جنت کی صفت بیان کی، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کے آخر میں یہ فرمایا: جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا خیال آیا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ:) ”ان کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے ہیں، وہ ڈرتے ہوئے اور امید کے ساتھ اپنے رب سے دعا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، سو کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے نیک کاموں کے صلہ میں جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ رکھی گئی ہے۔“

جنت کے ایک ایسے درخت کا ذکر جس کا سایہ ایک سو سال کی مسافت تک پھیلا ہوا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو سو سال تک چلتا رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس

حدیث کی مثل روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ وہ سوار سو برس تک چلنے کے باوجود اس سائے کو قطع نہیں کر سکے گا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے ایک سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا پھر بھی اس سائے کو قطع نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس (کے سائے) کو ایک تیز رفتار کسرتی گھوڑے پر سوار شخص سو سال میں بھی قطع نہیں کر سکے گا۔

اہل جنت پر رب کریم کے ہمیشہ کے لیے راضی رہنے اور کبھی ناراض نہ ہونے کا بیان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! بلیک ہم اطاعت کے لیے حاضر ہیں اور سب خیر تیرے ہاتھوں میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں؟ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تم کو اس سے افضل نعمت نہ دوں؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تم پر اپنی رضا حلال کر دی ہے میں اس کے بعد تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

جنت کے بے انتہاء اونچے

بالا خانوں کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی لوگ جنت میں ایک بالا خانے

ابن عبد الرحمن الجزامی (عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ لَا يَقْطَعُهَا. مسلم تہذیب الاشراف (۱۳۹۰۶)

۷۰۶۹- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاِكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاِكِبُ الْجَوَادُ الْمُضْتَمِرَّ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا. البخاری (۶۵۵۳-۶۵۵۲)

۲- بَابُ اِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى اَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا

۷۰۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِاهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تَعْطِ احَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ اَلَا اَعْطَيْتُكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ اُحِلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا. البخاری (۶۵۴۹-۷۵۱۸) الترمذی (۲۵۵۵)

۳- بَابُ تَرَائِي اَهْلِ الْجَنَّةِ اَهْلَ الْغُرَفِ ،

كَمَا يُرَى الْكُوكَبُ فِي السَّمَاءِ

۷۰۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ) عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم لوگ آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو وہ کہتے ہیں: میں نے یہ روایت نعمان بن عیاش سے بیان کی، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی لوگ اپنے اوپر بالا خانے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں دور سے چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو، کیونکہ بعض کے درجات بعض سے زائد ہیں، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ انبیاء کے درجات ہوں گے جن تک کوئی اور نہیں پہنچ سکتا، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

حضور ﷺ کی زیارت کے شوق میں اپنا مال اور گھر بار قربان کر دینے والوں کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ایک شخص کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش! وہ اپنے تمام اہل اور مال کو قربان کر کے مجھے دیکھ لے۔

جنت کے جمعہ بازار اور اس کی خوبصورت اشیاء کی تفصیل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سَعِيدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءُونَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغُرْبِيِّ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۷۸۸)

۷۰۷۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالسَّانِدَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۷۷۴)

۷۰۷۳- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ ح وَحَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءُونَ أَهْلَ الْغُرْفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَائِبَ مِنَ الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَسْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجُلٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ.

البخاری (۳۲۵۶-۷۰۷۰)

۴- بَابُ فِيمَنْ يَوْدُ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ

بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ

۷۰۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (بِعْنَى ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَشَدَّ أُمْتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوْدُ أَحَدِهِمْ لَوْرَانِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۸۳)

۵- بَابُ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُونَ فِيهَا

مِنَ النَّعِيمِ وَالْجَمَالِ

۷۰۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے، پھر شمال کی ہوا چلے گی جس سے ان کے چہرے اور کپڑے بھر جائیں گے اور ان کا حسن و جمال اور بڑھ جائے گا، پھر وہ اپنے اہل کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو وہ کہیں گے: بہ خدا! ہمارے (پاس سے جانے کے) بعد تمہارا حسن اور جمال بہت زیادہ ہو گیا، وہ کہیں گے: بہ خدا! ہمارے بعد تمہارا حسن اور جمال بھی بہت زیادہ ہو گیا۔

الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْشُوهُمْ وَجُوهَهُمْ وَثِيَابَهُمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ زَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُهُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ زِدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ زِدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۷۰)

۶- بَابُ أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصِفَاتِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند ایسے ہوں گے، نیز اس گروہ کی دیگر صفات اور ان کی بیویوں کے احوال کا بیان

محمد کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا یا ذکر کیا کہ آیا جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ابو القاسم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہوگا اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا اس کی صورت آسمان میں جگمگاتے ستارے کی طرح ہوگی، ہر جنتی شخص کی دو بیویاں ہوں گی، جن کی پنڈلیوں کا مغزان کے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا اور جنت میں کوئی شخص مجرد (بغیر بیوی کے) نہیں ہوگا۔

ابن سیرین کہتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں میں یہ بحث ہوئی کہ ان میں سے کون جنت میں زیادہ ہوگا، پھر انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: ابو القاسم ﷺ نے فرمایا، اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی، پھر ان کے بعد

۷۰۷۶- حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ النَّافِدِ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَلِيَّةٍ (وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ) قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكُرُوا الرَّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمْ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْلَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَاءِ كَوْكَبٍ دَرَّتِي فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ أَمْرٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مَخْ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَغْرَبُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۰۸)

۷۰۷۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيَّةٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۳۸)

۷۰۷۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ (يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَنْ

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ) قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلْبَسُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كُوكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَفَلُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعَيْنُ أَخْلَقَهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ.

البخاری (۳۳۲۷) ابن ماجہ (۴۳۳۳)

۷۰۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلْبَسُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَبْزُقُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ أَخْلَقَهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طَوْلِهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ. ابن ماجہ (۴۳۳۳ م)

۷- بَابُ فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَاهْلِهَا

وَتَسْبِيحِهِمْ فِيهَا بُكْرَةٌ وَعَشِيًّا

۷۰۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنِيَّةٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى

جو گروہ داخل ہوگا ان کی صورت آسمان کے بہت چمکدار ستارے کی طرح ہوگی، وہ پیشاب کریں گے نہ رفع حاجت کریں گے، ناک صاف کریں گے نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا، ان کی آنکھوں میں عود سلکتا ہوگا، ان کی بیویوں کی بڑی بڑی آنکھیں ہوں گی، ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے، وہ اپنے باپ حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے اور ان کا قد آسمان میں ساٹھ گز کے برابر ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا، پھر جو ان کے بعد جائیں گے وہ بہت چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے، پھر ان کے بعد درجہ مرتبہ ہوں گے، وہ پیشاب اور رفع حاجت نہیں کریں گے، تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی آنکھوں میں عود کی خوشبو ہوگی، ان کا پسینہ مشک ہوگا، تمام لوگوں کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے، ان کا قد ان کے باپ حضرت آدم کے قد کے مطابق ساٹھ گز ہوگا۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: سب کا خلق ایک جیسا ہوگا، اور ابو کریم کی روایت میں ہے: سب کی جسمانی بناوٹ ایک جیسی ہوگی اور ابن ابی شیبہ نے کہا کہ وہ اپنے باپ کی صورت پر ہوں گے۔

جنت اور جنتیوں کے احوال اور ان کے اس

میں صبح و شام تسبیح کرنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا، وہ اس میں تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ وہ جنت میں رفع حاجت کریں

گئے، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کے ہوں گے، ان کی انگلیٹھیں میں عود ہندی (خوشبودار لکڑی) سلگتی ہوگی، ان کا پسینہ مشک کی طرح (خوشبودار) ہوگا، ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی، ان کی پنڈلیوں کا مغز حسن کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان میں کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض، سب کے دل ایک دل جیسے ہوں گے، وہ صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرمائے ہوئے سنا ہے: جنتی لوگ جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے، اس میں تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے، رفع حاجت کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے، صحابہ نے کہا: پھر ان کا کھانا کہاں جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ایک ڈکار (آئے گی) اور پسینہ مشک کی طرح ہوگا، ان کو تسبیح اور حمد کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح سانس آتا جاتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

صُورَةُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَصْقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا انْتَبَهُمْ وَأَمْسَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلْوَرَةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخَّ سَاقِيهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يَسْبَحُونَ اللَّهَ بِكُرَّةٍ وَغَشِيَّةٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۸۷)

۷۰۸۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ) قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَفَلَّوْنَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشِحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ. ابوداؤد (۴۷۴۱)

۷۰۸۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ كَرَشِحِ الْمِسْكِ. سابقہ حوالہ (۷۰۸۱)

۷۰۸۳- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاءٌ كَرَشِحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۶۷)

۷۰۸۴- وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی میں کھائیں اور پیئیں گے، وہ اس میں رفع حاجت کریں گے، نہ ناک صاف کریں گے، نہ پیشاب کریں گے، ان کا کھانا ڈکار (کی شکل میں تحلیل) ہوگا، وہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا، ان کو تسبیح اور حمد کا الہام کیا جائے گا، جس طرح سانس آتا جاتا ہے، حجاج کی روایت میں ہے: ”وطعامهم ذلك“۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل کو روایت کیا، البتہ اس میں یہ ہے کہ ان کو تسبیح اور تکبیر کا اس طرح الہام کیا جائے گا جس طرح سانس آتا جاتا ہے۔

يُلْهَمُونَ التَّفَسُّسَ. مسلم، تحفة الاشراف (۲۸۶۷)

اہل جنت اور ان کی نعمتوں کے ہمیشہ رہنے کا بیان اور نیکو کاروں کو جنت کی جاگیر دائمی طور پر الاٹ کرنے کا اعلان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس کو نعمتیں دی جائیں گے پھر اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔

۸- بَابُ فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى ﴿وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ أَوْرَثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

۷۰۸۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبَاسَ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۶۵۵)

۷۰۸۶- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدِ بْنُ حَمِيدٍ (وَاللَّفْظُ لِاسْحَقٍ) قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ التَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقٍ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحَوْا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبَّوْا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْتَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ أَوْرَثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ.

الترمذی (۳۲۴۶)

۹- بَابُ فِي صِفَةِ حَيَامِ الْجَنَّةِ، وَمَا

لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا مِنَ الْأَهْلِينَ

۷۰۸۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قَدَامَةَ (وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبِيدٍ) عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مَّجُوفَةٍ طَوَّلُهَا سِتُّونَ مِثْلًا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

البخاری (۳۲۴۳-۴۸۷۹) الترمذی (۲۵۲۸)

۷۰۸۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِ

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک منادی ندا کرے گا: (اے اہل جنت!) تمہارے لیے یہ مقرر ہو گیا ہے کہ تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم زندہ رہو گے اور کبھی نہیں مرو گے اور تم ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تم ہمیشہ نعمت میں رہو گے اور تم پر کبھی کوئی تکلیف نہیں آئے گی اور اس کی تائید اللہ عزوجل کے اس قول میں ہے: ”اور ان کو یہ ندا کی گئی: یہ وہ جنت ہے جس کے تم اپنے اعمال کی وجہ میں وارث کیے گئے ہو۔“

جنت کے خیموں اور ایمان والوں کی بہشتی

بیگمات کی صفات کا بیان

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن کے لیے جنت میں ایک کھوکھلے موتیوں کا خیمہ ہوگا، اس کا طول ساٹھ میل ہوگا، مومن کے اہل بھی اس میں رہیں گے، مومن اس کا چکر لگائے گا اور بعض بعض کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں کھوکھلے موتیوں کا ایک

خیمہ ہوگا، جس کا عرض ساٹھ میل ہوگا، اس کے ہر کونے میں اہل ہوں گے، جو دوسروں کو نہیں دیکھ سکیں گے، مومن ان کا چکر کرے گا۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خِيَمَةٌ مِنْ لَوْلُؤَةٍ مَجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ.

سابقہ حوالہ (۷۰۸۷)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: موتیوں کا ایک خیمہ ہوگا جس کی بلندی میں طول ساٹھ میل ہے، اس کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی، جن کو دوسرے نہیں دیکھ سکیں گے۔

۷۰۸۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخِيَمَةُ دُرَّةٌ طَوَّلُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِينَ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ. سابقہ حوالہ (۷۰۸۷)

دنیا میں جنتی دریاؤں کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان، جہان، فرات اور نیل یہ سب جنت کے دریا ہیں۔

۱۰- بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ ۷۰۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبْحَانَ وَجَبَّحَانَ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّهُ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۲۶۹)

فاختہ طبع، بھولے بھالے اور امن پسند لوگ جنتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں کچھ ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔

۱۱- بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتُهُمْ مِثْلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ

۷۰۹۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتُهُمْ مِثْلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۹۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد ساٹھ گز تھا، جب ان کو بنا چکا تو فرمایا: جاؤ اس جماعت کو سلام کرو، وہ فرشتوں کی جماعت ہے جو بیٹھے ہوئے ہیں، پھر سنو، وہ تم کو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، جو وہ

۷۰۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنِيَةَ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طَوْلُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ أَذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلَيْكَ

التَّفَرُّ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعَ مَا يُجِيبُونَكَ فَإِنَّمَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَرَادَوْهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ. البخاری (۳۳۲۶-۶۲۲۷)

۱۲- بَابٌ فِي شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ، وَبَعْدُ قَعْرِهَا، وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ

۷۰۹۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُؤْنَهَا.

الترمذی (۲۵۷۳-۲۵۷۳م)

۷۰۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيَّ) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقَدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا أَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّمَا فَضِلَتْ عَلَيْهَا بَسِيعَةٌ وَاسْتَيْنَ جُزْءًا أَكْلَهَا مِثْلُ حَرِّهَا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۰۷)

۷۰۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِثْلُ حَرِّهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۸۸)

۷۰۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَدْرُونَ مَا هَذَا قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مِنْهُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهُوَّى

جواب دیں گے وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، حضرت آدم گئے اور انہوں نے کہا: السلام علیکم، فرشتوں نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ آپ نے فرمایا: فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کیا، آپ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم کی صورت پر ہوگا، اس کا قد ساٹھ گز ہوگا، پھر لوگوں کا قد بہ تدریج کم ہوتا رہا حتیٰ کہ یہ زمانہ آ گیا۔

نار جہنم کی سخت گرمی، جہنم کی گہرائی

اور جہنمیوں کی سزا کا بیان

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس روز (قیامت کے دن) جہنم کی ستر ہزار لگائیں ہوں گی، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچ رہے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو بنو آدم روشن کرتے ہیں جہنم کی گرمی سے ستر درجے کم ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آگ بھی تو کافی تھی، آپ نے فرمایا: وہ اس سے انہتر درجہ زیادہ ہے، ہر درجہ میں یہاں کی آگ کے برابر گرمی کم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ بھی حسب سابق روایت ہے لیکن اس میں ”کلہا“ کی بجائے ”کلہن“ کا لفظ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے ایک گڑ گڑاہٹ کی آواز سنی، آپ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ کیسی آواز تھی؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے، آپ نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا، یہ اب

فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ قَعْرِهَا.

تک اس میں گر رہا تھا اور اب اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۴۵۰)

۷۰۹۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هَذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجَبْتَهَا. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳۴۵۰)

۷۰۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَىٰ حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَىٰ عُنُقِهِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۴۶۳۴)

۷۰۹۹- حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ) عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَىٰ بَرْقَوْتِهِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۴۶۳۴)

۷۱۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُكَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْرَتِهِ حَقْوِيهِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۴۶۳۴)

۱۳- بَابُ النَّارِ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُونَ وَالْجَنَّةُ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَاءُ

۷۱۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَرَبَّمَا قَالَ أُصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے یہ حدیث مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ جس وقت تم نے اس کی آواز سنی وہ تہہ میں پہنچ گیا تھا۔

حضرت سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بعض جہنمیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کی گردن تک پکڑے گی۔

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بعض لوگوں کو دوزخ کی آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی بعض لوگوں کو کمر سے پکڑے گی اور بعض کو گلے تک۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

متکبر لوگ دوزخ میں اور کمزور لوگ جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ اور جنت میں مباحثہ ہوا، دوزخ نے کہا: مجھ میں جبار اور متکبر داخل ہوں گے، جنت نے کہا: مجھ میں کمزور اور مسکین داخل ہوں گے، اللہ عزوجل نے دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو، میں جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعہ عذاب دوں گا، (بعض اوقات فرمایا: میں جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے عذاب پہنچاؤں گا، جنت سے فرمایا: تم

مِنْكُمْ مَلُؤُهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۷۱۶)

میری رحمت ہو، میں تمہارے سبب سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم میں سے ہر ایک کے لیے پُر ہونا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دوزخ اور جنت میں مباحثہ ہوا، دوزخ نے کہا: مجھے جباروں اور متکبروں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے، جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ میں صرف ضعیف، لاچار اور عاجز لوگ داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے رحمت کروں گا اور دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کے لیے پُر ہونا ہے، لیکن دوزخ نہیں پُر ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم دے گا، وہ کہے گی: بس بس! اس وقت وہ پُر ہو جائے گی اور اس کا بعض حصہ، بعض سے مل جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنت اور دوزخ میں مباحثہ ہوا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنت اور دوزخ میں مباحثہ ہوا، دوزخ نے کہا: مجھے جباروں اور متکبروں کی وجہ سے ترجیح ہے، جنت نے کہا: مجھے کیا، مجھ میں صرف کمزور، لاچار اور عاجز لوگ داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا: تو تم صرف میری رحمت ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے رحمت کروں گا اور دوزخ سے فرمائے گا: تم صرف میرا عذاب ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کے لیے پُر ہونا ہے، لیکن دوزخ پُر نہیں ہوگی، حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس میں اپنا پیر رکھ دے گا، پھر وہ کہے گی: بس، بس، بس! اس وقت وہ پُر ہو

۷۱۰۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أَوْثَرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَعْدَبُ بِكِ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُم مَلُؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَنَالِكَ تَمْتَلِي وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۲۵)

۷۱۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ (يَعْنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ) عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۴۵۳)

۷۱۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أَوْثَرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغَرَّتُهُمْ قَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أَعْدَبُ بِكِ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُم مَلُؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَنَالِكَ تَمْتَلِي وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَطْلُمُ اللَّهُ

مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَ أَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا .
البخاری (۴۸۵۰)

جائے گی اور اس کا بعض، بعض سے مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور وہی جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک اور مخلوق پیدا کر دے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی، اس کے بعد ”تم میں سے ہر ایک کے لیے پُر ہونا ہے“ تک حسب سابق ہے“ اور اس کے بعد کا اضافہ نہیں ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دوزخ یہی کہتی رہے گی: اور زیادہ اور زیادہ حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھ دے گا پھر وہ کہے گی: بس بس! تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ، بعض کی طرف مل جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جہنم میں مسلسل (لوگ) ڈالے جائیں گے اور جہنم کہے گی: کیا کچھ اور ہیں؟ حتیٰ کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھ دے گا پھر دوزخ کا بعض حصہ بعض سے مل جائے گا اور وہ کہے گی: بس بس! تیری عزت اور کرم کی قسم! اور جنت میں مسلسل جگہ زیادہ رہے گی پھر اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کر کے اس کو جنت کے فاضل حصہ میں رکھے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت کا جو حصہ چاہے گا فاضل رکھے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے جیسی چاہے گا مخلوق پیدا کر دے گا۔

۷۱۰۵- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِخْتَجَبَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمْ عَلَىٰ مَلُوهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۰۰۹)

۷۱۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَيُزَوِّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ.

البخاری (۱۶۶۱) الترمذی (۳۲۷۲)

۷۱۰۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۳۶)

۷۱۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلْ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَأَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيُزَوِّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيَسْكُنَهُمْ فَضْلُ الْجَنَّةِ. البخاری (۷۳۸۴)

۷۱۰۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ (بِعَنَى ابْنِ سَلَمَةَ) أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مَا يَشَاءُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۷۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو سرمئی مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا (ابو کریب نے اضافہ کیا) اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا (اس کے بعد راویوں کا اتفاق ہے) پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ گردن اٹھا کر اسے دیکھیں گے اور کہیں گے؟ ہاں! یہ موت ہے اور کہا جائے گا: اے اہل دوزخ! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ گردن اٹھا کر اسے دیکھیں گے اور کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، پھر اس کو ذبح کرنے کا حکم ہوگا اور اس کو ذبح کر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت! اب دوام ہے اور موت نہیں ہے، اور اے اہل دوزخ! اب ہمیشگی ہے اور موت نہیں ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی ”اور ان کو حسرت کے دن سے ڈرائیے“ جب اعمال کا فیصلہ کیا جائے گا، درآں حالیکہ وہ غافل ہیں اور وہ ایمان نہیں لائیں گے، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر دیے جائیں گے تو کہا جائے گا: اے اہل جنت! اس کے بعد حسب سابق روایت ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا قول ہے اور یہ نہیں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کی اور نہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں داخل کر دے گا اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کر دے گا، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے اور اے اہل دوزخ! اب موت نہیں ہے، جو شخص جہاں ہے وہاں ہمیشہ رہے گا۔

۷۱۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ (وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ) قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرَبُونَ وَ يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرَبُونَ وَ يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيَوْمَرُ بِهِ فَيَذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا. البخاری (۴۷۳۰) الترمذی (۳۱۵۶)

۷۱۱۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيْضًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

سابقہ حوالہ (۷۱۱۰)

۷۱۱۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ يُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مَوْزَنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلُّ خَالِدٍ فِيمَا هُوَ

فیہ البخاری (۶۵۴۴)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو پھر موت کو لایا جائے گا اور اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا پھر ندا کرنے والا یہ ندا کرے گا: اے اہل جنت! اب موت نہیں ہے اور اہل دوزخ! اب موت نہیں ہے تب اہل جنت کو خوشی پر خوشی ہوگی اور اہل دوزخ کو غم پر غم ہوگا۔

۷۱۱۳- حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أَتَى بِالمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يَذْبَحُ ثُمَّ يَنَادِي مُنَادِيًا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ. البخاری (۶۵۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔

۷۱۱۴- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هُرُونَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أَحَدٍ وَغُلْظُ جِلْدِهِ مِيسِرَةٌ ثَلَاثٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۴۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دوزخ میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔

۷۱۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكَيْعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِيسِرَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكَيْعِيُّ فِي النَّارِ. البخاری (۶۵۵۱)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو ضعیف ہے اور اس کو ضعیف سمجھا جاتا ہو وہ اگر اللہ تعالیٰ کے اعتماد پر کوئی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے گا پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تم کو اہل نار کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: جو بد خو سرکش اور متکبر ہو۔

۷۱۱۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ ﷺ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عَتِلٍّ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ. البخاری (۶۶۵۷-۶۰۷۱-۴۹۱۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند ذکر کی اس میں ہے کہ میں تمہاری رہنمائی نہ کروں۔

۷۱۱۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ. سابقہ حوالہ (۷۱۱۶)

حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو جنتیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر ضعیف شخص جس کو ضعیف گمان بھی کیا جاتا ہو، اگر وہ یہ قسم کھالے کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ وہ کام کر کے اس شخص کو قسم میں سچا کر دیتا ہے اور کیا میں تم کو جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر وہ شخص جو سرکش بد اصل اور متکبر ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بسا اوقات بکھرے ہوئے بالوں والا جس کو در در سے ٹھکرا دیا جائے اگر وہ اللہ کے اعتماد پر قسم کھالے تو اللہ اس کو قسم میں سچا کر دے گا۔

حضرت عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا، آپ نے (حضرت صالح کی) اونٹنی اور اس کی کوچیں کاٹنے والے کا ذکر کیا اور یہ آیت پڑھی: ”سب سے بد بخت شخص اٹھا“ پھر اس کی تفسیر میں فرمایا: جو شخص اس قبیلہ میں غالب سرکش اور مفسد تھا وہ اٹھا، جیسے ابو زمعہ ہے، پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور ان کو نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو لونڈی کی طرح کیوں مارتا ہے؟ (ابو کریم کی روایت میں ہے:) جیسے غلام کو کوڑے مارتے ہیں، پھر دن کے آخر میں وہ اس سے عمل زوجیت کرتا ہے، پھر ان لوگوں کو نصیحت کی جو آواز سے ریح خارج ہونے پر ہنستے ہیں اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس بات پر کیوں ہنستا ہے جس کو وہ خود کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے بنو کعب کے بھائی عمرو بن لُحی بن قمعہ بن خندف کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھر رہا تھا۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دوہنے کو بتوں کی وجہ سے روک لیا جاتا ہے، سو کوئی شخص اس کا دودھ نہیں دوہتا، اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو وہ اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس پر کوئی چیز نہیں لادی

۷۱۱۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ ابْنَ وَهَبٍ الْخَزَاعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَوَاطِ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ. سابقہ حوالہ (۷۱۱۶)

۷۱۱۹- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَبِّ اشْعَثْ مَدْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۱۱)

۷۱۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعِظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ الْإِمَامُ يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ جَلَدَ الْآمَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ جَلَدَ الْعَبْدَ وَلَعَلَّهُ يَضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعِظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ الْإِمَامُ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ.

بخاری (۳۳۷۷-۴۹۴۲-۵۲۰۴-۶۰۴۲) الترمذی (۳۳۴۳)

ابن ماجہ (۱۹۸۳)

۷۱۲۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيْ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدَفٍ أَخَابَنِي كَعْبٌ هُوَ لَا يَجُرُّ قَصْبَهُ فِي النَّارِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۰۹)

۷۱۲۲- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْاَخْرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اِنَّ

الْبَحِيرَةَ الَّتِي يَمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاعِغِ فَلَا يَجْلِبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِإِلَهَتِهِمْ فَلَا يَحْمِلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجْزُرُ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ.

البخاری (۴۶۲۳)

۷۱۲۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَنَفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَأَسْيَافٍ عَارِيَاتٍ مُمِيلَاتٍ مَائِلَاتٍ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِبْحَهَا وَإِنَّ رِبْحَهَا لَتَوُجَدَ مِنْ مَيْسِرَةٍ كَذَاوًا وَكَذَا. سابقہ حوالہ (۵۵۴۷)

۷۱۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ (يَعْنِي ابْنَ حَبَابٍ) حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوْشِكُ أَنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۵۵۸)

۷۱۲۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَوْ شَكْتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۵۵۸)

جاتی تھی، ابن المسیب نے کہا: ابو ہریرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسٹتا پھر رہا تھا یہ وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، ایک وہ گروہ ہے جس کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے، وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ماریں گے، دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہے جو لباس پہننے کے باوجود تنگی ہوں گی، دوسروں کو مائل کریں گی اور خود مائل ہوں گی، ان کے سر سختی اونٹوں کی کوبانوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے طویل زمانہ پایا تو تم عنقریب ایک قوم کو دیکھو گے، ان کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں کی طرح (کوڑے) ہوں گے، ان کی صبح اللہ کے غضب میں ہوگی اوان کی شام اللہ کی ناراضگی میں ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم نے طویل زمانہ پایا تو تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کی صبح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں اور شام اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوگی، ان کے ہاتھوں میں گایوں کے دموں کی طرح (کوڑے) ہوں گے۔

دنیا کی فنا اور قیامت کے دن
حشر کا بیان

۱۴- بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ
الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہ خدا! دنیا آخرت کے مقابلہ میں محض اس طرح ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص محض اپنی اس انگلی کو (یچی نے انگشت شہادت کا اشارہ کیا) سمندر میں ڈال دے پھر نکال کر دیکھے اس میں کیا لگا ہے، یچی کی روایت کے علاوہ باقی راویوں کی حدیث میں ہے: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے“ ابو اسامہ کی روایت میں ہے: اسامیل نے انگوٹھے سے اشارہ کیا۔

۷۱۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَعِينٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْدًا أَخْبَانِي فَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إصْبَعَهُ هَذِهِ وَأَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ أَخَى بَنِي فَهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِلْبَاهِمَ.

الترمذی (۲۳۲۳) ابن ماجہ (۴۱۰۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمائے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھایا جائے گا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! عورتوں اور مردوں دونوں کو، بعض، بعض کو دیکھیں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اس دن ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کے مقابلہ میں بہت ہولناک منظر ہو گا۔

۷۱۲۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَحْشُرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.

البخاری (۶۵۲۷) الترمذی (۲۰۸۳) ابن ماجہ (۴۲۷۶)

۷۱۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ غُرْلًا. سابقہ حوالہ (۷۱۲۷)

۷۱۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا وَلَمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بیشک تم ننگے پیر، ننگے بدن، چمٹے ہوئے غیر محتون حالت میں اللہ سے ملاقات کرو گے، زہیر کی حدیث میں خطبہ دینے کا ذکر نہیں ہے۔

يَذْكُرُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ.

البخاری (۶۵۲۴-۶۵۲۵) النسائی (۲۰۸۰)

۷۱۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الشُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَحْشَرُونَ إِلَى اللَّهِ حَفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدْنَا عَلَيْنا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلْقِ يَكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَلَا وَإِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرُنِي مَا أَحَدْتُنَا بَعْدَكَ فَيَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ فَيُقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَعْقَابَهُمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ وَ مُعَاذٍ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرُنِي مَا أَحَدْتُنَا بَعْدَكَ.

البخاری (۳۳۴۹-۳۴۴۷-۴۶۲۵-۴۶۲۶-۴۷۴۰)

الترمذی (۲۴۲۳-۳۱۶۷) النسائی (۲۰۸۱-۲۰۸۶)

۷۱۳۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرِيقٍ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَإِثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَارْبَعَةً عَلَى بَعِيرٍ وَ عَشْرَةً عَلَى بَعِيرٍ وَ تَحْشَرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ تَبَيَّتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو نصیحت کا خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم اللہ کے پاس ننگے پیر، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے جمع کیے جاؤ گے، ”جس طرح ہم نے تم کو ابتداء پیدا کیا تھا اسی طرح تم کو دوبارہ پیدا کریں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے، ہم اس کو ضرور کرنے والے ہیں“ سنو! مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، سنو! بے شک میری امت میں سے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، ان کی بائیں جانب کو پکڑ لیا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! (یہ) میرے اصحاب ہیں، کہا جائے گا: آپ (ازخود) نہیں جانتے انہوں نے آپ کے دین میں کیا بدعتیں نکالی تھیں، میں عبد صالح (حضرت عیسیٰ) کی طرح کہوں گا: جب تک میں ان کے درمیان تھا میں ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو ان کا نگہبان ہے اور تو ہر چیز کا گواہ ہے، اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو مغفرت فرمائے تو تو غالب اور حکیم ہے، آپ نے فرمایا: پھر مجھ سے کہا جائے گا: جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ اپنی ایڑیوں کے بل دین سے پھرے رہے اور وکیع کی اور معاذ کی روایت میں ہے: آپ سے کہا جائے گا: آپ (ازخود) نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا نئی بدعتیں نکالی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو تین جماعتوں کی شکل میں جمع کیا جائے گا، خوش ہونے والے، ڈرنے والے، دو ایک اونٹ پر ہوں گے، تین ایک اونٹ پر ہوں گے اور چار ایک اونٹ پر ہوں گے اور دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جہاں وہ رات کو ٹھہریں گے آگ بھی وہیں ٹھہرے گی، جہاں وہ دن کو قیلوہ کریں گے آگ بھی وہیں ہو

گی، جہاں وہ صبح کو رہیں گے آگ بھی وہیں رہے گی اور جہاں وہ شام کو ہوں گے آگ بھی وہیں ہوگی۔

قیامت کے ہولناک احوال، اللہ اس کی ہولنا کیوں میں ہماری مدد فرمائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان میں سے ایک شخص اپنے نصف کانوں تک اپنے پسینہ میں ڈوبا ہوا ہوگا، ابن ثنی کی روایت میں 'یقوم الناس' ہے یوم کا لفظ نہیں ہے۔

امام مسلم نے چھ سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حسب سابق روایت بیان کی، البتہ موسیٰ بن عقبہ اور صالح کی روایت میں ہے: ایک شخص آدھے کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوب جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن انسان کا پسینہ سترگز تک پھیلا ہوا ہوگا اور وہ انسان کے منہ اور کانوں تک پہنچ جائے گا، راوی کو شک ہے کہ آپ نے کون سا لفظ فرمایا تھا۔

قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسُوا. البخاری (۶۵۲۲) الترمذی (۲۰۸۴)

۱۵- بَابُ فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
أَعَانَنَا اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهَا

۷۱۳۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنُونَ ابْنَ سَعِيدٍ) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۱۸۳)

۷۱۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ (يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ) ح وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو نَضْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَ صَالِحٍ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

البخاری (۶۵۳۱-۴۹۳۸) الترمذی (۲۴۲۲-۳۳۳۶)

۲۴۲۲-۳۳۳۵) ابن ماجہ (۴۲۷۸)

۷۱۳۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَذْهَبَ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى أَذَانِهِمْ يَشْكُ ثَوْرٌ أَتَاهُمَا قَالَ. البخاری (۶۵۳۲)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دم سورج مخلوق کے اس قدر قریب ہوگا کہ ایک میل کی مقدار رہ جائے گی، سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ بہ خدا! مجھے یہ معلوم نہیں کہ میل سے آپ کی کیا مراد تھی؟ مسافت کا میل یا وہ (سلائی) جس کے ساتھ آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے (سلائی کو بھی عربی میں میل کہتے ہیں) لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینہ میں ہوں گے، بعض لوگوں کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا، بعض کا گھٹنوں تک، بعض کا کمر تک اور کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

۷۱۳۵- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ قَالَ سَلِيمُ ابْنُ عَامِرٍ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ المِيلَ الَّذِي تَكْتَحِلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْجِئُهُمُ الْعَرَقُ الْجَمًّا قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

الترمذی (۲۴۲۱)

جن صفات سے دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی معرفت ہوتی ہے

۱۶- بَابُ الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دوں جو تم کو معلوم نہیں اور اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ان چیزوں کا علم دیا ہے، (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) میں نے اپنے بندے کو جو کچھ مال دیا ہے وہ حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو اس حال میں پیدا کیا کہ وہ باطل سے دور رہنے والے تھے، بے شک ان کے پاس شیطان آئے اور ان کو دین سے پھیر دیا، اور جو چیزیں میں نے ان پر حلال کی تھیں وہ انہوں نے ان پر حرام کر دیں اور ان کو میرے ساتھ شرک کرنے کا حکم دیا جب کہ میں نے اس شرک پر کوئی دلیل نازل نہیں کی، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا اور اہل کتاب کے چند باقی ماندہ لوگوں کے سوا تمام عرب اور عجم کے لوگوں سے ناراض ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تم کو آزمائش کے لیے بھیجا ہے اور تمہارے سبب سے (دوسروں کی) آزمائش کے لیے میں نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جس کو پانی نہیں دھو

۷۱۳۶- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانٍ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ عُثْمَانَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ عُثْمَانَ وَابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلِمَكُم مَّا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَّا أَخْلَلَتْ لَهُمْ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشِيرَ كُلُّ أَبِي مَّا لَمْ يُنْزَلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِابْتِلَاكِكَ وَابْتِلَاكِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغِيْلُهُ الْمَاءُ تَقْرُوهُ نَائِمًا وَبِقُطْآنٍ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحْرِقَ قَرِيضًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا يُلْغَوْا رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خُبْرَةٌ قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخَرْتُ جُوكَ وَأَغْرَهُمْ نَغْرَكَ وَأَنْفِقْ فَسَتُنْفِقُ عَلَيْكَ

وَابْعَثْ جَيْشًا نَبَعْتُ خَمْسَةَ مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ
مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُفْسِطٌ
مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَفِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى
وَمُسْلِمٍ وَعَظِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَاهْلُ النَّارِ
خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زُبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا
يَتَغَوَّنَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ
دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ
يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلُ أَوْ
الْكُذِبَ وَالشُّطْرَ الْفَقَاشَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانٍ فِي
حَدِيثِهِ وَأَنْفَقَ فَسَنَفَقَ عَلَيْكَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۰۱۴)

سکتا، تم اس کو نیند اور بیداری میں پڑھو گے، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کے جلانے کا حکم دیا، میں نے کہا: اے میرے رب! وہ تو میرا سر پھاڑ دیں گے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑ دیں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو اس طرح نکال دو جس طرح انہوں نے تم کو نکالا ہے، تم ان سے جہاد کرو ہم تمہاری مدد کریں گے، تم خرچ کرو ہم تم پر خرچ کریں گے، تم ایک لشکر بھیجو ہم اس سے پانچ گنا لشکر بھیجیں گے، اپنے اطاعت گزاروں کو لے کر اپنے نافرمانوں کے ساتھ جنگ کرو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنتی ہیں: سلطان عادل جو نیکی کی توفیق دیا گیا ہو اور صدقہ کرنے والا ہو، جو شخص رحم دل ہو اور اپنے تمام قرابت داروں اور عام مسلمانوں کے لیے رفیق القلب ہو، اور جو شخص پاک دامن ہو اور عیال دار ہونے کے باوجود سوال کرنے سے گریز کرتا ہو اور پانچ قسم کے لوگ دوزخی ہیں: وہ ضعیف لوگ جن کے پاس عقل نہ ہو جو تمہارے ماتحت ہوں اور اپنے اہل اور مال کے لیے کوئی سعی نہ کریں، وہ خائن جس کی طمع پوشیدہ نہ ہو جو معمولی سی چیز میں بھی خیانت کرے، وہ دھوکہ باز جو ہر صبح اور ہر شام کو تمہارے ساتھ، تمہارے اہل اور تمہارے مال کے ساتھ دھوکہ کرے، اور اللہ تعالیٰ نے بخل یا جھوٹ، بد خو اور فحش کلام کرنے والے کا بھی ذکر کیا ہے، ابو غسان نے اپنی روایت میں یہ ذکر نہیں کیا: تم خرچ کرو، تم پر خرچ کیا جائے گا۔

قائد نے اس سند کے ساتھ روایت کیا، اس کی روایت میں یہ مذکور نہیں ہے: میں نے اپنے بندے کو جو مال بھی عطا کیا وہ حلال ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۷۱۳۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَزَازِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلَّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۰۱۴)

۷۱۳۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي

هَذَا الْحَدِيثُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۰۱۴)

۷۱۳۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمَارٍ حُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَطَرٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مَطَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَحْيَىٰ بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي وَ سَأَقُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَىٰ أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَىٰ أَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْغَىٰ عَلَى الْحَيِّ مَالَهُ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطْوُوهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۰۱۴)

۱۷- بَابُ عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ النَّارِ عَلَيْهِ وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ

۷۱۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ قَرَأْتُ عَلَىٰ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّىٰ يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. البخاری (۱۳۷۹) النسائی (۲۰۷۱)

۷۱۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۹۵۷)

۷۱۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَيُّوبَ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُليَّةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ قَالَ

حضرت عیاض بن حمار نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم میں تشریف فرما کر خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے قتادہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی کی ہے: تواضع کرو حتیٰ کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے اسی حدیث میں ہے وہ لوگ تم میں تابع ہوں گے اہل مال کو نہیں طلب کریں گے میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! کیا ایسے لوگ ہوں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں! بہ خدا! میں نے زمانہ جاہلیت میں ان کو دیکھا ہے ایک شخص ایک قبیلہ کی بکریاں چراتا تھا اسے کوئی نہ ملتا تو وہ ان کی باندی سے وطی کرتا۔

میت پر جنت یا دوزخ کا ٹھکانا پیش کرنے عذاب قبر کے اثبات اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس پر صبح و شام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہو تو جنتیوں کا اور دوزخی ہو تو دوزخ کا (ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے) اور (اس سے) کہا جاتا ہے: یہ تمہارا اس وقت ٹھکانا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کے دن اس ٹھکانے کی طرف اٹھائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اس پر صبح اور شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہو تو جنت اور اگر اہل دوزخ میں سے ہو تو اس پر دوزخ پیش کی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن تم کو اس کی طرف اٹھایا جائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو نبی ﷺ سے نہیں سنا لیکن مجھ سے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ بنو نجار کے ایک باغ میں اپنی خچر پر سوار ہو کر جا رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے اچانک وہ خچر بدکی قریب تھا کہ وہ خچر آپ کو گرا دیتی وہاں پر چھ پانچ یا چار قبریں تھیں (راوی نے بیان کیا کہ جریری نے اسی طرح کہا ہے) آپ نے فرمایا: ان قبر والوں کو کون جانتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں جانتا ہوں، آپ نے فرمایا: یہ لوگ کب مرے تھے؟ اس نے کہا: یہ لوگ زمانہ شرک میں مرے تھے؟ آپ نے فرمایا: اس امت کی ان قبروں میں آزمائش کی جاتی ہے اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردے دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تم کو وہ عذاب سنائے جو میں سن رہا ہوں پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو صحابہ نے کہا: ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو صحابہ نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ظاہری اور باطنی ہر قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تم کو عذاب قبر سنائے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد باہر گئے آپ نے ایک آواز سنی تو آپ نے فرمایا: یہود کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَدَّثَ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبَرُ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبَرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَنْ مَاتَ هَؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْأَشْرَاقِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تَبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْ لَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ. مسلم تحفة الاشراف (۳۷۱۶)

۷۱۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ لَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. مسلم تحفة الاشراف (۱۲۸۳)

۷۱۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جَحِيفَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى

الْقَطَانِ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودٌ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا.

البخاری (۱۳۷۵) الترمذی (۲۰۵۸)

۷۱۴۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعَدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ أَنْظِرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذِكْرُنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ.

الترمذی (۲۰۴۹)

۷۱۴۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الصَّرِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا.

البخاری (۱۳۷۴) ابوداؤد (۴۷۵۲-۳۲۳۱) الترمذی (۲۰۴۸-۲۰۵۰)

۷۱۴۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ) عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ.

سابقہ حوالہ (۷۱۴۶)

۷۱۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عُثْمَانَ الْعَدِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس چلے جاتے ہیں تو وہ بندہ ان کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے، آپ نے فرمایا: اس کے پاس دو فرشتے آکر اس کو بٹھاتے ہیں وہ اس سے کہتے ہیں کہ تم اس شخص کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتے تھے اگر مومن ہوگا تو وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اس سے کہا جائے گا: تم دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس ٹھکانے کو جنت میں ٹھکانے سے بدل دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شخص اپنے دونوں ٹھکانوں کو دیکھے گا، قنادہ نے یہ کہا کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی قبر میں سترگز وسعت کر دی جائے گی اور قیامت تک کے لیے اس کی قبر میں نعمتیں بھر دی جائیں گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے واپس جاتے وقت ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مومنین کو دنیا کی زندگی اور

آخرت میں قول ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت قدم رکھتا ہے“ یہ آیت عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے اس سے کہا جائے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد (ﷺ) ہیں اور یہ اللہ عزوجل کے اس قول کی تفسیر ہے: ”اللہ تعالیٰ مومنین کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں قول ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت قدم رکھتا ہے۔“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ مومنین کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے۔“ یہ آیت عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تو فرشتے اس کو لے کر اوپر چڑھتے ہیں حماد نے کہا: انہوں نے اس کی روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہیں کہ پاکیزہ روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے اے روح! اللہ تعالیٰ تیری اور تیرے اس جسم کی مغفرت کرے جس کو تو آباد رکھتی تھی پھر اس روح کو اس کے رب عزوجل کے پاس لے جایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کو آخرت کے لیے لے جاؤ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: جب کافر کی روح نکلتی ہے۔ حماد کہتے ہیں: انہوں نے اس کی بدبو اور اس کی لعنت کا ذکر کیا تو آسمان والے کہتے ہیں کہ یہ خبیث روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے انہوں نے کہا: پھر کہا جائے گا: اس کو آخرت کے لیے لے جاؤ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کافر کے جسم کی بدبو ظاہر کرنے کے لیے اپنی چادر کا پلو اس طرح ناک پر رکھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيَقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ (ﷺ) فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ.

البخاری (۱۳۶۹-۴۶۹۹) ابوداؤد (۴۷۵۰) الترمذی (۳۱۲۰)

النسائی (۲۰۵۶) ابن ماجہ (۴۲۶۹)

۷۱۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ) عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

النسائی (۲۰۵۵)

۷۱۵۰- حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طَيِّبٍ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ عَلَى جَسَدٍ كُنْتَ تَعْمُرُ بِهِ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ فَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَجَسٍ وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَقَالُ أَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رِبْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۵۶۸)

۷۱۵۱- حَدَّثَنِي اسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ

مَعَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَنَزَّأَ بَيْنَ الْهَلَالِ وَكُنْتُ
رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي
قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ
عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنشَأَ يَحْدِثُنَا عَلَى
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ
بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ
فَقَالَ عُمَرُ فَوَ الَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَوْنَا الْحُدُودَ الَّتِي
حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجْعَلُوا فِي بَنِي بَعْضِهِمْ عَلَى
بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا
فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا
قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكَلَّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ
فِيهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا
يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا. الترمذی (۲۰۷۳)

میں تھے ہم نے ہلال کو دیکھا میں تیز نظر کا شخص تھا میں نے
چاند کو دیکھ لیا میرے علاوہ اور کسی کو یہ زعم نہیں تھا کہ اس نے
چاند کو دیکھ لیا ہے حضرت انس نے کہا: پھر میں حضرت عمر سے
کہنے لگا: کیا آپ چاند کو نہیں دیکھتے؟ وہ چاند کو نہیں دیکھ رہے
تھے حضرت عمر نے کہا: میں عنقریب چاند کو دیکھوں گا جب
میں بستر پر لیٹا ہوا ہوں گا پھر حضرت عمر نے ہم سے اہل بدر کا
واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ
جنگ بدر سے ایک دن پہلے ہمیں (کفار) بدر کے گرنے کی
جگہیں دکھا رہے تھے آپ فرما رہے تھے: انشاء اللہ کل فلاں
یہاں گرے گا حضرت عمر نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق دے کر بھیجا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کے گرنے
کی جگہ بتائی تھی وہ اس حد سے بالکل متجاوز نہیں ہوئے
حضرت عمر نے کہا: پھر ان (کی لاشوں) کو اوپر تلے کنویں میں
ڈال دیا گیا پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور فرمایا:
اے فلاں بن فلاں! اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اللہ اور
اس کے رسول کے کیے ہوئے وعدہ کو حق پالیا؟ کیونکہ میں نے
اللہ کے کیے وعدے کو حق پالیا۔ حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ!
آپ ان جسموں سے کیسے بات کر رہے ہیں جن میں روحيں
نہیں ہیں آپ نے فرمایا: میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم اس کو ان
سے زیادہ سننے والے نہیں ہو البتہ وہ میری بات کا کوئی جواب
دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۷۱۵۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ
يَا أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ يَا أُمِّيَّةَ ابْنَ خَلْفٍ يَا عَتَبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا
شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدْتُكُمْ حَقًّا فَإِنِّي
قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ
ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ
جَافُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ
مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَسَجَدُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے تین دن تک بدر کے مقتولین کو رہنے دیا
پھر آپ گئے اور ان کے پاس کھڑے ہوئے آپ نے ان کو
نہاد کی اور فرمایا: اے ابو جہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف!
اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیع! کیا تم نے اپنے رب کے
کیے ہوئے وعدہ کو حق نہیں پایا؟ کیونکہ میں نے اپنے رب کے
کیے ہوئے وعدہ کو حق پالیا ہے۔ حضرت عمر نے نبی ﷺ کا یہ
ارشاد سن کر کہا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کیسے سنیں گے اور کس طرح
جواب دیں گے حالانکہ یہ تو مردہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس

فَالْقُوَا فِي قَلْبِ بَدْرِ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۷۲)

ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، تم میری بات کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے، پھر آپ نے ان کو بدر کے کنویں میں ڈالنے کا حکم دیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن جب نبی ﷺ فتح یاب ہو گئے تو آپ نے میں سے زیادہ قریش کے سرداروں کو گھسیٹ کر بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں پھینکنے کا حکم دیا، روح کی روایت میں چوبیس کا ذکر ہے باقی حدیث حضرت انس کی روایت کی طرح ہے۔

۷۱۵۳- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ الْمَعْنِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رُوْحٍ بَارِبَعَةٌ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَالْقُوَا فِي طُوبَى مَنْ أَطَوَّأَ بَدْرٍ وَ سَأَى الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

البخاری (۳۹۷۶) ابوداؤد (۲۶۹۵) الترمذی (۱۵۵۱)

۱۸- بَابُ اثْبَاتِ الْحِسَابِ

۷۱۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إسمَاعِيلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُكَيْتَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذِبَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ لَيْسَ ذَاكَ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَاكَ الْعَرْضُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذِبَ.

البخاری (۴۹۳۹-۶۵۳۷) الترمذی (۳۳۳۷م)

۷۱۵۵- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۷۱۵۴)

۷۱۵۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ الْقَطَّانِ) حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُسَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ

حساب، محاسبہ اور احتساب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے قیامت کے دن حساب لیا گیا وہ عذاب میں مبتلا ہو گیا، میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ان سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: یہ محاسبہ نہیں ہے یہ تو حساب کے لیے پیش ہونا ہے جس سے قیامت کے دن حساب میں مناقشہ کیا جائے گا اس کو عذاب دیا جائے گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے بھی محاسبہ ہوگا وہ ہلاک ہوگا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آسان حساب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: یہ تو حساب کے لیے پیش ہونے کا

ذکر ہے، لیکن جس سے حساب میں مناقشہ ہو گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے حساب میں مناقشہ کیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرَضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ.

البخاری (۶۵۳۷-۴۹۳۹)

۷۱۵۷- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ.

البخاری (۶۵۳۷-۶۵۳۷-۶۵۳۶-۴۹۳۹) الترمذی (۳۳۳۷-۳۳۳۷)

(۲۴۲۶-م۳۳۳۷)

موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کیں۔

۱۹- بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ

۷۱۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ.

ابوداؤد (۳۱۱۳) ابن ماجہ (۴۱۶۷)

۷۱۵۹- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ وَابُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۷۱۵۸)

۷۱۶۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَزَّامٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۹۴)

۷۱۶۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر شخص اس حال پر مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر بندے کو اسی (نیت یا عقیدہ) پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کو موت آئی تھی۔

عَلَيْهِ اِبْنُ مَاجٍ (۴۲۳۰)

ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے اور اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ ”میں نے سنا“۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب بھیجے گا ارادہ کرتا ہے تو وہ عذاب اس تمام قوم پر آتا ہے پھر لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھایا جاتا ہے۔

۷۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ. سَابِقَهُ حَوَالَهُ (۷۱۶۱)

۷۱۶۳- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بَعَثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ.

البخاری (۷۱۰۸)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فتنوں اور علامات قیامت

کا بیان

دیوار یا جوج ماجوج کے کھلنے اور فتنوں

کے قریب آ لگنے کا بیان

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے تو آپ یہ فرما رہے تھے: لا الہ الا اللہ عرب اس شرکی وجہ سے ہلاک ہو گئے جواب قریب آ پہنچا ہے آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے سفیان نے اپنے ہاتھ سے دس کا عدد باندھا میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں صالحین موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جب خبیثوں کی کثرت ہوگی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۵۲- کتاب الفتن و اشراط الساعة

۱- بَابُ اقْتِرَابِ الْفِتَنِ، وَفَتْحِ رَدَمِ يَاجُوجَ وَمَأْجُوجَ

۷۱۶۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّافِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقِظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُوكُ الْعَرَبُ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمِ يَاجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا اكْتَثَرَ الْخَبِثُ.

البخاری (۳۳۴۶-۷۰۵۹-۷۱۳۵) الترمذی (۲۱۸۷)

ابن ماجہ (۳۹۵۳)

۷۱۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سَعِيدُ ابْنُ عَمْرِو وَالْأَشْعَثِيُّ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ زَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ. سَابِقَهُ حَوَالَهُ (۷۱۶۴)

حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے نکلے اس وقت آپ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، آپ فرما رہے تھے: لا الہ الا اللہ، عرب اس شرکی وجہ سے ہلاک ہو گئے جو اب قریب آ پہنچا ہے، آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے، آپ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں صالحین موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جب خبیثوں کی کثرت ہو جائے گی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں۔

۷۱۶۶- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِرْعَا مُحْمَرًا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُوكَ الْعَرَبُ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَحَلَقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

سابقہ حوالہ (۷۱۶۴)

۷۱۶۷- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ. سابقہ حوالہ (۷۱۶۴)

۷۱۶۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وَهْبُكَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ وَهْبُكَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

بخاری (۷۱۳۶-۳۳۴۷)

بیت اللہ شریف کا قصد کرنے والے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا

عبید اللہ بن قطیبہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان اور میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے آپ سے اس لشکر کے متعلق سوال کیا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا زمانہ تھا، ام المومنین نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہموار زمین میں پہنچے گا تو اس کو

۲- بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَوْمُ الْبَيْتِ

۷۱۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطَةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمَّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءٍ مِّنْ

زمین میں دھنسا دیا جائے گا، میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! جو اس لشکر میں زبردستی بھیجا گیا ہو؟ آپ نے فرمایا: اس کو بھی دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اس کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا، ابو جعفر نے کہا: وہ مدینہ کا میدان ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں ہے: میں ابو جعفر سے ملا، میں نے کہا: ام المومنین نے تو زمین کا ایک میدان کہا تھا، ابو جعفر نے کہا: بہ خدا! وہ مدینہ منورہ کا میدان ہے۔

حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمائے ہوئے سنا ہے: اس بیت سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر روانہ ہوگا، حتیٰ کہ جب وہ زمین کے ایک میدان میں پہنچے گا تو اس لشکر کے درمیانی حصہ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور پہلے حصہ والے آخری حصہ والے کو پکاریں گے، پھر ان کو بھی دھنسا دیا جائے گا، پھر صرف وہ شخص باقی رہ جائے گا جو بھاگ کر ان کی اطلاع دے گا، ایک شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حضرت ام المومنین حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ام المومنین حفصہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم اس بیت یعنی کعبہ میں پناہ لے گی، ان کے ساتھ لشکر ہوگا، عددی قوت ہوگی نہ ساز و سامان ہوگا، ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ زمین کے ایک میدان میں پہنچیں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یوسف کہتے ہیں کہ ان دنوں اہل شام کا لشکر مکہ کی طرف روانہ ہو رہا تھا، عبد اللہ بن صفوان نے کہا: یہ خدا! یہ وہ لشکر نہیں ہے، زید نے کہا: مجھے ام المومنین سے یہ حدیث یوسف کی روایت کی طرح پہنچی ہے اور اس میں عبد اللہ بن صفوان کے بیان کیے ہوئے لشکر کا ذکر نہیں ہے۔

الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ يَمُنُّ كَأَنَّ كَارِهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى بَيْتِهِ وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ. ابوداؤد (۴۲۸۹)

۷۱۷۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهَا لِبَيْدَاءِ الْمَدِينَةِ.

سابقہ حوالہ (۷۱۶۹)

۷۱۷۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عَمَرَ (وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو) قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيَوْمَنْ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوْلَهُمْ آخِرُهُمْ ثُمَّ يُخَسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنْكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. الترمذی (۲۸۷۹)

۷۱۷۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَيَعُودُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُونُسُ وَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ

الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمَثَلِ حَدِيثِ
يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي
ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ. سابقہ حوالہ (۷۱۷۱)

۷۱۷۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّائِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَيْتَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فِي مَنْامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي
مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي
يُؤْمِنُونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا
كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الطَّرِيقَ
قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ
وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ
شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّتِهِمْ. مسلم تحفة الاشراف (۱۶۱۹۲)

۳- بَابُ نَزُولِ الْفِتَنِ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ

۷۱۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي
شَيْبَةَ) قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
أَشْرَفَ عَلَى أَطِيمٍ مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا
أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ
الْقَطْرِ. البخاری (۱۸۷۸-۲۴۶۷-۳۵۹۷-۷۰۶۰)

۷۱۷۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۷۱۷۴)

۷۱۷۶- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَ
عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ (وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نیند میں اپنے ہاتھ پیر ہلائے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے نیند میں وہ کام کیا جو آپ پہلے نہیں کرتے تھے آپ نے فرمایا: تعجب ہے میری امت کے کچھ لوگ قریش کے ایک شخص (کو پکڑنے) کے لیے بیت اللہ کا قصد کریں گے جس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوئی ہوگی، حتیٰ کہ جب وہ میدان میں پہنچیں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، ہم نے کہا: یا رسول اللہ! راستہ میں تو سب لوگ جمع ہوتے ہیں آپ نے فرمایا: ہاں! ان میں باختیار مجبور اور مسافر بھی ہوں گے وہ سب ایک ساتھ ہلاک ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کے اعتبار سے ان کو الگ الگ اٹھائے گا۔

بارش کی طرح فتنوں کے واقع ہونے کا بیان

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے بعض قلعوں پر چڑھے پھر فرمایا: کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہیں ہوتی ہیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے برپا ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے

والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کو دیکھے گا وہ فتنے اس کو دیکھ لیں گے (یعنی اس کو ہلاک کر دیں گے) اور جس شخص کو ان سے پناہ کی جگہ مل جائے وہ پناہ حاصل کر لے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتْنٌ أَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلَجًا فَلْيَعُدُّ بِهِ.

بخاری (۷۰۸۲-۳۶۰۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند ذکر کی اس میں یہ اضافہ ہے: نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے جس کی وہ نماز فوت ہو جائے گویا اس کے اہل اور مال سب لٹ گئے۔

۷۱۷۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نُوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِنْ فَاتَتْهُ فَكَانَتَا وَتَرَاهُمَا وَمَا لَهُ. سابقہ حوالہ (۷۱۷۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کچھ فتنے ہوں گے ان میں سونے والا بیدار سے بہتر ہوگا اور بیدار کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو ان فتنوں سے پناہ کی جگہ مل جائے وہ پناہ حاصل کر لے۔

۷۱۷۸- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلَجًا أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ.

بخاری (۷۰۸۱)

عثمان الشامی بیان کرتے ہیں کہ میں اور فرقہ سخی، مسلم بن ابی بکرہ سے ملنے ان کی زمین میں گئے ہم نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے والد سے فتنوں کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم نے حضرت ابو بکرہ سے سنا وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے ہوں گے، سنو پھر فتنے ہوں گے، ان میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، سنو! جب یہ فتنے واقع ہوں تو جس شخص کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ لاحق ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ لاحق ہو جائے اور جس کی زمین ہو اپنی زمین پر چلا جائے، ایک شخص نے

۷۱۷۹- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَامُ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدُ السَّبْحِيِّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَحْدِثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَحْدِثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ أَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا إِلَّا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ

کہا: یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ جس شخص کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنی تلوار لے کر اس کی دھار کو پتھر سے کند کر دے، پھر اگر وہ نجات حاصل کر سکتا ہو تو نجات حاصل کرے، اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بتلائیے اگر مجھے جبراً کسی ایک صف یا کسی ایک جماعت میں داخل کر دیا جائے، پھر مجھے ایک شخص تلوار سے مار دے، یا مجھے کوئی تیر آ کر لگے جس سے میں قتل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور وہ جہنمی ہوگا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کی ہیں، دوسری سند سے یہاں تک روایت ہے: اگر وہ نجات کی استطاعت رکھے اور اس کے مابعد کا ذکر نہیں ہے۔

مسلمانوں کی آپس میں لڑائی کا بیان

احنف بن قیس کہتے ہیں: میں روانہ ہوا اور میں اس شخص (حضرت علی کی مدد) کا ارادہ رکھتا تھا، میری حضرت ابو بکرہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا: اے احنف! تم کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے عم زاد کی مدد کا ارادہ رکھتا ہوں، (یعنی حضرت علی کی) حضرت ابو بکرہ نے مجھ سے کہا: اے احنف! واپس جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا اسی طرح حکم ہے؟ یہ تو قاتل ہے مگر مقتول کا کیا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے بھی اپنے حریف کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے مقابلہ

يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُوَ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَكْرَهْتُ حَتَّى يَنْطَلِقَ بَنِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَيْنِ أَوْ أَحَدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ.

ابوداؤد (۴۲۵۶)

۷۱۸۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ حَدَّثْتُ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَادٍ إِلَى آخِرِهِ وَانْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. سابقہ حوالہ (۷۱۷۹)

۴- بَابُ إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا ۷۱۸۱- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عِمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ.

البخاری (۷۰۸۳-۶۸۷۵-۳۱) ابوداؤد (۴۲۶۸-۴۲۶۹)

النسائی (۴۱۳۳-۴۱۳۴)

۷۱۸۲- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْتِ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمَعْلَى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ

کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا التَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ. سابقہ حوالہ (۷۱۸۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۷۱۸۳- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَادٍ إِلَى آخِرِهِ.

سابقہ حوالہ (۷۱۸۱)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمانوں میں سے کوئی ایک اپنے بھائی پر تلوار اٹھائے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے ہوتے ہیں اور جب ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۷۱۸۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدَهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ فَهُمَا فِي جُوفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا.

البخاری (۷۰۸۳ م) النسائی (۴۱۲۷-۴۱۲۸) ابن ماجہ (۳۹۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دو عظیم جماعتوں کے درمیان جنگ نہ ہو جائے ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی اور ان کا دعویٰ ایک ہوگا۔

۷۱۸۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعَاهُمَا وَاحِدَةً. البخاری (۳۶۰۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بہت زیادہ ہرج نہ ہو، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قتل، قتل۔

۷۱۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۷۸۵)

مسلمانوں کی باہم خانہ جنگیوں کا بیان

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا اور میں نے اس کے تمام مشارق اور مغارب

۵- بَابُ هَلَاكِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ

۷۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ (وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ) حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ

کو دیکھ لیا، اور جو زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی تھی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی، اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیے گئے، اور میں نے اپنی امت کے لیے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ ان پر کوئی اور دشمن نہ مسلط کیا جائے جو ان سب کی جانوں کو مباح کرے اور بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں ہوتا، اور بے شک میں نے تمہاری امت کے لیے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ ان کے اوپر کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جانوں کو مباح کرے خواہ ان کے خلاف تمام روئے زمین کے لوگ جمع ہو جائیں، ہاں! اس امت کے بعض لوگ بعض دوسروں کو ہلاک کر دیں گے اور بعض، بعض کو قید کریں گے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا، حتیٰ کہ میں نے اس کے تمام مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا فرمائے، اس کے بعد ایوب کی روایت کی مثل ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مقام عالیہ سے تشریف لائے حتیٰ کہ جب آپ بنو معاویہ کی مسجد سے گزرے تو آپ نے وہاں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنے رب سے بہت طویل دعا کی، پھر آپ ہماری طرف مڑے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا فرمائیں اور ایک چیز سے مجھے روک دیا، میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنِّي سَيَبُلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِيَ مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَأُمِتِّي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةٌ بَعَامَةٌ وَأَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ أَمِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لَأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بَسَنَةٌ بَعَامَةٌ وَأَنْ لَا أَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ أَمِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَأْظُرُهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَظْطَارِهَا حَتَّى يَكُونُ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

ابوداؤد (۴۲۵۲) الترمذی (۲۱۷۶) ابن ماجہ (۳۹۵۲)

۷۱۸۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى زَوَى لِيَ الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

سابقہ حوالہ (۷۱۸۷)

۷۱۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ ﷺ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثَنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ

فَمَنْعَنِهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۳۸۸۶)

ہلاک نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا کر دی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے عطا کر دی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ ان کی ایک دوسرے سے لڑائی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سوال سے روک دیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ کا بنو معاویہ کی مسجد سے گزر ہوا۔

۷۱۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۸۸۶)

نبی آخر الزمان ﷺ کے قیامت تک رونما ہونے والے تمام واقعات کی غیبی خبریں دینے کا بیان

۶- بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ

ابو ادريس خولانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے فتنہ کو تمام لوگوں سے زیادہ جاننے والا ہوں اور میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہی حال تھا کہ آپ نے مجھے راز کی وہ باتیں بتائیں جو میرے علاوہ اور کسی کو نہیں بتائیں، ایک دن ایک مجلس میں آپ فتنوں کے متعلق بیان فرما رہے تھے اس مجلس میں میں حاضر تھا، رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کو گنتے ہوئے فرمایا: تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے، ان میں سے بعض فتنے گرمیوں کی آندھیوں کی طرح ہیں، بعض فتنے چھوٹے ہیں اور بعض بڑے ہیں، حضرت حذیفہ نے کہا: میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء اب فوت ہو چکے ہیں۔

۷۱۹۱- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَبَا دَرِيْسٍ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حَذِيفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْرًا لِّي فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيْهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَعْدُ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْدُنُ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيْحَ الصَّيْفِ مِنْهَا صَغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حَذِيفَةُ فَذَهَبَ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۳۶۳)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کو بیان کر دیا، جس نے ان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس

۷۱۹۲- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ

نے ان کو بھلا دیا اس نے بھلا دیا اس واقعہ کو میرے یہ اصحاب جانتے ہیں، بعض چیزوں کو میں بھول گیا تھا لیکن جب میں نے ان کو دیکھا تو وہ یاد آ گئیں، جس طرح کوئی شخص کسی کا چہرہ دیکھ کر بھول جاتا ہے اور جب وہ سامنے آتا ہے تو اس کو پہچان لیتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا اس کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی ہے اور ہر چیز کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا، البتہ میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو کیا چیز مدینہ سے نکالے گی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہم کو خطبہ دیا حتیٰ کہ ظہر آ گئی، آپ نے منبر سے اتر کر ظہر پڑھائی، پھر منبر پر چڑھ کر ہمیں خطبہ دیا حتیٰ کہ عصر آ گئی، پھر آپ نے اتر کر عصر پڑھائی، پھر منبر پر چڑھ کر ہمیں خطبہ دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، پھر آپ نے ہمیں وہ تمام چیزیں بتادیں جو ہو چکی تھیں اور ہونے والی تھیں (یعنی ما کان وما یکون کی خبریں دیں) سو جو ہم میں زیادہ حافظ تھا وہ زیادہ عالم تھا۔

ٹھاٹھیں مارتا

ہوا فتنہ

السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَ نَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَ أَنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَتْهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ. البخاری (۶۶۰۴) ابوداؤد (۴۲۴۰)

۷۱۹۳- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَ كَيْع عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَ نَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. سابقہ حوالہ (۷۱۹۲)

۷۱۹۴- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا إِنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۳۳۷۰)

۷۱۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَ هُبُّ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۳۳۷۰)

۷۱۹۶- وَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عَلِيَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ (يَعْنِي عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ) قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۰۶۹۶)

۷- بَابُ فِي الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ

كَمَوْجِ الْبَحْرِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا: تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: مجھے یاد ہے، حضرت عمر نے کہا: تم بہت جرأت مند ہو، وہ حدیث کس طرح ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مرد کے اہل مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں فتنہ ہے، جس کا کفارہ روزے، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے، حضرت عمر نے کہا: میری یہ مراد نہیں ہے، میری مراد تو وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح اٹھائے گا، حضرت حذیفہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنہ سے کیا خطرہ ہے؟ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک مقفل دروازہ ہے، حضرت عمر نے پوچھا: اس دروازے کو کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ توڑا جائے گا، حضرت عمر نے کہا: پھر اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا، راوی کہتے ہیں: پھر ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا: حضرت عمر جانتے تھے کہ دروازے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! جیسے وہ جانتے تھے کہ صبح کے بعد رات ہے، میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی جو بھارت نہیں ہے، پھر ہم حضرت حذیفہ سے یہ پوچھنے سے ڈرے کہ دروازہ سے کیا مراد ہے؟ ہم نے مسروق سے کہا: تم پوچھو، انہوں نے پوچھا تو حضرت حذیفہ نے کہا: دروازے سے مراد خود حضرت عمر تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی پانچ سندیں بیان کیں، شقیق کی روایت میں ہے: میں نے حضرت حذیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

۷۱۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيْكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ وَ كَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَ نَفْسِهِ وَ وَلَدِهِ وَ جَارِهِ يَكْفُرُهَا الصِّيَامُ وَ الصَّلَاةُ وَ الصَّدَقَةُ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابٌ مَغْلَقٌ قَالَ أَفِيكُسِرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ قَالَ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ.

البخاری (۵۲۵-۱۴۳۵-۱۸۹۵-۳۵۸۶-۷۰۹۶) الترمذی

(۲۲۵۸) ابن ماجہ (۳۹۵۵)

۷۱۹۸- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَ كَيْعُجُحٌ وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَ فِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ. سابقہ حوالہ (۷۱۹۷)

۷۲۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مَنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا.

بخاری (۷۱۱۹) ابوداؤد (۴۳۱۳) الترمذی (۲۵۶۹)

۷۲۰۴- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مَنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا. سابقہ حوالہ (۷۲۰۳)

۷۲۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَصِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ) قَالََا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَافُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ أَجَلُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مَنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَنْ تَرَكُنَا النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لِيَذْهَبَ بِهِ كَلْبُهُ قَالَ فَيَقْتَلُونَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجْمٍ حَسَّانَ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۷)

۷۲۰۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ) قَالََا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَ قَفِيزَهَا وَ مَنَعَتِ الشَّامُ مَدْيَهَا وَ دِينَارَهَا وَ مَنَعَتِ مِصْرًا دَبَّهَا وَ دِينَارَهَا وَ عُدَّتُمْ مَنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَ عُدَّتُمْ مَنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلِيٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا جو شخص وہاں حاضر ہو وہ اس سے کچھ نہ لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا جو شخص وہاں حاضر ہو تو وہ اس سے کچھ نہ لے۔

عبد اللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا، انہوں نے کہا: لوگوں کی گردنیں طلب دنیا میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتی رہیں گی، میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا، جب لوگ اس کے متعلق سنیں گے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے، پہاڑ کے پاس والے لوگ کہیں گے: اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا تو یہ سب سونا لے جائیں گے، پھر اس پر لوگوں کی جنگ ہوگی اور ہر سو سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے، ابو کمال کی روایت میں یہ اضافہ ہے: انہوں نے کہا: میں اور حضرت ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سائے میں کھڑے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا اور شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار کو روک لے گا اور تم نے جہاں سے ابتداء کی تھی وہیں لوٹ جاؤ گے اور تم نے جہاں سے ابتداء کی تھی وہیں لوٹ جاؤ گے، اس حدیث پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

ذلک لحم ابی هريرة و دمه. ابوداؤد (۳۰۳۵)

۹- بَابُ فِي فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجِ

الدَّجَالِ وَنَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

۷۲۰۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرَّؤُومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَائِقٍ فَيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرَّؤُومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا مِنَّا نَقَاتِلَهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُحِلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتِيحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَيَنِمَّا هُمْ يَفْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزُّبُرِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَيَنِمَّا هُمْ يُعَدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (ﷺ) فَاثَمَّهُمْ فَإِذَا رَأَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَا نَذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيَرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۷۲)

فتح قسطنطنیہ، خروج دجال اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا زمین پر اترنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک رومی، اعماق یا دابق نہ پہنچ جائیں، پھر ان (سے لڑنے) کے لیے مدینہ سے ایک لشکر روانہ ہوگا، وہ اس وقت روئے زمین پر سب سے نیک لوگ ہوں گے، جب دونوں لشکر صف آراء ہوں گے، تو رومی (مسلمانوں سے) کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان نہ آؤ جنہوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو قیدی بنا لیا ہے، مسلمان کہیں گے: نہیں، یہ خدا! ہم تم کو اپنے بھائیوں سے لڑنے کے لیے نہیں چھوڑیں گے، پھر وہ ان سے لڑیں گے تو ان میں سے ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا اور ایک تہائی ان میں سے قتل کر دیے جائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے، بقیہ تہائی فتح پالیں گے، وہ کبھی آزمائش میں مبتلا نہیں ہوں گے، وہ قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے، جس وقت وہ مال غنیمت کو تقسیم کریں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درختوں پر لٹکا دیں گے تو اچانک شیطان چیخ مار کر کہے گا: تمہارے بال بچوں کے پاس مسیح دجال پہنچ گیا ہے، مسلمان وہاں سے نکل پڑیں گے، حالانکہ یہ خبر غلط ہوگی، جب یہ ملک شام پہنچیں گے تب دجال نکلے گا، جس وقت وہ لڑائی کی تیاری کے لیے صفیں درست کریں گے اور نماز قائم کی جائے گی تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے اور جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے، اگر حضرت عیسیٰ ان کو چھوڑ دیتے تب بھی وہ پگھل کر ہلاک ہو جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل کرے گا اور ان کے نیزے پر اس کا خون (لوگوں کو) دکھلائے گا۔

قیامت کے قریب رومی عیسائیوں کی اکثریت ہوگی

حضرت مستورد قرشی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (جب) قیامت آئے گی تو رومیوں (عیسائیوں) کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی، حضرت عمرو نے کہا: غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا: میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: حضرت عمرو نے کہا: اگر تم یہ کہتے ہو تو ان میں چار خصلتیں ہیں (۱) وہ آزمائش کے وقت سب لوگوں سے زیادہ حلیم ہیں، اور مصیبت کے وقت سب لوگوں سے جلدی اس کا تدارک کرتے ہیں اور شکست کھانے کے بعد سب لوگوں سے جلدی دوبارہ حملہ کرتے ہیں اور مسکینوں، یتیموں اور کمزوروں کے لیے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور پانچویں خصلت سب سے اچھی یہ ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ بادشاہوں کو ظلم سے روکنے والے ہیں۔

حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب قیامت آئے گی تو رومی (عیسائی) سب سے زیادہ ہوں گے، جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے ان سے کہا: یہ کیسی احادیث ہیں جو تم سے روایت کی جا رہی ہیں، تم ان احادیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو؟ حضرت مستورد نے کہا: میں وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، حضرت عمرو نے کہا: اگر تم یہ بیان کر رہے ہو تو سنو! وہ آزمائش کے وقت سب سے زیادہ حلیم ہیں سب سے زیادہ مصیبت کا تدارک کرنے والے ہیں اور مسکینوں اور کمزوروں کے حق میں سب لوگوں سے بہتر ہیں۔

دجال کے زمانہ میں رومی عیسائیوں کا

پیش قدمی کرنا اور قتل عام کرنا

یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ

۱۰- بَابُ تَقْوَمُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ

النَّاسِ

۷۲۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْنَ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَا حِلْمَ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمُسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَهُ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مَنْ ظَلَمَ الْمَلُوكَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۲۵۹)

۷۲۰۹- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُسْتَوْدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَذْكُرُ عَنْكَ أَنْكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عَمْرُو لَيْنَ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَا حِلْمَ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضَعْفَانِهِمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۲۵۹)

۱۱- بَابُ إِقْبَالِ الرُّومِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ

عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ

۷۲۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

كَلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلْيَةَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ) حَدَّثَنَا
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ
 أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحُ
 حَمْرَاءَ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هَجِيرٌ إِلَّا يَا عَبْدَ
 اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدُوا كَانَ مَثَكِنًا
 فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسِّمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ
 بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَاهَا نَحَوَا الشَّامَ فَقَالَ عُدُّوْ
 يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ
 الرُّومُ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رَدَّةٌ
 شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا
 غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَ
 هَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ
 الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ
 حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَ هَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرِ
 غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً
 لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ
 هَؤُلَاءِ وَ هَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ
 يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ
 عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً أَمَا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا وَأَمَا قَالَ لَمْ يَرِ
 مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَابَتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى
 يَخْرُ مَيِّتًا فَيَتَعَادَى بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ
 مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَيَأْتِي غَنِيمَةً يُفْرَحُ أَوْ آتَى مِيرَاثٍ
 يُقَاسِمُ فَيَنْمَازُهُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَاسٍ هُوَ أَخْبَرُ مِنْ
 ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذُرَارِيهِمْ
 فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَةَ فَوَارِسَ
 طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا عَرَفَ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءُ
 آبَائِهِمْ وَالْوَأَنَ حُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ
 يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ
 ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ

مسلم، تحفة الاشراف (۹۶۰۰)

آندھی آئی، ایک شخص جس کا تکیہ کلام یہ تھا کہ سنو اے عبد اللہ
 بن مسعود! قیامت آگئی ہے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
 عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اس وقت
 تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مال
 غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے، پھر ملک شام کی طرف
 ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: (وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع
 ہوں گے اور ان کے مقابلہ کے لیے مسلمان جمع ہوں گے، میں
 نے کہا: آپ کی مراد رومی ہیں، فرمایا: ہاں! اس جنگ کی شدت
 کی وجہ سے بہت سے لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے، پھر
 مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی
 کے بغیر واپس نہ لوٹیں، پھر مسلمان خوب جنگ کریں گے حتیٰ کہ
 ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا، پھر یہ فریق بھی
 لوٹ آئے گا اور وہ فریق بھی لوٹ آئے گا اور ان میں سے کسی
 کو غلبہ نہیں ہوگا، پھر وہ (پہلا) دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر
 مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے
 خواہ مر جائے، پھر وہ جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے
 درمیان رات کا حجاب آجائے گا، پھر یہ دستہ اور دوسرا دستہ
 دونوں لوٹ آئیں گے اور ان میں سے کوئی کامیاب نہیں ہوگا
 اور وہ دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں
 گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ شام تک
 جنگ کرتے رہیں گے، پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے اور کوئی
 فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا اور جب
 چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ
 کافروں پر شکست مسلط کر دے گا، وہ ایسی جنگ ہوگی کہ اس
 سے پہلے ایسی جنگ کی مثال دیکھی نہیں ہوگی، حتیٰ کہ پرندے
 بھی ان کے پہلوؤں سے گزریں گے، وہ ان سے آگے نہیں
 بڑھ سکیں گے اور مردہ ہو کر گر پڑیں گے، ایک باپ کی اولاد سو
 تک ہوگی، ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچے گا،
 اس صورت میں مال غنیمت سے کیا خوشی ہوگی اور کیسے وراثت
 تقسیم ہوگی، مسلمان اسی حالت سے دو چار ہوں گے کہ اس

سے بڑی افتاد آ پڑے گی، ایک چیخ سنائی دے گی کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال آچکا ہے ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑے سواروں کا ہراول دستہ بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان سواروں کا نام ان کے باپ دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں، وہ روئے زمین کے بہترین گھوڑے سواروں میں سے ہوں گے، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا: یہ حدیث اسیر بن جابر سے مروی ہے۔

اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو سرخ آندھی آئی، پھر اس کی مثل روایت ہے اور ابن علیہ کی روایت مکمل اور مفصل ہے۔

اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور گھر بھرا ہوا تھا، انہوں نے کہا: اس وقت کوفہ میں سرخ آندھی چلی، پھر ابن علیہ کی مثل روایت بیان کی۔

دجال کے نکلنے سے پہلے مسلمانوں کو حاصل ہونے والی فتوحات کا بیان

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، نبی ﷺ کے پاس مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی، جنہوں نے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، ان کی آپ سے ٹیلے کے پاس ملاقات ہوئی، وہ کھڑے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، میرے دل میں خیال آیا کہ ”تو بھی ان کے پاس چل“ اور حضور کے اور ان کے درمیان جا کر کھڑا ہو کہیں وہ حضور پر دھوکے سے حملہ نہ کر دیں، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ شاید آپ ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں، بہر حال میں ان

۷۲۱۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عَلِيَّةٍ أَتَمَّ وَأَشْبَعُ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۶۰۰)

۷۲۱۲- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ (يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلَأَنَ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيَّةٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۶۰۰)

۱۲- مَا يَكُونُ مِنْ فُتُوحَاتِ الْمُسْلِمِينَ

قَبْلَ الدَّجَالِ

۷۲۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصَّوْفِ فَوَاقَفُوهُ عِنْدَ أَكْمَةِ فَاثْنَاهُمْ لِقِيَامٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِيهِمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجَّى مَعَهُمْ فَاتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعَدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ

تَغْرُوزَ الرُّومِ فَيَفْتَحَهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْرُوزَ الدَّجَالِ فَيَفْتَحَهُ اللَّهُ
قَالَ فَقَالَ نَافِعُ يَا جَابِرُ لَا تَرَى الدَّجَالَ يَخْرُجُ حَتَّى تَفْتَحَ
الرُّومَ. ابن ماجہ (۴۰۹۱)

کے پاس گیا اور آپ کے اور ان کے درمیان کھڑا ہو گیا، مجھے
حضور ﷺ کی چار باتیں یاد ہیں جن کو میں نے انگلیوں پر شمار
کر لیا تھا، آپ نے فرمایا: تم جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے اور
اللہ تعالیٰ اس میں تم کو فتح عطا فرمائے گا، پھر تم فارس میں جہاد
کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا، پھر تم
روم میں جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں فتح عطا
فرمائے گا، پھر تم دجال سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس پر
فتح عطا فرمائے گا، نافع نے کہا: اے جابر! ہم شام کی فتح سے
پہلے دجال کو نہیں دیکھیں گے۔

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں کا بیان

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری کہتے ہیں کہ جس وقت
ہم باتیں کر رہے تھے نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے
آپ نے فرمایا: تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم قیامت
کے متعلق باتیں کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: اس وقت تک
قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تم اس کے متعلق دس نشانیاں
نہ دیکھ لو: دھواں، دجال، دابة الارض، سورج کا مغرب سے طلوع
ہونا، حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول اور یاجوج ماجوج اور تین
جگہ زمین کے دھنسنے کا ذکر کیا، مشرق میں دھنسا، مغرب میں
دھنسا اور جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسا اور آخر میں یمن سے
ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہنکا کر محشر کی طرف لے جائے
گی۔

۱۳- بَابُ فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ

۷۲۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَ
إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ
الْغِفَارِيِّ قَالَ إِطْلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ
مَا تَذَكَّرُونَ قَالُوا نَذَكَّرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى
تَرُونَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَالَ وَالدَّابَّةَ
وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ
ﷺ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسَفٌ
بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى
مَحْشَرِهِمْ. البوداؤد (۴۳۱۱) الترمذی (۲۱۸۳-۲۱۸۳) ب-

(۲۱۸۳ ج- ۵۲۱۸۳) ابن ماجہ (۴۰۵۵-۴۰۴۱)

۷۲۱۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي
سَرِيحَةَ حَدَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عُرْفَةٍ وَ
نَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذَكَّرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ
قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسَفٌ

حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ نبی ﷺ بالاخانہ میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے ہوئے تھے
آپ نے ہماری طرف جھانک کر فرمایا: تم کس کا ذکر کر رہے ہو؟
ہم نے کہا: قیامت کا، آپ نے فرمایا: جب تک دس نشانیاں
ظاہر نہ ہوں قیامت نہیں آئے گی: مشرق میں زمین کا دھنسا،

بِالْمَشْرِقِ وَ خَسَفَ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسَفَ فِي جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ وَ الدُّخَانُ وَ الدَّجَالُ وَ دَابَّةُ الْأَرْضِ وَ يَأْجُوجُ
وَ مَاجُوجُ وَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ نَارُ تَخْرُجُ مِنْ
قَعْرَةِ عَدْنٍ تَرَحَّلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا
يَذْكُرُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاثِرَةِ نُزُولُ عِيسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ وَ رِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي
الْبَحْرِ. سابقه حوالہ (۷۲۱۴)

۷۲۱۶- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
(يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُرَّاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
الطَّفِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَ نَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ
بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ تَنَزَّلَ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَ تَقِيلُ
مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ
عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعُهُ قَالَ أَحَدُ
هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ رِيحٌ
تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ. سابقه حوالہ (۷۲۱۴)

۷۲۱۷- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ
الْحَكَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُرَّاتٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا الطَّفِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا
نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ
مَعَاذٍ وَ ابْنِ جَعْفَرٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ
الْحَكَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ
عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاثِرَةُ
نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ.

سابقه حوالہ (۷۲۱۴)

۱۴- بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ

نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ

۷۲۱۸- وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ

مغرب میں زمین کا دھنسا اور جزیرہ عرب میں زمین کا دھنسا
دھواں، دجال، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، مغرب سے سورج کا
طلوع ہونا اور ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور
لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی، شعبہ نے کہا: ایک اور سند کے
ساتھ ابوسریحہ سے اس کی مثل روایت ہے، اس نے نبی ﷺ کا
ذکر نہیں کیا، ایک راوی نے دسویں نشانی میں حضرت عیسیٰ بن
مریم علیہ السلام کے نزول کا ذکر کیا ہے، دوسرے راوی نے
کہا: ایک آندھی آئے گی جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ بالاخانہ میں تھے اور ہم اس کے نیچے باتیں کر رہے
تھے پھر اس حدیث کی مثل روایت بیان کی، شعبہ نے بیان کیا:
میرا گمان ہے انہوں نے کہا: جہاں یہ لوگ جائیں گے آگ
وہیں جائے گی اور جہاں یہ لوگ قیلولہ کریں گے آگ وہیں
رہے گی، شعبہ کہتے ہیں: مجھ ایک شخص نے یہ حدیث ابوسریحہ
سے روایت کی ہے اور اس کو مرفوع نہیں کیا، ایک راوی نے
حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول بیان کیا اور دوسرے راوی نے
بیان کیا: ایک آندھی ان کو سمندر میں ڈال دے گی۔

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو جھانک کر دیکھا،
اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، شعبہ کی روایت میں
دسویں علامت حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے، نیز شعبہ نے
کہا: عبدالعزیز نے اس کو مرفوعاً بیان نہیں کیا۔

جب تک سرزمین حجاز سے آگ ظاہر

نہ ہوگی قیامت نہیں آئے گی

امام مسلم نے دوسندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک سر زمین حجاز سے ایسی آگ ظاہر نہ ہو جائے جس سے بھری کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔

أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْكَثِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبَصُرَى.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۲۰-۱۳۳۶۶)

قیامت سے پہلے مدینہ طیبہ کی آبادی کے دور تک پھیل جانے کا بیان

۱۵- بَابُ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قرب قیامت میں) گھراہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے، زیر کہتے ہیں: میں نے سہیل سے پوچھا یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا: اتنے اتنے میل ہے۔

۷۲۱۹- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِهَابَ أَوْيَهَابٍ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۶۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو، لیکن قحط یہ ہے کہ بارش ہو اور خوب بارش ہو لیکن زمین کوئی چیز نہ اگائے۔

۷۲۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلَكِنْ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۸۴)

شیطان کے سینگوں کا مشرق (نجد) کی جانب سے ظاہر ہونے اور فتنہ پھیلانے کا بیان

۱۶- بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا درآں حالیکہ آپ کا منہ مشرق کی جانب تھا، آپ فرما رہے تھے: سنو فتنہ یہاں ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

۷۲۲۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. البخاری (۷۰۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے

۷۲۲۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمُ

عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رَوَايَتِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۸۱۹۱)

۷۲۲۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَارًا الْفِتْنَةُ هُنَا هَارًا الْفِتْنَةُ هُنَا هَارًا الْفِتْنَةُ هُنَا هَارًا الْفِتْنَةُ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مسلم، تحفة الاشراف (۷۰۱۵)

۷۲۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۶۷۷۳)

۷۲۲۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ (يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ) أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَ يَقُولُ هَارًا الْفِتْنَةُ هُنَا هَارًا الْفِتْنَةُ هُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۷۵۷)

۷۲۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوُكَيْعِيُّ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ) قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَآزْكَبْكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هُنَا وَ أَوْ مَأْيَدِهِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَأَنَا قَتَلُ

ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: فتنہ وہاں ہوگا جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوگا، یہ آپ نے دو یا تین بار فرمایا، اور عبید اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرق کی طرف منہ کر کے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے، بے شک فتنہ یہاں ہے، بے شک فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر آ کر کہا: کفر کی چوٹی ادھر سے نکلے گی جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوتا ہے، یعنی مشرق سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک یہاں فتنہ ہے، بے شک یہاں فتنہ ہے، بے شک یہاں فتنہ ہے جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوگا، آپ نے یہ تین بار فرمایا۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے کہا: اے اہل عراق! میں تم سے صغیرہ گناہ کے متعلق سوال کرتا ہوں اور نہ کبیرہ گناہ کرنے والے کے متعلق سوال کرتا ہوں، میں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ فتنہ یہاں سے نمودار ہوگا، آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں سے شیطان کے دو سینک طلوع ہوں گے اور تمہارے بعض، بعضوں کی گردنیں ماریں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آل فرعون کے جس شخص کو قتل کیا تھا وہ قتل

خطا تھا، اس پر اللہ عزوجل نے ان سے فرمایا: تم نے ایک انسان کو قتل کیا، پھر ہم نے تم کو غم سے نجات دی اور تم کو آزمائشوں میں ڈالا احمد بن عمر کی روایت میں ’سمعت‘ کا لفظ نہیں ہے۔

مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَقَتْلْتَ نَفْسًا فَنَجِّنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتْنَاكَ فُتُونًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فَرَفِي رَوَيْتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۶۷۹۱)

قیامت برپا ہونے سے پہلے شرک کا دور دورہ اور قبیلہ دوس کی بت پرستی کا بیان

۱۷- بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْبُدَ دَوْسُ ذَا الْخَلَصَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک دوس کی عورتوں کے سیرین ذوالخلصہ کا طواف نہ کریں قیامت نہیں آئے گی، ذوالخلصہ تالہ میں ایک بت تھا جس کی زمانہ جاہلیت میں عورتیں عبادت کرتی تھیں۔

۷۲۲۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ إِلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَالَةِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۹۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دن اور رات کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک کہ لات اور عزی کی عبادت نہ ہو، میں نے کہا: یا رسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ:) ”وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے“ خواہ مشرکین کو یہ ناگوار گزرے، تو میں یہ گمان کرتی تھی کہ یہ دین مکمل ہو گیا (اور اب کفر نہ ہوگا) آپ نے فرمایا: جو کچھ اللہ کی مشیت میں ہے وہ عنقریب واقع ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت ہو جائے گا اور جس کے دل میں بالکل خیر نہیں ہوگی وہ باقی رہ جائے گا اور وہ لوگ اپنے آبائی دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

۷۲۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ التَّرْقَاشِيُّ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ) قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تَعْبُدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَا أَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَنَّ ذَلِكَ تَأَمَّنًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفِّي كُلُّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۶۹۹)

۷۲۲۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ (وَهُوَ الْحَنْفِيُّ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۶۹۹)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

قیامت کے قریب فتنوں کی وجہ سے انسان
کا قبرستان سے گزرتے ہوئے
موت کی تمنا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر یہ نہ کہے: کاش! میں اس کی جگہ ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص قبر سے گزر کر لوٹ پوٹ نہ ہو اور یہ نہ کہے: کاش! میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور اس کے دین میں آزمائش کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو یہ پتا نہیں ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور نہ مقتول کو یہ پتا ہوگا کہ اس کو کیوں قتل کیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے جس میں قاتل کو یہ پتا نہ ہو کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ پتا ہوگا کہ وہ کیوں قتل کیا گیا، عرض کیا گیا: یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بکثرت کشت و خون ہوگا، قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔

۱۸- بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ، مِنَ الْبَلَاءِ

۷۲۳۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ. (بخاری ۷۱۱۵)

۷۲۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ) قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَ لَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ. ابن ماجہ (۴۰۳۷)

۷۲۳۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ (وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۴۵۶)

۷۲۳۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَالْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۳۹۵)

۷۲۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

ﷺ نے فرمایا: دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کو گرا دے گا۔

(وَاللَّفْظُ لِابْنِ بَكْرٍ) قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَخْرُبُ الْكَعْبَةَ ذُو السَّوْيَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

البخاری (۱۵۹۱) النسائی (۲۹۰۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کو گرا دے گا۔

۷۲۳۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُبُ الْكَعْبَةَ ذُو السَّوْيَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ. البخاری (۱۵۹۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی اللہ عزوجل کے گھر کو گرا دے گا۔

۷۲۳۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي) عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذُو السَّوْيَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يَخْرُبُ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۹۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ قحطان کا ایک شخص لوگوں کو اپنی لاشی سے نہ ہنکائے۔

۷۲۳۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

البخاری (۳۵۱۷-۷۱۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دن اور رات کا سلسلہ اس وقت تک نہیں منقطع ہوگا جب تک جہاں نام کا ایک شخص بادشاہ نہ ہو جائے، امام مسلم نے راوی کے متعلق کہا: یہ چار بھائی ہیں شریک، عبید اللہ، عمیر اور عبد الکبیر یہ عبد الحمید کے بیٹے ہیں۔

۷۲۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَيْسِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْآيَامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكَ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَعُمَيْرُ وَعَبْدُ الْكَيْسِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ. الترمذی (۲۲۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے قتال نہ کرو جس کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم سے جنگ نہ کرو جو بالوں والی جوتیاں پہنتے

۷۲۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَانُوا وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَفَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ

الشَّعْرُ. البخاری (۲۹۲۹) ابوداؤد (۴۳۰۴) الترمذی (۲۲۱۵) ابن ہب (۴۰۹۶)

۷۲۴۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَجُوهَهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِ الْمُطْرَفَةِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۳۶۵)

۷۲۴۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صَغَارُ الْأَعْيُنِ ذُلْفُ الْأَنْفِ. البخاری (۲۹۲۸) ابن ماجہ (۴۰۹۷)

۷۲۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرُكَ قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِ الْمُطْرَفَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعْرِ.

۷۲۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ أَبُو أَسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانِ الْمُطْرَفَةُ حُمُرُ الْوُجُوهِ صَغَارُ الْأَعْيُنِ. البخاری (۳۵۹۱)

۷۲۴۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ (وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَوْشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبِيَ إِلَيْهِمْ قَفِيرٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مَنْ أَيْنَ ذَاكَ قَالَ مَنْ قَبْلَ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يَوْشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبِيَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم سے قتال نہ کرو جو بالوں والی جوتیاں پہنے گی اور ان کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ تک اس حدیث کو پہنچاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم سے قتال نہ کرو جو بالوں کی جوتیاں پہنے گی اور اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چھٹی ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان ترکوں سے جنگ نہ کریں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، یہ لوگ بالوں کا لباس اور بالوں کی جوتیاں پہنیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے متصل تمہاری ایسی قوم سے جنگ ہوگی جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی، ان کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، چہرے سرخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: عنقریب اہل عراق کے پاس کوئی قفیز آئے گا نہ درہم، ہم نے پوچھا: کہاں سے نہیں آئے گا؟ انہوں نے کہا: عجم سے، وہ اس کو روک لیں گے، پھر کہا: عنقریب اہل شام کے پاس کوئی دینار آئے گا نہ مدی، ہم نے پوچھا: کہاں سے؟ انہوں نے کہا: روم سے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہا: رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا، جو لپ بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا (راوی کہتے ہیں:) میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا: کیا اس سے عمر بن عبد العزیز مراد ہیں؟ ان دونوں نے کہا: نہیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوں گے جو لپ بھر کر مال دیں گے اور اس کو شمار نہیں کریں گے ابن حجر کی روایت میں ”یحییٰ“ ہے۔

حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔

حضرت ابوسعید نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے بہتر شخص نے مجھے بتایا: جب حضرت عمار خندق کھود رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے تھے: اے ابن سمیہ! تم پر کیسی افتاد پڑے گی جب ایک باغی گروہ تم کو قتل کرے گا۔

وَلَا مُدَى قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الزُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هَنِيئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْيِي الْمَالَ حَيًّا لَا يَعْدُهُ عَدَدًا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَابْنِ الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا. مسلم، تحفة الاشراف (۳۱۰۷)

۷۲۴۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ (يَعْنِي الْجُرَيْرِي) بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۱۰۷)

۷۲۴۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ (يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضِلِ) ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ) كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْتَوِ الْمَالَ حَيًّا لَا يَعْدُهُ عَدَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ يَحْيِي الْمَالَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۴۹)

۷۲۴۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۲۱)

۷۲۴۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۲۱)

۷۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعِمَارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفَرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُوَسَّ ابْنِ سَمِيَّةَ تَقْتُلُكَ فِتْنَةٌ بَاغِيَةٌ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۱۳۴)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں ایک سند کے ساتھ مروی ہے: مجھ سے بہتر شخص ابو قتادہ ہیں دوسری سند میں ہے: میرا گمان ہے وہ ابو قتادہ ہیں اور اس روایت میں یس یا ویس ابن سمیہ مذکور ہے۔

۷۲۵۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهَرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ رِكَالَهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيَسَ أَوْ يَقُولُ يَأْوِيَسَ ابْنِ سُمَيَّةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۱۳۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

۷۲۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَابُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عَقْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَمَارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۲۵۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی۔

۷۲۵۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِمَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۲۵۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

۷۲۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَقْتُلُ عَمَارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۲۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا صحابہ نے عرض کیا: پھر آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کاش لوگ ان سے الگ رہیں۔

۷۲۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ مَا لَوْ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوا هُمْ.

البخاری (۳۶۰۴)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۷۲۵۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي

هَذَا الْإِسْنَادُ فِي مَعْنَاهُ. سابقه حوالہ (۷۲۵۴)

۷۲۵۶- حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قِصْرٌ فَلَا قِصْرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. الترمذی (۲۲۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسریٰ مر گیا اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے تم ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۷۲۵۷- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ. البخاری (۳۶۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر ہلاک ہو گیا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا پھر تم ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۷۲۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَ قِصْرٌ لِيَهْلِكَ ثُمَّ لَا يَكُونُ قِصْرٌ بَعْدَهُ وَلَتُنْفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. البخاری (۳۰۲۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ کی روایت کی مثل ہے۔

۷۲۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً.

بخاری (۳۱۲۱-۳۶۱۹-۶۶۲۹)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مسلمانوں یا فرمایا: مومنوں کی ایک جماعت ضرور آل کسریٰ کے اس خزانے کو فتح کرے گی جو قسرا بیض میں ہے قتیبہ کی روایت میں بغیر کسی شک کے مسلمانوں کا لفظ ہے۔

۷۲۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشْكُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۹۹)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا یہ ابو عوانہ کی حدیث کی مثل ہے۔

۷۲۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۸۸)

۷۲۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنْ ثَوْرٍ (وَهُوَ ابْنُ زَيْدِ الْأَيْلِيِّ) عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزَوْهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءُوا وَهَذَا نَزَلُوا فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتَرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۹۲۳)

۷۲۶۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۹۲۳)

۷۲۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَتُقَاتِلَنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلَنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۱۰۵)

۷۲۶۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۲۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ایک شہر (قطنینہ) کے متعلق سنا ہے کہ اس کی ایک جانب خشکی میں ہے اور ایک جانب سمندر ہے، صحابہ نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اس میں ستر ہزار بنو اسحق (عرب) جہاد نہ کریں، جب وہ وہاں پہنچ کر اتریں گے تو وہ ہتھیاروں سے جنگ کریں گے، نہ تیر اندازی کریں گے، وہ کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، تو اس شہر کی ایک جانب گر جائے گی، ثور کہتے ہیں: میرے گمان میں اس سے مراد دریا کا کنارہ ہے، پھر وہ دوسری بار کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کی دوسری جانب گر جائے گی، پھر وہ تیسری بار کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، پھر ان کے لیے کشادگی کر دی جائے گی اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے، جس وقت وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک چیخ سنائی دے گی کہ دجال نکل آیا ہے تو مسلمان ہر چیز کو چھوڑ کر لوٹ آئیں گے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے یہود جنگ کریں گے اور تم ان کو قتل کرو گے حتیٰ کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی ہے، آ، اس کو قتل کر دے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں ہے: یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اور یہود آپس میں جنگ کرتے رہو گے حتیٰ کہ پتھر یہ کہے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اس کو قتل کر دے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے یہود قتال کریں گے سو تم ان پر غالب آ جاؤ گے حتیٰ کہ پتھر یہ کہے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اس کو قتل کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان یہودیوں کو قتل کر دیں، حتیٰ کہ یہودی درخت اور پتھر کے پیچھے چھپیں گے اور پتھر اور درخت یہ کہے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے آ اس کو قتل کر دے، ہاں درخت غرقہ نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے کئی کذاب ہوں گے، ابو الاحوص کی روایت میں یہ اضافہ ہے: میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک سند بیان کی، اس میں ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے بچو۔

۷۲۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَقْتُلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۶۷۷۷)

۷۲۶۷- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۷۰۱۴)

۷۲۶۸- حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْبِيَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغُرَقَةَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۸۷)

۷۲۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۲۱۷۲-۲۲۰۱)

۷۲۷۰- وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكِ وَ سَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۸۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دجالوں اور کذابوں کو بھیج نہ دیا جائے جو تمہیں کے قریب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہ زعم ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی البتہ اس میں ”ینبعث“ کا لفظ ہے۔

۷۲۷۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ) عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۸۵۶)

۷۲۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَنْبَعَثُ.

بخاری (۳۶۰۹) الترمذی (۲۲۱۸-۱۴۷۱۹)

ابن صیاد کا تذکرہ

۱۹- بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چند بچوں کے پاس سے گزرے ان میں ابن صیاد بھی تھا سب بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ناپسند کیا نبی ﷺ نے اس کو فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس کو قتل کر دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے جو تمہارا گمان ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جارہے تھے آپ ابن صیاد کے پاس سے گزرے رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: میں نے تمہارے لیے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے اس نے کہا: وہ دُخ ہے آپ نے فرمایا: دفع ہو تو اپنی حد سے کبھی نہیں بڑھ سکے گا حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں اندیشہ ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔

۷۲۷۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ) قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصَبْيَانٍ فِيهِمَا ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصَّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَرَبَّتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلَّ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ يَكُنِ الْذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۹۲۷۰)

۷۲۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبَأً فَقَالَ دُخٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِخْسَأْ فَلَنْ تَعُدَّوْ قَدْ زَكَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي فَاصْرُبْ عُنْقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَهُ فَإِنْ يَكُنِ الْذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۲۷۰)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے کسی راستہ میں رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی ابن صیاد سے ملاقات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: کیا آپ میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لاتا ہوں، تم کو کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا: مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سمندر پر ابلیس کا عرش دیکھتے ہو، تمہیں اور کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا: میں دو بچوں اور ایک جھوٹے کو یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اس کا معاملہ اس پر مشتبہ ہو گیا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ابن صائد سے ملاقات ہوئی آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر تھے اور ابن صائد کے ساتھ لڑکے تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صائد کے ساتھ مکہ گیا اس نے کہا: میں جن لوگوں سے ملا ہوں ان کا زعم یہ ہے کہ میں دجال ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا کہ دجال لا ولد ہوگا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں اس نے کہا: میری تو اولاد ہے اور کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا کہ دجال مدینہ میں داخل ہوگا نہ مکہ میں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں اس نے کہا: میں مدینہ میں پیدا ہوا ہوں اور اب مکہ جا رہا ہوں پھر اس کی آخری بات یہ تھی کہ بہ خدا! میں دجال کے پیدا ہونے کی جگہ جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے حضرت ابوسعید نے کہا: اس کی اس بات سے مجھے پھر شبہ پڑ گیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن صائد نے ایک بات کہی جس سے مجھے شرم آگئی

۷۲۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اللَّهُ ﷻ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلِكِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَى عَرْشَ ابْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَيْهِ دَعْوَةٌ.

الترمذی (۲۲۴۷)

۷۲۷۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ ابْنُ صَائِدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْعُلَمَاءِ فَذَكَرْنَا حَدِيثَ الْجُرَيْرِيِّ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۱۰۸)

۷۲۷۷- حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَّهُ لَا يُؤْلَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوْ لَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهَذَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَآيَنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۱۹)

۷۲۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ

اس نے کہا: میں اور لوگوں کو معذور سمجھتا ہوں، مگر اے اصحاب محمد (ﷺ)! تمہیں میرے متعلق کیا ہو گیا ہے، کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ کہ وہ لا ولد ہوگا اور میری اولاد ہے اور آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ نے اس پر مکہ حرام کر دیا ہے اور میں حج کر چکا ہوں، ابن صائد مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا جن سے میں ممکن ہے متاثر ہو جاتا کہ اس نے کہا: یہ خدا! میں جانتا ہوں کہ دجال کہاں ہے اور میں اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں، اس سے پوچھا گیا کہ کیا تم کو یہ پسند ہے کہ تم ہی دجال ہو، اس نے کہا: اگر مجھ پر وہ پیش کیا جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کے لیے گئے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا، ہم ایک پڑاؤ پر اترے، لوگ منتشر ہو گئے، میں اس کے ساتھ رہ گیا، اس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا تھا مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی، وہ اپنا سامان لے کر آیا اور اس کو میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا، میں نے کہا: گرمی بہت سخت ہے اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دیتے تو بہتر ہوتا، اس نے ایسا ہی کیا، پھر کچھ بکریاں آئیں، وہ دودھ کا ایک پیالہ لے آیا اور کہا: اے ابوسعید! پیو، میں نے کہا: گرمی بہت سخت ہے اور دودھ گرم ہے اور وجہ یہ تھی کہ میں اس کے ہاتھ سے دودھ پینا نہیں چاہتا تھا، یا کہا: اس کے ہاتھ سے دودھ لینا نہیں چاہتا تھا، وہ کہنے لگا: ابوسعید! لوگ میرے متعلق جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے میرا دل چاہتا ہے کہ سی لے کر درخت پر لٹکاؤں اور اپنا گلا گھونٹ لوں، اے ابوسعید! جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم نہیں (ان کی بات الگ ہے) اے انصار کی جماعت! تم پر تو کچھ مخفی نہیں ہے، کیا تم رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے زیادہ جاننے والے نہیں ہو، کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: وہ کافر ہے اور میں مسلمان ہوں، کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: کہ وہ بانجھ اور لا ولد ہوگا اور میں نے اپنی اولاد کو مدینہ میں چھوڑا ہوا ہے اور کیا رسول اللہ

آبِی نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَأَخَذْتَنِي مِنْهُ ذِمَامَةً هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِي وَلَكُمْ يَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُولَدُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَّجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِفِي قَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا عَلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَاعْرِفُ أَبَاهُ وَآمَهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيْسُرُكَ أَنْكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۳۵۴)

۷۲۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنِي الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عَمَارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَخَشَةَ شَدِيدَةً مِمَّا يَقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتُهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرَفَعْتُ لَنَا غَنَمٌ فَأَنْطَلَقَ فَجَاءَ بِعَسٍ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّيْنُ حَارٌّ مَائِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ أَخَذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخْذَ حَبْلًا فَأَعْلِقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ احْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُ مَنْ أَعْلِمَ النَّاسَ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَعِذَرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا عِرْفُهُ وَاعْرِفَ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبَا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. الرزدي (۲۲۴۶)

ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا اور میں مدینہ سے آیا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں، حضرت ابوسعید نے کہا: قریب تھا کہ میں اس کا عذر قبول کر لیتا کہ اس نے کہا: بہ خدا! میں دجال کو پہچانتا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ وہ کہاں پیدا ہوا اور اب کہاں ہے، میں نے کہا: تیرے لیے سارے دن تباہی اور بربادی ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا: جنت کی مٹی کیسی ہے؟ اس نے کہا: اے ابوالقاسم (ﷺ)! باریک سفید مشک کی طرح، آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔

حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ ابن صیاد نے نبی ﷺ سے جنت کی مٹی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: باریک خالص سفید مشک۔

محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے، میں نے کہا: آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس پر حلف اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے اور نبی ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چند اصحاب کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے حتیٰ کہ آپ نے اس کو بنو مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا، اس وقت ابن صیاد بلوغت کے قریب تھا، اس کو حضور کے آنے کا پتا نہیں چلا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کمر پر ہاتھ مارا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں

۷۲۸۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ (يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ) عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرَبُّهُ الْجَنَّةُ قَالَ دُرٌّ مَكَّةُ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۴۸)

۷۲۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دُرٌّ مَكَّةُ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۳۳۸)

۷۲۸۲- حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَالُ فَقُلْتُ أَتَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يُحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَنْكَرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

البخاری (۷۳۵۵) ابوداؤد (۴۳۳۱)

۷۲۸۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ التَّجِيبِيَّ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ عِنْدَ أُطَمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ

أَنَّكَ رَسُولُ الْأَمِينِ فَقَالَ ابْنُ صَيَادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَشْهَدُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَادٍ يَا تَبْنِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَادٍ هُوَ الذُّخُّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَا فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ رَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ يَقُولُ أَنْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّخْلَ طِفِقَ يَتَقَى بِجُدُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتَلِ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَادٍ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فَرَاشٍ فِي قُطَيْفَةٍ لَهَا فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَادٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَقَى بِجُدُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَارَ ابْنُ صَيَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا نَذِرُكُمْ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي عَمْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ حَدَّثَ النَّاسَ الدَّجَالَ أَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ أَوْ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ. البخاری (۳۳۳۷-۱۳۵۴-۷۱۲۷) الترمذی (۲۲۳۵)

کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا: میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں، پھر اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کو کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا: میرے پس کبھی سچا آتا ہے اور کبھی جھوٹا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھ پر معاملہ مشتبہ ہو گیا، پھر اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک چیز چھپائی ہے، ابن صیاد نے کہا: وہ دغ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: دفع ہو، تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکے گا، حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہیں ہو اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے، اور سالم بن عبد اللہ نے کہا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے سنا ہے: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری کھجوروں کے اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا، باغ میں داخل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کھجوروں کے تنوں کی آڑ میں چھپنے لگے، آپ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اس کی کسی بات کو سننے کی کوشش کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا، وہ بستر پر ایک چادر اوڑھے لیٹا ہے اور کچھ گنگنا رہا ہے، ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے درختوں میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا تھا، اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! (یہ ابن صیاد کا نام تھا) یہ محمد (ﷺ) ہیں، ابن صیاد اچھل کر کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش! وہ اس کو چھوڑ دیتی تو وہ کچھ بیان کر دیتا، سالم کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کی جس کا وہ اہل ہے، پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: میں تم کو اس سے خبردار کر رہا ہوں اور ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو خبردار کیا ہے، بے شک حضرت نوح نے اس سے اپنی قوم کو خبردار کیا، لیکن

میں تم کو اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، جان لو کہ وہ بلاشبہ کانا ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے بتایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دجال سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا، ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے گا یا ہر مومن اس کو پڑھ لے گا اور فرمایا: جان لو تم میں سے کوئی شخص مرنے سے پہلے ہرگز اپنے رب عزوجل کو نہیں دیکھے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے گئے، ان میں حضرت عمر بن الخطاب بھی تھے حتیٰ کہ آپ نے ابن صیاد کو دیکھا، وہ اس وقت قریب بہ بلوغ لڑکا تھا، وہ اس وقت بنو معادیہ کے مکانوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اس کے بعد یہ حدیث اس جملہ تک ہے: اگر اس کی ماں اس کو چھوڑ دیتی تو اس کا معاملہ منکشف ہو جاتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ جن میں حضرت عمر بن الخطاب بھی تھے، ابن صیاد کے پاس سے گزرے، وہ اس وقت بنو مغالہ کے مکانوں کے قریب لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اس وقت وہ لڑکا تھا، یہ حدیث بھی حسب سابق ہے، البتہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عمر کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ نبی ﷺ حضرت ابی بن کعب کے ساتھ کھجوروں کے باغ میں گئے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے بعض راستوں میں حضرت ابن عمر کی ابن صیاد سے ملاقات ہوئی، حضرت ابن عمر

۷۲۸۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَ عَبْدِ بَنُ حَمِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْنَا هَزَّ الْحِلْمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطَمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ اِلَى مُنْتَهَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ اَبِي يُعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكَتَهُ بَيْنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتَهُ اُمُّهُ بَيْنَ اَمْرَةٍ. سابقہ حوالہ (۷۲۸۳)

۷۲۸۵- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حَمِيدٍ وَ سَلَمَةُ بْنُ شُعَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفِيرٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطَمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَ صَالِحٌ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بَنُ حَمِيدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي اَنْطَلَاكِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ اَبِي بَنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ. البخاری (۳۰۵۵-۶۶۱۸) ابوداؤد (۴۳۲۹-۴۷۵۷)

الترمذی (۲۲۳۵-۲۲۴۹)

۷۲۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ

نے اس سے کوئی ایسی بات کہی جس سے وہ غضب ناک ہو گیا اور وہ اتنا پھول گیا کہ راستہ بھر گیا، حضرت ابن عمر حضرت حصہ کے پاس گئے ان کو یہ خبر مل چکی تھی انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم نے ابن صیاد سے کیا ارادہ کیا تھا؟ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: دجال کسی پر غصہ آنے کی وجہ سے ہی نکلے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے دو بار ملا ہوں، ایک بار ملا تو میں نے بعض لوگوں سے کہا: تم یہ کہتے ہو کہ وہ دجال ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، خدا کی قسم! میں نے کہا: تم نے مجھے جھوٹا کر دیا، یہ خدا! تم میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا تھا کہ وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ تم سب سے زیادہ مال دار اور صاحب اولاد نہ ہو جائے سو آج کل وہ لوگوں کے زعم میں ایسا ہی ہے، پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں، پھر میں اس سے جدا ہو گیا، پھر میں اس سے دوبارہ ملا، اس وقت اس کی آنکھ نکل چکی تھی، میں نے اس سے پوچھا: تیری آنکھ کیا ہوئی؟ اس نے کہا: مجھے پتا نہیں، میں نے کہا: وہ آنکھ تمہارے سر میں تھی اور تم کو اس کا پتا نہیں، اس نے کہا: اگر اللہ چاہے گا تو وہ آنکھ تیری لائھی میں پیدا کر دے گا، پھر وہ گدھے کی آواز کی طرح چیخا، اس سے زیادہ (سخت) آواز میں نے نہیں سنی تھی، میرے بعض ساتھیوں کا یہ گمان ہے کہ میں نے اس کو اپنی لائھی ماری تو وہ لائھی ٹوٹ گئی اور بہ خدا! مجھے اس کا پتا نہیں چلا، پھر حضرت ابن عمر حضرت ام المومنین حصہ کے پاس گئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا: تم کو اس سے کیا کام تھا، کیا تم کو معلوم نہیں کہ آپ نے یہ فرمایا تھا: سب سے پہلے جو چیز دجال کو لوگوں کے پاس بھیجے گی وہ اس کا غصہ ہوگا جو اس کو کسی پر غصہ آئے گا۔

مسیح دجال کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے، سنو مسیح دجال کی دہنی آنکھ کانی ہو

صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا غَضَبَهُ فَأَنْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنْ ابْنِ صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِهِ يَغْضِبُهَا. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۸۰۷)

۷۲۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعُ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بِغَضَبِكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقِيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرْتُ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلْتَ عَيْنَكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَتَحَرَّرَ كَأَشَدِّ نَجِيرٍ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصَا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكْسَرَتْ وَأَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضِبُهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۵۸۰۷)

۲۰- بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ

۷۲۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

گی، گویا اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں۔

بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ آلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۷۸۶۷-۸۰۹۴)

۷۲۸۹- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ) عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۴۲۵)

۷۲۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَتْهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَفَرٍ.

البخاری (۷۱۳۱-۷۴۰۸) ابوداؤد (۴۳۱۶-۴۳۱۷)

الترمذی (۲۲۴۵)

۷۲۹۱- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الدَّجَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَفَرٍ أَيْ كَافِرٌ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۸۱)

۷۲۹۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْجَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَفَرٍ بِقَرَأَةِ كُلِّ

مُسْلِمٍ. ابوداؤد (۴۳۱۸)

۷۲۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے خبردار کیا ہے، سنو! وہ بلاشبہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اس کی دو آنکھوں کے درمیان ک ف رکھا ہوا ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دجال کی دو آنکھوں کے درمیان ک ف ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کی ایک آنکھ کافی ہوگی اور اس کی دو آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا، پھر آپ نے اس کے حجے کیے ک ف ر اس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کی بائیں آنکھ کافی ہوگی اور بال گھنے ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی اس کی دوزخ (حقیقت میں) جنت ہے اور اس کی جنت (حقیقت میں)

الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهُ نَارٌ. ابن ماجہ (۴۰۷۱)

دوزخ ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ضرور جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا؟ اس کے ساتھ دو بہتے ہوئے دریا ہوں گے، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگا، دوسرا دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگا، پھر اگر کوئی شخص اس کو پالے تو اس دریا میں جائے جو بھڑکتی ہوئی آگ دکھائی دے اور اپنی آنکھ بند کرے اور اپنا سر جھکا کر اس سے پیئے، بے شک وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بلاشبہ دجال کی ایک آنکھ کالی ہوگی، اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی دو آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا، اس کو ہر مومن پڑھے گا خواہ اس کو لکھنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دجال کے متعلق فرمایا: اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور اس کا پانی آگ ہوگا، سو تم خود کو ہلاک نہ کر لینا، حضرت ابو مسعود نے کہا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

عقبہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں ربیع بن حراش کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، عقبہ نے کہا: میں نے حضرت حذیفہ سے کہا: آپ نے دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہے وہ بیان کیجئے، انہوں نے کہا: دجال نکلے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جس کو لوگ آگ خیال کریں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا، تم میں سے جو شخص اس کو دیکھ لے وہ اس میں کود جائے جس کو وہ آگ سمجھ رہا ہو، کیونکہ وہ ٹھنڈا پاکیزہ اور میٹھا پانی ہوگا، عقبہ نے حضرت حذیفہ کی تصدیق کے لیے کہا: میں نے (پہلے بھی) یہ حدیث سنی تھی۔

ربیع بن حراش بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور

۷۲۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنُ مَاءً أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنُ نَارًا تَأْجَجُ فَمَا أَذْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلَيَاتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلَيَغْمِضُ ثُمَّ لَيَطْطِئُ رَأْسَهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَ غَيْرِ كَاتِبٍ.

بخاری (۳۴۵۰-۷۱۳۰) ابوداؤد (۴۳۱۵)

۷۲۹۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَ نَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَ مَآوُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سابقہ حوالہ (۷۲۹۴)

۷۲۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الدَّجَالِ قَالَ إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَ نَارًا فَمَا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَ أَمَا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَ أَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ. سابقہ حوالہ (۷۲۹۴)

۷۲۹۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ اسْحَقُ بْنُ

حضرت ابو مسعود اکٹھے ہوئے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: دجال کے متعلق سنی ہوئی احادیث کا مجھے ان سے زیادہ علم ہے اس کے ساتھ ایک پانی کا دریا ہوگا اور ایک آگ کا دریا ہوگا، جس کو تم لوگ یہ سمجھو گے کہ یہ آگ ہے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم یہ خیال کرو گے کہ یہ پانی ہے وہ آگ ہوگا، سو تم میں سے جو شخص اس کو پائے اور پانی کا ارادہ کرے وہ اس دریا سے پیئے جس کو وہ آگ سمجھ رہا ہے تو اس کو پانی ملے گا، حضرت ابو مسعود نے کہا: میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو دجال کے متعلق ایسی حدیث بیان نہ کروں جو کسی نبی نے اپنی امت کو بیان نہیں کی، بے شک وہ کانا ہوگا اور اس کے پاس جنت اور دوزخ کی مثل ہوگی اور جس کو وہ جنت کہے گا وہ (حقیقت میں) دوزخ ہوگی اور میں تم کو اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جس طرح حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

امام مسلم دوسندوں کے ساتھ حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا، آپ نے اس (کے فتنہ) کو (کبھی) کم اور (کبھی) بہت زیادہ بیان کیا، حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے، جب ہم شام کے وقت آپ کے پاس گئے تو آپ ہمارے ان تاثرات کو بھانپ گئے، آپ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا، آپ نے اس (کے فتنہ) کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا، حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں سے مجھے زیادہ خوف ہے، اگر میری موجودگی میں دجال نکلا تو تمہارے بجائے میں اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں دجال نکلا تو ہر شخص خود مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے،

إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُعْبِرَةِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَدِيثُهُ وَأَبُو مُسْعُودٍ فَقَالَ حَدِيثُهُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَمَا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَمَا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ.

سابقہ حوالہ (۷۲۹۴)

۷۲۹۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالْتَنِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرِيهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ. البخاری (۳۳۳۸)

۷۲۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حَمُصٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِي (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ النَّوَاسِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رَحَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ غَدَاةً فَخَفَضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا

حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ تَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرٌ حَاجِبٌ
نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مَسْئِلَةٍ أَنَّهُ شَاطِئُ قَطَطٍ عَيْنُهُ
طَافِيَةٌ كَاتِبَتِ أُشْبَهُهُ يَعْبُدُ الْعُرَى بْنَ قَطْنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ
فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةَ بَيْنِ
الشَّامِ وَالْعِراقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ
فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرَبْعُونَ
يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشْهَرٍ وَيَوْمٌ كَجَمْعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ
كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ
اتَّكُفِينَا فِيهِ صَلَوةً يَوْمٌ قَالَ لَا أَقْدِرُوا لَهُ قَدْرُهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ
فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ
فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبُتُ فَتَرْوِحُ عَلَيْهِمْ
سَارِحَتَهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا وَاصْبَغَهُ ضُرُوعًا وَآمَدَهُ
خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ
فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيَصْبِحُونَ مُمَحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ
مِنْ أُمُورِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَبَرَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكَ
فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّخْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِنًا
شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةِ الْغَرَضِ ثُمَّ
يَدْعُوهُ فَيَقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقَى دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا
كَفِّهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَئِينَ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطَرٌ وَإِذَا رَفَعَهُ
تَحَدَّرَ مِنْهُ جَمَانٌ كَاللُّوْلُوفِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ
إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى
يُذْرِكَهُ بِبَابٍ لَدَيْهِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ
عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ
بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا وَحَى اللَّهُ
إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ
يَقْتَالُهُمْ فَحَرَّزَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ
وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى

دجال نو جوان اور گھونگر یا لے بالوں والا ہوگا اس کی آنکھ پھولی
ہوئی ہوگی میں اس کو عبد العزى بن قطن کے مشابہ قرار دیتا
ہوں تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے سورہ
کہف کی ابتدائی (دس) آیتیں پڑھے بلاشبہ شام اور عراق کے
درمیان سے اس کا خروج ہوگا وہ اپنے دائیں بائیں فساد
پھیلانے گا اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا ہم نے کہا:
یا رسول اللہ! وہ زمین میں کب تک رہے گا آپ نے فرمایا:
چالیس دن تک ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا ایک دن
ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام
تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے ہم نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! جو دن ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن
کی نماز پڑھنا کافی ہوگا آپ نے فرمایا: نہیں تم اس کے لیے
ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا ہم نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! وہ زمین پر کس قدر تیز چلے گا آپ نے فرمایا: اس بارش
کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو وہ ایک قوم کے
پاس جا کر ان کو ایمان کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے
آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے وہ آسمان کو حکم
دے گا تو وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ
اگائے گی ان کے چرنے والے جانور شام کو آئیں گے تو ان
کے کوہان پہلے سے لمبے تھن بڑے اور کوئیں دراز ہوں گی پھر
وہ دوسری قوم کے پاس جا کر ان کو دعوت دے گا وہ اس کی
دعوت کو مسترد کر دیں گے وہ ان کے پاس سے لوٹ جائے گا
ان پر قحط اور خشک سالی آئے گی اور ان کے پاس ان کے
مالوں سے کچھ نہیں رہے گا پھر وہ ایک بنجر زمین کے پاس سے
گزرے گا اور زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو
زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی
کھیاں اپنے سرداروں کے پاس جاتی ہیں پھر وہ ایک کڑیل
جوان کو بلائے گا اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا جیسے
نشانہ پر کوئی چیز لگتی ہے پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ (زندہ ہو
کر) دھکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا دجال

بَحِيرَةً طَبْرِيَّةً فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمْرُؤُا خِرَهُمْ فَيَقُولُونَ
لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيَحْضَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَ
أَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ
دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ التَّغْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرُسَى
كَمُوتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ
زَهْمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى
اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ
بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٌ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزُّلْفَةِ
ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْتِي تَمَرَّتْكِ وَرَدِّي بَرَكَتِكِ فَيَوْمِئِذٍ
تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرَّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَفْصِهَا وَيُبَارَكُ
فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِيَ الْفَنَامَ مِنَ
النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِيَ الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ
وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِيَ الْفَخْدَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَانِهِمْ
فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى بَشَرُ النَّاسِ
يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمْرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

ابوداؤد (۴۳۲۱) الترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجہ (۴۰۷۵-۴۰۷۶)

کے اسی معمول کے دوران اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس زرد رنگ کے حلے پہنے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ کے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، جس کا فریاد بھی ان کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا اور ان کی خوشبو منہا نظر تک پہنچے گی، وہ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کہ باب لد پر اس کو موجود پا کر قتل کر دیں گے، پھر حضرت مسیح ابن مریم کے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا، وہ ان کے چہروں پر دست شفقت پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کی طرف وحی فرمائے گا، میں نے اپنے کچھ بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے، تم میرے ان بندوں کو طور کی طرف اکٹھا کرو اور اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے بہ سرعت پھسلے ہوئے آئیں گے، ان کی پہلی جماعتیں بحیرہ طبرستان سے گزریں گی اور وہاں کا تمام پانی پی لیں گی، پھر جب دوسری جماعتیں وہاں سے گزریں گی تو وہ کہیں گی: یہاں پر کسی وقت پانی تھا، اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک نیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے سودینار سے افضل ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب دعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا تو صبح کو وہ سب ایک لخت مرجائیں گے، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے مگر زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی ان کی گندگی اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند برندے بھیجے گا، یہ برندے ان لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی کا مکان ہو یا کھال کا خیمہ وہ آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا، پھر زمین سے کہا جائے گا: تم اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکتیں لوٹاؤ، سو اس دن ان کی ایک جماعت ایک انار کو (سیر ہو کر) کھالے گی اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی بکری ایک گھر والوں کے لیے کافی ہوگی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بخلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی روح قبض کر لے گی اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح کھلے عام جماع کریں گے، انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں اس جملہ کے بعد ”یہاں ایک مرتبہ پانی تھا“ یہ اضافہ ہے: پھر وہ خمر کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے، یہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے، وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا اب آسمان والوں کو قتل کریں، پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا، ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ”میں نے ایسے بندوں کو نازل کیا ہے جن سے لڑنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔“

۷۳۰۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَمَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْحَمْرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بُنْيَابَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدْرِي لِأَحَدٍ بِقَاتِلِهِمْ.

سابقہ حوالہ (۷۲۹۹)

۲۱- بَابُ فِي صِفَةِ الدَّجَالِ وَتَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنِ وَاحْيَائِهِ

۷۳۰۱- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةً وَالْيَسَاقُ لِعَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ

دجال کی صفت اور مدینہ میں اُس کا داخل ہونا حرام ہے اور اُس کا مومن کو قتل کرنا اور زندہ کرنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے متعلق بہت طویل حدیث بیان کی، اس حدیث کے اثناء میں آپ نے یہ فرمایا: دجال نکلے گا اور مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا، وہ مدینہ کے قریب بعض بنجر زمینوں میں چلا جائے گا، ایک دن اس کے پاس ایک ایسا شخص آئے گا جو سب لوگوں سے

بہتر ہوگا، وہ یہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہے جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا، دجال یہ کہے گا: یہ بتاؤ کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا تم میرے متعلق شک کرو گے، لوگ کہیں گے: نہیں۔ راوی کہتے ہیں: وہ اس کو قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا، جب دجال اس کو زندہ کرے گا تو وہ شخص کہے گا: بہ خدا! مجھے تیرے متعلق جتنی بصیرت اب ہے پہلے کبھی نہیں تھی، راوی کہتے ہیں کہ پھر دجال اس کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا تو اس پر قابو نہ پاسکے گا، ابوالخضر نے کہا: کہا جاتا ہے وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمِيذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثُهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا أَمْ أَحْيَيْتُهُ أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو اسْحَقَ يَقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. البخاری (۱۸۸۲-۷۱۳۲)

۷۳۰۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۷۳۰۱)

۷۳۰۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهَزَادٍ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَ رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ الْمَسَالِحُ الدَّجَالُ فَيَقُولُونَ لَهُ آيَنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعِمِدَ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا يَرْتَبِنَا خَفَاءُ فَيَقُولُونَ أَقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيُشَجُّ فَيَقُولُ خُدُّوهُ وَشَجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمُنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رَجُلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا أَرَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کا خروج ہوگا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف روانہ ہوگا اور دجال کے ہتھیار بند لوگ اس سے ملیں گے، وہ اس سے کہیں گے: تمہارا کہاں کا قصد ہے؟ وہ کہے گا: میرا اس شخص کی طرف قصد ہے جس کا خروج ہوا ہے، وہ اس سے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتے؟ وہ کہے گا: ہمارے رب میں کسی قسم کا خفا نہیں ہے، وہ کہیں گے؟ اس کو قتل کر دو پھر ان کے بعض، بعض سے کہیں گے: کیا تمہیں تمہارے رب نے منع نہیں کیا تھا کہ تم اس کے بغیر کسی کو قتل نہیں کرنا، پھر وہ اس شخص کو دجال کے پاس لے جائیں گے، جب اس کو وہ مومن دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا تھا، پھر دجال اس شخص کو پکڑنے اور اس کا سر پھاڑنے کا حکم دے گا، اس کی پیٹھ اور پیٹ پر بھی ضرب لگائی جائے گی، پھر دجال اس شخص سے کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ شخص کہے گا: تم مسیح کذاب ہو، پھر اس کو آرے سے چیرنے کا حکم دیا جائے گا اور سر کی مانگ سے لے کر قدموں تک اس کے دو ٹکڑے کر دیئے

النَّاسِ قَالَ فَيَاخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَاخُذُ بِيَدَيْهِ وَرَجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّهَا قَذْفُهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

مسلم، تحفة الاشراف (۳۹۸۸)

جائیں گے پھر دجال اس کے جسم کے دو ٹکڑوں کے پاس جا کر کہے گا: کھڑا ہو جا، تو وہ شخص سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر دجال اس سے کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ کہے گا: مجھے تو (تیرے دجال ہونے پر) اور زیادہ یقین ہو گیا، پھر وہ کہے گا: اے لوگو! اب میرے بعد دجال کسی اور کے ساتھ یہ کاروائی نہیں کر سکے گا، دجال اس کو پھر ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا، (لیکن) اس کے گلے سے لے کر ہنسی تک (کا جسم) تانے کا بن جائے گا اور وہ اس کو ذبح کرنے کا کوئی حیلہ نہیں پاسکے گا، پھر وہ اس کے ہاتھ اور پیر پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ یہ سمجھیں گے کہ اس کو آگ میں پھینکا ہے، حالانکہ وہ شخص جنت میں پہنچے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی شہادت کا حامل ہوگا۔

۲۲- دجال کا اللہ عز وجل کے نزدیک ذلیل ہونے کا بیان

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے دجال کے متعلق سوال نہیں کیے، آپ نے فرمایا: تم کیوں اس کے متعلق فکر مند ہو، وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ طعام اور دریا ہوں گے، آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے متعلق اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا تھا، راوی نے کہا: آپ نے کیا پوچھا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے پوچھا تھا: لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کے دریا ہوں گے، آپ نے فرمایا: وہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی پانچ سندیں ذکر کیں، یزید کی سند میں یہ لفظ زائد ہیں! اے میرے بیٹے!۔

۲۲- بَابُ فِي الدَّجَالِ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۷۳۰۴- حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبْدِ الْعَبْدِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يَصْنَعُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَصْزُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ.

سابقہ حوالہ (۵۵۸۹)

۷۳۰۵- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سَأَلْتُكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهْرٌ مِّنْ مَّاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ.

سابقہ حوالہ (۵۵۸۹)

۷۳۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ
فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ. سابقه حوالہ (۵۵۹۰)

۲۳- بَابُ فِي خُرُوجِ الدَّجَالِ وَمَكَثُهُ فِي
الْأَرْضِ، وَنُزُولِ عِيسَى وَقَتْلُهُ إِيَّاهُ، وَ
ذَهَابِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ، وَبَقَاءِ شَرَارِ
النَّاسِ وَعِبَادَتِهِمُ الْآوْثَانِ، وَالتَّفْنِخِ فِي
الصُّورِ، وَبَعْثِ مَنْ فِي الْقُبُورِ

علاماتِ قیامت کا بیان، دجال کا نکلنا اور زمین
میں ٹھہرنا، عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال
کو قتل کرنا، نیک لوگوں کا خاتمہ اور بُرے لوگوں
کا باقی رہ جانا، بت پرستی کا دوبارہ شروع ہو جانا،
صُور کا پھونکا جانا اور مردوں کے قبروں
سے زندہ ہو کر اٹھنے کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمرو کے پاس ایک شخص نے آ کر
کہا: یہ کیسی حدیث ہے جو آپ بیان کرتے ہیں کہ فلاں فلاں
چیز کے وقت قیامت قائم ہوگی، انہوں نے کہا: سبحان اللہ! یا
لا لہ الا اللہ یا کوئی اور کلمہ ان کی مثل کہا اور فرمایا: میں نے یہ
ارادہ کر لیا ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا،
میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ تم لوگ کچھ دنوں کے بعد ایک ایسا
بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلا دے گا، وہ ہوگا اور ہوگا، پھر کہا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: میری امت میں دجال کا خروج
ہوگا جو چالیس تک ٹھہرے گا، میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا
یا چالیس ماہ فرمایا، یا چالیس سال فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ حضرت
عیسیٰ ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا جو عروہ بن مسعود کے مشابہ
ہوں گے، وہ دجال کو تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے، پھر سات
سال تک لوگ اسی طرح (امن سے) رہیں گے کہ کسی دو شخصوں
میں لڑائی نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ایسی
ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو روئے زمین کے ہر اس شخص کی روح کو
قبض کر لے گی جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان یا خیر ہو
گی، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ پھر دنیا میں برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو

۷۳۰۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ
عَاصِمٍ بْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي
تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ
هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ
سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرِّقُ الْبَيْتَ وَيَكُونُ وَ
يَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي
أَمْنِي فَيَمُكُّتُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ
شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ
عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَطَلَبَهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّتُ النَّاسُ سَبْعَ
سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عِدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِّنْ
قَبْلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّىٰ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ
دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّىٰ تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَيَقْفَى شَرَارَ النَّاسِ فِي خِفَةِ
الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكُرُونَ

مَنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِبُونَ
فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي
ذَلِكَ دَارٌ رَزَقَهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا
يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِنَاثَا وَرَفَعَ لِنَاثَا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ
يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَضَعُ وَيَضَعُ
النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الظَّلُّ أَوْ
الظِّلُّ نَعْمَانُ الشَّاكُ فَتَنْبَتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يَنْفَخُ
فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ
إِلَى رَبِّكُمْ وَفَقُّوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْنُونُونَ قَالَ ثُمَّ يَقَالُ أَخْرِجُوا
بَعَثَ النَّارَ فَيَقَالُ مَنْ كَمْ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ وَ
تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَ
ذَلِكَ يَوْمٌ يَكْشَفُ عَنْ سَاقٍ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۹۵۲)

چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے عقل اور درندہ صفت ہوں گے
وہ کسی نیک بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ ان کے
پاس شیطان کسی بھی میں آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات
نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تم کیا حکم دیتے ہو؟ وہ ان بتوں کی
پرستش کا حکم دے گا، وہ اسی (بت پرستی) میں مصروف کار ہوں
گے، ان کا رزق اچھا ہوگا اور ان کی زندگی عیش و عشرت سے ہو
گی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص بھی اس کو سنے گا وہ ایک
طرف گردن جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھالے گا، جو
شخص سب سے پہلے اس کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا
حوض درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے
لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی طرح
ایک بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ پڑیں
گے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا، پھر لوگ کھڑے ہو کر
دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب کے پاس
آؤ اور ان کو کھڑا کرو! ان سے سوال کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا:
دوزخ کے لیے ایک گروہ نکالو، کہا جائے گا: کتنے لوگوں کا، کہا
جائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، آپ نے فرمایا: یہ وہ
دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن ساق کھولی
جائے گی۔

يعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے سنا ایک
شخص حضرت عبد اللہ بن عمرو سے کہہ رہا تھا کہ آپ یہ کہتے ہیں
کہ فلاں فلاں (علامت رونما ہونے) پر قیامت قائم ہوگی،
حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا: میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ
میں تم کو کوئی حدیث نہ بیان کروں، میں نے تو صرف یہ کہا تھا
کہ تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جیسے گھر جل
گیا ہو، شعبہ نے یہی یا اس کی مثل کہا، حضرت عبد اللہ بن عمرو
نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ میری امت میں
دجال کا خروج ہوگا اور حضرت معاذ کی مثل حدیث بیان کی اور
اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ جس شخص کے دل میں ایک ذرہ
کے برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح کو ہوا قبض کر لے گی،

۷۳۰۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا
قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى
كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا مَا
قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقُ
الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمْتِي وَ سَاقِ
الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى
أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرَّاتٍ وَ عَرَضْتُه

عَلَيْهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۸۹۵۲)

محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ شعبہ نے مجھے بار بار یہ حدیث سنائی اور میں نے بھی اس کے سامنے پڑھی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جس کو میں ابھی تک نہیں بھولا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے پہلی علامت کا ظہور یہ ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور چاشت کے وقت دلبۃ الارض کا خروج ہوگا، ان میں سے جس کا بھی پہلے ظہور ہو تو اس کے فوراً بعد دوسری کا ظہور ہوگا۔

ابوزرعمہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مروان بن الحکم کے پاس تین مسلمان بیٹھے ہوئے تھے، ان تینوں نے مروان سے سنا، وہ علامات قیامت بیان کر رہا تھا، اس نے کہا: سب سے پہلے دجال کا ظہور ہوگا، حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: مروان نے کچھ نہیں کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد رکھی ہے، جس کو میں ابھی تک نہیں بھولا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، پھر اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

ابوزرعمہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے مروان کے سامنے قیامت کا ذکر کیا، حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، پھر انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی، البتہ اس میں چاشت کے وقت کا ذکر نہیں ہے۔

جسّاسہ کا بیان

عامر بن شراحیل نے ضحاک بن قیس کی بہن فاطمہ بنت قیس سے سوال کیا جو ابتدائی ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے بلا واسطہ سنی ہو، حضرت فاطمہ نے کہا: اگر تم چاہو تو میں ایسی حدیث سنا دیتی ہوں، عامر نے کہا: ہاں آپ سنائیں، حضرت فاطمہ نے کہا: میرا نکاح ابن المغیرہ سے ہوا تھا جو ان دنوں قریش کے منتخب جوان تھے وہ

۷۳۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَآيُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَلَا أُخْرَى عَلَى آثَرِهَا قَرِيبًا. ابوداؤد (۴۳۱۰) ابن ماجہ (۴۰۶۹)

۷۳۱۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَالِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَدْ كَرَّرْتُ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۷۳۰۹)

۷۳۱۱- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكُرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى. سابقہ حوالہ (۷۳۰۹)

۲۴- بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

۷۳۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ (وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَرِيْدَةَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبٌ هَمْدَانٌ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الصَّحَّاحِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ فَقَالَ حَدَّثَنِي حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَنْ
 شِئْتُ لَا فَعَلَنْ فَقَالَ لَهَا أَجَلٌ حَدَّثَنِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ
 الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشِ يَوْمَئِذٍ فَأُصِيبَ فِي
 أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ
 الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ
 كُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحْبَبَنِي
 فَلْيَحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ أَمْرِي
 بِيَدِكَ فَانْكَحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكِ
 وَ أُمِّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ الثَّقَةِ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ لَا
 تَفْعَلِي إِنْ أُمِّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ
 يَسْقُطَ عَنْكَ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوبُ عَنْ سَاقِيكِ
 فِيرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تُكْرِهِينَ وَلَكِنْ انْتَقِلِي إِلَى
 ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ
 مِنْ بَنِي فَهْرٍ فَهَرٍ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ
 فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَمَا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ يَدَاءُ الْمَنَادِي
 مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ
 إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي
 صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ
 لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ اتَدَرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ
 قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ
 وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الْدَارِي كَانَ رَجُلًا
 نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافِقَ الَّذِي
 كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي
 سَفِينَةٍ بِحَرِيرَةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحِيمٍ وَ جَدَامٍ فَلَعَبَ
 بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَوْا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي
 الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ
 فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلے جہاد میں شہید ہو گئے جب میں
 بیوہ ہو گئی تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے
 رسول اللہ ﷺ کے کچھ اصحاب کے ساتھ آ کر مجھے نکاح کا
 پیغام دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام زادے حضرت
 اسامہ بن زید کے ساتھ مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں یہ حدیث
 سن چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو مجھ سے محبت
 کرتا ہے وہ اسامہ سے محبت کرے جب رسول اللہ ﷺ نے
 (اس سلسلہ میں) مجھ سے گفتگو کی تو میں نے کہا: میرا معاملہ
 آپ کے اختیار میں ہے آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر
 دیں آپ نے فرمایا: تم ام شریک کے گھر منتقل ہو جاؤ ام شریک
 انصار کی ایک دولت مند خاتون تھیں وہ خدا کی راہ میں بہت
 خرچ کرتی تھیں اور ان کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے میں
 نے کہا: میں عنقریب ایسا کروں گی آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو
 کیونکہ ام شریک کے ہاں بہت مہمان آتے ہیں اور مجھے خدشہ
 ہے کہ کبھی تمہارے سر سے دوپٹہ اتر جائے یا تمہاری پنڈلی سے
 چادر ہٹ جائے تو لوگ تمہارے جسم کا وہ حصہ دیکھ لیں جو تمہیں
 ناگوار ہو البتہ تم اپنے عم زاد عبد اللہ بن عمرو ابن ام مکتوم کے ہاں
 چلی جاؤ وہ قریش کے خاندان بنو فہر سے تھے اور اسی خاندان کی
 فاطمہ بنت قیس تھیں سو میں ان کے گھر چلی گئی جب میری
 عدت پوری ہو گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کی یہ
 ندا سنی: ”نماز کی جماعت ہونے والی ہے“ میں مسجد میں گئی اور
 میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی میں عورتوں کی
 اس صف میں تھی جو مردوں کی صف سے متصل تھی جب رسول
 اللہ ﷺ نے نماز پڑھا دی تو آپ مسکراتے ہوئے منبر پر بیٹھ
 گئے آپ نے فرمایا: ہر شخص اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے پھر آپ
 نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا ہے؟
 صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے
 فرمایا: بہ خدا! میں نے تم کو کسی چیز کی رغبت دلانے یا کسی چیز
 سے ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا میں نے تم کو صرف اس لیے
 جمع کیا ہے کہ تمہیں داری ایک نصرانی شخص تھے انہوں نے آ کر

مجھ سے بیعت کی اور وہ مسلمان ہو گئے، انہوں نے مجھے ایک خبر دی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تم کو مسیح دجال کے سلسلہ میں بیان کر چکا ہوں، تیم داری نے مجھے یہ خبر سنائی کہ وہ بنو نحم اور بنو جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے، ایک ماہ تک سمندری موجیں ان کے جہاز کو دھکیلتی رہیں، پھر ایک دن غروب آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرہ پر پہنچے، یہ سب چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے، وہاں انہیں ایک جانور ملا، جس کے بال بہت موٹے اور گھنے تھے، بالوں کی زیادتی کی وجہ سے اس کے منہ اور پیٹھ کا پتا نہیں چلتا تھا، ساتھیوں نے کہا: ارے کم بخت! تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ (جاسوس) ہوں، انہوں نے کہا: کیسا جساسہ ہے؟ اس نے کہا: گر بے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کا بہت شوق رکھتا ہے، جب اس نے ایک آدمی کا نام لیا تو ہم کو یہ ڈر لگا کہ یہ کہیں جن نہ ہو، پھر ہم جلدی جلدی گئے اور گر بے میں داخل ہوئے، وہاں واقعی ایک بہت بڑا آدمی تھا، ہم نے اتنا بڑا آدمی اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا، اس کے دونوں ہاتھ گردن سے باندھے ہوئے تھے اور وہ گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا، ہم نے کہا: کم بخت! تو کون ہے؟ اس نے کہا: تم میرا حال جاننے پر تو قادر ہو ہی گئے ہو، اب یہ بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم ایک سمندری جہاز میں سوار ہوئے تھے، اتفاق سے ان دنوں سمندر بہت جوش میں تھا، ایک ماہ تک سمندری موجیں ہم کو دھکیلتی رہیں بالآخر ہم تمہارے اس جزیرہ تک پہنچ گئے، پھر ہم چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے، پھر ہمیں بہت موٹے اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا، بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے منہ اور پیٹھ کا پتا نہیں چلتا تھا، ہم نے اس سے پوچھا: کم بخت! تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ (جاسوس) ہوں، ہم نے پوچھا: کیسی جساسہ ہے؟ اس نے کہا: گر بے میں جو شخص ہے اس کی طرف جاؤ، اس کو تمہاری خبریں معلوم کرنے کا بہت شوق ہے، ہم

يَذُرُونَ مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالشَّوْاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا فِرْعَانًا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَاِنْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَّرْتُمْ عَلَيَّ خَيْرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بِحَيْرَةِ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرِبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِينَا دَابَّةً أَهْلَبَ كَثِيرَ الشَّعْرِ لَا يَذُرِي مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالشَّوْاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفِرْعَانًا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَحْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ آيِ شَانِهَا تَسْتَخِيرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا هَلْ يُشْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَّا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُشْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بَحِيرَةِ الْإِمْبَرِيَةِ قُلْنَا عَنْ آيِ شَانِهَا تَسْتَخِيرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَّا إِنْ مَاءُهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زَغَرَ قَالُوا عَنْ آيِ شَانِهَا تَسْتَخِيرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَشْرِبُ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَّا إِنْ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أَوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ

فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ
مَكَّةَ وَطَبِيبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ
أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ يَبْدُو
السَّيْفُ صَلَاتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا
مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَطَعَنَ
بِمَخْصَرَتِهِ فِي الْمَنْبَرِ هَذِهِ طَبِيبَةُ هَذِهِ طَبِيبَةُ هَذِهِ طَبِيبَةُ يَعْنِي
الْمَدِينَةَ الْأَهْلُ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ
فِيَّانَهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ إِنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ
عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ إِلَّا أَنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ
الْيَمَنِ لَا بَلَّ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا
هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْ مَا يَبْدُوهُ إِلَى الْمَشْرِقِ
قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابوداؤد (۴۳۲۶-۴۳۲۷) الترمذی (۲۲۵۳) ابن ماجہ (۴۰۷۴)

جلدی جلدی تمہارے پاس آئے، ہم اس جانور سے خوفزدہ تھے
ہمیں اس کے جن ہونے کا اندیشہ تھا، اس شخص نے ہم سے کہا:
مجھ کو بیسان کے نخلستان کی خبر دو، ہم نے پوچھا: تم کس بات کی
خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے پوچھا: میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ
کیا اس کی کھجوروں کے پھل آگئے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا:
ہاں! اس نے کہا: سنو! اب عنقریب اس میں پھل نہیں آئیں
گے! اس نے پوچھا: مجھے طبرستان کے سمندر کی خبر دو، ہم نے
کہا: تم کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے پوچھا: کیا
اس میں پانی ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے، اس
نے کہا: قریب ہے اس کا پانی خشک ہو جائے گا؟ اس نے کہا: تم
مجھے زغر کے چشمے کی خبر دو، کیا وہاں کے لوگ چشمہ کے پانی
سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: وہاں بہت پانی ہے اور
وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں، اس نے
پوچھا: مجھے امین کے نبی کے متعلق بتاؤ وہ کیا کر رہے ہیں؟ ہم
نے کہا: وہ مکہ سے نکلے ہیں اور ان کا یثرب (مدینہ منورہ) میں
مقام ہے، اس نے پوچھا: کیا عربوں نے ان سے جنگ کی ہے
؟ ہم نے کہا: ہاں! اس نے پوچھا: پھر کیا ہوا؟ ہم نے کہا: وہ
اپنے قریب کے عربوں پر فتح یاب ہو گئے اور انہوں نے اس کی
اطاعت کر لی، اس نے کہا: یہ ہو گیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اس
نے کہا: ان کے لیے اس کی اطاعت کرنا بہتر تھا اور میں تم کو
اپنے متعلق یہ خبر دیتا ہوں کہ میں مسیح ہوں اور عنقریب مجھے
خروج کی اجازت دی جائے گی اور میں نکل کر تمام زمین کی
سیر کروں گا اور چالیس دنوں میں مکہ اور مدینہ کے سوا ہر بستی
میں جاؤں گا کیونکہ ان دونوں جگہ پر داخل ہونا میرے لیے
حرام کر دیا گیا ہے، جب بھی میں ان میں سے کسی ایک جگہ جانا
چاہوں گا تو فرشتہ تلوار سونت کر مجھے روکے گا اور ان کی ہر گھائی
پر فرشتے پہرہ دے رہے ہیں، حضرت فاطمہ بنت قیس نے کہا
کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی منبر پر مار کر فرمایا: یہ طیبہ ہے
یہ طیبہ ہے، یعنی مدینہ منورہ، سنو! کیا میں نے تم کو
پہلے ہی سے یہ چیزیں بیان نہیں کی تھیں، لوگوں نے کہا: ہاں!

آپ نے فرمایا: مجھے تمیم کی اس خبر سے خوشی ہوئی کیونکہ یہ اس خبر کے مطابق ہے جو میں تم کو دے چکا ہوں اور مکہ اور مدینہ کی دی ہوئی خبروں کی بھی اس میں تصدیق ہے، سنو! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے، آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا، حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں: میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے یاد کر رکھا ہے۔

ف: اس جانور کو جساہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ دجال کے لیے جاسوسی کرتا تھا۔

شععی کہتے ہیں: ہم حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انہوں نے ہمیں تازہ کھجوروں کا تحفہ دیا، ان کو ابن طاب کی کھجوریں کہا جاتا تھا اور جو کاستو پلایا، میں نے ان سے پوچھا: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ عدت کہاں گزارے گی، انہوں نے کہا: مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دی تھیں تو نبی ﷺ نے مجھے اپنے گھر میں عدت گزارنے کی اجازت دی، حضرت فاطمہ نے کہا: پھر (عدت کے بعد) لوگوں میں یہ ندا کی گئی کہ نماز کی جماعت کھڑی ہونے والی ہے، میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے چل دی، میں عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے پیچھے تھی، میں نے سنا: نبی ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: تمیم داری کے عم زاد سمندر کے بحری جہاز میں سوار ہوئے، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی، اس میں یہ اضافہ ہے: گویا میں نبی ﷺ کو دیکھ رہی ہوں آپ اپنی انگلی کو زمین کی طرف جھکا کر فرما رہے ہیں کہ یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ منورہ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت تمیم داری آئے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر دی کہ وہ سمندر میں سوار ہوئے، ان کا جہاز راستہ سے ہٹ گیا، وہ ایک جزیرے میں جا نکلے، وہ اس جزیرے میں پانی ڈھونڈنے گئے، وہاں ان کا کھنچ رہا تھا، پھر پوری حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی

۷۳۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجَنِيُّ أَبُو عُمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاتَّحَفْتَنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَاسْقَطْنَا سَوِيقَ سُلَيْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطْلَقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدِّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي عِمَّ لِتَمِيمِ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَانَمَا أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ أَهْوَى بِمِخْصَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ هَذِهِ طَيْبَةٌ يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

سابقہ حوالہ (۷۳۱۲)

۷۳۱۴- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غِيلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمِيمُ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ

بیان کیا کہ اس شخص نے کہا: اگر مجھے نکلنے کی اجازت دی گئی تو میں طیبہ کے سوا تمام شہروں میں پھروں گا، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت تمیم داری کو لوگوں کے پاس لے گئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر روق افروز ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! مجھے تمیم داری نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کی قوم کے کچھ لوگ سمندر میں جہاز پر سوار ہوئے وہ جہاز حادثہ کا شکار ہو گیا اور وہ جہاز کے تختوں کے ساتھ بہتے ہوئے سمندر میں ایک جزیرے کی طرف جا نکلے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں دجال جائے گا اور اس کے راستوں میں سے ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے ہوئے پہرہ دے رہے ہوں گے، پھر وہ دلدلی زمین میں اترے گا اور مدینہ تین مدینہ لرزے گا اور اس سے ہر کافر اور منافق نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد مثل سابق ہے، باقی اس میں یہ اضافہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور تمام منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔

ف: اس باب کی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دجال پیدا ہو چکا ہے اور وہ کسی جزیرے میں مقید ہے البتہ اس کا خروج اور ظہور قرب قیامت میں ہوگا، رہا یہ کہ آج کی مہذب دنیا کو اس کا پتا نشان نہیں ملتا تو یہ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے جس کی وجہ سے ان احادیث صحیحہ کا انکار کیا جائے، کیونکہ یہ بات قطعی نہیں ہے کہ دنیا کے تمام جزائر کو چھان لیا گیا ہے۔ البتہ اس پر یہ اعتراض ہے کہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت جو لوگ روئے زمین پر زندہ تھے، سو سال بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا۔

فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجْرُ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أَذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةٍ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هَذِهِ طَيْبَةٌ وَذَاكَ الدَّجَالُ.

سابقہ حوالہ (۷۳۱۲)

۷۳۱۵- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (بِعْنَى الْحِزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ أَنَسًا مِّنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِّنَ الْوَاخِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ. سابقہ حوالہ (۷۳۱۲)

۷۳۱۶- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو (بِعْنَى الْأَوْزَاعِيِّ) عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَيَتَرَجَّفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَ مُنَافِقٍ.

بخاری (۱۸۸۱)

۷۳۱۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَيَأْتِي بِسَبْخَةِ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَ مُنَافِقَةٍ. مسلم تحفة الاشراف (۱۶۸)

دجال کے متعلق بقیہ احادیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصفہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار یہودی سبز چادریں اوڑھے ہوئے دجال کی پیروی کریں گے۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگیں گے، حضرت ام شریک نے کہا: یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ بہت کم ہوں گے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

ابوالدہما اور ابو قتادہ کہتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے ایک دن انہوں نے کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے نہیں تھے اور نہ ان کو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا علم ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق دجال سے (جسامت میں) بڑی نہیں ہے۔

تین آدمی جن میں ابو قتادہ بھی تھے بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ دجال سے بڑا کوئی معاملہ (فتنہ) نہیں ہے۔

۲۵- بَابُ فِي بَقِيَّةِ مَنْ أَحَادِيثُ الدَّجَالِ

۷۳۱۸- حَدَّثَنَا مُنْصَوِّرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ يَهُودٍ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّلِيلَةُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۸۰)

۷۳۱۹- حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي أُمُّ شَرِيكِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيَفِرَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ قَلِيلٌ. الترمذی (۳۹۳۰)

۷۳۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ عَبْدِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۷۳۲۰)

۷۳۲۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ الْمُخَنَارِ) حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتَجَاوِرُونَنِي إِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلَقَ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۷۳۲)

۷۳۲۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَمْرٌ أَكْبَرُ

مَنْ الدَّجَالِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۱۷۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کرنے میں سبقت کرو: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، دابة الارض، تم میں سے کسی ایک کی موت یا سب کی موت یعنی قیامت۔

۷۳۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّخَانَ أَوِ الدَّجَالَ أَوِ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةً أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَةِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۹۹۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال میں سبقت کرو: دجال، دھواں، دابة الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، قیامت اور موت۔

۷۳۲۴- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَالَ وَالدَّخَانَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَةِ وَخَوِصَّةً أَحَدِكُمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۰۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

۷۳۲۵- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۷۰۳)

فتنہ کے زمانہ میں عبادت کی فضیلت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنہ کے زمانہ میں عبادت کرنے کا اجر میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

۲۶- بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ

۷۳۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ إِلَى مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ. الترمذی (۲۲۰۱) ابن ماجہ (۳۹۸۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۷۳۲۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۷۳۲۶)

قیامت کا قریب ہونا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت قائم ہوگی جب صرف برے لوگ رہ جائیں گے۔

۲۷- بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ

۷۳۲۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ

السَّاعَةُ إِلَّا عَلَىٰ شَرِّ النَّاسِ. مسلم، تحفة الاشراف (۹۵۰۳)

۷۳۲۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَبْدِ الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْأَبْهَامَ وَالْوُسْطَىٰ وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هُكَذَا. مسلم، تحفة الاشراف (۴۷۲۹-۴۷۸۹)

۷۳۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفْضِلٍ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذْكَرُهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ.

البخاری (۶۵۰۴) الترمذی (۲۲۱۴)

۷۳۳۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَ أَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هُكَذَا وَ قَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعِيهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْوُسْطَىٰ يَحْكِيهِ. سابقہ حوالہ (۷۳۳۰)

۷۳۳۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا. البخاری (۶۵۰۴)

۷۳۳۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ (يَعْنِي الصَّيِّتِي وَ أَبَا التَّيَّاحِ) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (۷۳۳۲)

۷۳۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَصَمَّ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَىٰ.

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا: نبی ﷺ اپنے انگوٹھے کے قریب والی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے: مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔ قتادہ کہتے تھے: جس طرح ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے، راوی کہتے ہیں کہ پتا نہیں یہ جملہ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کیا ہے یا از خود روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے شعبہ نے اپنی انگلیوں انگشت شہادت اور وسطی کو ملا کر دکھایا، یہ انہوں نے حضور ﷺ سے حکایت کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حسب سابق روایت بیان کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مثل سابق روایت کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۰۱)

۷۳۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرَ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنْ يَعْشُ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۸۳۵)

۷۳۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ يَعْشُ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۳۷۳)

۷۳۳۷- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنْزِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَنِيئَةً ثُمَّ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدِ شَنْوَةَ فَقَالَ إِنْ عَمِرَ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمِنِذٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۰۰)

۷۳۳۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ سُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ يُوَخَّرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

البخاری (۶۱۶۷)

۷۳۳۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَلْغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللَّفْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثُّوبَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اعراب جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تو آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سے کسی کم عمر کی طرف دیکھ کر فرماتے: اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے تمہاری قیامت آ جائے گی (یعنی تمہاری موت آ جائے گی)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ اس کے پاس انصار کا ایک لڑکا بیٹھا تھا جس کا نام محمد تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید یہ بوڑھا پے کونہ پہنچے اور (تمہاری) قیامت آ جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر آپ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے از دشنوء کے ایک لڑکے کو دیکھا پھر آپ نے فرمایا: اگر یہ لڑکا عمر پا گیا تو یہ بوڑھا نہیں ہوگا حتیٰ کہ تمہاری قیامت ہو جائے گی، حضرت انس نے کہا: یہ لڑکا ان دنوں میرے ہم عمروں میں سے تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کا ایک لڑکا گزرا جو میرا ہم عمر تھا نبی ﷺ نے فرمایا: اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو یہ ہرگز بوڑھا نہیں ہوگا حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی (یعنی ان لوگوں کی موت آ جائے گی)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم ہوگی اور کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دودھ رہا ہوگا ابھی وہ دودھ اس کے برتن تک نہیں پہنچے گا کہ قیامت آ جائے گی اور دو شخص کپڑوں کی خرید و فروخت کر

رہے ہوں گے اور ان کی خرید و فروخت مکمل ہونے سے پہلے قیامت آ جائے گی اور کوئی شخص اپنا حوض درست کر رہا ہوگا اور اس کے ہٹنے سے پہلے قیامت آ جائے گی۔

دوبارہ صور پھونکنے کے درمیان وقفہ کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا، لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ چالیس دن؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے کہا: چالیس ماہ؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے کہا: چالیس سال؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا، پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا، جس سے لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: ایک ہڈی کے سوا انسان کے جسم کی ہر چیز گل جائے گی اور وہ دم کی ہڈی کا سرا ہے، اور قیامت کے دن اسی سے انسان کو دوبارہ بنایا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دم کی ہڈی کے سر کے سوا ابن آدم کی ہر چیز کو مٹی کھالے گی، اسی سے انسان پیدا کیا گیا ہے اور اسی سے پھر بنایا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے جو احادیث روایت کی ہیں ان میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے جسم میں ایک ہڈی ہے جس کو مٹی کبھی نہیں کھا سکے گی، صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہڈی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ دم کی ہڈی کا سرا ہے۔

ف: صلب کے نیچے ایک لطیف ہڈی ہے جس کو عجب الذنب کہتے ہیں، انسان کے جسم میں سب سے پہلے اس کو بنایا جاتا ہے، پھر اسی پر باقی جسم کو بنایا جاتا ہے، اس باب کی احادیث میں ہے کہ دم کی ہڈی کے سر کے سوا ابن آدم کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے، اس عموم سے انبیاء علیہم السلام مستثنیٰ ہیں، کیونکہ سنن ابوداؤد میں ہے: اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۵۰، مطبوعہ لاہور) اسی طرح شہداء بھی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

فَمَا يَتَّبَاعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلْطَفُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۷۰۷)

۲۸- بَابُ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

۷۳۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو مُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ آيَتْ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ آيَتْ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ آيَتْ ثُمَّ يَنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. البخاری (۴۸۱۴-۴۹۳۵)

۷۳۴۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ (يَعْنِي الْحِزَامِيَّ) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ.

ابوداؤد (۴۷۴۳) الترمذی (۲۰۷۶)

۷۳۴۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَيْ عَظِيمٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجَبُ الذَّنْبِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۸۹)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۵۳- کتاب الزہد والرقائق

۰۰۰- بَابُ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ

وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

۷۳۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.

الترمذی (۲۳۲۴)

۷۳۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنِبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفِيهِ فَمَرَّ بِجَدِي أَشَكَتْ مَيِّتٌ فَتَنَّاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ يَدْرَهُمْ فَقَالُوا مَا نَحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ اتَّحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيًّا فِيهِ لِأَنَّهُ أَشَكَتْ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَ اللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ. ابوداؤد (۱۸۶)

۷۳۴۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعُزَيْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَرُورَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي ابْنَ الثَّقَفِيِّ) عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا الشَّكُّ بِهِ عَيًّا. سابقه حوالہ (۷۳۴۴)

۷۳۴۶- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مَطْرِفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَلَأَ مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
دنیا سے بے رغبتی اور نرم دلی کا بیان
دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت

ہے، کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عالیہ کے کسی حصہ سے آتے ہوئے بازار سے گزرے آپ کے دونوں طرف لوگ تھے آپ ایک چھوٹے کان والے مرے ہوئے بکری کے بچے کے پاس سے گزرے آپ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا: تم میں سے کوئی اس کو ایک درہم کے بدلے میں لینا پسند کرے گا؟ صحابہ نے کہا: ہم اس کو کسی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کریں گے، ہم اس کا کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے؟ صحابہ نے کہا: یہ خدا! اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کا ایک کان چھوٹا ہے تو اب تو یہ مردہ ہے آپ نے فرمایا: جس طرح یہ تمہارے نزدیک حقیر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی، البتہ ثقفی کی روایت میں یہ ہے کہ اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی کان کا چھوٹا ہونا اس میں عیب تھا۔

مطرف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت ”الہکم التکاثر“ کی تلاوت فرما رہے تھے آپ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے: اے ابن آدم! تیرا مال صرف وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔
مطرف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ تک پہنچا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اس کے لیے تو اس کے مال سے صرف تین چیزیں ہیں: جو اس نے کھا کر فنا کر دیا، جو پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا جو کسی کو دے کر (آخرت کا) ذخیرہ کر لیا۔ اس کے ماسوا جو کچھ بھی ہے وہ جانے والا ہے اور وہ اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔
امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دلوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے، اس کے اہل مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں، اہل اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

عمرو بن عوف حلیف بنی عامر جو جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین میں وہاں سے جزیہ لینے کے لیے بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے اہل بحرین سے خود صلح کی تھی اور ان پر علماء بن حضرمی کو امیر بنایا تھا، حضرت ابو عبیدہ بحرین سے مال لے کر آئے، جب انصار نے حضرت

لَبِستَ فَأَبْلِيتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ.

الترمذی (۲۳۴۲-۳۳۵۴) النسائی (۳۶۱۵)

۷۳۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَطْرِفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ. سابقہ حوالہ (۷۳۴۶)

۷۳۴۸- حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مِيسْرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَقْنَى أَوْ لَبَسَ فَأَبْلَى أَوْ أُعْطِيَ فَأَقْتَنَى وَمَا سَوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكٌ لِلنَّاسِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۱۲)

۷۳۴۹- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۹۳)

۷۳۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَيَقْبَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَقْبَى عَمَلُهُ.

البخاری (۶۵۱۴) الترمذی (۲۳۷۹) النسائی (۱۹۳۶)

۷۳۵۱- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (يَعْنِي ابْنَ حَرْمَلَةَ بْنِ عَمْرَانَ التَّجِيبِيَّ) أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ

ابوعبیدہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان کو دیکھا تو آپ مسکرائے آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے یہ سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں، صحابہ نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جس سے تم خوش ہو، بخدا! مجھ کو تم پر فقر کا خوف نہیں ہے، لیکن مجھے تم پر یہ خوف ہے کہ تم پر دنیا اس طرح کشادہ ہو جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کشادہ ہو گئی تھی، پھر تم ان کی طرح دنیا میں رغبت کرو گے اور یہ دنیا تم کو اس طرح ہلاک کر دے گی جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

امام مسلم نے دوسندوں کے ساتھ اس حدیث کو حسب سابق روایت کیا، البتہ ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ دنیا تم کو بھی اس طرح غافل کر دے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو غافل کیا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب روم اور فارس فتح ہو جائیں گے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ کے حکم کے مطابق کہیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ اس کے سوا ہو گا، تم رغبت کرو گے، پھر حسد کرو گے، پھر دشمنی کرو گے، پھر بغض رکھو گے یا اس کی مثل، پھر تم مہاجرین کے گھروں میں جاؤ گے اور بعض کو بعض کی گردنوں پر سوار کر دو گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اس کی طرف

يَأْتِي بِحِزْبَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْنَكُمُ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبَسِّطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِّطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ. البخاری (۳۱۵۸)

۴۰۱۵-۶۴۲۵) الترمذی (۲۴۶۲) ابن ماجہ (۳۹۹۷)

۷۳۵۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ يُونُسَ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ. سابقہ حوالہ (۷۳۵۱)

۷۳۵۳- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رِبَاحٍ (هُوَ أَبُو فَرَّاسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ) حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالتَّرُومُ أَيْ قَوْمُ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَنَافَسُونَ ثُمَّ تَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغِضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ. ابن ماجہ (۳۹۹۶)

۷۳۵۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ فُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

دیکھتا ہے جس کو اس پر مال اور شکل اور صورت میں فضیلت حاصل ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے سے کم درجہ والے کی طرف دیکھے جس پر اس کو فضیلت حاصل ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف دیکھو اور جو تم سے زیادہ حیثیت کا ہے اس کی طرف نہ دیکھو کیونکہ یہ عمل اس کے زیادہ قریب ہے کہ تم اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ جانو ابو معاویہ نے ”تم پر نعمتوں“ کہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بنو اسرائیل میں تین آدمی تھے: برص والا، گنجا اور اندھا، پس اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کا ارادہ کیا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا وہ برص والے کے پاس گیا اور اس سے کہا: تم کو کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: حسین رنگ اور حسین جلد اور مجھ سے برص کے یہ داغ دور ہو جائیں جن کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، پھر فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اس سے وہ داغ دور کر دیئے اور اس کو حسین رنگ اور حسین جلد دے دی گئی، پھر اس سے پوچھا: تم کو کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا اس نے کہا: گائے، اس میں اخق (راوی) کو شک ہے، مگر یہ کہ برص والے اور گنچے میں سے ایک نے اونٹ کہا تھا اور دوسرے نے کہا تھا: گائے، راوی نے کہا: پھر اس کو دس ماہ کی گابھن اونٹنی دے دی گئی اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان اونٹیوں میں برکت دے، پھر وہ فرشتہ گنچے کے پاس گیا اور

الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۸۹۰)

۷۳۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۹۰)

۷۳۵۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. الترمذی (۲۵۱۳) ابن ماجہ (۴۱۴۲)

۷۳۵۷- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَاقْرَعَ وَاعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّبِلَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَتْ إِسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ

بَقْرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاتَى الْأَعْمَى
فَقَالَ آتَى شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ تَرِدَ اللَّهُ إِلَيَّ بِصَرِيٍّ
فَابْصُرْ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاتَى
الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَانْتَجَ
هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا قَالَ فَكَانَ لَهُذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ
مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي
صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بَيَ
الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكُ
أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنُ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ
وَالْمَالِ بَعِيرًا أَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ
فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذُرُكَ النَّاسُ
فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا
عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ
قَالَ وَآتَى الْأَفْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ لَهُذَا
وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَآتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ
وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بَيَ
الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكُ
أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي
سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بِصَرِيٍّ فَخُذْ مَا
شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَ اللَّهُ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا
أَخَذَتْهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ
عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ.

(بخاری ۶۶۵۳-۳۴۶۴)

اس سے پوچھا: تم کو کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس
نے کہا: حسین بال اور اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ گنج دور کر دے جس
کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، پھر فرشتہ نے اس پر
ہاتھ پھیرا اور اس سے گنج دور کر دیا اور اس کو حسین بال دے
دیئے پھر اس سے پوچھا کہ کون سا مال تم کو زیادہ پسند ہے؟ اس
نے کہا: گائے، سواں کوگا بھن گائے دے دی گئی، پھر وہ فرشتہ
اندھے کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ تم کو کون سی چیز زیادہ
پسند ہے؟ اس نے کہا: یہ کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے، جس
سے میں لوگوں کو دیکھوں، پھر فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ
تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی، پھر اس سے پوچھا کہ کون سا
مال تم کو زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں تو اس کو بچہ دینے
والی بکری دے دی گئی، پھر ان دونوں نے اور اس نے بچے
دیئے تو ایک کے لیے اونٹوں کی وادی ہو گئی اور دوسرے کے
لیے گایوں کی وادی ہو گئی اور تیسرے کے لیے بکریوں کی وادی
ہو گئی، پھر وہ فرشتہ برص والے شخص کے پاس اسی کی شکل و
صورت میں گیا اور کہا: وہ ایک مسکین شخص ہے اور کہا: اس سفر
میں میرا تمام مال اسباب ختم ہو گیا اور اب اللہ کی مدد کے سوا
میرا گھر پہنچنا مشکل ہے، جس ذات نے تجھ کو حسین رنگ اور
حسین جلد دی اور اونٹوں پر مشتمل مال دیا، میں اسی کے نام سے
تجھ سے ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جو اس سفر میں میرے کام
آئے، برص والے نے کہا: میرے حقوق بہت زیادہ ہیں،
فرشتے نے کہا: میں تو تم کو پہچانتا ہوں، کیا تم وہ برص زدہ فقیر
نہیں ہو جس سے لوگ نفرت کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو
یہ مال دیا، اس شخص نے کہا: یہ مال تو مجھے اپنے بڑوں سے پشت
در پشت حاصل ہوا ہے، فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ
تعالیٰ تم کو پھر پہلی حالت کی طرف لوٹا دے، پھر وہ فرشتہ اسی کی
شکل و صورت میں اس گمنج شخص کے پاس گیا، پھر اس سے اسی
طرح سوال کیا جس طرح برص والے شخص سے سوال کیا گیا تھا،
گمنج نے بھی اسی طرح جواب دیا جس طرح برص والے نے
جواب دیا تھا، فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو

اسی پہلے حال کی طرف لوٹا دے، پھر فرشتہ اسی کی شکل و صورت میں اندھے کے پاس گیا اور اس سے کہا: میں ایک مسکین شخص اور مسافر ہوں، اس سفر میں میرے تمام مالی وسائل ختم ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی اور تیری مدد کے بغیر میں اب گھر نہیں پہنچ سکتا، جس ذات نے تیری بیٹائی لوٹائی ہے میں اس ذات کے نام سے تجھ سے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کی وجہ سے میں اس سفر میں پہنچ سکوں، اندھے شخص نے کہا: میں ایک اندھا آدمی تھا، اللہ تعالیٰ نے میری بصارت لوٹا دی، تم جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو، خدا! آج تم اللہ کے نام پر جس چیز کو بھی لو گے میں تم کو اس سے منع نہیں کروں گا، اس نے کہا: تم اپنا مال اپنے پاس رکھو تم لوگوں کی صرف آزمائش کی گئی تھی، اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو گیا اور تمہارے دوستا تھیوں سے ناراض ہو گیا۔

عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کے بیٹے عمر آئے، جب حضرت سعد نے عمر کو دیکھا تو کہا: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، جب وہ اترے تو انہوں نے حضرت سعد سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے پاس رہتے ہیں اور آپ نے لوگوں کو سلطنت میں جھگڑے کے لیے چھوڑ دیا ہے، حضرت سعد نے ان کے سینہ پر ہاتھ مار کر کہا: خاموش رہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، مستغنی ہو اور گوشہ نشین ہو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرب میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور انگوڑی بیل کے پتوں اور اس ببول کے درخت کے سوا ہمارے لیے اور کوئی کھانے کی چیز نہیں تھی، حتیٰ کہ ہم میں سے ایک شخص بکری کی میٹگنیوں کی طرح قضا حاجت کرتا تھا، اب یہ بنو اسد کے لوگ مجھے دین سکھاتے ہیں، اگر فی الواقع ایسا ہے تو میں تو ناکام رہا اور میرے اعمال برباد ہو گئے، ابن نمیر نے ”اذا“

۷۳۵۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ (وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ) قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّكِيْبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنْزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنِمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۳۸۷۴)

۷۳۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبْنُ بَشِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أُولُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلَةِ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّى إِنْ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تَعْزِرُنِي عَلَى

کا لفظ نہیں کہا۔

الدِّينِ لَقَدْ خِبتُ إِذَا وَصَلَ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِذَا.
البخاری (۳۷۲۸- ۵۴۱۲- ۶۴۵۳) الترمذی (۲۳۶۵) -

(۲۳۶۶) ابن ماجہ (۱۳۱)

۷۳۶۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِنْ كَانَ
أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلُطُ بِشَيْءٍ.

سابقہ حوالہ (۷۳۵۹)

۷۳۶۱- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرِ
الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَذْنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ
حَذَاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابَتُهَا
صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا
بِخَيْرٍ مَا يَحْضُرُكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ
شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ
وَاللَّهِ لَتَمْلَأَنَّ أَفْعَاجُكُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَ عَيْنَ
مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ
وَهُوَ كَطِيطٍ مِنَ الزَّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى فَرَحْتُ
أَشَدَّ أَقْنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ
مَالِكٍ فَاتَزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ
الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ
وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ
صَغِيرًا وَأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطْرًا إِلَّا تَنَاسَخْتُ حَتَّى يَكُونَ
آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسْتَخْبِرُونَ وَتُجَرَّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

الترمذی (۲۵۷۵) ابن ماجہ (۴۱۵۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں
ہے کہ ہم سے ایک شخص بکرے کی میٹھی کی طرح قضاء حاجت
کرتا تھا اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔

خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمیں
حضرت عتبہ بن غزوہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی
حمد و ثناء کرنے کے بعد کہا: دنیا نے اپنے اختتام کی خبر دے دی
ہے اور بہت جلد پیٹھ موڑنے والی ہے اور اب دنیا صرف اتنی
رہ گئی جتنا برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے اور تم دنیا سے اس
جہان کی طرف منتقل ہونے والے ہو جو لازوال ہوگا، سو تم اپنے
ساتھ بہترین ماحضر لے کر منتقل ہو، کیونکہ ہم سے یہ بیان کیا
گیا ہے کہ ایک پتھر کو جہنم کے کنارے سے گرایا جائے گا وہ بستر
سال تک اس کی گہرائی میں گرتا رہے گا پھر بھی اس کی تہہ کو نہیں
پاسکے گا اور خدا کی قسم! جہنم بھر جائے گی اور بے شک ہم سے یہ
بیان کیا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے ایک پٹ سے لے
کر دوسرے پٹ تک چالیس سال کی مسافت ہے اور جنت
میں ضرور ایک ایسا دن آئے گا جب وہ لوگوں کے رش سے
بھری ہوئی ہوگی، اور تم کو معلوم ہے کہ میں ان سات صحابہ میں
سے ساتواں تھا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے
پاس درخت کے پتوں کے سوا اور کوئی کھانے کی چیز نہیں تھی،
حتیٰ کہ ہماری باچھیں چھل گئیں مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے
اپنے اور حضرت سعد بن مالک کے درمیان اس کے دو حصے
کیے نصف چادر کا میں نے تہبند بنایا اور نصف کا حضرت سعد
بن مالک نے اور آج ہم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی شہر کا
امیر ہے اور میں اس چیز سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو
بڑا سمجھوں حالانکہ میں اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بے شک
خلافت نبوت ختم ہو گئی اور آخر میں ہر خلافت ملوکیت سے بدل

گئی اور تم ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا حال بھی دیکھ لو گے اور تم کو ان کا تجربہ بھی ہو جائے گا۔

خالد بن عمیر نے زمانہ جاہلیت پایا تھا وہ کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوہ نے خطبہ دیا وہ اس وقت بصرہ کے امیر تھے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت عتبہ بن غزوہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات میں سے ساتواں تھا اور انگوڑی بیل کے پتوں کے سوا ہمارے پاس کھانے کی اور کوئی چیز نہیں تھی حتیٰ کہ اس سے ہماری باچھیں پھل گئی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں تو سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: چودھویں رات کو جب بادل نہ ہوں تو کیا چاند کو دیکھنے سے تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، تمہیں اپنے رب کو دیکھنے میں صرف اتنی تکلیف ہوگی جتنی تکلیف تم کو سورج یا چاند کو دیکھنے سے ہوتی ہے، آپ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا اور اس سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھ کو عزت اور سرداری نہیں دی، کیا میں نے تجھے زوجہ نہیں دی اور کیا میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مخزن نہیں کیے اور کیا میں نے تجھ کو ریاست اور آرام کی حالت میں نہیں چھوڑا؟ وہ بندہ کہے گا: کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے بھی تجھ کو اسی طرح بھلا دیا ہے جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے

۷۳۶۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

سابقہ حوالہ (۷۳۶۱)

۷۳۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُرَّةَ بِنِ خَالِدٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلَةِ حَتَّى فَرَحْتُ أَشَدَّ أَقْنًا. سابقہ حوالہ (۷۳۶۱)

۷۳۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ هَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيُّ قُلُومِ أَكْرَمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزْوَجَكَ وَأَسْخَرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَدْرَكَ تَرَأْسَ وَتَرْبَعٍ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفْظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتُنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ أَيُّ قُلُومِ أَكْرَمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزْوَجَكَ وَأَسْخَرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَدْرَكَ تَرَأْسَ وَتَرْبَعٍ فَيَقُولُ بَلَى أَيُّ رَبِّ فَيَقُولُ أَفْظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتُنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيَشْنِي بِخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هُنَا إِذَا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ

شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَتَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَيَّ فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ أَنْطَقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذَرَ مَنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمَنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخُطُ اللَّهُ عَلَيْهِ. ابوداؤد (۴۷۳۰)

ملاقات کرے گا اور فرمائے گا: کیا میں نے تجھ کو عزت اور سیادت نہیں دی، کیا میں نے تجھے زوجہ نہیں دی، کیا میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے اور کیا میں نے تجھ کو ریاست اور آرام کی حالت میں نہیں چھوڑا؟ وہ شخص کہے گا: کیوں نہیں، اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے بھی تجھ کو اسی طرح بھلا دیا ہے جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے کو بلا کر اس سے اسی طرح فرمائے گا: وہ کہے گا: اے میرے رب میں تجھ پر تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ دیا اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنی نیکیاں بیان کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابھی پتا چل جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا: ہم ابھی تیرے خلاف اپنے گواہ بھیجتے ہیں، وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا: میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں سے کہا جائے گا: تم بولو، پھر اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کا بیان کریں گی اور یہ اس لیے کیا جائے گا کہ خود اس کی ذات میں اس کے خلاف حجت ہو، یہ وہ منافق ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ہنس پڑے آپ نے پوچھا: کیا تم کو معلوم ہے کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے، آپ نے فرمایا: مجھے بندے کی اپنے رب سے بات پر ہنسی آئی ہے، بندہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی، وہ فرمائے گا: کیوں نہیں، بندہ کہے گا: میں اپنے خلاف اپنے سوا اور کسی کی گواہی جائز قرار نہیں دیتا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تمہارے خلاف تمہاری اپنی گواہی کافی ہے، یا کرانا کاتبین کی گواہی کافی ہوگی، آپ نے فرمایا: پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی

۷۳۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشَجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمُكْتَبِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُحَاظَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجَرِّنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَيْهِ فِيهِ فَيُقَالُ لَا زُكَاةَ لَهُ أَنْطَقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَحْلِي

جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا: بولو! پھر اس کے اعضاء اس کے اعمال کا بیان کریں گے، پھر اس کے اور اس کے کلام کے درمیان تخلیہ کیا جائے گا، پھر وہ (اعضاء سے) کہے گا: دور ہو، دفع ہو، میں تمہاری طرف سے ہی تو جھگڑ رہا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آل محمد کا رزق بہ قدر کفایت کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آل محمد کا رزق بہ قدر کفایت کر دے اور عمرو کی روایت میں ہے: اے اللہ رزق دے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں ”کفافاً“ کا لفظ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے محمد ﷺ کی آل مدینہ میں آئی انہوں نے کبھی تین دن متواتر سیر ہو کر گندم کا کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی متواتر تین دن سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ اللہ کے پاس چلے گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ محمد ﷺ کی آل نے کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی نہیں کھائی، حتیٰ کہ

بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بَعْدًا لَكُنَّ وَ سَحَقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أَفْضِلُ. مسلم تحفة الاشراف (۹۳۸)

۷۳۶۶- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا. سابقہ حوالہ (۲۴۲۴)

۷۳۶۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَ كَيْعُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا وَ فِي رِوَايَةٍ عَمْرُو اللَّهُمَّ ارْزُقْ.

سابقہ حوالہ (۲۴۲۴)

۷۳۶۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا. سابقہ حوالہ (۲۴۲۴)

۷۳۶۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قَبِضَ. البخاری (۵۴۱۶-۶۴۵۴) ابن ماجہ (۳۳۴۴)

۷۳۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزٍ بَرٍّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۵۹۶۲)

۷۳۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ

رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَحْدُثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ شَعِيرٍ يَوْمَينِ مُتَابِعَيْنِ حَتَّى قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

الترمذی (۲۳۵۷) ابن ماجہ (۳۳۴۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آل نے کبھی تین دن سے زیادہ گندم کی روٹی نہیں کھائی۔

۷۳۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ بَرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

البخاری (۵۴۲۳- ۵۴۳۸- ۶۶۸۷) الترمذی (۱۵۱۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی تین دن گندم کی روٹی نہیں کھائی، حتیٰ کہ آپ اللہ کے پاس چلے گئے۔

النسائی (۴۴۴۴- ۴۴۴۵) ابن ماجہ (۳۱۵۹- ۳۳۱۳)

۷۳۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ بَرٍّ ثَلَاثًا حَتَّى مَضَى لِسَيِّلِهِ. سلم تحفة الاشراف (۱۶۷۹۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ محمد ﷺ کی آل نے کبھی دو دن گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، دو دنوں میں سے ایک دن کھجور کھاتے تھے۔

۷۳۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حَمِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَينِ مِنْ خُبْزٍ بَرٍّ إِلَّا وَاحِدَهُمَا تَمَرٌ.

البخاری (۶۴۵۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارا محمد ﷺ کی آل کا یہ حال تھا کہ ہم ایک ماہ تک ٹھہرے رہتے تھے اور آگ نہیں جلاتے تھے، ہم صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے تھے۔

۷۳۷۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا هُوَ إِلَّا التَّمَرُ وَالْمَاءُ. الترمذی (۲۴۷۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں ہے کہ (کبھی) گوشت آجاتا تھا۔

۷۳۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلُ مُحَمَّدٍ وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَا اللَّحِيمُ.

ابن ماجہ (۴۱۴۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور میرے برتن میں کسی ذی روح کے کھانے کے لیے صرف تھوڑے سے جو تھے، میں کافی دن تک وہ جو کھاتی رہی، ایک دن میں نے ان کو ماپ لیا تو وہ ختم ہو

۷۳۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا فِي دَفْنِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَيْدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي دَفْنِي لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكَلْتُهُ

گئے۔

عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بہ خدا! اے میرے بھانجے! خدا کی قسم! ہم چاند دیکھتے، پھر دوسرے ماہ چاند دیکھتے، پھر تیسرا چاند دیکھتے اور ان دو مہینوں میں رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی، میں نے کہا: اے خالہ جان! پھر آپ کیا کھاتی تھیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کھجور اور پانی، البتہ ایک انصاری رسول اللہ ﷺ کا پڑوسی تھا، ان کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کا دودھ بھیجتا اور آپ ہمیں دودھ پلا دیتے تھے۔

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ کبھی ایک دن میں دوبار روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر نہیں ہوئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور صحابہ اس وقت تک پانی اور کھجور سے ہی سیر ہوتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور ہم پانی اور کھجور سے سیر ہوتے تھے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس میں ہے: ہم پانی اور کھجور کو بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔

فَفَنَى. البخاری (۳۰۹۷-۶۴۵۱) ابن ماجہ (۳۳۵۴)

۷۳۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَارٌ قُلْتُ يَا خَالَهُ فَمَا كَانَ يَعْشِيكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدُ إِنْ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَاجِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَانِيَا فَيَسْقِينَاهُ. البخاری (۲۵۶۷)

۷۳۷۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ ح وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قَسِيطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا شَبَعَ مِنْ خَبَرٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۳۶۴)

۷۳۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوْفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ شَبَعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

البخاری (۵۴۴۲-۵۳۸۳)

۷۳۸۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوْفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ. سابقہ حوالہ (۷۳۸۰)

۷۳۸۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا

شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَدِيِّينَ. سابقہ حوالہ (۷۳۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، ابن عباد نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے اہل کو متواتر تین دن گندم کی روٹی نہیں کھلائی تھی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے کئی بار دیکھا حضرت ابو ہریرہ انگلی سے اشارہ کر کے کہتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے، نبی ﷺ نے کبھی اپنے اہل کو متواتر تین دن گندم کی روٹی نہیں کھلائی، حتیٰ کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ کیا تم اپنی خواہش کے مطابق کھاتے اور پیتے نہیں ہو؟ اور بے شک میں نے تمہارے نبی ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ کو پیٹ بھر کر کھانے کے لیے کھجوریں بھی ملتی تھیں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں ہے کہ تم طرح طرح کی کھجوروں اور مکھن کے بغیر راضی نہیں ہوتے۔

حضرت عمر نے یہ ذکر کیا کہ لوگوں نے کس قدر دنیا حاصل کر لی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سارا دن بھوکے رہتے تھے اور آپ کو پیٹ بھر کر کھانے کے لیے کھجوریں بھی نہیں ملتی تھیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ حضرت

۷۳۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ (يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ) عَنْ يَزِيدَ (وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَادٍ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. الترمذی (۲۳۵۸) ابن ماجہ (۳۳۴۳)

۷۳۸۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإصْبَعِهِ مَرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبَعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. سابقہ حوالہ (۷۳۸۳)

۷۳۸۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ السَّمُّ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا يَشْتُمُّ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَ قُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ. الترمذی (۲۳۷۲)

۷۳۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَلَانِي حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرَضُّونَ دُونَ الْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ. سابقہ حوالہ (۷۳۸۵)

۷۳۸۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَظُلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ. ابن ماجہ (۴۱۴۶)

۷۳۸۸- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبداللہ نے پوچھا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے ساتھ تم رہتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! پوچھا: کیا تمہارے پاس مکان ہے؟ اس نے کہا: ہاں! کہا: پھر تم اغنیاء میں سے ہو؟ اس نے کہا: میرے پاس تو خادم بھی ہے! کہا: پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو؟ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس تھا، ان کے پاس تین شخص آئے، انہوں نے کہا: اے ابو محمد! یہ خدا! ہمیں کوئی چیز میسر نہیں ہے، خرچ، سواری نہ سامان، حضرت عبداللہ نے ان سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم پسند کرو تو ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تمہیں وہ سب دیں گے جو اللہ تم کو میسر کرے گا اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ سلطان سے کہیں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے جائیں گے تو انہوں نے کہا: ہم صبر کرتے ہیں اور کسی چیز کا سوال نہیں کرتے۔

ظالموں کے اجرے ہوئے دیار میں
روتے ہوئے داخل ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا: ان عذاب دیئے ہوئے لوگوں پر روئے بغیر داخل نہ ہونا، اگر تم رو نہ سکو تو پھر ان پر داخل نہ ہونا کہیں تم کو بھی ان کی مثل عذاب نہ پہنچے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر (قوم ثمود) کے گھروں کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جن لوگوں نے اپنے نفوس پر ظلم کیا ہے ان کے پاس سے روئے بغیر نہ گزرنا، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آئے جو انہیں آیا تھا، پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹ کر جلدی بھگایا حتیٰ کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

الْحُبْلَى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ السَّاءُ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَكِ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ أَلَكِ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْتِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنِ لِي خَادِمًا قَالَ فَانْتِ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عَنْدهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفْقَهُ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَّرْنَا أَمْرَكُمْ لِلْسلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا.

مسلم، تحفة الاشراف (۸۸۵۷)

۱- بَابُ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الدِّينِ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ

۷۳۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صُحَابَ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ. مسلم، تحفة الاشراف (۷۱۳۴)

۷۳۹۰- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِينَ ثَمُودَ قَالَ سَأَلِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الدِّينِ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَدَّثَنَا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَفَهَا. البخاری (۳۳۸۰)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر قوم شمود کی سرزمین پر گئے وہاں کے کنوؤں سے پینے کے لیے پانی لیا اور اس پانی سے آٹا گوندھا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس پانی کو پھینکنے کا حکم دیا اور یہ حکم دیا کہ وہ آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے اور ان کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کنوئیں سے پانی لیں جس پر حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی آتی تھی۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں ہے: انہوں نے وہاں سے پانی لیا اور اس پانی سے آٹا گوندھا۔

بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لیے محنت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی مثل ہے اور میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: وہ نماز میں اس قیام کرنے والے کی مثل ہے جو تھکتا نہ ہو اور اس روزہ دار کی طرح جو افطار نہ کرے (یعنی مسلسل روزے رکھے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم کی پرورش کرنے والا، خواہ وہ اس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، راوی نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔

۷۳۹۱- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحَجَرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقُوا مِنْ أَبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبَيْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ. مسلم، تحفة الاشراف (۷۹۱۸)

۷۳۹۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقُوا مِنْ بَنَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ. البخاری (۳۳۷۹)

۲- بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ

وَالْمُسْكِينِ وَالْيَتِيمِ

۷۳۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاحْسِبْهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالضَّائِمِ لَا يَفْطُرُ. البخاری (۵۳۵۳-۶۰۰۶-۶۰۰۷) الترمذی (۱۹۶۹م) النسائی (۲۵۷۶) ابن ماجہ (۲۱۴۰)

۷۳۹۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لغيرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۲۹۲۵)

ف: علامہ دستانی ابی مالکی لکھتے ہیں: قاضی عیاض نے کہا ہے کہ دو انگلیوں کو ملا کر جو مثال دی ہے وہ یا تو مجاورت اور قرب منازل کو بتلانے کے لیے ہے یا دونوں درجوں کی فضیلت کو بیان کرنے کے لیے ہے ایک روایت میں ہے کہ راوی مالک نے یہ اشارہ کر کے بتایا تھا ایک روایت میں یہ مدرج ہے اور کسی کی طرف منسوب نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے یہ اشارہ فرمایا تھا۔

مسجد بنانے کی فضیلت

عبید اللہ خولانی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان

۳- بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

۷۳۹۵- حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ

بن عفان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے اس پر طرح طرح کی باتیں کیں، اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگوں نے بہت باتیں بنائی ہیں اور بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی مثل جنت میں گھر بنائے گا، اور ہارون کی روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا اور انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ مسجد کو اس کی اصل حالت پر رہنے دیا جائے تب حضرت عثمان نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کی مثل بنائے گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں یہ ہے: اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو (وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ) أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ أَنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَبِيبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَنْتَفِعِي بِهِ وَجَهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ هُرُونَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. سابقہ حوالہ (۱۱۸۹)

۷۳۹۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنِ الصَّحَّاحِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ وَ أَحْبَبُوا أَنْ يَدَعُوهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۱۱۹۰)

۷۳۹۷- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَفِيُّ وَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. سابقہ حوالہ (۱۱۹۰)

ف: نبی ﷺ نے جو فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس کی مثل جنت میں بنائے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں اس کے لیے گھر بنایا جائے گا، باقی اس کی صفت کیسی ہوگی تو جنت کی نعمتیں ایسی ہوں گی جن کو کسی نے پہلے دیکھا نہ سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا، اس حدیث کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ مسجد بنانے والے کے گھر کو جنت میں دوسرے گھروں پر ایسی فضیلت حاصل ہوگی جیسے دنیا میں مسجد کو دوسرے گھروں پر فضیلت ہے۔

مسکینوں کو صدقہ دینے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص نے جنگل میں بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو وہ بادل چل پڑا اور اس نے بجری والی زمین پر پانی برسایا، وہاں کے نالوں میں سے ایک نالہ بھر گیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے پیچھے گیا، وہاں ایک شخص باغ میں کھڑا ہوا اپنے پھاڑے سے پانی کو

۴- بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْمَسَاكِينِ

۷۳۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فَلَانَ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَافْرَغَ مَاءَهُ

ادھر ادھر کر رہا تھا، اس شخص نے باغ والے سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے اپنا وہی نام بتایا جو اس نے بادل سے سنا تھا، اس شخص نے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تم نے میرا نام کیوں پوچھا تھا؟ اس نے کہا: جس بادل نے اس باغ میں پانی برسایا ہے میں نے اس بادل سے یہ آواز سنی تھی: فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، اس نے تمہارا نام لیا تھا، تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اب جب تم نے یہ بتایا ہے تو سنو! میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں، اس میں سے ایک تہائی کو میں صدقہ کرتا ہوں، ایک تہائی میں، اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور باقی ایک تہائی کو میں اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی، اس میں ہے: میں ایک تہائی مسکینوں، سائلوں اور مسافروں پر خرچ کر دیتا ہوں۔

ریا کاری کی حرمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں شریک سے بے نیاز ہوں، جس شخص نے کسی عمل میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کیا میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو لوگوں کو دکھانے کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب لوگوں کو دکھائے گا۔

حضرت جناب علقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے کام

فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرَجَهُ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاجِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءُ كُلَّهُ فَتَتَبَعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيثِهِ يَحُولُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فَلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاءُهُ يَقُولُ أَسْقِ حَدِيثَهُ فَلَانٌ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتُ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَارُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۱۳)

۷۳۹۹- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْتِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاجْعَلْ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۱۳)

۵- بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

۷۴۰۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشُرْكَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۰۱۳)

۷۴۰۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بِنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعَ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَأَى رَأَى اللَّهُ بِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۵۶۱۶)

۷۴۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَفِيَّ

کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب لوگوں کو سنائے گا اور جو لوگوں کو دکھانے کے لیے کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب لوگوں کو دکھائے گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے اس کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنا جو کہتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جیسا کہ ثوری کی حدیث میں ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

زبان کی حفاظت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بندہ کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں اتنی دور چلا جاتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ ایک ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی سبب اس کو پتا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دور جا گرتا ہے جتنا مشرق اور مغرب میں فاصلہ ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَسْمَعُ يَسْمَعِ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يَرَانِي يَرَانِي اللَّهُ بِهِ. البخاری (۶۴۹۹) ابن ماجہ (۴۲۰۷)

۷۴۰۳- وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمَلَانِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. سابقہ حوالہ (۷۴۰۲)

۷۴۰۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعِنِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ أَظْنَهُ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ. سابقہ حوالہ (۷۴۰۲)

۷۴۰۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۷۴۰۲)

۶- بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

۷۴۰۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ (يَعْنِي ابْنَ مَضَرَ) عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَوْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. البخاری (۶۴۷۷) الترمذی (۲۳۱۴)

۷۴۰۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْرِي بِهَا فِي النَّارِ أَوْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. سابقہ حوالہ (۷۴۰۶)

ف: بعض اوقات انسان سوچے سمجھے بغیر کوئی بات کہہ دیتا ہے مثلاً حاکموں کی خوشامد میں کوئی بات کہہ دی کسی کے متعلق کوئی تہمت لگا دی کوئی کلمہ کفریہ کہہ دیا اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: جو انسان اللہ پر اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ کلمہ خیر کہے یا خاموش رہے اور جب بھی انسان کوئی بات کہنا چاہے تو پہلے غور کرے پھر اگر اس بات کے کہنے میں کوئی مصلحت ہو تو وہ بات کہے ورنہ

خاموش رہے۔

دوسروں کو نصیحت کرنے اور خود عمل نہ کرنے کا عذاب

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ حضرت اسامہ نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے ان سے گفتگو نہیں کی، کیا میں تم کو نہ سناؤں کہ میں ان سے باتیں کر چکا ہوں، خدا کی قسم! میں نے اپنے اور ان کے متعلق جو باتیں کرنی تھیں وہ کر چکا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا میں ہی پہلا شخص ہوں، اور میں اپنے کسی حاکم کے متعلق یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں سے بہتر ہے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، اس کے پیٹ کی آنتیں نکل پڑیں گے، وہ ان آنتوں کے ساتھ اس طرح گردش کرے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، پھر دوزخی اس کے گرد جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے: اے فلاں شخص! کیا تم ہم کو نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے نہیں روکتے تھے؟ وہ شخص کہے گا: کیوں نہیں، میں نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود نہیں کرتا تھا اور میں برائی سے روکتا تھا اور خود برے کام کرتا تھا۔

ابو وائل کہتے ہیں کہ ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی نے کہا: آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے بات کیوں نہیں کرتے؟ اس کے بعد مثل سابق ہے۔

اپنے گناہوں کے اظہار

کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: علی الاعلان گناہ کرنے والوں کے سوا میری امت کا ہر فرد بخش دیا جائے گا

۷- بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ

۷۴۰۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ) قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ فَقَالَ أَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أَكَلِّمُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيَهُ وَانْتَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيَهُ.

البخاری (۷۰۹۸-۳۲۶۷)

۷۴۰۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۷۴۰۸)

۸- بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتِكِ

الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ

۷۴۱۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ

اور علی الاعلان گناہوں میں اس کا بھی شمار ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی گناہ کرے اور صبح اس حال میں کرے کہ اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہوا تھا اور وہ کسی سے یہ کہے: ”اے فلاں شخص! میں نے گزشتہ رات کو یہ یہ کام کیا ہے حالانکہ اس کے رب نے اس پر ستر کیا تھا اور اس نے صبح ہوتے ہی اللہ کے رکھے ہوئے پردہ کو چاک کر دیا، زہیر نے کہا: وان من الهجار۔

چھینک لینے والے کو جواب دینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، آپ نے ایک آدمی کی چھینک کا جواب دیا (یعنی یوحکم اللہ فرمایا) اور دوسرے آدمی کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ آپ نے جس کی چھینک کا جواب نہیں دیا تھا اس نے کہا: فلاں کو چھینک آئی تو آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے میری چھینک کا جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے الحمد للہ نہیں کہا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

حضرت ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ کے پاس گیا، وہ اس وقت حضرت فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر تھے، مجھے چھینک آئی تو انہوں نے جواب نہیں دیا اور جب حضرت فضل کی بیٹی کو چھینک آئی تو اس کو انہوں نے جواب دیا، حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا، جب حضرت ابو موسیٰ میری والدہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے کہا: میرے بیٹے کو تمہارے سامنے چھینک آئی تو تم نے اس کو جواب نہیں دیا اور حضرت فضل کی بیٹی کو چھینک آئی تو تم نے اس کو جواب دیا، حضرت ابو موسیٰ نے کہا: تمہارے بیٹے کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ نہیں

قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَ قَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبْيِثُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَ يُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْهِجَارِ. البخاری (۶۰۶۹)

۹- بَابُ تَشْمِيَتِ الْعَاطِسِ وَ

كَرَاهَةِ التَّثَاوُبِ

۷۴۱۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ (وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فَلَانٌ فَشَمَّتْهُ وَ عَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمْدَ اللَّهِ وَأَنْتَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ. البخاری (۶۲۲۱-۶۲۲۵) ابوداؤد (۵۰۳۹) الترمذی (۲۷۴۲) ابن ماجہ (۳۷۱۳)

۷۴۱۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ (بَعْنِي الْأَحْمَرِ) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۷۴۱۱)

۷۴۱۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَالْكَفْظُ لَزُهَيْرٍ) قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بَنَاتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَ عَطَسْتُ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَخَبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَ عَطَسْتُ فَشَمَّتَهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكَ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَ عَطَسْتُ فَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمَّتَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدِ اللَّهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ.

کہا تو میں نے اس کو جواب نہیں دیا اور حضرت فضل کی بیٹی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے اس کی چھینک کا جواب دیا، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دو اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب مت دو۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو انہوں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: یرحمک اللہ پھر جب دوسری بار اس کو چھینک آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو زکام ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمائی شیطان کی طرف سے ہے، تم میں سے جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اس کو جہاں تک روک سکے اس کو روکے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو روکے، کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ سے روکے، کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۱۰۵)

۷۴۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِبَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِبَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلُ مَرْكُومٌ. ابوداؤد (۵۰۳۷) الترمذی (۲۷۴۳) ابن ماجہ (۳۷۱۴)

۷۴۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَفَتِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ التَّشَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ. الترمذی (۳۷۰)

۷۴۱۶- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

ابوداؤد (۵۰۲۶-۵۰۲۷)

۷۴۱۷- حَدَّثَنَا فَتِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. سابقہ حوالہ (۷۴۱۶)

۷۴۱۸- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ حتی المقدور اس کو روکے کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. سابقہ حوالہ (۷۴۱۶)

حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد مثل سابق ہے۔

۷۴۱۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَشِيرٍ وَ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

سابقہ حوالہ (۷۴۱۶)

احادیث متفرقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے اور آدم کو اس سے پیدا کیا گیا ہے جس کا تم سے بیان کیا گیا ہے (یعنی مٹی سے)۔

۱۰- بَابُ فِي أَحَادِيثٍ مُتَفَرِّقَةٍ

۷۴۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَ خُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَرَجٍ مِنْ نَارٍ وَ خُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۶۶۵۵)

بنی اسرائیل کا ایک گروہ چوہے بنا دیا گیا تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ کہاں ہے اور میرا یہی گمان ہے کہ وہ (مسخ شدہ) چوہے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جائے تو وہ اس کو نہیں پیتے اور جب ان کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جائے تو وہ اس کو پی لیتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت کعب سے بیان کی، انہوں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! جب انہوں نے بار بار یہ سوال کیا تو میں نے کہا: کیا میں تو رات پڑھ رہا ہوں، اسحاق کی روایت میں ہے: ہم (از خود) نہیں جانتے وہ گروہ کہاں گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چوہا مسخ ہوا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے سامنے بکری کا

۱۱- بَابُ فِي الْفَارِ وَ أَنَّهُ مُسَخَّ

۷۴۲۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَازِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ (وَالْكَفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدْتُ أُمَّهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَذُرِي مَا فَعَلَتْ وَلَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَارَ لَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا الْبَانُ إِلَّا بِلَئْلٍ لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا الْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا قُلْتُ أَفَرَأَى التَّوْرَةَ قَالَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ لَا نَذِرِي مَا فَعَلْتُ. البخاری (۳۳۰۵)

۷۴۲۲- وَ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْفَارَةُ

دودھ رکھا جائے تو یہ پی لیتا ہے اور اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو یہ اس کو نہیں پیتا، کعب نے ان سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تھی؟ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: تو کیا مجھ پر تو رات نازل ہوئی تھی۔

مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

امام مسلم نے دوسندوں کے ساتھ بیان کیا کہ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

ہر حال میں مومن کی خیر کا بیان

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی شان پر خوشی کرنی چاہیے اس کے ہر حال میں خیر ہے اور یہ مقام اس کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں، اگر وہ نعمتوں کے ملنے پر شکر کرے تو اس کو اجر ملتا ہے اور اگر وہ مصیبت آنے پر صبر کرے تب بھی اس کو اجر ملتا ہے۔

کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنے کی ممانعت جس سے اس کے فتنہ میں پڑنے کا خدشہ ہو

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

مَسَّحُ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَ يُوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ فَقَالَ لَهُ كَعْبُكَ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَفَأَنْزِلْتَ عَلَيَّ التَّوْرَةَ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۵۶۳)

۱۲- بَابُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ

مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

۷۴۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

بخاری (۶۱۳۳) ابوداؤد (۴۸۶۲) ابن ماجہ (۳۹۸۲)

۷۴۲۴- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالََا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالََا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۲۵۰-۱۳۳۶۰)

۱۳- بَابُ الْمُؤْمِنِ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

۷۴۲۵- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ (وَالْفَلْظُ لِشَيْبَانَ) قَالََا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلُّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۴۹۷۰)

۱۴- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا

كَانَ فِيهِ أَفْرَاطٌ وَ خِيفَ مِنْهُ

فِتْنَةُ عَلَى الْمَمْدُوحِ

۷۴۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

کے سامنے ایک شخص نے کسی کی تعریف کی، آپ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے، تم نے تو اپنے صاحب کی گردن کاٹ دی، یہ جملہ آپ نے کئی بار فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص نے اپنے صاحب کی لامحالہ تعریف کرنی ہو تو یہ کہو کہ میرا فلاں کے متعلق یہ گمان ہے اور اس کو حقیقت میں اللہ ہی جاننے والا ہے اور میں کسی کو اللہ کے نزدیک سراہا ہوا نہیں کہتا، خواہ وہ اس کے متعلق اسی طرح جانتا ہو۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص فلاں فلاں چیز میں اس سے افضل نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے، تم نے تو اپنے صاحب کی گردن کاٹ دی، یہ جملہ آپ نے کئی بار فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص نے خواہ مخواہ اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو تو یہ کہے: میرا فلاں کے متعلق یہ گمان ہے، خواہ وہ اس کو اسی طرح سمجھتا ہو اور وہ یہ نہ کہے کہ وہ اللہ کے نزدیک ایسا ہی ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ اس شخص نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص اس سے افضل نہیں ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی کی بہت مبالغہ کے ساتھ تعریف کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: تم نے اس کو ہلاک کر دیا یا فرمایا: تم نے اس شخص کی پیٹھ کاٹ دی۔

حضرت ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہو کر امراء میں سے کسی امیر کی تعریف کر رہا تھا، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس پر مٹی ڈالنے لگے اور کہا: ہم کو رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مَرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا وَاللَّهِ حَسِيبَهُ وَلَا أَرْكَبُ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذًا وَكَذَا. البخاری (۲۶۶۲-۶۰۶۱)

۷۴۲۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذًا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مَرَارًا يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا إِنْ كَانَتْ يَرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أَرْكَبُ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا. سابقہ حوالہ (۷۴۲۶)

۷۴۲۸- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٍو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ. سابقہ حوالہ (۷۴۲۶)

۷۴۲۹- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَاءَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيه فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهَرَ الرَّجُلِ. البخاری (۲۶۶۳-۶۰۶۰)

۷۴۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

یہ حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ڈال دیں۔

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُشْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمَقْدَادُ يَحْنِي عَلَيْهِ التَّرَابَ وَقَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحْنِي فِي وَجْهِهِ الْمَدَاحِينَ التَّرَابَ.

الترمذی (۲۳۹۳) ابن ماجہ (۳۷۴۲)

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کر رہا تھا، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بھاری جسم کے تھے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے، حضرت عثمان نے فرمایا: تم کیا کر رہے ہو؟ حضرت مقداد نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

۷۴۳۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعِمِدَ الْمَقْدَادُ فَجَعَلَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْشُرُ فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْشُوا فِي وَجْهِهِمُ التَّرَابَ. ابوداؤد (۴۸۰۴)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

۷۴۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَشَجَعِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ عَنِ الْمَقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۷۴۳۱)

پہلے بڑوں کو دینے کا حکم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، مجھے دو آدمیوں نے کھینچا، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے چھوٹے شخص کو مسواک دی، مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو، پھر میں نے بڑے کو مسواک دے دی۔

۱۵- بَابُ مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ

۷۴۳۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ (يَعْنِي ابْنَ جَوَيْرِيَةَ) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَرَأَيْتُمْ فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكِ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْآصَغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَيْفَ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ. سابقہ حوالہ (۵۸۹۲)

حدیث کو محفوظ رکھنے اور علم کی باتوں کو لکھنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سن اے حجرے والی! سن اے حجرے والی! اس وقت

۱۶- بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ

وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

۷۴۳۴- حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَ

حضرت عائشہ نماز پڑھ رہی تھیں، جب وہ نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا: کیا تم نے ابھی ابو ہریرہ کا کلام سنا؟ جب نبی ﷺ حدیث بیان کرتے تھے تو اگر کوئی ان کو گنا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری حدیث نہ لکھو، جس نے قرآن مجید کے علاوہ میری کوئی حدیث لکھی وہ اس کو منادے میری حدیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں، جس نے مجھ پر عدا جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

اصحاب اخدود ساحر راہب اور لڑکے کا قصہ

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، آپ میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دیجئے، میں اس کو جادو کی تعلیم دے دوں، بادشاہ نے اس کے پاس جادو سیکھنے کے لیے ایک لڑکا بھیج دیا، جب وہ جاتا تو اس کے راستے میں ایک راہب پڑتا تھا، وہ اس کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سنتا تھا اور اسے اس کی باتیں اچھی لگتی تھیں اور جب وہ جادوگر کے پاس پہنچتا تو (تاخیر کے سبب) جادوگر اس کو مارتا، لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی، راہب نے اس سے کہا: جب تم کو ساحر سے خوف ہو تو کہہ دینا کہ گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو کہہ دینا ساحر نے مجھے روک لیا تھا، یہ سلسلہ یونہی تھا کہ اسی اثناء میں ایک بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا، لڑکے نے سوچا کہ آج میں آزماؤں گا کہ آیا ساحر افضل ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر تجھ کو راہب کے کام ساحر سے زیادہ پسند ہیں تو اس

بَقُولِ اسْمِعْنِي يَا رَبَّةَ الْحَجَرَةِ اسْمِعْنِي يَا رَبَّةَ الْحَجَرَةِ وَ عَائِشَةُ تَصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَوَتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ اَلَا تَسْمَعُ اِلَى هَذَا وَ مَقَالَتِهِ اِنْفَا اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَا حَصَاهُ. مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۹۳۴)

۷۴۳۵- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمُحْهُ وَ حَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. الترمذی (۲۶۶۵)

۱۷- بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأَخْدُودِ وَالسَّاحِرِ وَ الرَّاهِبِ وَ الْغُلَامِ

۷۴۳۶- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ كَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلِمَهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يَعْلِمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَ سَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرْبَهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرَ أَفْضَلَ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلَ فَآخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمُوتَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَفَقَّتْهَا وَ مَضَى النَّاسُ فَاتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتَبْتَلِي فَإِنْ ابْتَلَيْتَ فَلَا تَدُلُّ عَلَيَّ وَ كَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ وَ يَدَاوِي النَّاسَ

مِنْ سَائِرِ الْأَذْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسُ الْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ
فَاتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ
شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ
أَمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَاَمَنَّ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ
فَاتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ
الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ
رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبَّكَ اللَّهُ فَآخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ
حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغَلَامِ فَجِئَ بِالْغَلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيُّ
بُنْتَى قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئِي الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
وَتَفْعَلِ وَتَفْعَلِ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ
فَآخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِئَ
بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمُشَارِ
فَوَضَعَ الْمُشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ
جِئَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى
فَوَضَعَ الْمُشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ
ثُمَّ جِئَ بِالْغَلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى
نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا
فَاصْعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ
وَالَا فَاطْرَحُوهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ
اكْفِنِيهِمْ بِمِ شَيْءٍ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ
يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ
قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَذْهَبُوا
بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ
دِينِهِ وَالَا فَاذْفِقُوهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمِ
شَيْءٍ فَأَنْكَفَتَ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى
الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ
كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى
تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي
صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جَذْعٍ ثُمَّ خَذُ سَهْمًا مِنْ
كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللَّهِ

جانور کو قتل کر دے تاکہ لوگ گزرنے لگیں، اس نے پتھر مار کر
اس جانور کو قتل کر ڈالا اور لوگ گزرنے لگے پھر اس نے راہب
کے پاس جا کر اس کو خبر دی، راہب نے اس سے کہا: اے بیٹے!
آج تم مجھ سے افضل ہو گئے ہو تمہارا مرتبہ وہاں تک پہنچ گیا
جس کو میں دیکھ رہا ہوں، عنقریب تم مصیبت میں گرفتار ہو گئے
جب تم مصیبت میں گرفتار ہو تو کسی کو میرا پتہ نہ دینا، یہ لڑکا
مادر زاد اندھے اور برص والے کو ٹھیک کر دیتا تھا اور لوگوں کی
تمام بیماریوں کا علاج کرتا تھا، بادشاہ کا ایک مصاحب اندھا تھا،
اس نے یہ خبر سنی تو وہ اس کے پاس بہت سے ہدیے لے کر آیا
اور کہا: اگر تم نے مجھے شفاء دے دی تو میں یہ سب چیزیں تم کو
دے دوں گا، لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفاء نہیں دیتا، شفا تو اللہ
دیتا ہے، اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ سے دعا کروں گا،
اللہ تم کو شفاء دے دے گا، وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے
اس کو شفاء دے دی، وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح
اس کے پاس بیٹھا، بادشاہ نے اس سے پوچھا: تمہاری بینائی
کس نے لوٹائی، اس نے کہا: میرے رب نے، بادشاہ نے
کہا: کیا میرے علاوہ تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور
تمہارا رب اللہ ہے، بادشاہ نے اس کو گرفتار کر لیا اور اس وقت
تک اس کو اذیت دیتا رہا جب تک کہ اس نے اس لڑکے کا پتہ نہ
بتا دیا، پھر اس لڑکے کو لایا گیا، بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹے!
تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا کہ تم مادر زاد اندھوں کو ٹھیک
کرتے ہو، برص والوں کو تندرست کرتے ہو اور بہت کچھ کرتے
ہو، اس لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفاء نہیں دیتا، شفاء تو صرف
اللہ دیتا ہے، بادشاہ نے اس کو گرفتار کر لیا اور اس کو اس وقت تک
اذیت دیتا رہا جب تک کہ اس نے راہب کا پتہ نہ بتا دیا، پھر
راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ،
راہب نے انکار کیا اس نے آرا منگوایا اور اس کے سر کے
درمیان میں آرا رکھا اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے پھر اس
مصاحب کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ، اس
نے انکار کیا، اس نے اس کے سر پر بھی آرا رکھا اور چیر کر اس

رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ أَرْمَيْتُ فَيَاتَكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي
فَجَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جَذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ
سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ
بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ
فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ
النَّاسُ أَمَّا بَرَبِ الْغُلَامِ أَمَّا بَرَبِ الْغُلَامِ أَمَّا بَرَبِ الْغُلَامِ
فَأَتَى الْمَلِكُ فَيَقِيلُ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحَذِّرُ قَدْ وَاللَّهِ
نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ قَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَخْذِ فِي
أَفْوَاهِ السِّكِّ فَخُذَّتْ وَأَضْرَمَ النَّيْرَانِ وَقَالَ مَنْ لَمْ
يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ افْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى
جَاءَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيغَةٌ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا
فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهُ اضْبُرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ.

الترمذی (۳۳۴۰)

کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر اس لڑکے کو بلایا اور اس سے کہا: اپنے
دین سے پھر جاؤ اس لڑکے نے انکار کیا بادشاہ نے اس لڑکے
کو اپنے چند اصحاب کے حوالے کیا اور کہا: اس لڑکے کو فلاں
فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اس کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھو اگر یہ
اپنے دین سے پلٹ جائے تو فہما ورنہ اس کو اس چوٹی سے
پھینک دینا وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر گئے اور پہاڑ پر چڑھ
گئے اس لڑکے نے دعا کی: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے
ان سے بچالے اسی وقت ایک زلزلہ آیا اور وہ سب پہاڑ پر
سے گر گئے وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا گیا بادشاہ نے پوچھا: جو
تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ نے
مجھے ان سے بچالیا بادشاہ نے اس کو پھر اپنے چند اصحاب کے
حوالے کیا اور کہا: اس کو ایک کشتی میں سوار کرو جب کشتی سمندر
کے وسط میں پہنچ جائے تو اگر یہ اپنے دین سے لوٹ آئے تو
فہما ورنہ اس کو سمندر میں پھینک دینا وہ لوگ اس کو لے گئے
اس نے دعا کی: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا
لینا وہ کشتی فوراً الٹ گئی وہ سب غرق ہو گئے اور وہ لڑکا بادشاہ
کے پاس چلا گیا بادشاہ نے اس سے پوچھا: تمہارے ساتھ جو
گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے ان سے بچالیا
پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم اس وقت تک مجھے قتل نہیں کر سکو
گے جب تک کہ میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو بادشاہ نے
کہا: وہ کیا عمل ہے؟ لڑکے نے کہا: تمام لوگوں کو ایک میدان
میں جمع کرو اور مجھے ایک درخت پر سولی کے لیے لٹکاؤ پھر
میرے ترکش سے ایک تیر نکالو ایک تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ
کر کہو: اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر
مارو جب تم نے ایسا کر لیا تو وہ تیر مجھے ہلاک کر دے گا سو
بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس کو ایک
درخت کے تنے پر لٹکایا پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا پھر
اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھا پھر کہا: اللہ کے نام سے جو اس
لڑکے کا رب ہے تب وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں پیوست ہو
گیا اس لڑکے نے تیر کی جگہ کنپٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور مر گیا تمام

لوگوں نے کہا: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، یہ خبر بادشاہ کو پہنچی اور اس سے کہا گیا: کیا تم نے دیکھا جس بات سے تم ڈرتے تھے اللہ نے وہی تمہارے ساتھ کر دیا، تمام لوگ ایمان لے آئے، بادشاہ نے گلیوں کے دہانوں پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا سو وہ خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ لگائی گئی اور کہا: جو اپنے دین سے نہ پھرے اس کو اس خندے میں ڈال دو یا اس سے کہا گیا کہ آگ میں داخل ہو جا، سو لوگ آگ کی خندقوں میں داخل ہو گئے، اخیر میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ ایک بچہ تھا، وہ اس میں گرنے سے جھجکی اس کے بچہ نے کہا: اے ماں! ثابت قدم رہو تم حق پر ہو۔

حضرت ابو الیسر اور حضرت جابر

کی طویل حدیث

۱۸- بَابُ حَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ وَ قِصَّةِ

أَبِي الْيَسْرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد علم کی طلب میں انصار کے اس قبیلہ میں گئے، یہ اس قبیلہ کی ہلاکت سے پہلے کا واقعہ ہے، سب سے پہلے ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جس کے پاس صحائف کا ایک گٹھا تھا، حضرت ابو الیسر اور ان کے غلام دونوں نے ایک طرح کی دھاری دار چادر اور معافری کپڑا (معافری ایک جگہ کا نام ہے، یہ چادر وہاں کی بنی ہوئی تھی) پہنا ہوا تھا، میں نے ان سے کہا: اے چچا! میں آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھ رہا ہوں، انہوں نے کہا: فلاں بن فلاں حرامی (یہ بنو حرام کی طرف نسبت ہے) کے ذمہ میرا مال تھا، میں اس کے گھر گیا، سلام کیا اور میں نے پوچھا: کیا وہ ہے؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہے، پھر اچانک اس کا نوجوان بیٹا گھر سے نکلا، میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا: اس نے آپ کی آواز سنی تو وہ میری ماں کے چھپرکٹ میں گھس گیا، میں نے کہا: اب نکل آؤ مجھے پتا چل گیا

۷۴۳۷- حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ تَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ) وَ لَيْسَ يَقُودُ لَهُرُونَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَ ابْنِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَ عَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَ مَعَا فِرْيٌ وَ عَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَ مَعَا فِرْيٌ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عِمَّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلُ كَانَ لِي عَلَى فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ الْحَرَامِي قَالَ فَاتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثُمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنُ لَهُ جَفَرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَهَ أُمِّي فَقُلْتُ أَخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى إِنْ اخْتَبَأَتْ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللَّهِ أَحَدِيكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللَّهِ أَنْ أَحَدِيكَ فَأَكْذِبُكَ وَأَنْ أَعِدَّكَ فَأُخْلِفَكَ وَ كُنْتُ

صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ كُنْتُ وَاللَّهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ
 اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ
 فَاتَنِي بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ وَجَدْتَ قَضَاءً
 فَأَقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدْ بِصَرَعَيْنِي هَاتَيْنِ وَ
 وَضَعَ اصْبَعِيهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَ سَمِعَ أَذْنَيَّ هَاتَيْنِ وَ وَعَاةَ قَلْبِي
 هَذَا وَ أَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُولُ مَنْ
 أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ
 أَنَا يَا عَمِّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غَدَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ
 مَعَاْفِرَتِكَ وَأَخَذْتَ مَعَاْفِرَتِي وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ
 عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اللَّهُمَّ
 بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَخِي بِصَرَعَيْنِي هَاتَيْنِ وَ سَمِعَ أَذْنَيَّ
 هَاتَيْنِ وَ وَعَاةَ قَلْبِي هَذَا وَ أَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ وَ هُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَ أَلْبَسُوهُمْ مِمَّا
 تَلْبَسُونَ وَ كَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ
 أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا
 جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ وَ هُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
 مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ
 الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ أَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
 وَرَدَّ أَوْكَ إِلَى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هَكَذَا
 وَ فَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَ قَرَسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ
 الْأَحْمَقُ مِثْلَكَ فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ أَنَا
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَ فِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ
 طَابٍ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ
 ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا أَبْنَا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ
 تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ
 يَمِينِهِ وَ لَيْسَ صَقٌّ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ
 عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هَكَذَا ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضُهُ

ہے تم کہاں ہو وہ باہر نکل آیا میں نے پوچھا مجھ سے چھپنے پر تم
 کو کس چیز نے برا بھلا کیا تھا اس نے کہا: بہ خدا! میں آپ
 سے بیان کرتا ہوں اور میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا، بہ
 خدا میں اس بات سے ڈرتا تھا کہ میں آپ سے بات کروں اور
 جھوٹ بولوں اور میں آپ سے وعدہ کروں اور اس کے خلاف
 کروں، حالانکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور بہ خدا!
 میں ایک غریب آدمی ہوں میں نے کہا: خدا کی قسم! اس نے
 کہا: خدا کی قسم! میں نے کہا: خدا کی قسم! اس نے کہا: خدا کی
 قسم! میں نے کہا: خدا کی قسم! اس نے کہا: خدا کی قسم! پھر میں
 نے قرض کی دستاویز منگا کر اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور
 کہا: اگر تم ادا کر سکو تو ادا کر دینا ورنہ تم بری الذمہ ہو حضرت ابو
 الیسر نے اپنی دو آنکھوں پر انگلیاں رکھ کر کہا: میں گواہی دیتا
 ہوں کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں
 نے سنا اور دل کی جگہ ہاتھ رکھ کر کہا: میرے اس دل نے یاد
 رکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مقروض کو مہلت
 دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں
 رکھے گا، میں نے حضرت ابو الیسر سے کہا: اے چچا! اگر آپ
 اپنے غلام سے دھاری دار چادر لے لیتے اور اس کو معافری
 کپڑا دے دیتے یا اس سے معافری لے لیتے اور اس کو دھاری
 دار کپڑا دے دیتے تو آپ دونوں کے پاس حلہ ہو جاتے
 (اوپر اور نیچے کی ایک طرح کی دو چادروں کو حلہ کہتے
 ہیں) انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا: اے اللہ! اس
 میں برکت دے اے بھتیجے! میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور
 میرے ان دو کانوں نے سنا اور دل کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر
 کہا: میرے اس دل نے یاد رکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 اپنے غلاموں کو وہ چیز کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور ان کو وہ کپڑا
 پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور میں اس کو دنیا کا سامان دے دوں یہ
 میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ یہ قیامت کے دن
 میری نیکیاں لے لے، پھر ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم حضرت
 جابر رضی اللہ عنہ کی مسجد میں پہنچے وہ اس وقت ایک چادر پہنے

عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَرُونِي عَيْبًا فَقَالَ فَتَى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ
إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخُلُقٍ فِي رَاحَتِهِ فَآخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى آثَرِ الثَّخَامَةِ
فَقَالَ جَابِرُ فَمَنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخُلُقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ
سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بَوَاطٍ وَهُوَ
يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرِو الْجَهَنِّيَّ وَكَانَ النَّاصِحُ يَعْتَقِبُهُ
مِنَا الْخُمْسَةِ وَالسِّتَةِ وَالسَّبْعَةِ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ
الْأَنْصَارِ عَلَى نَاصِحٍ لَهُ فَأَنَاحَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَنَلَدَنَ عَلَيْهِ
بَعْضَ التَّلَدِنِ فَقَالَ لَهُ شَأْلُكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرُهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَنْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا
تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا
مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عِطَاءٌ فَلَيْسَتْ جِبُّ لَكُمْ سِرْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَتْ عَشِيَشَتُهُ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ
مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ
الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَ جَابِرُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هَذَا
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ
جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَزَعْنَا فِي
الْحَوْضِ سَجَلًا أَوْ سَجَلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى
أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
أَتَاذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاشْرَعَ نَافَتَهُ فَشَرِبَتْ شَنَقُ
لَهَا فَشَجَتْ فَبَاكَتْ ثُمَّ عَدَلُ بِهَا فَأَنَاحَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ
مَتَوَضَّأِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ بِقَضِي
حَاجَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَى بُرْدَةٍ
ذَهَبَتْ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا
ذَبَابٌ فَكَسَتْهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ
عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَآخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ
بُنْ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں لوگوں کو پھلانگ کر ان کے اور
قبلہ کے درمیان بیٹھ گیا، میں نے ان سے کہا: اللہ آپ پر رحم
فرمائے! آپ ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے
پہلو میں دوسری چادر رکھی ہے، حضرت جابر نے اپنے ہاتھوں کی
انگلیوں کو کھولا اور کمان کی شکل بنا کر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور
فرمایا: میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تم جیسا حق آدمی میرے
پاس آئے گا اور مجھ کو ایک چادر پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھے گا
تو وہ بھی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکے گا، رسول اللہ ﷺ
ہماری اس مسجد میں تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں
ابن طاب (کھجور کی ایک قسم) کی ایک شاخ تھی آپ نے
مسجد کے قبلہ میں ریٹ (ناک کی جمی ہوئی ریش) لگی دیکھی،
آپ نے اس شاخ سے اس ریٹ کو کھرچ کر صاف کیا، پھر
فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے
اعراض کرے، حضرت جابر نے کہا: ہم سہم گئے، آپ نے پھر
فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے
اعراض کرے، حضرت جابر نے کہا: ہم ڈر گئے، آپ نے پھر
فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے
اعراض کرے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کو یہ
پسند نہیں ہے، آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو
کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے چہرے کے
سامنے ہوتا ہے، تو کوئی شخص چہرے کے سامنے تھوکے نہ دائیں
جانب تھوکے، وہ بائیں جانب، بائیں پیر کے نیچے تھوکے، (یہ حکم
اس وقت کا ہے جب مٹی کا فرش ہوتا تھا اور تھوک کو مٹی کے نیچے
دفن کیا جاسکتا تھا، اب جبکہ موزائیک کے فرش ہوتے ہیں اور
ان پر قالین اور دریاں ہوتی ہیں، ان پر تھوک کر بیماری اور گندگی
پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔) اور اگر تھوک نہ رکے تو
کپڑے میں لے کر اس طرح کر لے، آپ نے کپڑے کو
لیٹ کر اور مسل کر دکھایا، پھر فرمایا: مجھے خوشبو دکھاؤ، قبیلہ کا ایک
نوجوان دوڑتا ہوا گھر گیا اور اپنی ہتھیلی پر کچھ خوشبو لگا کر لایا،
رسول اللہ ﷺ نے اس خوشبو کو لے کر اس شاخ پر لگایا، پھر اسی

فَاخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُهُمْ فَطَنْتُ بِهِ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصْرُهَا فِي ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَحْتَطُّ بِقِسِيْنَا وَنَاكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَاقْسِمُ أَخْطِئُهَا رَجُلٌ مِّنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَعْعُشُهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأَعْطِيَهَا فَقَامَ فَآخَذَهَا سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَزَلْنَا وَإِدْيَا أَفِيحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِأَدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَظَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرْ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِي الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أَحَدَهُمَا فَآخَذَ بَعْضَ مِزْ أَعْصَانِهَا فَقَالَ أَنْقَادِي عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ فَإِنْدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْآخَرَى فَآخَذَ بَعْضَ مِزْ أَعْصَانِهَا فَقَالَ أَنْقَادِي عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ وَمَا بَيْنَهُمَا لَمْ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ التَّسِيمَا عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ فَالْتَامَتَا قَالَ جَابِرُ فَخَرَجْتُ أَحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يَحْسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَتَعَدَّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَعَدَّ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِثْنِي لَفْتَةً فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ وَقَفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ عُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَعُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ

خوشبو کو اس ریٹ کے نشان پر لگایا، حضرت جابر نے کہا: اسی وجہ سے تم لوگ اپنی مسجدوں میں خوشبوؤں کو لگاتے ہو، (حضرت جابر نے کہا:) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بواط کی جنگ میں گئے، آپ مجدی بن عمرو جہنی کو ڈھونڈ رہے تھے ایک اونٹ پر ہم پانچ، چھ اور سات آدمی باری باری بیٹھتے تھے ایک انصاری اونٹ پر بیٹھنے لگا، اس نے اونٹ کو بٹھایا، پھر اس پر سوار ہوا، پھر اس کو چلانے لگا، اونٹ نے اس کے ساتھ کچھ شوخی کی، اس نے اونٹ کو کہا: ”شأ“ اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اپنے اونٹ کو لعنت کرنے والا کون شخص ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میں ہوں، آپ نے فرمایا: اس اونٹ سے اتر جاؤ، ہمارے ساتھ کسی ملعون جانور کو نہ رکھو، اپنے آپ کو بددعا دؤ، نہ اپنی اولاد کو بددعا دؤ اور نہ اپنے اموال کو بددعا دؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہ ساعت ہو جس میں اللہ تعالیٰ سے کسی عطا کا سوال کیا جائے وہ دعا مستجاب ہوتی ہو، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب شام ہو گئی اور ہم عرب کے پانیوں میں سے کسی پانی کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون شخص ہے جو ہم سے پہلے جا کر حوض کو درست کرے گا، وہ خود بھی پانی پیئے گا اور ہمیں بھی پلائے گا، حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ شخص حاضر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جابر کے ساتھ اور کون شخص جائے گا، تو حضرت جابر بن صحر کھڑے ہوئے، ہم لوگ کنویں کے پاس پہنچے اور ہم نے حوض میں ایک یا دو ڈول پانی ڈالا، پھر اس کو مٹی سے لپیا، پھر ہم نے حوض میں پانی ڈالا حتیٰ کہ اس کو بھر دیا، پھر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: کیا تم دونوں (مجھے پانی کی) اجازت دیتے ہو؟ ہم نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اور اس نے پانی پی لیا، پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی اور اس نے پانی پینا بند کیا، اس نے پیشاب کیا اور آپ نے اس کو الگ لے جا کر بٹھا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ حوض پر تشریف لائے اور آپ نے حوض سے وضو کیا، پھر میں

جَابِرٌ فَقَمْتُ فَأَخَذْتُ حَجْرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَأَنْذَلْتُ لِي فَاتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرَهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرَسَلْتُ عُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَعُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذِّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرْفَهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ قَالَ فَاتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا جَابِرُ نَادِ بِوُضُوءٍ فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُبْرِدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي أَنْطَلِقْ إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ الْيَوْمَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءٍ شَجَبَ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءٍ شَجَبَ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ أَذْهَبُ فَاتِنِّي بِهِ فَاتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ اعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةُ الرَّكْبِ فَاتَيْتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصَبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَاتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُّوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلَأَى وَشَكَى النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَاتَيْنَا سَيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَالْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقْهَا النَّارَ فَاطْبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَآكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا قَالَ جَابِرُ

کھڑا ہوا اور جس جگہ سے آپ نے وضو کیا تھا اسی جگہ سے میں نے وضو کیا، پھر حضرت جبار بن صخر قضاء حاجت کے لیے چلے گئے، رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، میرے جسم پر ایک چادر تھی، میں اس کے دونوں کناروں کو پلٹنے لگا، وہ میرے کندھوں تک نہیں پہنچی، اس چادر کے پلو تھے، میں نے اس کو اوندھا کر کے اس کے دونوں کناروں کو پلٹا اور اس کو اپنی گردن پر باندھا (یہ اس حدیث کو بیان کرنے کی وجہ ہے۔) پھر میں آ کر رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھمایا حتیٰ کہ مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا، پھر حضرت جبار بن صخر آئے، انہوں نے وضو کیا، پھر وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہم کو اپنے پیچھے کھڑا کیا، پھر رسول اللہ ﷺ مجھے گھورنے لگے جس کو میں نہیں سمجھ سکا، پھر میں سمجھ گیا، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، یعنی اپنی کمر کس کر باندھ لو تا کہ تمہارا ستر نہ کھلے، جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: لے لے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جب کپڑا بڑا ہو تو اس کے دونوں کنارے پلٹ لو اور جب کپڑا تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لو، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے، ان دنوں ہم میں سے ہر شخص کی خوراک ایک کھجور تھی، وہ اس کھجور کو چوستا اور پھر اس کو اپنے کپڑے میں رکھ لیتا، ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے تھے اور کھاتے تھے، حتیٰ کہ ہماری باجھوں میں چھالے پڑ گئے، ایک آدمی کھجوریں تقسیم کرتا تھا، ایک دن اس نے بھولے سے ایک شخص کو کھجور نہیں دی، اس کا یہ گمان تھا کہ وہ کھجور دے چکا ہے، اس میں تنازع ہوا، ہم نے شہادت دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی، ہم ضعف کی وجہ سے اس کو اٹھا کر لائے تھے، اس کو کھجور دی گئی، اس نے کھڑے ہو کر کھجور لی، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے، رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے گئے، میں چڑے کے ایک تھیلے میں پانی

فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خُمْسَهُ فِي حِجَابٍ
عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلْعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ
فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرِّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ
فِي الرِّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرِّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا
يُطَاطَى رَأْسُهُ. ابن ماجہ (۲۴۱۹)

لے کر آپ کے پیچھے گیا، رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ کو
آڑ کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت
تھے رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے،
آپ نے ان کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی، آپ نے
فرمایا: اللہ کے حکم سے میری اطاعت کرو وہ درخت اس اونٹ کی
طرح آپ کا فرماں بردار ہو گیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ
اپنے ہانکنے والے کے تابع ہوتا ہے، پھر آپ دوسرے درخت
کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر
فرمایا: اللہ کے اذن سے میری اطاعت کرو وہ اسی درخت کی
طرح آپ کے تابع ہو گیا، حتیٰ کہ جب آپ دونوں درختوں
کے درمیان پہنچے تو آپ نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور
فرمایا: اللہ کے اذن سے تم دونوں جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت
جڑ گئے، حضرت جابر نے کہا: میں اس خیال سے نکلا کہ کہیں
رسول اللہ ﷺ مجھے قریب دیکھ کر کہیں دور چلے جائیں، (محمد
بن عباد نے ”فتبعہ“ کا لفظ کہا) میں بیٹھا ہوا اپنے آپ سے
باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ
تشریف لا رہے ہیں اور ان درختوں میں سے ہر ایک درخت
اپنے اپنے تنے پر کھڑا ہوا الگ ہو رہا ہے، میں نے دیکھا ایک
لحظہ رسول اللہ ﷺ کھڑے رہے، پھر آپ نے اپنے سر سے اس
طرح اشارہ کیا، ابو اسماعیل نے اپنے سر سے دائیں بائیں
اشارہ کر کے دیکھا، پھر آپ میری طرف آنے لگے، جب آپ
میرے پاس پہنچے تو فرمایا: اے جابر! تم نے دیکھا تھا جہاں میں
کھڑا تھا، میں نے کہا: جی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ان دو
درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک
شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو
ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب
ڈال دینا، حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر ایک
پتھر کو تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے
ایک شاخ توڑ لی، پھر میں ان کو گھسیٹتا ہوا اس جگہ لے آیا جہاں
رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے، میں نے ایک شاخ اپنے

دائیں جانب اور دوسری بائیں جانب ڈال دی، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق کر دیا، مگر اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اس جگہ دو قبروں کے پاس سے گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا، میں نے ان میں تخفیف عذاب کے لیے اپنی شفاعت کو پسند کیا، جب تک وہ شاخیں تر رہیں گے ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی، حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم پھر لشکر میں آئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! پانی کا اعلان کرو، میں نے کہا: سنو! پانی لاؤ، سنو! پانی لاؤ، سنو! پانی لاؤ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قافلہ میں تو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے، ایک انصاری رسول اللہ ﷺ کے لیے پرانی مشک میں جو درخت کی ٹہنیوں پر لٹکی رہتی تھی، پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا، آپ نے فرمایا: تم فلاں ابن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کی مشک میں پانی ہے یا نہیں؟ میں اس کے پاس گیا تو دیکھا تو اس مشک میں پانی کا صرف ایک قطرہ تھا، اگر میں اس مشک کو اوندھا کرتا تو سوکھی مشک اس پانی کو پی جاتی، سو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس مشک میں پانی کا صرف ایک قطرہ ہے، اگر میں نے اس کو الٹا کیا تو وہ قطرہ اس سوکھی ہوئی مشک میں جذب ہو جائے گا، آپ نے فرمایا: جاؤ اس مشک کو میرے پاس لے کر آؤ، میں اس مشک کو لے کر آیا، میں نے اس کو ہاتھ سے پکڑا، مجھے پتا نہیں آپ نے اس مشک سے کیا کلام فرمایا، آپ اپنے دست مبارک سے اس مشک کو دباتے جاتے تھے، آپ نے وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا: جاؤ، قافلہ میں اعلان کرو کہ پانی کا کوئی بڑا ٹب لے آئیں، میں نے اعلان کیا: اے قافلے والو! ٹب لے آؤ، پھر وہ ٹب اٹھا کر لایا گیا، میں نے اس کو لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا، رسول اللہ ﷺ نے اس طرح اس میں اپنا ہاتھ ڈالا، آپ نے اپنی انگلیاں متفرق کر کے ہاتھ پھیلا دیا، پھر ہاتھ ٹب کی گہرائی میں رکھا، پھر فرمایا: لو اے جابر! بسم اللہ پڑھ کر میرے ہاتھ پر مشک انڈیلو،

میں نے بسم اللہ پڑھ کر مشک انڈلی میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی ابل رہا تھا، حتیٰ کہ اس ٹب میں پانی جوش سے ابلنے لگا اور وہ ٹب بھر گیا، آپ نے فرمایا: اے جابر! اعلان کرو جس کو پانی کی ضرورت ہو وہ آ جائے، پھر لوگ آئے، انہوں نے پانی پیا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے، میں نے کہا: کیا کوئی بچا ہے جس کو پانی کی ضرورت ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ٹب سے ہاتھ اٹھا لیا در آں حالیکہ وہ ٹب بھرا ہوا تھا، اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو کھلائے گا، پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچے، سمندر سے ایک موج آئی اور اس نے ایک سمندری جانور لا کر پھینک دیا، ہم نے سمندر کے کنارے آگ جلائی اور جانور کو بھون کر پکایا اور اس کو کھایا حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے، حضرت جابر نے کہا: میں اور فلاں اور فلاں انہوں نے پانچ آدمی گئے، ہم اس کی آنکھ کے گوشے میں گھس جاتے تھے اور ہم کو کوئی نہیں دیکھتا تھا، حتیٰ کہ ہم باہر نکل آتے، ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر اس کو کمان کی ہیئت میں کھڑا کر دیا، پھر ہم نے قافلہ میں سے سب سے بڑے آدمی کو بلایا اور قافلہ میں سے سب سے بڑے اونٹ کو بلایا، وہ قافلہ کے سب سے بڑے پالان کو اس اونٹ پر رکھ کر اس اونٹ پر بیٹھا اور سر جھکائے بغیر اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا بیان

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر گئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور کہا: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیج دو، وہ اس کجاوہ کو اٹھا کر میرے گھر پہنچا دیں، میرے والد نے مجھ سے کہا: اس کو اٹھاؤ، میں نے اس کو اٹھا لیا، اور میرے والد حضرت ابو بکر کے ساتھ نکلے اور قیمت پر کھنے لگے، میرے والد نے ان سے کہا: اے ابو بکر! جس رات آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ سے مدینہ) گئے تھے اس کے

۱۹- بَابُ فِي حَدِيثِ الْهَجْرَةِ وَيُقَالُ لَهُ حَدِيثُ الرَّحْلِ بِالْحَاءِ

۷۴۳۸- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَجُلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي أَحْمِلُهُ فَحَمَلْتُهُ فَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُهُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقَ فَلَا يَمُرُّ

فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَتَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ قَرُوءَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ أَنْفُضِ الصَّرْعَ مِنَ الشَّعِيرِ وَالتَّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُثْبَةٌ مِّنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأَ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّجُلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سَرَاقَةً بَنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلْدٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أَرَى فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمَا عَلِيَّ فَادْعُوا إِلَيَّ فَاللَّهِ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللَّهَ فَنَجَى فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هَهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَفِي لَنَا.

متعلق مجھے بتائیں کہ آپ دونوں نے کیا کیا تھا، حضرت ابو بکر نے کہا: ہاں! ہم دونوں اس پوری رات چلتے رہے، حتیٰ کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت آ گیا اور راستہ چلنے والوں سے خالی تھا حتیٰ کہ ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا جس کا سایہ پڑ رہا تھا، ابھی تک دھوپ نہیں آئی تھی، میں اس پتھر کے پاس گیا اور اس جگہ کو اپنے ہاتھ سے ہموار کیا، تاکہ اس کے سائے میں نبی ﷺ آرام کر سکیں، پھر اس پر پوستین بچھائی، پھر میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ اس پر آرام فرمائیں اور میں آپ کے ارد گرد دیکھ بھال کرتا ہوں، نبی ﷺ سو گئے اور میں آپ کے ارد گرد دیکھ بھال کرتا رہا، میں نے ایک بکریوں کا چرواہا دیکھا جو اپنی بکریاں چراتا ہوا اس پتھر کی طرف آ رہا تھا، وہ بھی اس پتھر سے وہی چاہتا تھا جس کا ہم نے ارادہ کیا تھا، میں نے اس سے پوچھا: تم کس کے غلام ہو؟ اس نے مدینہ کے ایک شخص کا نام لیا، میں نے پوچھا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میں نے کہا: کیا تم میرے لیے دودھ دوہو گے؟ اس نے کہا: ہاں! اس نے ایک بکری پکڑی، میں نے اس سے کہا: تھن کو بال مٹی اور تنکوں سے صاف کر لو، راوی کہتا ہے: میں نے حضرت براء کو دیکھا وہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے مار کر دکھا رہے تھے، اس غلام نے اپنے ایک لکڑی کے پیالہ میں میرے لیے دودھ دوہا، حضرت ابو بکر نے کہا: میرے پاس ایک جھوٹا سا مشکیزہ تھا جس میں، میں نے نبی ﷺ کے پینے اور وضو کے لیے پانی رکھا تھا، پھر میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور میں نے نبی ﷺ کو نیند سے بیدار کرنا پسند نہیں کیا، اتفاق سے آپ خود بیدار ہو گئے، پھر میں نے دودھ پر پانی ڈالا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ دودھ پی لیجئے، آپ نے اتنا دودھ پیا حتیٰ کہ میں راضی ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: کیا ابھی روانگی کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، پھر زوال آفتاب کے بعد ہم روانہ ہو گئے، سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا، ہم سخت زمین پر تھے میں نے کہا: کافر ہم تک پہنچ گئے، آپ نے فرمایا: غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر آپ

نے سراقہ بن مالک کے لیے دعائے ضرر کی، میں دیکھ رہا تھا کہ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا، اس نے کہا: مجھے یقین ہے تم دونوں نے میرے خلاف دعائے ضرر کی ہے، اب تم میرے حق میں دعائے خیر کرو، میں قسم کھاتا ہوں کہ جو بھی تم کو ڈھونڈنے آئے گا میں اس کو واپس کر دوں گا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور وہ نجات پا کر لوٹ گیا، پھر اس کو جو کافر بھی ملتا وہ اس سے کہتا: میں تمہارا کام کر چکا ہوں، وہ یہاں نہیں ہیں اور جو شخص بھی اس سے ملتا وہ اس کو واپس کر دیتا اور اس نے ہم سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے میرے والد سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خریدا، عثمان بن عمر کی روایت میں ہے کہ جب سراقہ قریب ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعائے ضرر کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا، وہ گھوڑے سے کودا اور اس نے کہا: اے محمد! مجھے یقین ہے کہ یہ تمہارا کام ہے، اب اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے اس سے نجات دے دے اور میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ جو بھی میرے بعد آپ کی تلاش میں آئے گا میں آپ کو اس سے مخفی رکھوں گا، یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے آپ ایک تیر لے لیں، کیونکہ عنقریب فلاں فلاں مقام پر آپ کا میرے اونٹوں اور غلاموں سے گزر ہوگا، آپ ان میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لیں، آپ نے فرمایا: مجھے تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں ہے، پھر ہم رات کے وقت مدینہ پہنچے، لوگ اس پر آپس میں جھگڑنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کس کے پاس ٹھہریں گے، آپ نے فرمایا: میں بنو نجار کے پاس ٹھہروں گا جو عبدالمطلب کے ماموں ہیں، میں اپنے قیام سے ان کی عزت افزائی کروں گے، پھر تمام مرد اور عورتیں اپنے اپنے مکانوں پر چڑھ گئے اور لڑکے اور غلام راستوں میں نعرے لگا رہے تھے: یا محمد یا رسول اللہ! یا محمد یا رسول اللہ!۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

تفسیر کا بیان

وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا التَّضَرُّ بْنُ سُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَاحَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا وَلَكَ عَلَيَّ لَا عَمِيَّةَ عَلَيَّ مَنْ وَرَأَيْتِي وَهَذَا كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَنْزِلْ عَلَيَّ بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَكْرَمُهُمْ بِذَلِكَ فَصَعِدَ الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يَنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اللہ۔ سابقہ حوالہ (۵۲۰۶-۵۲۰۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۵۴- کتاب التفسیر

متفرق آیات کی تفسیر کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسرائیل سے کہا گیا: تم (بیت المقدس کے دروازے میں) رکوع کرتے ہوئے جاؤ، ہم تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دیں گے، بنو اسرائیل نے اس حکم کے خلاف کیا اور سرین کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے ”حبة فی شعرة“ دانہ بالی میں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ پر لگاتار وحی نازل کی، حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا اور جس دن آپ کا وصال ہوا تھا اس دن بہت مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی۔

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ایک ایسی آیت پڑھتے ہو کہ اگر ہمارے ہاں وہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے، حضرت عمر نے کہا: میں جانتا ہوں وہ آیت کس جگہ اور کس دن نازل ہوئی تھی اور جس وقت وہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کہاں تھے یہ آیت یوم عرفہ کو نازل ہوئی تھی اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں تھے سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ اس دن جمعہ تھا یا نہیں؟ وہ آیت یہ ہے: (ترجمہ:) ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی۔“

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ یہود نے حضرت عمر سے کہا: اگر ہم یہودیوں کی جماعت پر یہ آیت نازل ہوتی (ترجمہ:) ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی

۰۰۰- بَابُ فِي تَفْسِيرِ آيَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ

۷۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيلَ لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَلُوا فَادْخُلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

البخاری (۴۶۴۱-۳۴۰۳)

۷۴۴۰- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ (وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ) عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّى وَكَثُرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

البخاری (۴۹۸۲)

۷۴۴۱- حَدَّثَنِي أَبُو حَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ أَنْكُمْ تَقْرَوْنَ آيَةَ لَوْ أَنْزَلْتُ فِيْنَا لَا تَخَذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ حَيْثُ أَنْزَلْتُ وَآتَى يَوْمَ أَنْزَلْتُ وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَنْزَلْتُ أَنْزَلْتُ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ أَشَكُّ كُنَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي.

البخاری (۷۲۶۸-۴۶۰۶-۴۴۰۷-۴۵) الترمذی (۳۰۴۳)

التسائی (۵۰۲۷-۳۰۰۲)

۷۴۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ بَكْرِ) قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ

نعمت تمام کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بہ طور دین پسند کر لیا“ تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے، حضرت عمرؓ نے کہا: مجھے علم ہے کہ یہ آیت کس جگہ اور کس دن نازل ہوئی اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تھی، یہ آیت مزدلفہ کی رات نازل ہوئی تھی اور ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے۔

لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنزِلَتْ فِيهِ لَا تَخَذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَآيَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةً جَمَعَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ.

سابقہ حوالہ (۷۴۴۱)

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ یہودیوں میں سے ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت کو پڑھتے ہیں کہ اگر ہم یہودیوں پر وہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے، حضرت عمرؓ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: (ترجمہ:) ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دن مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا“ حضرت عمرؓ نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی اور کس جگہ نازل ہوئی تھی، یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی تھی۔

۷۴۴۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ جَارُ جُلٍّ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرُؤْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَا تَخَذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ. سابقہ حوالہ (۷۴۴۱)

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: (ترجمہ:) ”اگر تم کو یہ خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کر لو جو تم کو پسند ہیں، دودو سے، تین تین سے چار چار سے“ حضرت عائشہ نے فرمایا: اے بھانجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کے زیر پرورش اور زیر سرپرستی ہو اور اس کے مال میں شریک ہو، اس ولی کو لڑکی کا مال اور جمال پسند آئے، اس کا ولی اس سے نکاح کرنا پسند کرے بغیر اس کے کہ اس کو اتنا مہر دے جتنا اس جیسی اور عورتوں کو دیا جاتا ہے، تو ان کو اس بات سے منع کیا گیا کہ وہ مہر میں انصاف کیے بغیر ان سے نکاح نہ کریں اور ان کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کے علاوہ اور عورتیں جو ان کو پسند آئیں، ان سے نکاح کر لیں، عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ نے فرمایا: اس آیت کے نازل ہونے کے

۷۴۴۴- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَحٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مِثْلِي وَلَوْلَا وَرُبِعَ قَالَتْ يَا ابْنُ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْتَهَا تَشَارَكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالَهَا فَيُرِيدُ وَلَيْتَهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بَغِيرٍ أَنْ يُسْقِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهَنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَسْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَىٰ سِتِّيهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمَّى النِّسَاءِ اللَّائِي لَا تُؤْتَوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذُكِّرَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّهُ يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَىٰ الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَمَىٰ فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْآخَرَىٰ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةً أَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتَمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجَرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالَ فَتَنْكِحُوا مَا رَغَبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مَنْ يَتِمَّى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

بخاری (۲۴۹۴-۵۰۶۴-۵۰۹۲) ابوداؤد (۲۰۶۸) النسائی (۳۳۴۶)

بعد پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے متعلق سوال کیا: تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ:) ”آپ سے لوگ عورتوں کے متعلق حکم معلوم کرتے ہیں، آپ کہیے کہ اللہ تم کو عورتوں کے متعلق حکم دیتا ہے اور (ان احکام کی طرف بھی تم کو متوجہ فرماتا ہے) جو (پہلے سے) تم پر قرآن مجید میں ان یتیم لڑکیوں کے متعلق پڑھے جا رہے ہیں، جن کو تم ان کا مقرر کردہ (حق) نہیں دیتے اور (اگر وہ مالدار اور حسین و جمیل ہوں تو) ان سے نکاح کرنے میں رغبت رکھتے ہو“ حضرت عائشہ نے فرمایا: اس آیت میں جس پڑھی جانے والی آیت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد وہ پہلی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم کو یہ خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو تم کو جو عورتیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو“ حضرت عائشہ نے فرمایا: اور دوسری آیت میں جو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”تم ان سے نکاح کی رغبت رکھتے ہو“ اس سے یہ مراد ہے اگر تم میں سے کسی شخص کے زیر پرورش یتیم لڑکی ہو اور وہ مال اور جمال میں کم تر ہو تو وہ اس کے ساتھ نکاح میں رغبت نہیں کرتا، تو ان کو اس سے منع کیا گیا کہ جس یتیم لڑکی کے مال اور جمال میں ان کو رغبت ہو وہ مہر میں عدل و انصاف کیے بغیر اس سے نکاح کریں۔

عروہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے قول: ”اگر تم کو یہ خوف ہو کہ تم یتیموں میں انصاف نہ کر سکو گے“ کے متعلق دریافت کیا، اس کے بعد حسب سابق ہے، اور آخر میں یہ اضافہ ہے: کیونکہ تم ان کے حسن اور جمال میں کمی کی وجہ سے ان سے اعراض کرتے ہو۔

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ آیت: ”اگر تم کو یہ خدشہ ہو کہ تم یتیموں میں انصاف نہیں کر سکو گے“ اس شخص کے متعلق نازل ہوئی ہے جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہوتی اور وہ اس کا والی اور وارث ہوتا، اس لڑکی کے پاس مال ہوتا اور اس شخص

۷۴۴۵- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَمَىٰ وَسَأَلَتْ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ.

بخاری (۲۴۹۴-۵۰۷۳-۴۵۷۴)

۷۴۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَمَىٰ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتَمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ

کے علاوہ اور کوئی شخص لڑکی کی طرف سے پیروی کرنے والا نہ ہوتا اور وہ شخص اس لڑکی کے مال (کے لالچ) کی وجہ سے اس کا کہیں نکاح نہ کرتا، جس سے اس کو ضرر ہوتا اور اس کے ساتھ بدسلوکی کرتا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: ”اگر تم کو یہ خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہیں کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند ہوں ان سے نکاح کرلو، یعنی جو عورتیں میں نے تمہارے لیے حلال کی ہیں ان سے نکاح کرلو اور اس لڑکی کو چھوڑ دو جس کو تم ضرر پہنچا رہے ہو۔“

حضرت عائشہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ”تم پر قرآن مجید میں ان یتیم لڑکیوں کے متعلق جو احکام پڑھے جا رہے ہیں جن کو تم ان کا مقرر کردہ حق نہیں دیتے (اور اگر وہ حسین اور مالدار ہوں تو) ان سے نکاح کرنے میں رغبت رکھتے ہو“ حضرت عائشہ نے فرمایا: یہ آیت اس یتیم لڑکی کے متعلق نازل ہوئی ہے جو کسی شخص کے پاس زیر پرورش ہو اور اس کے مال میں شریک ہو، وہ خود بھی اس سے نکاح نہ کرے اور کسی دوسرے کے ساتھ بھی اس کے نکاح کرنے کو پسند نہ کرے کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے گا، تو وہ اس کو یونہی معلق رکھے نہ خود اس سے نکاح کرے نہ کسی دوسرے کے ساتھ اس کا نکاح کرے۔“

حضرت عائشہ نے اس آیت: ”آپ سے لوگ عورتوں کے متعلق حکم معلوم کرتے ہیں“ آپ کہیے کہ اللہ تم کو عورتوں کے متعلق حکم دیتا ہے“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو کسی شخص کے زیر پرورش ہو، وہ لڑکی اس کے مال میں شریک ہو، حتیٰ کہ کھجور کے درختوں میں بھی شریک ہو، وہ اس لڑکی کے ساتھ نکاح سے اعراض کرے اور کسی اور شخص کے ساتھ بھی اس اندیشہ سے اس کا نکاح نہ کرے کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے گا اور اس کو یونہی معلق رکھے۔“

حضرت عائشہ نے اس آیت: ”جو ضرورت مند ہو وہ دستور کے مطابق کھالے“ کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت یتیم کے مال کے والی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جو اس کی سرپرستی

وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يَخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يَنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضْرِبُهَا وَيُسِيءُ صَحْبَتَهَا فَقَالَ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَإِنْ كُحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُولُ مَا أَحَلَّتْ لَكُمْ وَدَعُ هَذِهِ الَّتِي تَضْرِبُهَا.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۸۳۷)

۷۴۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فَيُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجَهَا وَلَا يَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ.

البخاری (۵۱۳۱)

۷۴۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ الْآيَةُ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِي مَالِهِ حَتَّىٰ فِي الْعَدَقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا رَجُلًا فَيُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا. البخاری (۴۶۰۰)

۷۴۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ

کرتا ہے اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے؛ جب اس کو ضرورت ہو تو وہ عرف اور رواج کے مطابق کھا سکتا ہے۔

حضرت عائشہ نے اس آیت: ”جو شخص غنی ہو وہ اجتناب کرے اور جو شخص ضرورت مند ہو وہ عرف اور رواج کے مطابق کھالے“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت یتیم کے سرپرست کے متعلق نازل ہوئی ہے کہ جب وہ ضرورت مند ہو تو وہ دستور کے مطابق اس کے مال سے کھا سکتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت عائشہ نے اللہ عزوجل کے اس قول: ”جب کافر تم پر چڑھ آئے تمہارے اوپر اور تمہارے نیچے سے“ اور جب آنکھیں پھری کی پھری رہ گئیں اور دل منہ کو آنے لگے“ کے متعلق فرمایا: اس سے غزوہ خندق کا منظر مراد ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قرآن مجید کی آیت مبارکہ ”اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ محسوس کرے“ اس عورت کے متعلق نازل ہوئی تھی جو کسی مرد کے نکاح میں ایک لمبے عرصے تک رہی ہو، پھر وہ اس کو طلاق دینے کا ارادہ کرے اور وہ عورت کہے: مجھے طلاق مت دو مجھے اپنے پاس رکھو اور میری طرف سے تم کو دوسرے نکاح کی اجازت ہے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کے اس قول: ”اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ محسوس کرے“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت اس عورت کے متعلق نازل ہوئی ہے جو کسی مرد کے نکاح میں عرصہ سے ہو، اس سے اولاد بھی ہو اب وہ اس کے ساتھ رہنا نہ چاہتا ہو اور عورت اس سے جدائی ناپسند کرتی ہو تو وہ اس سے کہے: میں نے تجھے دوسرے نکاح کی اجازت دی۔

عروہ کہتے ہیں: مجھ سے حضرت عائشہ نے فرمایا: اے

الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ. مُسْلِمٌ تَحْتَهُ إِلَّا (۱۷۰۸۶)

۷۴۵۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا يَقْدِرُ مَالَهُ بِالْمَعْرُوفِ. الْبُخَارِيُّ (۲۷۶۵)

۷۴۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. الْبُخَارِيُّ (۴۵۷۵-۲۲۱۲)

۷۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ. الْبُخَارِيُّ (۴۱۰۳)

۷۴۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ أَمْرًا خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَنُطُولُ صَحْبَتِهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تَطْلِقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مَتَى فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. الْبُخَارِيُّ (۵۲۰۶-۲۴۵۰)

۷۴۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ أَمْرًا خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةً وَكَذَلِكَ فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي. مُسْلِمٌ تَحْتَهُ الْأَشْرَافُ (۱۶۸۵۱-۴۶۰۱)

۷۴۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

بھانجے! لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے اصحاب کے لیے استغفار کریں اور انہوں نے ان کو برا کہا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ اہل کوفہ کا اس آیت میں اختلاف ہوا ”جس شخص نے کسی مومن کو عداوت کیا اس کی سزا جہنم ہے“ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: یہ آیت آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، ابن جعفر کی روایت میں ”فی آخر ما انزل“ کے الفاظ ہیں اور نصر کی روایت میں ”انہا لمن اخر ما انزلت“ کے الفاظ ہیں۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد الرحمن بن ابزئی نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس سے ان دو آیتوں کے متعلق دریافت کروں ”جو شخص کسی مومن کو قتل کر دے اس کی سزا جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا میں نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا، اور اس آیت کے متعلق: ”جو لوگ اللہ کے سوال کسی اور کی عبادت نہیں کرتے اور نہ حق کے سوا اس کو قتل کرتے ہیں جس کے قتل کو اللہ نے حرام کر دیا ہے“ انہوں نے کہا: یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا: ”والذین لا يدعون مع الله الها آخر“ سے لے کر ”مہانا“ تک مکہ میں نازل ہوئی ہے، مشرکین نے کہا: اسلام نے ہم سے کیا عذاب دور کیا، ہم نے اللہ کے ساتھ شرک بھی کیا اور جس کے قتل کو اللہ نے حرام

ہشام بن عروہ عن أبيه قال قالت لي عائشة يا ابن أختي أمروا أن يستغفروا لأصحاب النبي ﷺ فسبواهم.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۷۲۲۵)

۷۴۵۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۶۸۳۹)

۷۴۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ التُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أَنْزِلْتُ آخِرَ مَا أَنْزَلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

البخاری (۴۵۹۰-۴۷۶۳) ابوداؤد (۴۲۷۵) الترمذی (۴۰۱۱-۴۸۷۹)

۷۴۵۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أَنْزَلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أَنْزَلَ. سابقہ حوالہ (۷۴۵۷)

۷۴۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ. البخاری (۳۸۵۵-۴۷۶۴-۴۷۶۵)

۴۷۶۶ (۴۲۷۳) الترمذی (۴۰۱۳-۴۸۷۸)

۷۴۶۰- حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ (يَعْنِي شَيْبَانَ) عَنْ مَنْصُورٍ بِنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا

کیا تھا اس کو قتل کیا اور ہم نے بدکاری بھی کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”مگر جس نے توبہ کی ایمان لایا اور نیک عمل کیے“ الایہ حضرت ابن عباس نے کہا: جو شخص مسلمان ہو گیا اور اس نے اسلام کے احکام کو سمجھ لیا پھر اس نے قتل کیا تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا: جس شخص نے کسی مسلمان کو عداً قتل کر دیا کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ انہوں نے کہا: نہیں پھر میں نے ان پر سورہ فرقان کی یہ آیت تلاوت کی: ”وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ حق کے سوا کسی ایسے شخص کو قتل کرتے ہیں جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے“ اس آیت کو میں نے آخر تک پڑھا انہوں نے کہا: یہ آیت مکی ہے اس کو اس مدنی آیت نے منسوخ کر دیا: ”جس شخص نے کسی مومن کو عداً قتل کر دیا اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا“ ابن ہاشم کی روایت میں ہے: میں نے ان پر سورہ فرقان کی آیت ”الامن تاب“ پڑھی۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قرآن مجید کی کون سی سورت آخر میں یکبارگی مکمل نازل ہوئی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! ”اذا جاء نصر الله والفتح“ انہوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: تم جانتے ہو کہ کون سی سورت ہے اور آخر کا لفظ نہیں کہا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس سند کے ساتھ بھی اس کی مثل مروی ہے اس میں آخری سورت کا لفظ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ مسلمانوں نے ایک شخص کو چند بکریوں میں دیکھا اس نے کہا:

اٰخَرُ اِلٰى قَوْلِهِ مُهَانًا فَقَالَ الْمُسْرِ كُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْاِسْلَامَ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَاتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ. سابقہ حوالہ (۷۴۵۹)

۷۴۶۱- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ) عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَلْمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهَا اٰخَرًا وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ هَذِهِ اَيَّةٌ مَّكِيَّةٌ نَسَخَهَا اَيَّةٌ مَّدِيْنَةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ اِلَّا مَنْ تَابَ.

بخاری (۴۷۶۲) التائی (۴۰۱۲-۴۸۸۰)

۷۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمِيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَرُونَ تَذَرِي اٰخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتُ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ اَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ اٰخِرَ. مسلم، تحفة الاشراف (۵۸۳۰)

۷۴۶۳- وَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمِيْسٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ اٰخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ سُهَيْلٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۵۸۳۰)

۷۴۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِي (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ)

السلام علیکم، انہوں نے اس کو پکڑ کر اس کو قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لوٹ لیں تب یہ آیت نازل ہوئی: ”جو شخص تم کو سلام کرے اس کو یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو“ حضرت ابن عباس کی قرات میں (”سلم“ کی جگہ) سلام کا لفظ ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَآخَذُوا تِلْكَ الْغَنِيمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا وَفَرَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامُ.

البخاری (۴۵۹۱) ابوداؤد (۳۹۷۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار جب حج کر کے آتے تو گھروں کے دروازوں کے بجائے پچھلی طرف سے گھر میں داخل ہوتے تھے ایک انصاری دروازے سے داخل ہوا تو اس پر اعتراض کیا گیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”گھروں میں پچھلی طرف سے آنا کوئی نیکی نہیں ہے۔“

۷۴۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجَّوْا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظَهْرِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظَهْرِهَا. البخاری (۱۸۰۳)

ذکر خدا اور سوز و دل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے اسلام لانے اور ہم پر اس آیت سے اللہ تعالیٰ کے عتاب کے دوران چار سال کا عرصہ گزرا۔ وہ آیت یہ ہے کہ ”ابھی مسلمانوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے پکھل جائیں۔“

۱- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾

۷۴۶۶- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللَّهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا أَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ إِلَّا أَرْبَعَ سِنِينَ. مسلم تحفة الاشراف (۹۳۴۲)

قرآن مجید میں نمازی کے لیے ستر پوشی کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پہلے عورت بیت اللہ کا برہنہ ہو کر طواف کرتی تھی اور یہ کہتی تھی کہ کوئی مجھے ایک کپڑا دے گا جس کو میں اپنی شرمگاہ پر ڈال دیتی آج بعض یا کل کھل جائے گا اور جو کھل جائے گا میں اس کو کبھی حلال نہیں کروں گی تب یہ آیت نازل ہوئی: ”ہر نماز کے

۲- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

۷۴۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّظَّافِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يَعِيرُنِي تَطَوُّفًا

وقت اپنا لباس زیب تن کر لیا کرو۔

تَجْعَلُهُ عَلَىٰ فَرْجِهَا وَتَقُولُ.

الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كَلَّهُ

فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ

فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ.

النسائی (۲۹۵۶)

بدکاری اور فحاشی بند کرو

۳- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول نے اپنی باندی سے کہا: جا (بدفعی کرا کے) ہمارے لیے کچھ کما کر لا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ”جب کہ تمہاری باندیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں تو تم ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو کہ تم (ان کی بدکاری کے ذریعہ) حیات دنیا کا عارضی فائدہ طلب کرو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو ان کو مجبور کرنے کے بعد اللہ (ان باندیوں کے حق میں) بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔“

۷۴۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ أَذْهَبِي فَأَبِغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّبَتُّغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ (لَهُنَّ) غَفُورٌ رَحِيمٌ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۳۱۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کی ایک باندی کا نام مسکیہ اور دوسری باندی کا نام امیہ تھا وہ ان دونوں کو بدکاری کرانے پر مجبور کرتا تھا ان دونوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ”جب کہ تمہاری باندیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں تو تم ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔“ یہ پوری آیت نازل کی۔

۷۴۶۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ جَارِيَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ يُقَالُ لَهُ مَسِيكَةُ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يَكْرِهُهُمَا عَلَى الزَّانَا فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۳۱۷)

قرآن مجید میں وسیلہ کا بیان ایک آیت کریمہ کی حدیث سے تفسیر

۴- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی اس آیت: ”وہ (نیک بندے) جن کو یہ کافر پوجتے ہیں خود ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے“ کے متعلق فرمایا: جنوں کی ایک جماعت مسلمان ہو گئی اور پوجا کرنے والے ان کی اسی طرح پوجا کرتے رہے

۷۴۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا وَكَانُوا يَعْبُدُونَ فَقَبِلَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَىٰ

عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ.

بخاری (۴۷۱۵-۴۷۱۴)

۷۴۷۱- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَوْلِيكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوَّنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَاسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أَوْلِيكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوَّنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ. سابقہ حوالہ (۷۴۷۰)

۷۴۷۲- وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۷۴۷۰)

۷۴۷۳- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّهْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَوْلِيكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوَّنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَاسْلَمَ الْجَنِّيُّونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ أَوْلِيكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوَّنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ.

مسلم، تحفہ الاشراف (۹۳۴۳)

۵- بَابُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ 'وَالْأَنْفَالِ'

وَالْحَشْرِ

۷۴۷۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَ مِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ.

حالانکہ وہ مسلمان ہو گئے تھے یہ آیت ان کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت: ”وہ (نیک بندے) جن کو یہ کافر پوجتے ہیں خود ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں“ کی تفسیر کے متعلق فرمایا: انسانوں کی ایک جماعت جنوں کی ایک جماعت کی پرستش کرتی تھی، پھر جنوں کے ایک گروہ نے اسلام قبول کر لیا اور وہ انسان بدستور ان کی عبادت کرتے رہے تب یہ آیت نازل ہوئی: ”وہ جن کی یہ عبادت کرتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں“۔

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت: ”یہ لوگ ان کی عبادت کرتے ہیں جو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت عرب کے ایک گروہ کے متعلق نازل ہوئی ہے جو جنوں کی ایک جماعت کی عبادت کرتا تھا، پھر وہ جن اسلام لے آئے اور جو انسان ان کی عبادت کرتے تھے ان کو اس کا پتہ نہ چل سکا تب یہ آیت نازل ہوئی: ”یہ لوگ ان کی عبادت کرتے ہیں جو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں“۔

سورة براءة، الانفال اور الحشر
کا بیان

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا: سورہ توبہ انہوں نے فرمایا: توبہ بلکہ وہ تو کفار اور منافقین کو ذلیل کرنے والی ہے یہ سورت نازل ہوتی رہی اس میں ہے: بعض منافقین، بعض منافقین، حتیٰ کہ انہوں نے یہ گمان کیا کہ ہر منافق کا اس سورت میں ذکر کر دیا جائے گا میں نے پوچھا: اور سورت انفال انہوں نے کہا: یہ سورہ بدر ہے میں

نے کہا: حشر انہوں نے کہا: یہ بنو نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

خمر (شراب) کی حرمت نازل ہونے کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: سنو! جب خمر کی تحریم نازل ہوئی اس وقت خمر پانچ چیزوں سے بنتی تھی: گندم، جو، کھجور، انگور اور شہد اور خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے اور اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تفصیل سے بتلا دیتے۔ دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کے چند ابواب۔

البخاری (۴۰۲۹-۴۸۸۳-۴۸۸۲-۴۶۴۵)

۶- باب فی نزول تحریم الخمر

۷۴۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْخُمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خُمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخُمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ الْيَنَّا فِيهَا الْجَدُّ وَالْكَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

البخاری (۶۶۱۹- ۵۵۸۱- ۵۵۸۸- ۵۵۸۹- ۷۳۳۷)

ابوداؤد (۳۶۶۹) الترمذی (۱۸۷۴)

۷۴۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخُمْرِ وَهِيَ مِنْ خُمْسَةِ مَنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخُمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثُ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ الْيَنَّا فِيهِنَّ عَهْدًا نَسْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا. سابقہ حوالہ (۷۴۷۵)

۷۴۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِ عِيْسَى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ. سابقہ حوالہ (۷۴۷۵)

۷- بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: حمد و ثناء کے بعد! اے لوگو! جب خمر کی تحریم نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو، اور خمر وہ مشروب ہے جو عقل کو ڈھانپ لے، اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں یہ چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ان کے بارے میں خاص نصیحت فرما دیتے۔ دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کے چند ابواب۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، ایک سند کے ساتھ عنب کا لفظ مروی ہے اور دوسری کے ساتھ زبیب کا۔

ایک آیت کریمہ ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا“ کی تفسیر کا بیان

۷۴۷۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسَمًا أَنَّ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمَزُهُ وَعَلَى وَعْبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

ابن ماجہ (۳۹۶۶-۳۹۶۸-۳۹۶۹-۴۷۴۳) ابن ماجہ (۲۸۳۵)

۷۴۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَذَانِ خَصْمَانِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ. سابقہ حوالہ (۷۴۷۸)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے: ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں اختلاف کیا“ وہ یہ کہتے تھے کہ یہ آیت ان کے متعلق نازل ہوئی ہے جنہوں نے جنگ بدر میں مبارزت کی، حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم ان کے مقابلہ میں عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نکلے۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں، قیس بن عبادہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ کہتے ہوئے سنا: ”ہذان خصمان“ یہ آیت نازل ہوئی اور یہ حدیث سابق کی مثل ہے۔

آج بروز ہفتہ ۸ رجب ۱۴۰۳ھ بہ مطابق ۲ جنوری ۱۹۹۳ء نماز فجر کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس گنہ گار کے ہاتھوں صحیح مسلم کا ترجمہ مکمل کرادیا، اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب شکر ہے کہ اس نے اپنے اس بے بضاعت اور عاجز بندے کو اپنے رسول معظم ﷺ کے کلام معجز نظام کو اردو میں منتقل کرنے کی توفیق اور سعادت بخشی، الہ العالمین! جس طرح تو نے مجھے صحیح مسلم شریف کے مکمل ترجمہ کی توفیق دی ہے، قرآن مجید کے مکمل ترجمہ کی بھی توفیق اور سعادت عطا فرما اور میرے اس کام کو میری مغفرت کا ذریعہ اور صدقہ جاریہ کر دے! آمین یا رب العالمین!



August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ ناظرہ: 200

شعبہ حفظ: 145

شعبہ تجوید: 11

درس نظامی: 105

طلباء

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچہ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2 خادم: 4 چوکیدار: 2

مدرسہ
کاسٹاف

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادہ کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - branchcode: 0050

f @markazuloom

▶ waseem ziyai

www.waseemziyai.com



فرید بک سٹال
۳۸ - اردو بازار لاہور

E-mail: info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com